روح کی پیاس

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

ایم اے راحت

MAQBOOL ACADEMY

مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ چوک اردو بازار لاہور

پاک سوسائٹی ڈاٹ کام

رُوح کی پیاس

تمام راستے جانے پہچانے تھے' ہر جگہ ذہن میں محفوظ تھی' آستانے سے کافی فاصلے پر بس سے اترا اور پیدل چل پڑا' آستانے کی رونقیں بحال ہوگئی تھیں اور لوگ آستانے میں آجارہے تھے' دل دھڑک رہا تھا' مشعل شاہ کے بارے میں رشید ناگی کا جو تجزیہ تھا وہ بھی ذہن میں تھا' لیکن نجانے کیوں دل کے گوشے میں ایک خواہش بھی ابھری رہی تھی کاش مشعل شاہ نقلی نہ ہو' لیکن رشید ناگی جیسے ذہین آدمی سے اس بات کی توقع نہیں تھی کہ وہ بلاسوچے سمجھے کوئی بات کہہ سکتا ہے' آستانے میں داخلہ پہلے بھی کبھی مشکل نہیں تھا' اب بھی وہی کیفیت تھی' لوگ سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے مشعل شاہ صاحب کی مسند خالی پڑی ہوئی تھی' میں بھی ان عقیدت مندوں کے درمیان بیٹھ گیا۔ مختلف سرگرمیاں جاری تھیں' جو ایسی جگہوں پر ہوتی ہیں' میں نے ایک نگاہ میں ہی اس عمارت کا جائزہ لے لیا تھا' آستانہ جس طرح پہلے تعمیر تھا دوبارہ اسی طرح تعمیر کر دیا تھا۔ پھر کچھ دیر بعد مشعل شاہ صاحب اپنے حجرے سے برآمد ہوئے اور عقیدتمند کھڑے ہوگئے' مشعل شاہ صاحب کا جو انداز ہوا کرتا تھا اس وقت اس سے بالکل مختلف انداز تھا' مسند پر بیٹھنے کے بعد انہوں نے آنکھیں بند کرلیں اور مراقبے کی سی کیفیت میں چلے گئے' میں گہری نگاہوں سے اس شخص کا تجزیہ کر رہا تھا' جس نے بلاشبہ بڑی محنت سے مشعل شاہ صاحب کا رنگ اختیار کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جن کی نگاہیں بہت گہری ہوں وہ یہ اندازہ ضرور لگا سکتے تھے کہ کچھ تبدیلیاں بے شک ہیں' میں خاموشی سے مشعل شاہ صاحب کے چہرے کا جائزہ لیتا رہا' کچھ دیر کے بعد انہوں نے آنکھیں کھولیں اور حاضرین پر ایک نگاہ ڈالی پھر

ایک شخص کی طرف انگلی اٹھا کر بولے۔

"ادھر آؤ۔" آواز میں بھی خاصی تبدیلی تھی' گویا آواز بھرائی ہوئی سی تھی' اگر آواز میں کوئی تبدیلی محسوس کرلی جائے تو اس بھراہٹ کا نتیجہ سمجھا جائے' وہ شخص مٹھل شاہ کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا اور مٹھل شاہ اس سے مدھم لہجے میں باتیں کرنے لگے' پھر بعد دیگرے لوگ ان کے سامنے جاجا کر اپنے مسائل بیان کرتے رہے' مٹھل شاہ نے دو تین بار ہاتھ اٹھا کر دعائیں بھی کیں' میں نے یہاں چند ایسے لوگوں کو بھی دیکھا تھا جو بہت بڑی حیثیت کے مالک تھے' باہر ان کی کاریں بھی کھڑی ہوئی نظر آئیں تھیں' گویا وہ سلسلہ پھر سے جاری ہوگیا تھا' لیکن یہ نیا آدمی اس سلسلے کو کیسے چلا رہا ہے' یہ بات میرے علم سے باہر تھی' میرا اندازہ تھا کہ مٹھل شاہ کی نگاہیں میرے چہرے سے بھی گزر چکی ہیں' پھر انہوں نے میری جانب انگلی اٹھائی اور میں اپنی جگہ سے ادب سے اٹھ کر ان کے سامنے پہنچ گیا اور جس طرح پہلے لوگ دو زانو بیٹھے تھے اسی طرح بیٹھ گیا' مٹھل شاہ نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور مدھم لہجے میں بولے۔

"تمہیں دیر تک انتظار کرنا ہوگا' جب یہ تمام لوگ چلے جائیں' تب میں تم سے بات کرسکوں گا اب تم اپنی جگہ جا کر بیٹھ جاؤ۔"

میں خاموشی سے اپنی جگہ سے اٹھا اور وہاں بیٹھ گیا' جہاں کچھ دیر پہلے بیٹھا ہوا تھا' یہ الفاظ اس بات کی نشاندہی کر رہے تھے کہ یہ شخص بہر طور مجھے پہچان چکا ہے' یقینی طور پر اسے جو کردار دیا گیا تھا' اس کی تفصیلات بھی اسے سمجھا دی گئی ہوں گی' لیکن جو گفتگو مجھ سے کی گئی تھی اور جو انداز اختیار کیا گیا تھا وہ کسی قیمت پر مٹھل شاہ کا انداز نہیں تھا' اگر یہ احمق آدمی مجھے بے وقوف سمجھ رہا ہے تو یہ اس کی اور اس کے سرپرست کی حماقت تھی' بہرحال اگر یہ نہ ہوتا تو پھر مجھ میں اور ان لوگوں میں فرق ہی کیا رہ جاتا' میں دو زانو بیٹھا رہا' میں نے آنکھیں بند کرلی تھیں اور بظاہر اس انداز میں بیٹھا ہوا تھا جیسے عقیدتمند بیٹھتے ہیں' لیکن میرا ذہن سوچوں میں گم تھا' نجانے کتنا وقت لگا' میں نے اس کا اندازہ کرنا ہی چھوڑ دیا تھا' پھر جب کسی نے میرا شانہ پکڑ کر ہلایا تو میں نے آنکھیں کھول دیں اور حیران نگاہوں سے چاروں طرف دیکھنے لگا' تمام لوگ جا چکے تھے' صرف وہ افراد موجود تھے جو آستانے کی نگرانی کیا کرتے تھے' میرے سامنے بھی اس وقت ایک قوی ہیکل آدمی کھڑا ہوا تھا' اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"جاؤ حجرے میں چلے جاؤ' شاہ صاحب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔" یہ صورتحال میرے لیے بہتر ہی رہی تھی' کیونکہ اس اذیت سے نہیں گزرنا پڑا تھا' جسے انتظار کہتے ہیں' میں خاموشی سے اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے حجرے میں داخل ہوگیا' یہ اندازہ بھی لگا لیا تھا میں نے کہ اس وقت جو لوگ آستانے کی نگرانی کے لیے موجود ہیں یہ وہی ہیں جو یقینی طور پر نقلی مٹھل شاہ نے یہاں مہیا کیے ہوں گے' ان میں سے ایک بھی پرانا چہرہ نہیں تھا' اندر کا ماحول وہی تھا جو مٹھل شاہ کی موجودگی میں ہوا کرتا تھا' ایک بڑے سے تخت پر مسند بچھی ہوئی تھی اور نقلی مٹھل شاہ اس مسند پر بیٹھا ہوا تھا' سامنے ہی چند کرسیاں پڑی تھیں' اس نے انگلی سے اشارہ کیا اور میں ایک کرسی اٹھا کر اس کے سامنے بیٹھ گیا' مٹھل شاہ گہری نگاہوں سے میرا جائزہ لیتا رہا اور اس کے بعد اس نے کہا۔

"تمہیں کب علم ہوا کہ میں واپس آگیا ہوں۔"

"کل۔" میں نے جواب دیا۔

"کیسے۔"

"یہاں لانڈھی میں کچھ ایسے لوگ ہیں جن سے میری ملاقات ہوتی رہتی ہے' ان میں سے ایک نے یہ بات بتائی کہ آپ واپس آگئے ہیں۔"

"اور اس کے باوجود تم نے یہاں پہنچنے میں اس قدر دیر لگائی۔"

"مجھے یقین نہیں آرہا تھا اور جب میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ آپ واپس آگئے ہیں تب میں آپ کی خدمت میں پہنچا۔"

"خیر میں تم سے اس سے زیادہ گفتگو کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں' البتہ میں تمہیں ایک بات بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں۔"

"جی شاہ صاحب۔"

"میں درحقیقت مٹھل شاہ نہیں ہوں۔"

"جی۔" میں نے اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے کہا' اس وقت میں ذہنی طور پر پوری طرح حاضر تھا اور جانتا تھا کہ بہت سی آنکھیں میری نگرانی کر رہی ہوں گی' ظاہر ہے یہ چکر میری ہی وجہ سے چلایا گیا تھا اور جس کام کے لیے اس قدر

محنت کی گئی ہو اسے اتنی آسانی سے نظر انداز نہیں کیا جاسکتا' میں نے اپنے چہرے اور انداز میں اس قدر حیرت پیدا کرلی کہ مجھے خود بھی حیرت ہونے لگی۔ بہر طور میں پریشان نگاہوں سے مشعل شاہ کو دیکھنے لگا' اس کے ہونٹوں پر پرسکون مسکراہٹ پھیلی ہوئی تھی' اس نے کہا۔

"ہاں' میں اصل مشعل شاہ نہیں ہوں۔"

"مم.......... میری.......... میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔"

"تمہیں سمجھانے کا بھی معقول بندوبست کرلیا گیا ہے' سب سے پہلے اپنے اطراف پر ایک نگاہ دوڑالو' اس کے بعد فیصلہ کرنا کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔" میں نے پریشان نگاہوں سے اپنے چاروں طرف دیکھا اور یہ دیکھ کر میں ایک لمحے کے لیے ساکت رہ گیا کہ حجرے کے چاروں گوشوں میں چار افراد کھڑے ہوئے ہیں اور ان کے ہاتھوں میں دبے ہوئے پستولوں کا رخ میری ہی جانب ہے' میرے پاؤں کانپنے لگے اور میں کرسی کے بجائے زمین پر بیٹھتا چلا گیا' وہ میرا بغور جائزہ لے رہا تھا' پھر اس نے سرد لہجے میں کہا۔

"اس سلسلے میں باقی تمام تفصیلات تمہیں بعد میں معلوم ہوسکیں گی' میں تمہیں صرف یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ کسی قسم کی کوئی غلط حرکت تمہاری موت کا باعث بن سکتی ہے' چلو تم لوگ اپنا کام کرو۔" چاروں پستول بردار آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر میرے قریب پہنچ گئے' میرے تو جسم میں جیسے جان ہی نہیں رہ گئی تھی' بس پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان لوگوں کو دیکھ رہا تھا اور خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہا تھا' اس وقت میری بہترین اداکاری ہی میری معاون ثابت ہوسکتی تھی' ان میں سے ایک نے میری جیبوں کی تلاشی لینا شروع کی دی لیکن جیبوں میں تھوڑی بہت کرنسی کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا' پھر دوسرے نے عقب سے اچانک ہی ایک رومال میری ناک پر رکھ دیا' کلوروفارم کی بو میں نے صاف محسوس کی تھی اور چند ہی لمحات کے بعد حواس ساتھ چھوڑنے لگے' یہ سب کچھ معمول کے مطابق تھا اور مجھے اس کی پوری پوری توقع تھی' چنانچہ کسی قسم کی مدافعت اور مداخلت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا' مجھے اس وقت صرف وہی کرنا تھا جو وہ چاہتے تھے' چنانچہ میں آسانی سے بے ہوش ہوگیا اور اس کے بعد ہوش تو آنا ہی تھا' کلوروفارم کی بو کے ناگوار اثرات میرے اعصاب پر مسلط تھے اور میں اس کی عجیب و غریب کیفیت محسوس کر رہا تھا' بہرحال

میں خاموش پڑا رہا' مجھے اپنے جسم کے نیچے نرم بستر محسوس ہو رہا تھا' ویسے بھی آنکھوں نے جو منظر دیکھا تھا وہ کسی اجنبی جگہ کا منظر تھا' لیکن دفعتاً" میرے ذہن نے کام کرنا شروع کر دیا' کمرہ خوب سجا ہوا تھا اور اس میں تمام چیزیں موجود تھیں' میں اطمینان سے بستر پر لیٹا رہا' ذہن کو میں نے مزید تیار کرلیا تھا اور کاظم شاد کا سامنا کرنے کے لیے مکمل طور پر آمادہ تھا' میں اسی انداز میں لیٹا رہا' دفعتاً" ہی قدموں کی چاپ سنائی دی اور کوئی میرے قریب آگیا' میں نے گردن گھما کر نہیں دیکھا تھا' آنے والا سامنے والے نہیں بلکہ کسی عقبی دروازے سے میرے قریب پہنچا تھا' یہ ایک چوڑا چکلا آدمی تھا' چہرے سے کافی خطرناک معلوم ہوتا تھا' اس کی آنکھیں بڑی بڑی اور وحشت ناک تھیں' وہ مجھ پر جھکا اور میں نے پلکیں جھپکائیں' میرا انداز ایسا تھا جیسے میرے سوچنے سمجھنے کی قوتیں ابھی واپس نہیں آئی ہوں' اس نے میرے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ہوش میں آگئے۔" میں نے بولنے کی کوشش کی لیکن منہ سے کوئی آواز نہ نکلی' اس نے مجھے سہارا دیتے ہوئے کہا۔

"اٹھو' اٹھ کر بیٹھ جاؤ' کسی چیز کی ضرورت محسوس کر رہے ہو۔" اس کے لہجے میں نرمی تھی اور انداز بھی برا نہیں تھا' بمشکل تمام میرے ہونٹ ہلے اور میں نے کہا۔

"پانی.......... پانی.........." اس شخص نے فوراً" ہی اپنے عقب میں اشارہ کیا غالباً" کوئی اور بھی اس کے ساتھ تھا اور پھر وہ چند لمحات انتظار کرتا رہا' پھر ایک دوسرا آدمی اندر آیا اس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا' میں ایک ہی سانس میں پانی کا پورا گلاس خالی کر گیا' پہلے آنے والے شخص نے بدستور ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"سب سے پہلی بات تو میں تمہیں یہ بتادوں کہ تم خود کو بالکل پرسکون کرلو' یہاں تمہیں کوئی خطرہ نہیں ہے' کسی قسم کی تکلیف تمہیں نہیں دی جائے گی' بشرطیکہ تم ہمارے احکامات پر عمل کرو اور کوئی چالاکی کرنے کی کوشش نہ کرو۔"

"مم.......... میں کہاں ہوں؟"

"صرف اتنا بتایا جاسکتا ہے کہ تم محفوظ جگہ ہو' لیکن اس جگہ کو اپنے لیے محفوظ رکھنا اب صرف تمہاری ذمہ داری ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"ابھی کوئی بات سمجھنے کی کوشش نہ کرو' کچھ اور کھانا پینا چاہو تو بتاؤ۔"

"کیا وقت ہوا ہے؟"

"صبح کے ساڑھے آٹھ بجے ہیں۔"

"اوہو کیا میں رات بھر......... رات بھر۔"

"ہاں تم رات بھر پرسکون نیند سوتے رہے ہو۔"

"مم......... مگر کیسے......... مم میں تو......... میں تو۔"

"میں نے کہا نا ابھی اپنے ذہن پر زور مت دو' چلو اس کے لیے ناشتے کا بندوبست کرو۔" وہ آدمی پھر بولا اور دوسرا آدمی جو پانی لے کر آیا تھا واپس چلا گیا' مجھے حیرت ہوئی تھی' کلوروفارم کی بو اتنی تیز تو نہیں تھی کہ میں ساری رات بے ہوش رہتا' پھر مجھے اپنے بازو میں ایک ہلکی سی چبھن کا احساس ہوا اور میں نے یہ اندازہ لگالیا کہ مجھے بے ہوش کرکے یہاں لانے کے بعد ساری رات بے ہوش رکھنے کے لیے کوئی انجکشن وغیرہ دیا گیا ہے' دل ہی دل میں ایک ٹھنڈی سانس بھری تھی' ساری کارروائی بڑی باقاعدگی سے ہو رہی تھی' ظاہر ہے کاظم شاد کوئی بے قاعدہ آدمی نہیں تھا اور وہ جو کچھ بھی کرتا پوری محنت کے ساتھ کرتا' اس کا مجھے یقین تھا' میں اسی طرح بیٹھا رہا' جیسے اس شخص نے مجھے اٹھا کر بٹھایا تھا' وہ خود میرے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا تھا' میں نے اس سے اس دوران ایک بھی سوال نہیں کیا' پھر ایک ٹرالی دھکیل کر میرے بستر کے سامنے کردی گئی' اس پر چائے کا سامان رکھا ہوا تھا' اس کے ساتھ انڈے مکھن توس وغیرہ بھی تھے' گویا یہ صبح کا ناشتا تھا' میں نے بے چین نگاہوں سے ادھر دیکھا تو وہ شخص بولا۔

"وہ سامنے باتھ روم ہے جاؤ چلے جاؤ۔" میں لڑکھڑاتے قدموں سے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا۔ خوب دیر تک منہ ہاتھ دھویا آنکھوں پر پانی کے چھینٹے مارے' کلوروفارم کے اثرات زائل ہوگئے تھے' لیکن وہ کمبخت انجکشن جس کا نشان اب بھی باقاعدہ دیکھا تھا یقینی طور پر اعصاب شکن تھا اور اس نے مجھے خاصا نقصان پہنچایا تھا' تاہم ابھی مجھے اسی قسم کی اداکاری کی ضرورت تھی' چنانچہ میں اطمینان سے باہر آیا اور بستر پر جا بیٹھا' پھر میں نے چائے کی دو پیالیاں پئیں' وہ شخص اصرار کرکے مجھے توس کھلانے لگا' بمشکل تمام میں نے دو توس اور ایک ابلا ہوا انڈا حلق سے نیچے اتارا مجھے اپنی اداکاری پر خود بھی لطف آ رہا

تھا' حالانکہ اگر میں چاہتا تو کم از کم اس سامنے والے آدمی کو موت کے گھاٹ اتار سکتا تھا' لیکن ظاہر ہے میں یہ حماقتیں کرنے یہاں نہیں آیا تھا' چنانچہ وہی سب کچھ کرتا رہا' جو اس شخص نے کہا تھا' پھر اس نے مسکراتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔

"یقیناً" اب تمہاری کیفیت پہلے سے بہت بہتر ہے۔"

"آپ کا کہنا درست ہے جناب لیکن مجھے یہ تو بتادیا جائے کہ میں کہاں ہوں اور یہاں کیوں لایا گیا ہوں۔"

"تمہیں یاد ہے کہ تم کہاں بے ہوش ہوئے تھے۔"

"ہاں شاہ صاحب کے آستانے پر' لیکن......... لیکن.......... اوہ میرے خدا' میرے خدا۔" میں نے دونوں ہاتھوں سے سر تھام لیا' وہ شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر میرے قریب پہنچا اور مجھے بازو سے پکڑ کر اٹھاتا ہوا بولا۔

"اپنے ذہن پر کوئی زور نہ ڈالو تو بہتر ہے' آؤ تمہیں ایک ایسی جگہ پر لے جایا جارہا ہے جہاں پہنچنے کے بعد اگر تم نے ہمارے احکامات پر عمل کیا تو یوں سمجھ لو اس کے بعد ایک نئی زندگی ایک نیا سکون تمہارا انتظار کرے گا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے اس شخص کے ساتھ اندرونی دروازے کی جانب چل پڑا' جہاں وہ مجھے لے جارہا تھا اور اس دروازے سے گزارنے کے بعد مجھے ایک بڑے اور وسیع کمرے میں پہنچا دیا گیا' یہ کمرہ خاصا فرنیشڈ تھا' مجھے بیٹھنے کا اشارہ کرکے وہ شخص ایک جانب کھڑا ہوگیا اور انتظار کرنے لگا تب دو آدمی اندر داخل ہوگئے' یہ دونوں چہرے بھی میرے لیے بالکل اجنبی تھے' البتہ تیسرا شخص جو اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر میرے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہوگئے' یہ اس وقت انتہائی ضروری تھا' میں نے کاظم شاد کو پہچان لیا تھا' میں پھرتی سے صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے بعد اس طرح دوبارہ واپس بیٹھ گیا جیسے پیروں کی جان نکل گئی ہو' کاظم شاد کے ہونٹوں پر ایک مکارانہ مسکراہٹ تھی وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا میرے قریب آیا اور مدھم لہجے میں بولا۔

"ہیلو دانش منصور صاحب۔" میں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کاظم شاد کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیسے مزاج ہیں آپ کے۔"

"ٹھ...... ٹھیک ہوں...... مم...... مگر...... مگر تم نے ...... تم نے......" میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا' تو وہ بولا۔

"جی ہاں کہئے آگے کہئے۔"

"تم نے شاید مجھے کسی غلط فہمی میں پکڑ لیا ہے۔" کاظم شاد نے ایک قہقہہ لگایا اور دوسری سمت دیکھنے لگا' فوراً ہی ایک آدمی نے بڑی سی کرسی اٹھا کر میرے سامنے رکھ دی اور کاظم شاد اس پر بیٹھ گیا' اس نے پرسکون لہجے میں کہا۔

"ہاں اب آپ سے ذرا تفصیلی باتیں ہوں گی' آپ کیا کہہ رہے تھے' اپنا جملہ پورا کیجیے گا مسٹر دانش منصور۔" وہ بولا اور میں نے آہستہ سے کہا۔

"شاید تم نے مجھے کسی غلط فہمی میں پکڑ لیا ہے۔"

"یہ غلط فہمی کیسے ہو سکتی ہے جناب؟" وہ بدستور طنزیہ انداز میں بولا۔

"تم مجھے جس نام سے پکار رہے ہو یہ میرا نام نہیں ہے۔"

"اوہو...... اچھا اچھا...... ہاں یہ ہو سکتا ہے لیکن میرے آپ کے درمیان کوئی رشتہ ہے یا نہیں۔"

"رشتہ......" میں نے پھر خوفزدہ انداز میں پوچھا۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میری آپ کی کوئی ملاقات ہو چکی ہے۔" کاظم شاد نے کہا اور میں نے نگاہیں جھکالیں' اپنے چہرے سے میں وہ تمام تاثرات دے رہا تھا جو ان لمحات کے لیے ضروری ہوتے ہیں' پھر کاظم شاد بولا۔

"لیکن افسوس یہ ہے کہ آپ کو آپ کی اصل حیثیت میں تسلیم کرنا میرے لیے ذرا مشکل کام ہوگا' اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کا چہرہ دیکھ لوں۔"

"میں سمجھ نہیں پارہا جناب......"

"کیا آپ مجھے میرے نام سے مخاطب کر سکتے ہیں۔" کاظم شاد نے سوال کیا اور ایک بار پھر میری نگاہیں جھک گئیں میں نے آہستہ سے کہا۔

"جی میں آپ کو جانتا ہوں۔"

"بھلا کیا نام ہے میرا......" اس نے پوچھا۔

"کاظم شاد۔"

"بہت خوب اور آپ کو میں کس نام سے پکاروں۔" اس نے کہا اور میں خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر بولا۔

"میرا نام فیصل ہے۔"

"ثابت ہونے دیجیے پہلے کہ آپ واقعی فیصل ہیں یا دانش منصور' چلو دیکھو۔" غالباً پہلے سے انتظام کرلیا گیا تھا' کاظم شاد کو میں نے ایسے چکر دیے تھے کہ وہ اب کسی بھی بات پر یقین کرنے کے لیے تیار نہیں تھا' چنانچہ اس وقت بھی وہی سب کچھ ہوا میرے چہرے پر میک اپ تلاش کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کر ڈالی گئی اور جب اسے میرے چہرے پر میک اپ نہ ملا تو اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ ضد کرتے ہیں تو ہم آپ کو مسٹر فیصل کہہ کر پکار لیتے ہیں' ویسے مسٹر فیصل آپ کو یاد آیا کہ میری اور آپ کی ملاقات کہاں ہو چکی ہے۔" میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کسی قدر سرد لہجے میں بولا۔

"ہاں میں تمہاری کوٹھی میں داخل ہوا تھا' ہل پارک کے قریب۔"

"اور وہاں داخل ہو کر آپ نے میرے ساتھ ایک بہت ہی خوبصورت وقت گزارا تھا' یاد آیا آپ کو۔"

"یاد ہے۔" میں نے اب کسی قدر نڈر لہجے میں کہا۔

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے مسٹر فیصل بلکہ بہت سے سوالات ایک ساتھ پیدا ہو جاتے ہیں آپ سے بڑی ترتیب سے گفتگو کرنی ہے کیا آپ کو اس بات کا علم ہے کہ آپ کا ایک ہمشکل بھی اس شہر میں موجود ہے اور حیران کن بات یہ ہے کہ وہ بے حد دولت مند آدمی ہے' جبکہ آپ بظاہر آپ کے بارے میں مجھے کچھ نہیں معلوم' لیکن آپ کا لباس اور آپ کا حلیہ بتاتا ہے کہ آپ بہت زیادہ بہتر زندگی نہیں گزار رہے۔"

"میں نہیں جانتا کہ میرا ہمشکل کون ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"وہی جس کے نام سے میں نے آپ کو پکارا ہے' یعنی دانش منصور۔"

"میں اسے نہیں جانتا۔" میں نے جواب دیا' اسی وقت کرن اندر داخل ہوئی اور مسکراتی ہوئی کاظم شاد کے قریب پہنچ گئی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"چلو زہرہ' ہاں ذرا جلدی سے بتاؤ کیا پوزیشن ہے۔"

"نہیں جناب دونوں الگ الگ ہیں۔" کرن زہرہ نے جواب دیا۔

"تم اچھی طرح تصدیق کر چکی ہو۔"

"مکمل طور پر' وہ اپنی کوٹھی میں موجود ہے اور مطمئن اور پر سکون ہے۔"

"یقیناً" مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ہمارے فیصل صاحب کا اتنا ہمشکل آخر کیوں ہے' جڑواں بھائی تو نہیں ہے وہ ان کا مسٹر فیصل ذرا مجھے اپنے ماضی کے بارے میں تو بتائیے۔ ہو سکتا ہے آپ کا ایک جڑواں بھائی تلاش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں۔"

میرے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی' اب میں نے خود کو سنبھال کر اس کے سامنے پیش کرنا شروع کر دیا تھا' میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"مسٹر کاظم شاد میرے اور آپ کے درمیان جو چکر چلا ہوا ہے وہ اپنی جگہ ایک ٹھوس حقیقت رکھتا ہے اور میں آج بھی اس بات سے انکار نہیں کرتا کہ مجھے مثل شاہ کی تلاش ہے' وہ شخص جو مثل شاہ صاحب کا چہرہ بنائے ہوئے ان کے آستانے میں بیٹھا ہوا ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ مثل شاہ نہیں ہے اور مجھے خود بھی اس کا اندازہ ہو گیا تھا' میں آج بھی اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ مثل شاہ صاحب کے بارے میں تم اچھی طرح جانتے ہو کہ وہ کہاں ہیں' کم از کم اس بات کا علم تمہیں ضرور ہو گا کہ وہ اس دنیا میں ہیں یا نہیں اور میں صرف انہی کے بارے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا تم سے اور آج بھی میرے ذہن میں وہ چیز موجود ہے میں ہر قیمت پر مثل شاہ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"چلو دوسرا سوال میں یہ کیے لیتا ہوں مثل شاہ سے تمہارا کیا رشتہ ہے؟"

"عقیدت کا رشتہ' محبت کا رشتہ' وہ میرے بزرگ ہیں' میرے روحانی رہنما' انہوں نے مجھے سکون دیا ہے' اس نے مجھے دنیا میں جینے کا ڈھنگ سکھایا ہے' اس نے مجھ سے کہا تھا کہ ایک بہتر مستقبل میرا انتظار کر رہا اور وہ اس بہتر مستقبل کے حصول میں میری مدد کرے گا' لیکن......... لیکن وقت نے اس کا ساتھ نہ دیا' اسے حادثہ پیش آ گیا' وہ مجھ سے بہت محبت کرتا تھا' بہت قربت رکھتا تھا وہ مجھ سے اور میں......... میرا بھی اس کے ایسے عقیدت مندوں میں شمار تھا میں اس کے اشارے پر خون کی ندیاں بہا سکتا تھا۔"

"کچھ اور پیچھے چلے جاتے ہیں مائی ڈیئر' کچھ اور پیچھے چلے جاتے ہیں مگر ٹھہرو دراصل سوالات کا ایک انبار ہے' جو میرے ذہن میں اور سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کیا جائے' میں تم سے تمہارے ماضی کے بارے میں پوچھ رہا تھا' حال کے بارے میں پوچھ رہا تھا' مستقبل کا فیصلہ تو خیر' اب ذرا دوسرا ہی ہو گا' ہاں تو فیصل ذرا مجھے خود سے متعارف کراؤ' میں نے دیکھا تھا کہ جب میں نے تم سے تمہارے بارے میں پوچھا تھا تمہارے ہمشکل کے بارے میں پوچھا تھا تمہارے چہرے پر تلخی ابھر آئی تھی' کیا تمہارے ماضی میں کچھ تلخیاں ہیں۔"

"میں تمہیں اس کا جواب دینے کے لیے مجبور ہوں۔؟"

"ہاں دراصل بات یہ ہے کہ زندگی بہت قیمتی چیز ہے اور اس قیمتی زندگی کو بچانا ہر انسان کا فرض ہے' میں تمہیں صرف ایک بات بتانا چاہتا ہوں اگر تم میرے لیے کارآمد نہ ثابت ہوئے تو میں خاموشی سے تمہیں قتل کر کے تمہاری لاش کسی محفوظ جگہ دفن کر دوں گا اور اس کے بعد تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جاؤں گا' تمہاری زندگی بچ بھی سکتی ہے' بشرطیکہ تم میری ہدایت پر عمل کرنے کے لیے دل و جان سے آمادہ ہو جاؤ' مثل شاہ نے اگر تم سے ایک سنہرے مستقبل کا وعدہ کیا تھا تو یہ وعدہ میں بھی تم سے کر سکتا ہوں' لیکن اس سے پہلے تمہیں مجھے مطمئن کرنا ہو گا اور میں جو وعدہ کرتا ہوں اس کی تکمیل میں بہت زیادہ وقت نہیں صرف کرتا' بلکہ میں اس کا عادی ہوں کہ جو کام کرنا ہے فوراً کیا جائے تاکہ بعد میں دوسرے کام کرنے کے لیے گنجائش نکل سکے' سمجھ رہے ہو نا میری باتیں' میری باتیں تمہاری سمجھ میں آ رہی ہیں۔؟"

"جی۔" میں نے آہستہ سے کہا۔

"تو اپنے ماضی کے بارے میں مجھے کچھ بتاؤ۔"

"میرا ماضی ایسا خلاء ہے جسے میں آج تک پر نہیں کر سکا۔"

"خوب! اچھا جملہ ہے' آگے کہو۔" کاظم شاد نے کہا۔

"ڈیفنس کی ایک کوٹھی میں ایک ملازمہ کی آغوش میں آنکھ کھولی تھی' اس ملازمہ کو میری ماں کہا جاتا تھا' لیکن وہ کہیں سے بھی میری ماں نہیں تھی اور بعد میں یہ بات میرے علم میں آئی کہ وہ میری ماں نہیں ہے' میں اس کوٹھی سے نکل آیا' دربدر مارا مارا پھرتا رہا'

بہت سی جگہ نوکریاں کیں، زندگی گزارنے کے لیے مختلف مرحلوں سے گزرا، ٹرانسپورٹ کمپنی میں کام کیا اور اس کے بعد سے آج تک ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہوں، دل میں ایک آرزو تھی کہ میرے سامنے میرا ماضی آجائے، مجھے یہ پتا چل جائے کہ میں کون ہوں، کس کی اولاد ہوں، میرے ماں باپ کون ہیں، کہاں پیدا ہوا تھا۔ بہت سی باتیں آرزو کی حیثیت رکھتی ہیں، مٹھل شاہ صاحب کو اپنا راہنما بنایا تھا اور اس بات کے امکانات ہوگئے تھے کہ میں انسانوں کی مانند جینا شروع کردوں، لیکن.......... لیکن ایسا نہیں ہوا اور مجھے مجھے وہ سب کچھ نہیں ملا جو میں چاہتا تھا۔"

"ہوں ذرا کچھ اور تفصیل۔"

"بس اس سے زیادہ اور کوئی تفصیل نہیں ہے، مختلف ہاتھوں میں پلا بڑھا جوان ہوا اور بالا آخر اس جگہ تک پہنچ گیا۔"

"کونسی جگہ؟"

"اسے تم اپنا گھر بھی کہہ سکتے ہو۔"

"ہاں.......... ہاں ٹھیک ہے.......... ٹھیک ہے، تعلیم حاصل کی ہے کچھ تم نے؟"

"باقاعدہ نہیں، ایک مہربان نے کچھ عرصے کچھ پڑھایا تھا، جس سے دنیا کو جاننے کا موقع ملا۔"

"کون تھا وہ مہربان؟"

"الیاس احمد ایڈووکیٹ۔"

"گڈ.......... ویری گڈ.......... چلو ٹھیک ہے کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے، ہاں میں نے یہ بھی سنا ہے کہ تم نے کسی پولیس آفیسر کو زخمی کردیا تھا۔"

"ہاں۔"

"اس نے مجھے گالیاں دی تھیں۔"

"اوہو.......... اور تم نے اس کی زبان کاٹ لی۔"

"ہاں۔"

"اس طرح تو تم باقاعدہ قانون کے مجرم بن گئے، اگر قانون نے تم پر کبھی گرفت حاصل کرلی تو؟" اس نے سوال کیا اور میں پھر اسی تلخی سے مسکرا دیا اور پھر میں نے کہا۔

"دراصل میری زندگی میں کچھ بھی نہیں ہے کاظم صاحب، میں آج تک اپنے لیے کوئی مستقبل نہیں تلاش کرسکا ایک گندی سی بستی میں ایک چھوٹے سے مکان میں رہتا ہوں کسی سے میری شناسائی نہیں ہے، کوئی مجھے نہیں جانتا، زندگی گزار رہا ہوں اس امید پر کہ شاید مجھے بھی زندگی گزارنے کا بہتر موقع مل جائے۔"

"اب آجاتے ہیں ہم مٹھل شاہ پر، تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا کہ مٹھل شاہ کو میں جانتا ہوں اور وہ میرے ذریعے تمہارے علم میں آسکتا ہے۔" میں نے چند لمحات سوچا پھر کہا۔

"مٹھل شاہ پر جس رات حملہ ہوا تھا اس سے ایک شام پہلے اس نے مجھے بتایا تھا کہ ڈان سینٹر نامی ایک ادارہ اس کا بدترین دشمن ہے، کچھ ایسے معاملات ہیں جن کی وجہ سے ڈان سینٹر اسے ختم کرنا چاہتا ہے، اس نے یہ بھی بتایا کہ کاظم شاد نامی ایک صاحب ڈان سینٹر کے مقامی سربراہ ہیں اور اس نے مجھے تمہارا پتا بھی بتایا تھا، یعنی وہ پتا جو بوٹ بیسن پر موجود عمارت کا ہے اور پھر مٹھل شاہ کے ساتھ وہ حادثہ پیش آگیا، مٹھل شاہ کی لاش ان لاشوں میں نہیں ملی تھی، چنانچہ مجھے خدشہ ہوا کہ ہوسکتا ہے مٹھل شاہ صاحب زندہ ہوں اور میں انہی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے تمہاری اس عمارت میں داخل ہوا تھا۔"

"گڈ.......... ویری گڈ، ویسے تم آدمی بے حد خطرناک ہو اور یقینی طور پر اس عمارت میں تم نے جو کچھ کیا تھا وہ قابل داد ہے، تم میرے تمام آدمیوں کو دھوکا دے کر نکل آئے تھے۔"

"اچھا یہ بتاؤ مٹھل شاہ سے تمہاری ملاقات کہاں ہوئی تھی؟"

"رستم خان نامی ایک شخص کی ٹرانسپورٹ کمپنی میں کام کرتا تھا میں ٹرک چلاتا تھا اس کمپنی کا، بعد میں رستم خان کی دشمنی کسی سے ہوگئی جنگ ہوئی اور رستم خان مارا گیا، اس کے بعد میں دربدر پھرتا رہا، تو یہ اسی دوران کی بات ہے جب میں ٹرک چلاتا تھا کہ ایک رات مٹھل شاہ میرے ٹرک میں آگیا، وہ کسی درخت پر چھپا ہوا تھا، میرے ٹرک میں کود گیا، میں نے اس کی مدد کی بعد میں اس نے مجھے اپنے آستانے پر بلایا اور اس نے اس مدد کا بھرپور صلہ دیا مجھے، میں تین مہینے تک اپنی مشکلات سے بے نیاز ہوگیا تھا، پھر میں اس کی خدمت میں حاضری دیتا رہا اور مجھے اس سے بے پناہ عقیدت ہوگئی، وہ میری کفالت

Scanned and Uploaded By Nadeem

کرتا تھا' اس نے ان برے دنوں میں میرا ساتھ دیا' جب میرے پاس کھانے پینے کے لیے بھی کچھ نہیں تھا ایسی ہی بری کیفیت تھی میری۔"

"اس کے بعد تم کیا کرتے رہے؟"

"بس چھوٹی موٹی محنت' مزدوری اور پھر جب سے اس پولیس انسپکٹر کو میں نے اس کے بعد مجھے مستقل چھپے رہنا پڑا اور اب بھی......... اب بھی میں .... میں نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔"

"اب تم کہاں رہتے ہو۔"

"میرے پتے سے تم مجھے تلاش نہ کرپاؤ گے' کیونکہ میں نے لوگوں سے شناسائی نہیں رکھی ہے' اپنی رہائش گاہیں بدلتا رہتا ہوں اور اس وقت بھی ایک ایسی جگہ رہتا ہوں جس کے بارے میں کسی کو پتا نہیں ہے۔"

"میں پتا معلوم کرنا چاہتا ہوں تمہارا۔" اور میں نے بڑے اطمینان سے اس کو آبادی کے اس مکان کا پتا بتادیا' جس میں میرا مختصر سامان موجود تھا اور ایسا سامان تھا کہ اگر کوئی اس سامان کی تلاشی لے تو اسے یہ یقین ہو جائے کہ میں وہاں رہتا رہا ہوں" کاظم شاہ نے یہ پتا نوٹ کرلیا اور اس کے بعد اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔

"ٹھیک ہے آرام کرو۔"

میں اپنی سوچوں میں گم ہوگیا۔

تین گھنٹے بعد کاظم شاہ پھر آیا اور بولا۔

"کیا سوچ رہے ہو فیصل' بولو میری غلامی میں میری ماتحتی میں آنا پسند کرو گے یا اس لمحہ زندگی کو ختم کردینا۔"

"نہیں مسٹر کاظم شاہ میں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لیے خود کو دل و جان سے پیش کردوں گا۔"

"مجھے یقین تھا تم سمجھدار آدمی معلوم ہوتے ہو' شکل و صورت سے بھی عمل سے بھی' ٹھیک ہے اس کی سزائے موت منسوخ کی جاتی ہے کیونکہ اس نے ہماری غلامی میں آنا قبول کرلیا ہے' لیکن وہ عمل ضروری ہے جس کی بناء پر یہ اپنے اس فیصلے کی تقلید کرتا رہے چنانچہ انتظامات کرو۔" میں کچھ نہیں سمجھ پایا تھا' کاظم شاہ کے آدمی غالباً

کارروائیوں میں مصروف تھے' لیکن اس کے بعد اس نے جو کچھ کیا وہ انتہائی ہولناک تھا' دو لاشیں جنہیں ابھی ابھی قتل کیا گیا تھا ایک بار پھر لائی گئیں اور میرے ہاتھ میں ایک چوڑے پھل والا خنجر دے دیا گیا' جسے ان لوگوں کے خون میں ڈبویا گیا تھا' پھر ایک شخص نے مجھے گھٹنے کے بل ایک جگہ بٹھایا اور خنجر میرے ہاتھ میں دے کر کہا اس سر کے بال پکڑ لیے جائیں اور خنجر گردن پر پھیرا جائے' میری سمجھ میں ایک لمحے کے لیے کچھ نہیں آیا تھا' لیکن جب میں نے ایک فوٹوگرافر کو بھی اس کے لیے تیار دیکھا تو بات میری سمجھ میں آگئی' وہ لوگ مجھے قتل کا مجرم ثابت کرنا چاہتے تھے' صرف ایک لمحے میں میں نے فیصلہ کرلیا کہ اس وقت مجھے اس کی ہدایت پر ہی عمل کرنا چاہیے' چنانچہ میں نے خنجر اپنے ہاتھ میں لیا اور اس کی ہدایت کے مطابق وہ تصویریں بنوائیں جن کے تحت یہ بات ثابت کی جاسکتی تھی کہ میں نے دو انسانوں کو قتل کیا ہے' کاظم شاہ نے میرا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

مجھے ایک بند گاڑی میں بٹھایا گیا' کاظم شاہ بھی میرے قریب ہی بیٹھ گیا تھا اور دو سیاہ پوش جو سب مشین گنیں سنبھالے ہوئے تھے سب سے آخر میں بند گاڑی کے پچھلے حصے میں پہنچ گئے تھے' اس اہتمام کے ساتھ مجھے وہاں سے لایا گیا' اندازہ نہیں ہوسکا تھا کہ وہ کھنڈر نما جگہ کون سی ہے اور کہاں واقع ہے' لیکن تقریباً" بیس منٹ تک مسلسل سفر کیا گیا تھا اور اس کے بعد بند گاڑی رک گئی تھی' ان دو سیاہ پوشوں نے بازو سے پکڑ کر مجھے نیچے اتارا یہ ایک بالکل نئی عمارت تھی۔

"وقت کا کوئی اندازہ نہیں ہو پارہا تھا اب چاروں طرف ہولناک سناٹے کے علاوہ اور کچھ نہیں تھا' مجھے اس عمارت کے ایک اندرونی کمرے میں لایا گیا' یہ عمارت بھی ہر طرح سے فرنشڈ اور خوبصورت تھی' یہاں مجھے ایک صوفے پر بٹھا دیا گیا' کاظم شاہ میرے پاس موجود تھا' چند ہی لمحات کے بعد میں نے کرن کو دیکھا جو ایک بڑا سا کاغذ لیے ہوئے اندر آگئی تھی' اس نے پیڈ میرے سامنے رکھا اور کاظم شاہ کہنے لگا۔"

"اس پر لکھو' جو کچھ میں بتا رہا ہوں اس پر لکھو۔" اور اس کے بعد اس نے اس پیڈ پر مجھ سے ایک تحریر لکھوائی جس میں ان دونوں آدمیوں کے نام شامل کیے گئے تھے اور یہ اعتراف کرایا گیا تھا کہ میں نے ذاتی دشمنی کی بنا پر ان دونوں کو ذبح کیا ہے اور اس کا

مکمل طور سے ذمہ دار ہوں پھر اس کاغذ پر میرے دستخط کے ساتھ ساتھ انگوٹھا بھی لگ گیا اور کاظم شاد نے یہ کاغذ تہہ کر کے کرن کے حوالے کرتے ہوئے کہا۔

”اسے فائل میں لگا کر اپنے پاس محفوظ کرلو۔“ کرن وہاں سے چلی گئی۔ چند لمحات کے بعد ایک آدمی کافی کی ایک ٹرالی دھکیلتا ہوا آیا اور اس نے وہ ٹرالی کاظم شاد کے سامنے کردی کاظم شاد نے دو پیالیوں میں کافی بنائی اور ایک مجھے پیش کرتا ہوا بولا۔

”میں تمہیں اپنے ساتھی کی حیثیت سے قبول کر کے خوشی محسوس کر رہا ہوں فیصل اور اب میں تم سے وہ اہم گفتگو کرنا چاہتا ہوں جو یقینی طور پر تمہاری آنکھیں کھول دے گی۔“ میں نے لرزتے ہاتھوں سے کافی کی پیالی اٹھائی اور اس کے بڑے بڑے گرم گھونٹ لینے لگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماحول مجھ پر اثر انداز ہوا تھا۔ ان دو افراد کی موت نے مجھے بدترین اعصابی کشیدگی بخشی تھی لیکن اس کے باوجود میں خود کو سنبھالے رکھنے کی اہلیت رکھتا تھا۔ البتہ اس وقت یہ ضروری نہیں تھا کاظم شاد کو یہ احساس دلا دینا میرے حق میں ضروری تھا کہ میں بہرحال ایک عام سا انسان ہوں اور ان حالات سے خوفزدہ ہو گیا ہوں۔ کاظم شاد گہری نگاہوں سے میرا تجزیہ کرتا رہا پھر اس نے کہا۔

”درحقیقت فیصل یہاں ایک ایسا شخص موجود ہے جو تمہارا اتنا ہمشکل ہے کہ اگر تم خود بھی اسے دیکھو تو یہ تمیز کرنا مشکل ہو جائے گی تمہارے لیے کہ تم تم ہو یا وہ۔ وہ سمجھ رہے ہو نا میری بات۔ اتنا ہمشکل اور جسامت بھی بالکل تمہارے جیسی۔ انداز اور آواز بھی بالکل ویسی ہی لیکن تم دونوں میں نمایاں فرق یہ ہے کہ وہ انتہائی دولت مند اور صاحب حیثیت انسان ہے اور تم تم۔“ کاظم شاد جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔ اس نے کافی کی پیالی اٹھائی اور اس کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگا۔ میں خاموش نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کاظم شاد دیر تک خاموش رہا پھر اس نے کہا۔

”اور میں یہ چاہتا ہوں مگر ٹھہرو۔ وہ چند لمحات کے لیے پھر خاموش ہوا اور بولا۔

”مشعل شاہ سے تمہاری عقیدت کی بنیاد یہی تھی نا کہ اس نے تمہارے مستقبل کو سنوارنے کا فیصلہ کیا تھا کم از کم میں تمہاری اس بات پر اعتبار کر سکتا ہوں فیصل کہ تم اگر کسی شخص سے وفادار ہوتے ہو تو اس کے لیے سب کچھ کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہو اور مجھے ایسے وفادار لوگ پسند ہیں۔ میں دعویٰ تو نہیں کرتا لیکن یہ بات تمہیں بتانا ضروری

سمجھتا ہوں کہ آنے والے وقت میں شاید تمہیں مشعل شاہ سے زیادہ مجھ سے عقیدت ہو جائے کیونکہ میں مستقبل کی بات نہیں کرتا بلکہ مستقبل کو حال میں گھسیٹ لاتا ہوں۔ میں تمہیں جو کچھ دینا چاہتا ہوں وہ یوں سمجھ لو کہ تم سے چند قدم کے فاصلے پر ہے۔ چند قدم آگے بڑھاؤ گے اور وہ سب کچھ تمہیں مل جائے گا۔ ایک بہترین مستقبل ایک حسین زندگی۔ سمجھ رہے ہو نا تم۔ سنو میں جو کچھ تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ غور سے سنو۔ میری دلی خواہش ہے کہ وہ شخص جو تمہارا ہمشکل ہے بالکل تم جیسا وہ وہ نہ رہے اور تم یہ نہ رہو جو ہو۔ تمہیں اس کی جگہ لینا ہوگی نہایت ہمت‘ احتیاط‘ ہوشیاری اور دانشمندی کے ساتھ اور میں تمہاری پشت پر رہوں گا‘ مجال نہیں ہے کسی کی جو تمہاری طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھ جائے۔ خون کی ندیاں بہادوں گا تمہارے دشمنوں کی۔ اس طرح تمہیں میرا تحفظ رہے گا اور تم ایک حسین مستقبل کی جانب چل پڑو گے اور وہ شخص اس کا اس کائنات میں کوئی وجود نہیں رہے گا۔ سمجھ رہے ہو نا لیکن ابھی مجھے جواب نہ دو۔ فیصلہ کرنے کے لیے تمہیں تھوڑا سا وقت دیا جا سکتا ہے لیکن یہ بھی تمہیں بتانا بہت ضروری ہے کہ فیصلہ وہی ہوگا جو میں نے کیا ہے اور جو میں چاہتا ہوں۔ میرا خیال ہے آرام کرو۔ رات ویسے بھی بہت کم رہ گئی ہے اور یہ رات تمہاری زندگی کے لیے بڑی خوشیوں کی رات ہے نجانے کون سا جذبہ تمہیں موت سے زندگی کی جانب لے گیا ہے حالانکہ میں یہ سب کچھ کرتا نہیں ہوں۔“ کاظم شاد نے اپنی چائے کی پیالی رکھی اور فوراً اس جگہ سے اٹھ گیا۔ وہ مجھ سے کچھ کہے سنے بغیر وہاں سے واپس چلا گیا تھا اور میں خاموش نگاہوں سے دروازے کی جانب دیکھتا رہ گیا تھا۔ کاظم شاد یقینی طور پر بے حد سنگدل انسان تھا۔ خاص طور پر اس نے جس طرح صرف مجھے دکھانے کے لیے دو انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ وہ ایک بدترین عمل تھا اور اس عمل سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ جرائم کی دنیا میں انتہائی گہرائیوں تک اترا ہوا ہے اور ہر عمل کر سکتا ہے پھر مجھے ان دستاویز اور تصویروں کا خیال آیا جو کاظم شاد نے مجھے پھانسنے کے لیے حاصل کی تھیں۔ وہاں اس نے ذرا کچے پن کا مظاہرہ کیا تھا۔ کوئی بھی قاتل قتل کرتے ہوئے اپنی تصویریں کھنچوانا پسند نہیں کرتا یا پھر وہ قتل کا اعتراف اس طرح باقاعدگی سے نہیں کرتا اس پر انگوٹھا نہیں لگاتا اگر یہ دستاویز اور تصاویر وغیرہ عدالت میں پیش کی جائیں تو صرف مذاق ہو سکتی ہیں اس سے زیادہ کچھ

Scanned and Uploaded by Nadeem

نہیں۔ میں خاموشی سے اپنی جگہ بیٹھا رہا۔ اب یہ سوچ رہا تھا کہ آئندہ مجھے کیا کرنا ہوگا۔ دفعتاً ہی کرن زہرہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔ غالباً اسے جگا کر بھیجا گیا تھا وہ ایک سفید باریک لبادے میں ملبوس بہت دلکش نظر آ رہی تھی۔ آنکھوں میں نیند کا خمار تھا اور ہونٹوں پر مدھم مدھم سی مسکراہٹ کہنے لگی۔

"چلو میں تمہیں تمہاری آرام گاہ دکھا دوں۔ آؤ پلیز۔" اس کی آواز بھی بوجھل تھی۔ میں خاموشی سے اس کے ساتھ باہر نکل آیا اور کرن زہرہ مجھے لیے ہوئے ایک کمرے کے دروازے پر پہنچ گئی۔ اس نے مجھے خوابگاہ میں جانے کا اشارہ کیا اور پھر خود کچھ کہے سنے بغیر واپس مڑ گئی۔ غالباً اس پر نیند کا شدید غلبہ تھا۔ میں ایک گہری سانس لے کر مسہری پر آ بیٹھا۔ تیز روشنی بھی گل نہیں کی تھی میں نے۔ کافی دیر تک میں اسی طرح بیٹھا رہا۔ جو کچھ اب تک ہوا تھا وہ میری توقع کے مطابق تھا اور اب مجھے اس سلسلے میں اور بھی بہت سی باتیں سوچنا تھیں۔ باہر قدموں کی چاپ سنائی دی اور ایک نقاب پوش نے دروازے سے اندر جھانکا پھر بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ آرام کریں جناب۔ دروازہ بند کرلیں اور روشنی بجھا دیں۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا اور مسہری سے نیچے اتر آیا۔ نقاب پوش دروازے ہی میں کھڑا ہوا تھا اور وہاں سے ہٹا نہیں تھا۔ میں نے اسے دیکھا نقاب کے پیچھے سے اس کی دونوں آنکھیں جھانک رہی تھیں۔ اس کے قریب ہی ایک اور نقاب پوش موجود تھا جو باہر راہداری میں تھا۔ میں نے دروازے کی جانب ہاتھ بڑھائے تو نقاب پوش آہستہ سے بولا۔

"آپ بالکل آرام کیجئے گا دانش منصور صاحب۔ میں مخدوم ہوں اور یہ محمد شفیع ہے آپ ہم دونوں کو پہچانتے ہیں نا۔" میں شدت حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا تو مخدوم نے ادھر ادھر دیکھ کر اپنے چہرے سے نقاب ہٹا دیا۔ میں نے اسے پہچان لیا تھا اور میری حیرت کی انتہا نہیں رہی تھی۔

"تم۔"

"جی سر۔ ڈیوٹی تھی یہاں پر ہماری۔ ناگی صاحب نے ہمیں یہاں پہنچا دیا تھا اور سر ہم صرف دو ہی نہیں ہیں بلکہ یہاں اس وقت آٹھ آدمی موجود ہیں جو آپ کو چاروں طرف سے گھیرے میں لیے ہوئے ہیں۔ آپ اطمینان سے اپنا وقت گزاریے جناب کوئی پیغام ہوا تو ہم خود آپ سے رابطہ قائم کرلیں گے مناسب موقع دیکھ کر آپ بالکل مطمئن رہیں۔ ہم حالات کے ایک ایک پہلو سے واقف ہیں۔ بس اب آپ آرام کیجئے گا اور کوئی حکم تو نہیں ہے۔"

"نہیں۔" میں نے آہستہ سے کہا اور اس کے بعد دروازہ بند کرکے روشنی بجھا دی۔ وہ دونوں راہداری میں آگے نکل گئے تھے لیکن میرا دماغ سنسنا رہا تھا۔ یہ رشید ناگی تو درحقیقت میرے وجود کا ایک حصہ بن کر رہ گیا تھا۔ اتنی شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتا تھا کہ میں شاید خود بھی یہ سب کچھ نہ کر سکتا۔ مجھے ہنسی آنے لگی۔ وہ لمحات میرے لیے بڑے سنسنی خیز تھے جب کھنڈر میں قتل و غارت گری ہو رہی تھی لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ میرے ساتھی مجھ سے اتنا قریب ہیں۔ دل کو بڑا اطمینان سا ہوا۔ بعض ایسے معاملات جو میں خود نہیں سنبھال سکتا تھا رشید ناگی انہیں آسانی سے سنبھال لیتا تھا اور کاظم شاد کا کہنا تھا کہ مجھے اس سے مشعل شاہ سے زیادہ عقیدت ہو جائے گی۔ بیوقوف آدمی اپنا اور مشعل شاہ کا فرق نہیں سمجھتا تھا۔ بہرطور اب اس کا منصوبہ میرے علم میں آ چکا تھا۔ یقینی طور پر وہ مجھے دانش منصور کی جگہ دے کر اپنے مفادات کا حل چاہتا تھا لیکن اس طرح سعید کو خطرہ تھا۔ یقینی طور پر جب مجھے اس کی جگہ دی جائے گی تو سعید کے لیے بھی کوئی نہ کوئی بندوبست کیا جائے گا۔ یہ بہت ضروری تھا کہ میں اس سلسلے میں رشید ناگی کو اطلاع دے دوں۔ ویسے رشید ناگی تقریباً تمام ہی معاملات سے واقف تھا اور اس کے آدمی یہاں تک موجود تھے۔ اس طرح اس نے تقریباً کاظم شاد کو شکست دے دی تھی۔ ہو سکتا ہے وہ تمام صورتحال سے خود بھی واقف ہو۔ بہرطور موقع ملنے پر اسے اطلاع ضرور دے دی جائے گی۔ اس کے بعد میں سونے کی کوشش کرنے لگا لیکن نیند بہت دیر تک نہیں آئی تھی۔ البتہ جب سویا تو دوسرے دن بہت دیر تک سوتا رہا جاگتے ہی احساس ہو گیا تھا کہ دن بہت زیادہ چڑھ چکا ہے میں بستر پر کاہلوں کی طرح لیٹا رہا اس کے بعد دروازہ کھلا اور کرن اندر آ گئی میں اسے دیکھنے لگا۔ وہ مسکراتی ہوئی میرے قریب پہنچ گئی تھی اور پھر اس نے میری مسہری کے ایک سرے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جاگو گے نہیں فیصل۔" اس کے انداز میں بڑی بے تکلفی اور بڑی اپنائیت تھی۔

میں خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا یہ کس قسم کی لڑکی ہے۔ مسز اختر کی آلہ کار بن کر مجھ تک پہنچی تھی اور مسز اختر کے لیے کام کرنا چاہا تھا اور اب کاظم شاد سے منسلک ہوئی ہے۔ تو اس طرح تو لگتا ہے خود بھی جرائم پیشہ ہو۔ یہ اس کی شخصیت کا ایک حصہ تھا اور مجھے اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کیونکہ اس سے میرا کوئی ذہنی لگاؤ نہ تھا۔ میں تھکے تھکے سے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا اور وہ مجھے مسکراتی نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر اس نے کہا۔

”درحقیقت سنا تو یہی گیا ہے کہ ہر انسان کا کوئی نہ کوئی مشکل تو ضرور ہوتا ہے لیکن میری نگاہوں میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ دو اجنبی جن کا ایک دوسرے سے کوئی تعلق نہیں ہے اس طرح مشکل ہیں کہ کسی کو یقین نہ آئے۔“

”کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے۔ مس کرن جس کا تذکرہ کیا جاتا رہا ہے۔“

”نہ صرف دیکھا ہے بلکہ بہت قریب سے دیکھا ہے اور اس سے تھوڑا ساتھ بھی رہا ہے میرا۔ میرا خیال ہے شاد صاحب بھی اس سے اتنے واقف نہیں ہیں جتنی میں۔ اور میں یہ بات دعویٰ سے کہتی ہوں کہ بلاشبہ یہ ایک حیرت انگیز بات ہے۔“

”میں پھیکی سی ہنسی کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھا اور غسل خانے کی جانب چل پڑا۔ کرن کہنے لگی۔“

”باتھ روم میں تمہارے لیے ایک لباس لٹکا ہوا ہے فی الحال اسی سے کام چلاؤ۔ تمہارے اس پرانے گھر سے کچھ سامان حاصل کرلیا گیا ہے لیکن چند روز کی بات ہے ساری چیزیں اکٹھا ہو جائیں گی۔ آجاؤ تو پھر ناشتا کریں۔ میں باتھ روم میں چلا گیا اور غسل کرتے ہوئے مجھے کرن پر ہنسی آنے لگی۔ خوامخواہ میری اس قدر بے تکلف ساتھی بننے کی کوشش کر رہی ہے لیکن ظاہر ہے یہ بھی وہ کاظم کے اشارے پر کر رہی ہوگی۔ معاملات دلچسپ حدود میں داخل ہوگئے تھے۔ غسل کرکے باہر نکلا کرن نے ناشتے کا یہیں کمرے میں بندوبست کر دیا تھا۔ خود بھی میرے ساتھ بیٹھ گئی اور بولی۔“

”میں تو صبح کو ناشتہ کرتی ہی نہیں لیکن تمہارے ساتھ چائے ضرور پیوں گی کھاؤ۔ لو پلیز۔“ وہ میری خاطر کرنے لگی۔ میں نے اس سے کہا۔

”شاد صاحب کہاں ہیں؟“

”کاظم شاد بے حد مصروف انسان ہیں کبھی کہیں کبھی کہیں۔ ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ ہو سکتا ہے ایک دو دن تم سے ملاقات ہی نہ ہو پائے۔ براہ راست انہوں نے مجھے کچھ نہیں بتایا لیکن سنا ہے کہ ملک سے باہر جا رہے ہیں۔“

”اوہو۔ میرے لیے کوئی ہدایت دی ہے کیا انہوں نے۔“

”تمہیں تو ہدایت دی جا چکی ہے۔ تمہارے لیے اب مجھے ہدایت دی گئی ہے۔“ کرن نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میں خاموشی سے چائے پیتا رہا۔ چند لمحات کے بعد وہ بولی۔

”یوں سمجھ لو تمہاری تربیت مجھے سونپی گئی ہے۔ کیونکہ میں نے دانش منصور کو بہت قریب سے دیکھا ہے میرے شانوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈال دی گئی ہے۔“

”ایک سوال کر سکتا ہوں آپ سے مس زہرہ۔“

”ضرور۔ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ہم دونوں گہرے دوستوں کی مانند ایک دوسرے سے گھل مل جائیں کیونکہ اب میرا اور تمہارا بہت زیادہ ساتھ رہے گا۔“

”آپ! میرا مطلب ہے۔ آپ کاظم شاد کی کوئی عزیز ہیں۔“

”نہیں، شاید میں نے بتایا تھا کہ میں ان کی سیکریٹری ہوں۔“

”کب سے؟“ میں نے سوال کیا۔

”بہت زیادہ عرصہ تو نہیں ہوا۔ شاید تمہیں یاد ہو کہ اس دن بھی میں کاظم شاد صاحب کے پاس آئی تھی جب تم ان کی کوٹھی سے باہر نکل رہے تھے۔ اس وقت تک میں ان کی سیکریٹری کی حیثیت نہیں اختیار کر سکی تھی بس یوں سمجھ لو کہ بعد میں یہ سب کچھ ہوگیا۔“

”کاظم شاد صاحب نے ان دو آدمیوں کو قتل کرا دیا ہے۔ صرف اتنی سی بات پر کہ انہوں نے کاظم شاد صاحب سے کوئی بے ایمانی کی تھی۔“ کرن زہرہ نے ادھر ادھر دیکھا پھر آہستہ سے بولی۔

”یہ بات صرف کاظم شاد کی نہیں ہے ایک بہت بڑا ادارہ ہے جس کے مفادات کی نگرانی کی جاتی ہے۔ وہ لوگ یقینی طور پر اس ادارے سے معتوب ہوں گے اور انہی کی وجہ سے انہیں سزا دی گئی۔ میرا مطلب ہے کاظم شاد صاحب مقامی انچارج ہیں لیکن باقی معاملات کہیں اور سے ہوتے ہیں۔ اپنے تک ہی رکھنا یہ بات۔ کہیں مجھے بھی نہ مروا

Scanned and Uploaded By Nadeem

دینا۔"

میں نے کوئی جواب نہیں دیا کرن زہرہ ایک ڈیڑھ گھنٹے میرے ساتھ رہی اور اس کے بعد دوبارہ آنے کا وعدہ کر کے چلی گئی۔ دوپہر کا کھانا بھی مجھے یہیں اسی کمرے میں دیا گیا۔ شام کے پانچ بج گئے۔ ساڑھے پانچ بجے کرن میرے پاس پہنچی اور بولی۔

"آؤ۔ بور ہو گئے ہو گے۔"

"ہاں واقعی بور ہو گیا ہوں۔"

"چلو کہیں گھما کر لاؤں۔"

"میرا خیال ہے مناسب نہیں ہے۔"

"کیوں۔"

"تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ پولیس بھی میری تلاش میں ہے۔"

"اوہ۔ ہاں شاد صاحب نے مجھے اس بارے میں بتایا تھا اچھا ٹھیک باہر نہیں جاتے لیکن بہت مختصر وقت رہ گیا ہے جب تمہاری شخصیت بالکل بدل جائے گی اور پولیس بھی تمہارا سایہ بھی نہیں دیکھ سکتی۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ کرن زہرہ اس عمارت کے دوسرے حصے میں لے آئی اور ہم لوگ ایک جگہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اس نے شام کی چائے منگوالی تھی۔ چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے اس نے کہا۔"

"کاظم شاد صاحب کے بارے میں یہ بات بالکل صحیح طور پر معلوم ہو گئی کہ وہ کانگو گئے ہیں لیکن کسی اہم مسئلے میں شرکت کرنے کے لیے اور شاید ان کی واپسی ایک ہفتے کے اندر ہو۔ اس ہفتے میں مجھے تمہارے سلسلے میں بہت سی ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں اور مجھے وہ ذمہ داریاں سرانجام دینی ہیں۔"

"کیا ذمہ داریاں ہیں؟" میں نے سوال کیا۔ کرن زہرہ چند لمحات سوچتی رہی پھر بولی۔

"تم نے مسٹر کاظم شاد سے تعاون کا فیصلہ تو کر لیا ہے نا اور میں سمجھتی ہوں کہ اس میں انکار کا کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ جو کچھ ہونے والا ہے وہ تمہاری زندگی کے لیے انتہائی اہم ہے۔ کیا خیال ہے تمہارا۔"

"ہاں میں کاظم شاد سے تعاون کے لیے تیار ہوں۔"

"گڈ۔ شاد صاحب کا بھی یہی خیال تھا کہ تم انکار نہیں کرو گے ان کا کہنا ہے کہ تم انتہائی سمجھدار اور نفیس انسان ہو۔ میرا اپنا بھی یہی خیال ہے تعجب ہے کہ تم نے بلا سوچے سمجھے کاظم شاد صاحب پر قاتلانہ حملہ کیا خیر وہ پرانی بات ہے اور چونکہ میرا تعلق اس سے نہیں ہے اس لیے میں اس موضوع پر گفتگو بھی نہیں کروں گی۔ فیروز صاحب ہمارے ساتھ تعاون کریں گے اور ان کے تعاون سے تمہیں دانش منصور کی شخصیت کے بارے میں تفصیلات بتائی جائیں گی اور اس کی مشق کرائی جائے گی۔ جو ذمہ داریاں میرے سپرد کی گئی ہیں وہ بھی بہت اچھی ہیں اور مجھے انہیں سرانجام دے کر خوشی ہو گی۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بہت دیر کرن میرے ساتھ بیٹھی رہی وہ رفتہ رفتہ مجھ سے بے تکلفی کا انداز بڑھاتی جا رہی تھی ڈنر میں بھی وہ میرے ساتھ تھی اور پھر خاصی رات گئے تک مجھ پر مسلط رہی تھی۔ رات میں اپنی خوابگاہ میں پہنچ گیا یہاں شاید مسلح پہرے کا باقاعدہ بندوبست ہوتا تھا اور حیرتناک بات یہ تھی کہ پہرہ دینے والے نقاب پوش ہوا کرتے تھے۔ نجانے کیوں؟ لیکن اس طرح رشید ناگی کے آدمیوں کو اس عمارت میں وقت گزارنے کی کافی آسانیاں حاصل تھیں۔ رات تقریباً ساڑھے بارہ بجے میرے دروازے پر ہلکی سی دستک سنائی دی۔ میں جاگ رہا تھا فوراً دروازہ کھول کر باہر آیا تو مخدوم سے ملاقات ہوئی اس نے مجھ سے میری خیریت پوچھی اور کہا کہ کوئی ایسی بات تو نہیں ہے جو رشید ناگی صاحب تک پہنچانی ہو۔ میں نے اسے مدھم لہجے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا کہ رشید ناگی کو اس بات سے آگاہ کر دیا جائے کہ سعید خان کا بہتر تحفظ کرے کیونکہ مجھے دانش منصور کی حیثیت دی جائے گی اور ظاہر ہے اس کے بعد دانش منصور کی زندگی ممکن نہیں ہو گی چنانچہ سعید خاں کے بارے میں کوئی ایسا طریقہ کار اختیار کیا جائے کہ وہ نقصان نہ اٹھا جائے۔ مخدوم نے مجھے اطمینان دلایا کہ وہ رشید ناگی کو یہ تفصیل بتا دے گا۔

دوسرے دن سے کرن زہرہ نے اپنے کاموں کا آغاز کر دیا۔ میرے بے شمار لباس سلوائے گئے اعلیٰ درجے کے سوٹ اور ایسی ہی چیزیں جو میرے لیے کارآمد ہو سکتی تھیں۔ کرن نے اس دن سے میری تربیت کا آغاز کر دیا تھا۔ کھانے کی میز پر وہ مجھے کھانے کا سلیقہ سکھا رہی تھی اور اس کے علاوہ وہ تمام عادات جو بڑے لوگوں کی ہوا کرتی ہیں۔ وہ مجھے دانش منصور بنا رہی تھی اور میں دل ہی دل میں اس سے بے پناہ نفرت کر رہا تھا۔ باقاعدہ جرائم کی

Scanned And Uploaded By Nadeem

زندگی اپنائی تھی اس نے۔ فیروز نامی جس شخص کا تذکرہ کیا گیا تھا وہ بھی کاظم شاد کا خاص آدمی تھا اور اس کے بعد جو کارروائی ہوئی وہ میرے لیے انتہائی دلچسپ بھی تھی اور کسی قدر حیران کن ہیں۔ حیران کن اس لیے کہ مجھے کچھ فلمیں دکھائی گئیں۔ یہ فلمیں دانش منصور سے متعلق تھیں۔ کلب میں اپنی کوٹھی میں کچھ تقاریب میں میں لوگوں کے ساتھ گھلا ملا ہوا تھا۔ ان سے گفتگو کر رہا تھا۔ ہنس بول رہا تھا۔ حیران کن بات یہ تھی کہ آخر اس وقت یہ فلمیں تیار کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ ان تقاریب میں یا کلب وغیرہ میں کسی اور نے فلمیں تیار کی ہوں اور کاظم شاد نے انہیں حاصل کرلیا ہو لیکن بڑی وضاحت سے مجھے ان فلموں میں دکھایا گیا تھا اور فیروز مجھے یہ بتانے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھے کس طرح دانش منصور کی حیثیت سے اپنی زندگی اپنانی ہے۔ ان لوگوں نے انتہائی محنت کے ساتھ وہ تمام کردار تصویری شکل میں اکھٹا کیے تھے جو میرے اردگرد بکھرے ہوئے تھے۔ ان میں تمام ہی لوگ شامل تھے۔ بہرحال اس بات سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کاظم شاد نے جو کچھ کیا تھا اس کے لیے بڑی محنت کی تھی۔ وہ مجھے ان تمام کرداروں سے روشناس کرا رہے تھے۔ ان کے بارے میں تفصیلات بتا رہے تھے اور ان کا مقصد یہ تھا کہ جب میں دانش منصور کی حیثیت سے اپنی ذمہ داریاں سنبھالوں تو کوئی بھی شخص میرے لیے اجنبی نہ ہو لیکن یہ بھی میری زندگی کا ایک دلچسپ موڑ تھا۔ مجھے میری شخصیت سے روشناس کرایا جارہا تھا فلموں کے ذریعے میری اپنی شخصیت سے اور اس سے زیادہ دلچسپ بات اور کون سی ہو سکتی تھی۔ بہرطور میں دل ہی دل میں مسکرا کر ان کی ہدایت کے مطابق کام کر رہا تھا اور آنے والے وقت کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا۔ مقصد صرف اتنا ہی تھا کہ کاظم شاد کو اس کی اوقات بتادوں۔

═☆☆☆☆═

حالات کچھ بھی تھے اور ان کی وجوہات جو کچھ بھی تھیں لیکن کاظم شاد کی محنت کو میں سراہے بغیر نہ رہ سکا تھا' اس نے میرے ایک ایک شناسا کے بارے میں تفصیلات حاصل کی تھیں' مجھے ان سب سے روشناس کرایا جارہا تھا جن سے میرا معمولی سا تعلق بھی تھا' یہاں تک کہ روزی اور مسز اختر کی تصاویر بھی مجھے دکھائی گئی تھیں' لیکن یہ بات میرے لیے باعث تسکین تھی کہ رشید ناگی کا ان تفصیلات میں کوئی ذکر نہیں تھا' گویا ابھی میرا پلہ کسی حد تک بھاری تھا' کاظم شاد صرف اتنا ہی جان سکا تھا جتنا میں نے چاہا تھا' اس سے آگے وہ کچھ نہ کرپایا تھا' میری تربیت مکمل ہوتی جارہی تھی' کرن زہرہ اس دوران میرے سر پر مسلسل سوار رہی تھی اور یہ تذکرہ غیر ضروری ہے کہ اس نے اپنے آپ کو ہر طرح سے مجھے پیش کر دیا تھا اور میں نے بھی بہت زیادہ پارسا بننے کی کوشش نہیں کی تھی' لیکن کرن کے مقاصد کچھ اور تھے جس کا اس نے دبی دبی زبان میں تذکرہ کر دیا تھا' مثلاً اس نے کہا تھا۔

"فیصل کیسی عجیب بات ہے تمہارے سامنے ایک ایسا حسین مستقبل آرہا ہے جس میں تمہیں دنیا کی ہر شے حاصل ہوگی' لیکن مجھے صرف ایک بات کی خوشی ہے۔"

"کیا؟" میں نے سوالیہ نگاہوں سے کرن کو دیکھا۔

پھر اس نے مجھے جن نگاہوں سے دیکھا' وہ سوال خودبخود میرے ذہن میں آگیا' میں سمجھ گیا وہ کیا کہنا اور سننا چاہتی ہے' محترمہ مجھ سے یہ سننا چاہتی تھی کہ میں ان کی زلف کا اسیر ہو چکا ہوں اور بھلا اب اس بات کا کیا سوال کہ زندگی کے کسی موڑ پر میں انہیں خود

Scanned and Uploaded By Nadeem

سے جدا کرنے کے بارے میں سوچوں اور اس وقت چونکہ مجھے سارے کام مکاری سے پڑ رہے تھے' اس لیے یہ الفاظ ادا کرنا بھی بے حد ضروری تھا' چنانچہ میں نے اسے مط کر دیا' میرے کہے ان کہے الفاظ نے کرن کے چہرے پر جو کیفیت پیدا کی تھی کاش ا اچھی لڑکی کی حیثیت سے میں اسے یہ خوشی دے سکتا' بہرحال میری تربیت تقریباً مکمل چکی تھی اور مجھے ہر اس شخص کے بارے میں بتایا جا چکا تھا جس سے دانش منصور حیثیت سے میرا تعلق رہ سکتا تھا' یہ رپورٹس کاظم شاد کو بھی مل رہی ہوں گی اس لیے ا اس دوران مجھے ڈسٹرب نہیں کیا تھا اور وہ اپنے معمولات میں مصروف رہا تھا' یہ وقت ب میری اپنی ذمہ داریوں میں سے ایک تھا اور اب میں اس بات کی توقع کر رہا تھا کہ کا بہت جلد مجھ سے ملاقات کرنے والا ہے اور میرا یہ اندازہ غلط نہیں نکلا' کاظم نے مجھ ملاقات کی' اچانک ہی وہ نازل ہوا تھا اور بڑے دوستانہ انداز میں مجھ سے ملا تھا' اس سرسے پاؤں تک میرا گہرا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"فیصل میں زندگی میں بہت سے دلچسپ واقعات سے دوچار ہو چکا ہوں' لیکن اس واقعہ کو اپنی زندگی کا دلچسپ ترین واقعہ کہہ سکتا ہوں۔"

"کس واقعہ کے بارے میں کہہ رہے ہیں کاظم صاحب۔"

"بھئی یہی جڑواں بھائیوں والا مسئلہ' کہیں نہ کہیں ان کا آپس میں تعلق ہوتا ہے مگر جہاں تک میری معلومات کام کرتی ہیں تمہارا اور دانش منصور کا کوئی تعلق نہیں ہے بہت دور کی باتیں ہیں' شاید تم اس بات پر یقین نہ کرو کہ میں نے اپنے تمام ذرائع استعمال کرتے ہوئے تمہارے بارے میں ایک ایک بات معلوم کی ہے' کہیں بھی تمہارا دانش منصور سے واسطہ نہیں نکلتا لیکن تمہاری شکل و صورت میں کہتا ہوں دنیا کا چالاک ترین آدمی بھی دھوکا کھا سکتا ہے اور یہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ اصل دانش منصور کون ہے اور نقلی کون' میں نے اس بات میں عدم دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"

"بہر طور آپ اس سے مطمئن ہیں کاظم صاحب مجھے صرف اس بات کی خوشی ہے اور جہاں تک میرا اپنا مسئلہ ہے تو میں آپ کو اپنے بارے میں بتا ہی چکا ہوں۔"

"او ہو ہاں تمہارے لہجے کی یہ مایوسی مجھے کچھ زیادہ خوش نہیں کرتی بلکہ میں متفکر ہو جاتا ہوں۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"میرا مطلب تھا میرے دوست کہ تمہیں جو حیثیت دی جا رہی ہے اس میں آنے کے بعد تمہیں اپنی بساط سے کہیں زیادہ آگے بڑھ کر کام کرنا ہوگا' گو میں لحہ لحہ تمہارا ساتھی رہوں گا کہیں بھی تم خود کو تنہا محسوس نہیں کرو گے لیکن اس کے باوجود تمہاری اپنی ایک شخصیت ہوگی اور وہ شخصیت تمہارے کام میں زیادہ اثر انداز ثابت ہو سکتی ہے۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا' کاظم گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا' پھر اس نے کہا۔

"تمہیں اس حیثیت سے کام کرنے کا آغاز کرنے سے پہلے مطمئن کرنا ضروری ہے' سنو تم اب تک اپنے بارے میں جو کچھ کرتے رہے ہو کم از کم تم نے اتنا اندازہ تو ضرور لگایا ہوگا کہ وہ کون ہے جو تمہیں تمہاری اصل حیثیت سے آگاہ کر سکے۔" میں نے کوئی جواب نہ دیا اور کاظم خود ہی کچھ سوچنے لگا' پھر بولا۔

"میرا خیال ہے فیصل ہم اس سلسلے میں غزنوی کو استعمال کر سکتے ہیں۔" میں نے چونک کر اسے دیکھا اور پوچھا۔

"میں سمجھا نہیں۔"

"بھئی مجھے بھی تمہاری حیثیت سے دلچسپی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تمہاری روح پیاسی ہے اور تمہیں خود کی تلاش ہے اور اس بات سے مزید دلچسپی ہے کہ تم ذہنی طور پر بالکل مطمئن ہو جاؤ اور جب اس کام کا آغاز کرو تو تمہیں کوئی اور فکر نہ ہونی چاہیے۔"

"چھوڑیے کاظم صاحب' میں سمجھتا ہوں یہ بھی تقدیر کے معاملات ہیں' میں نے جو زندگی گزاری ہے اور جس انداز میں گزاری ہے یقینی طور پر آپ اس سے لاعلم نہیں رہے ہوں گے' لیکن میرا دل کہتا ہے کہ مجھے اپنی شناخت کبھی نہیں ہو پائے گی۔"

"میں کوشش کر سکتا ہوں' ایک بار تمہیں غزنوی سے ملاتا ہوں' میرا خیال ہے تمہاری موجودگی میں ان سے کچھ باتیں کی جا سکتی ہیں۔"

"کیا یہ مناسب ہوگا؟" میں نے سوال کیا اور کاظم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' پھر اس نے کہا۔

"دیکھو دوست! ڈان سینٹر جس ادارے کا نام ہے لوگ اس کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں اور یہ ان کا طریقہ کار ہے وہ اپنی شہرت نہیں چاہتے بلکہ صرف نتائج پر نظر

Scanned and Uploaded By Nadeem

رکھتے ہیں‘ مختصراً میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ دنیا کے وہ سارے بڑے بڑے سرمایہ دار جو صحیح معنوں میں اس وقت دنیا کے حکمران ہیں اپنے تحفظ کے لیے ایک ایسا مقام چاہتے ہیں جہاں مشترکہ طور پر سب کچھ کیا جاتا رہے‘ بڑے دلچسپ معاملات ہیں‘ سنو گے تو حیران رہ جاؤ گے‘ یہ سرمایہ دار دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں‘ ان میں بیشتر ممالک ایسے ہیں جو ایک دوسرے کے بدترین دشمن ہیں اور ایک دوسرے کو قہر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن ان سرمایہ داروں کی پالیسی بالکل مختلف ہے‘ وہ ضرورت پڑنے پر اپنے ملک کے خلاف کام کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتے‘ ان کے مد نظر صرف اور صرف اپنا مفاد ہوتا ہے یہ تو تھی بڑے پیمانے کی کارروائی چھوٹے پیمانے کی کارروائی یہ ہے کہ ڈان سینٹر کے نمائندے آپس میں بھی یہ سب کچھ کرتے رہتے ہیں اور سرمایہ کاری کے نظام کو معتدل رکھنے کے لیے اپنے دوستوں اور دشمنوں کا ساتھ بھی دیتے ہیں‘ بات وہی ہوگی جو ایک جگہ اعلیٰ پیمانے پر ہوتی ہے اور دوسری جگہ چھوٹے پیمانے پر‘ غزنوی بھی کاروباری آدمی ہے اور بہت سے ایسے معاملات میں پھنسا ہوا ہے کہ اسے دوسروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے وہ ڈان سینٹر کا ممبر نہیں لیکن میں یہ بات جانتا ہوں کہاں اور کس طرح مجبور کیا جاسکتا ہے۔“

”اگر غزنوی در حقیقت سچے دل سے تفصیلات بتانے پر آمادہ ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے اب تک میرے لیے جو کچھ کیا ہے یہ کام ان سب سے بڑھ کر ہو گا۔“

کاظم شاد نے کھڑے ہو کر میری طرف مصافحہ کے لیے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”تم بالکل بے فکر ہو جاؤ‘ غزنوی ہمیں وہ کچھ بتائے گا جو اس نے آج تک کسی کو نہیں بتایا۔“

میں خاموش ہو گیا تھا‘ کاظم شاد کچھ دیر رک کر چلا گیا‘ ان دنوں وہ یہیں تھا اور یہ بات مجھے کرن نے بتائی تھی کہ وہ میرا جائزہ لے رہا ہے کہ میں اس کردار کے لیے بالکل فٹ ہو گیا یا نہیں‘ جائزہ لینے کا طریقہ کار کیا تھا یہ کرن کے علم میں بھی نہیں تھا‘ پھر دو دن بعد وہ ایک رات اچانک پہنچ گیا‘ کرن اس وقت میرے پاس ہی تھی‘ اس نے بڑے سرد سے لہجے میں کرن کو کمرے سے جانے کے لیے کہا‘ اس وقت اس کا انداز ایسا ہی تھا جیسے کوئی معمولی ملازمہ ہو‘ حالانکہ میں انہیں بڑے بے تکلفانہ انداز میں گفتگو کرتے ہوئے دیکھ چکا تھا‘ بہرحال کرن نے کوئی رد عمل ظاہر نہ کیا اور خاموشی سے وہاں سے ہٹ گئی۔

”دوسری فیصل غزنوی ان دنوں ملک سے باہر ہے اور غالباً واپسی میں کافی دن لگ جائیں گے‘ اگر وہ یہاں ہوتا تو میں پہلے تمہارے اس مسئلہ کو حل کرا دیتا‘ اس کے بعد تم سے کچھ اور کام لیا جاتا‘ لیکن خیر فکر نہیں‘ بعد میں سہی اگر یہ انکشاف غزنوی کر سکتا ہے تو اسے یہ سب کچھ بتانا ہو گا‘ میری ذمہ داری اور میرا وعدہ ہے۔“

”کوئی حرج نہیں ہے‘ کاظم صاحب۔“ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”یہ سب کچھ تو بچپن سے مجھ پر مسلط ہے اور میں نہیں جانتا کہ کب تک رہے گا‘ لیکن مجھے اب اس کی اتنی زیادہ فکر نہیں ہے‘ تاہم جو وعدہ آپ نے کیا ہے اس کی تکمیل ضرور کریں‘ ممکن ہے غزنوی ہی میرے مسئلے کی کلید ہو۔

”یہ ہو گا میری جان‘ بالکل ہو گا‘ تم یہ بتاؤ کہ تم کام کے لیے تیار ہو یا نہیں۔“

”میرے تیار نہ ہونے کا کیا سوال پیدا ہوتا ہے کاظم صاحب۔“

”تو پھر تم اپنی وہ ذمہ داری اب فوراً سنبھالو‘ فی الحال کرن تمہارے ساتھ نہیں رہے گی‘ بعد میں جب تم وہاں کے معمولات پر کنٹرول حاصل کر لو گے تو باقی کام ہو جائے گا‘ پھر تمہاری پسند کے مطابق سب کچھ کر دیا جائے گا۔“

”کرن میری کمزوری نہیں ہے کاظم صاحب بلکہ وہ آپ کی ایک ساتھی ہے۔“

کاظم کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

”میری ایک نصیحت اگر ہو سکے تو اپنے پلے باندھ لو فیصل عورتوں پر کبھی مکمل بھروسہ نہ کرنا۔“ میں نے سوالیہ نگاہوں سے کاظم شاد کو دیکھا تو وہ بولا۔

”فی الحال اتنا ہی کافی ہے‘ اپنے راز انہیں کبھی نہ دینا‘ کرن کے بارے میں یہی ہدایت ہے‘ جس حد تک مناسب سمجھو بس اتنا ہی رہنا چاہیے‘ اس سے آگے بات نہ بڑھانا۔“

”آپ کی اس ہدایت کو میں ذہن میں رکھوں گا۔“

”دانش کے بارے میں تمہیں تمام تفصیلات کا علم ہو تو چکا ہے‘ بس اتنا اور جان لو کہ اس شخص کے منصوبے بہت خطرناک تھے‘ یہ بڑی عمدگی سے کاروباری دنیا پر چھاتا چلا جا رہا تھا‘ سرمائے کے بل پر اس نے بہت سے ایسے کارنامے انجام دیئے ہیں جن کی تفصیل

scanned and Uploaded By Nadeem

ابھی مناظر عام پر نہیں آسکی' لیکن ہم اسے ایک شاطر کہہ سکتے ہیں اور اب تک اس
جو کچھ کیا ہے ہمیں اس میں ترمیم کرنی ہے اس کے دستخط ٹریس کیے جارہے ہیں اور ا
تمہیں ان کی ضرورت نہیں پیش آئے گی' بلکہ میرے خیال میں اگر تم اس کے دستخط
بھی کر سکو تو کوئی حرج نہیں ہے' ہمارا آدمی جو یہ کام کر رہ ہے تمام دستاویزات تیار کر
گا اور ان پر خود ہی دستخط کرلیا کرے گا' تمہیں بس ایک شخصیت کا روپ دھارنا ہے
تم ان دستاویزات کی تصدیق کرتے رہو گے' بہر حال اب اس کے بعد مزید کچھ کہنا
مقصد ہے' تم فوری طور پر وہاں منتقل کیے جارہے ہو۔"

"اس کے لیے تم بے فکر رہو' اس وقت میرے آدمی اسے ٹھکانے لگانے پر
مصروف ہوں گے۔"

میرے دل میں اضطراب کی ایک لہر سی اٹھی' بے چارہ سعید مصیبت میں پھنس
تھا' ویسے تو اس کے سلسلے میں میں نے رشید ناگی کو محتاط کر دیا تھا' لیکن اس کے باوجود اس
کے بارے میں مجھے تشویش ہونے لگی تھی' تاہم میں نے کاظم کے سامنے خود کو سنبھالے
رکھا' وہ میری کیفیت سے بے خبر بڑی خود اعتمادی سے گفتگو کر رہا تھا۔

"اسے اب تک موت کے گھاٹ اتار جاچکا ہوگا' میرے خیال میں تمہیں اس
جگہ لینے کے لیے رات کا وقت نہایت موزوں ہے' وہاں اس کی ایک ملازمہ روزی رہتی
ہے' ایک ڈرائیور ہے' ملازموں کی تعداد نہ ہونے کے برابر ہے' ابھی تھوڑی دیر کے بعد
میں تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا اور پھر ایک ایسی جگہ اس کی کار تمہارے حوالے کر دی
جائے گی جہاں اس وقت وہ تھوڑی دیر پہلے موجود تھا' اس کا ڈرائیور کار کی سیٹ پر بیٹھا
ہوا انتظار کر رہا ہوگا' تم اطمینان سے وہاں جاؤ گے' کوٹھی کا نقشہ تمہیں مکمل طور پر
دیا گیا ہے' وہاں جانے کے بعد لباس وغیرہ تبدیل کرو گے اور اس لڑکی یعنی ہاؤس کیپر
روزی سے مختصراً گفتگو کرو گے اور اس کے بعد آج رات ہی تم شدید نزلے زکام کا شکار
ہو جاؤ گے اور دو تین دن تک بیمار رہو گے' تاکہ تمہاری اپنی حیثیت مستحکم ہو جائے اور
لوگ تم سے متعلق نہ رہیں' روزی یہ بتا دے گی کہ تم بیمار ہو اور ان دنوں کسی سے
نہیں چاہتے' جو لوگ میرے ذریعے تم سے ملنا پسند کریں گے وہ تمہیں پہلے ٹیلیفون کریں
گے اور پھر ڈان سینٹر کا حوالہ دیں گے' بس اسی حوالے سے تم لوگوں سے کھلے دل سے

ملاقات کر سکتے ہو' بعد میں تمام تفصیلات طے کرلی جائیں گی۔"

"تو پھر میں تیار ہو جاؤں۔" میں نے سوال کیا۔

"ہاں سارے کام مکمل ہو چکے ہیں۔ فیروز ابھی تھوڑی دیر کے بعد تمہارے پاس
آئے گا اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائے گا۔"

پھر وہ میرے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوگیا'
میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی' میں دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ حقیقت میں
احمق کون بن رہا ہے' کرن کو غالباً دوبارہ میرے پاس نہیں آنے دیا گیا تھا' تھوڑی دیر کے
بعد فیروز آگیا' میں اس کے ساتھ باہر نکل ایا اور تھوڑی دیر کے بعد نیلے رنگ کی ایک
بیوک نے مجھے ایک ایسے مقام پر چھوڑا جو پر رونق تھا ایک شاندار قسم کا ہوٹل جس کی
پارکنگ میں بہت سی گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں' مجھے میری گاڑی دکھائی گئی' جسے مجھ سے
زیادہ اور کون پہچان سکتا تھا اور پھر عقبی راستے سے مجھے ہوٹل لے جایا گیا' میرے ساتھ
آنے والے شخص نے کہا۔

"اب آپ سامنے والے راستے سے باہر نکلیں گے' آپ نے اپنی کار دیکھ لی ہے'
بس آپ کو اس کار میں جانا ہے' میں نے کوئی جواب نہ دیا' ہوٹل کے مختلف حصوں سے
نکلتا ہوا بالآخر میں صدر دروازے تک آگیا اور اس کے بعد وہاں سے اپنی کار کی جانب
بڑھ گیا' ڈرائیور مجھے دیکھ کر مستعد ہوگیا تھا' اس نے کار کا عقبی دروازہ کھولا اور میں بیٹھ
گیا' میرے دل میں عجیب و غریب کیفیات گردش کر رہی تھیں' تاج محل ہوٹل سے
ڈیفنس تک کا فاصلہ بہت زیادہ نہیں تھا' کچھ دیر کے بعد میں اپنی کوٹھی میں داخل ہوگیا'
ساری چیزیں جانی پہچانی تھیں' میں اپنی خوابگاہ میں پہنچ گیا' روزی میرے پیچھے پیچھے آئی
تھی' اس نے وارڈ روب سے میرا سلیپنگ سوٹ نکال کر باتھ روم میں ٹانگ دیا اور
خاموشی سے نکل گئی۔"

میں عجیب سی کیفیات کا شکار اپنی مسہری پر آبیٹھا' سامنے ہی ٹیلیفون رکھا ہوا تھا اور
میں بار بار یہ سوچ رہا تھا کہ فوری طور پر رشید ناگی سے رابطہ قائم کروں' لیکن دل میں
خدشات بھی تھے' کاظم جیسا شاطر آدمی کیا مجھ پر پورا بھروسہ کر چکا ہوگا' زیادہ دیر نہیں
گزری تھی کہ دروازے پر آہٹ ہوئی پھر کسی نے آہستہ سے دروازہ کھولا' میں چونک کر

Scanned and Uploaded By Nadeem

ادھر دیکھنے لگا' ابھی میں نے اپنے کمرے کی تیز روشنی نہیں بجھائی تھی پھر جب میری
سامنے پڑی تو میں یہ دیکھ کر حیرت اور خوشی سے اچھل پڑا کہ رشید ناگی میرے سامنے
مسکرا رہا تھا۔

"تم۔" میں نے متحیرانہ انداز میں پوچھا۔

"جی سر! آپ سے ملاقات ہوئے بہت دن ہوگئے تھے' میں نے سوچا کہ آپ
اس نئی حیثیت میں' میں ہی یہاں خوش آمدید کہوں' آئیے باہر آجائیے۔" رشید ناگی
اور میں تیزی سے نکل آیا' باہر قدم رکھتے ہی میں نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"رشید ناگی یہ کوٹھی بالکل محفوظ ہے نا' تم سمجھتے ہو کہ میرا مطلب کیا ہے؟"
ناگی نے گردن خم کرکے کہا۔

"دانش صاحب! آپ کا یہ غلام ہزار آنکھوں سے جاگتا ہے اور اگر اتنا بھی نہ
سکتا تو آپ کی غلامی کے دعوے نہ کرتا۔"

"کیسی بچوں کی سی باتیں کر رہے ہو' تم میرے غلام ہو یا سرپرست۔" میں
متاثر لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کا خیال ہے کہ کاظم نے اس کوٹھی میں کوئی ایسا جال بچھایا ہے جس
ذریعے وہ یہاں ہونے والی گفتگو باہر سن سکے گا تو آپ کا یہ خیال غلط نہیں ہے۔"

"کیا مطلب؟" میں نے حیرت سے پوچھا۔

"اس نے ایسا کیا ہے' آپ کی خوابگاہ میں بھی ایسے آلات لگائے گئے ہیں جن
ذریعے یہاں کی آوازیں باہر سنی جاسکتی ہیں' لیکن آپ کے اس خادم نے ایک ایسا
قائم کرلیا ہے جس کے ذریعے یہاں کی آوازیں باہر نہیں سنی جاسکتیں یعنی اس وقت
جب تک ہم نہ چاہیں۔" میرے ہونٹوں پر ایک عجیب سی مسکراہٹ پھیل گئی پھر میں
اس سے کہا۔

"کہاں جا رہے ہو؟"

"ایک اور کمرے میں جہاں ہم نے اپنے لیے بندوبست کیا ہے۔"

"اوہ! مگر کاظم نے یہاں کیا انتظامات کیے ہیں' اگر ایسا ہے تو کیا ہماری گفتگو
تک پہنچ سکتی ہے تو میرے کمرے میں تم نے جو الفاظ ادا کیے تھے تو کیا یہ باتیں باہر

Scanned and Uploaded By Nadeem

سنی گئی ہوں گی۔"

"نہیں جناب! ایک آدمی ان آلات کو آپریٹ کر رہا ہے جن کے ذریعے یہاں کی
آوازیں باہر سنی جاسکتی ہیں اور اس وقت بھی وہ آپریٹر اس جگہ موجود ہے اور یہاں کی
کوئی بات باہر نہیں جانے دے رہا' لیکن احتیاطاً" ہم نے صرف چند لمحات کے لیے یہ
انتظامات کیے ہیں' ورنہ ظاہر ہے یہاں کی باتیں باہر سنی جانی چاہئیں' تاکہ کاظم کو اطمینان
ہو۔" میں نے ایک گہری سانس لے کر آنکھیں بند کرلیں اور اس وقت تک ناگی سے کچھ
نہ پوچھا جب تک وہ کمرے میں نہ پہنچ گیا' یہ کوٹھی کا ایک اور کمرہ تھا' جو ذرا دور دراز
حصے میں تھا اور بالکل ہی استعمال میں نہیں رہتا تھا' رشید ناگی نے مجھے بیٹھنے کی پیشکش
کرتے ہوئے کہا۔

"اس وقت آپ کے کمرے میں جو ہلکی ہلکی سرسراہٹیں گونج رہی ہوں گے وہ کاظم
کو یہ اطلاع دے رہی ہوں گی کہ آپ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے ہیں۔"

"ٹھیک ہے پہلے تو سعید کے بارے میں بتاؤ وہ محفوظ ہے کہ نہیں۔"
جواباً" میرے سوال پر ناگی کے ہونٹوں پر بکھرنے والی مسکراہٹ نے میرے سینے سے
ایک بوجھ سا کم کردیا۔

"آپ کی ہدایت مجھے موصول ہوگئی تھی' پھر بھلا یہ ممکن تھا کہ ہمارے آدمی کو اس
طرح قتل کردیا جاتا' میں نے بڑے لمبے جال پھیلا لیے ہیں اور اس بات کو آپ تسلیم
کریں گے کہ کاظم ہمارے سامنے ایک بچے کی مانند ہے' وہ جو کچھ کر رہا ہے اس میں اسے
ڈان سینٹر کی حمایت حاصل ہے' لیکن ہم بھی وہ ہیں جو مشعل شاہ صاحب کے تربیت یافتہ
ہیں' چنانچہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ کاظم اپنی کوششوں میں کامیاب ہو جائے' خیر اس نے
ایک خوبصورت پروگرام بنایا تھا' پروگرام یہ تھا کہ تاج محل سے اس وقت جب سعید وہاں
کی تقریبات میں حصہ لے رہا ہو اسے ایک اطلاع دی جائے اور وہ ایک مخصوص حصے میں
پہنچ جائے' جہاں سے اسے اغوا کرلیا جائے' چنانچہ ایسا ہی ہوا انہوں نے سعید کو اغوا کیا اور
ساحل پر لے گئے' اسے بے ہوشی کے عالم میں وہاں لے جایا گیا تھا لیکن جو شے اسے
بیہوش کرنے کے لیے استعمال کی گئی وہ کلوروفارم نہ تھی' چنانچہ وہ پوری طرح ہوش میں
تھا اور اس کے بعد اسے ساحل پر لے جاکر اس کی گردن دبادی گئی اور اس کے بعد اس کا

لباس اتار لیا گیا اور اسے وزنی پتھروں میں باندھ کر سمندر میں غرق کر دیا گیا۔"

"میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے ناگی کی صورت دیکھ رہا تھا' اس نے کہا۔"

"جس شخص نے اس کی گردن دبائی وہ میرا آدمی تھا اور کاظم کے آدمی کی جگہ لے چکا تھا' درحقیقت کاظم شاد کے اس آدمی کو مجبوراً" ہمیں راہ سے ہٹانا پڑا تھا پھر اس کی جگہ ہمارے آدمی نے لے لی' اس نے سعید کی گردن دبا کر اسے ختم کر دیا اور کاظم کے دوسرے ساتھیوں نے بڑے اطمینان سے یہ منظر دیکھا' اس کے بعد اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے سمندر کی گہرائیوں میں لے جا کر پھینک دیا گیا' لیکن جہاں اسے گرایا گیا وہاں میرے تین آدمی موجود تھے اور انہوں نے فوراً" ہی اس کے جسم سے وزنی پتھر الگ کر دیئے اور اسے ساحل پر لے آیا گیا' اس کی خیریت کی اطلاع مجھے مل چکی ہے۔"

میں نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیا اور دیر تک خاموش بیٹھا رہا' رشید ناگی مجھے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا' میں نے ایک گہری سانس لے کر گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ناگی بہت خوب مجھے تمہاری صلاحیتوں پر فخر ہے۔"

"دانش صاحب آپ کو یہ احساس نہیں ہے کہ میں آپ سے کتنی محبت رکھتا ہوں' میں نے کبھی اپنے کسی قدم کو اپنا نہیں سمجھا' بلکہ خود کو آپ ہی کی شخصیت کا ایک حصہ سمجھا ہے' لیکن آپ بار بار یہ الفاظ کہہ کر مجھے احساس دلاتے ہیں کہ میں آپ سے جدا کوئی شخصیت ہوں۔"

"بس آخری بار تمہارا شکریہ ادا کر رہا ہوں ناگی' بلاشبہ مجھے اتنا اطمینان ہو چکا ہے پر کہ اپنی ذات پر اس کا ایک ہزاروں حصہ بھی نہیں' خیر چھوڑو کاظم ہمیں یہاں تک لے آیا ہے' اب آئندہ کے منصوبے طے کرنا ہیں' کیا ہونا چاہیے۔"

"میرے خیال میں کاظم کو ذرا لمبے عرصے تک آزما لیا جائے۔"

"میرے اپنے ذہن میں بھی یہی سب کچھ ہے' رشید ناگی لیکن ایک اور خوف ہے مجھے۔"

"وہ کیا سر؟"

"ڈان سینٹر کے رکن کی حیثیت سے مجھے ہو سکتا ہے بعض ایسے اقدامات پر عمل کرنا پڑے جو بظاہر ہمارے وطن کے لیے بہتر نہ ہوں۔"

"اس کا جائزہ ہم لے لیں گے' چھوٹی چھوٹی باتوں کو اگر نظر انداز کرنا پڑ جائے تو یہ کوئی بہت بڑی بات نہیں ہے' ہاں اگر کوئی ایسا ہی بڑا مسئلہ آ گیا تو ہمارے سامنے اور بھی تو لوگ ہیں' جیسے شاہنواز......... وہ ہماری بھرپور مدد کریں گے اور ان کے ذریعے اور بھی بہت سارے لوگ ہیں اور پھر آپ کی اپنی شخصیت بھی اتنی ہلکی نہیں ہے کہ لوگ آپ پر توجہ نہ دے سکیں۔"

"میں سمجھ رہا ہوں' ہمیں ان چیزوں کا خیال رکھنا ہوگا' دیکھیں گے کہ ڈان سینٹر کن کن لوگوں کے خلاف ہے اور کس کے لیے کیا چاہتا ہے۔"

"بے شک۔"

"اگر تم مطمئن ہو کہ اب تک جو کچھ ہوا وہ بالکل اطمینان بخش ہے تو پھر ٹھیک ہے اچھا اب یہ بتاؤ کہ وہ آپریٹر کہاں ہے جو یہاں کے معاملات کنٹرول کر رہا ہے۔"

"سامنے والے مکان میں ہے اور وہاں میں نے جن لوگوں کو متعین کیا ہے وہ جڑ پکڑتے جا رہے ہیں اور ان کی تعداد بڑھا دی گئی ہے۔"

"میں اس سے کوئی رابطہ قائم کر سکتا ہوں؟"

"ضرور......... اور اس کے لیے میں نے آپ ہی کی خوابگاہ میں بندوبست کر دیا ہے۔"

"وہ کیسے!" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"آئیے اب اندر آ جائیے۔"

میں اس کے ساتھ اپنی خوابگاہ میں داخل ہو گیا' ناگی مجھے دیوار پر لگے سوئچ بورڈ کے قریب لے گیا اور اس نے ایک سوئچ پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اسے دبا دیں گے تو آپ کا اس شخص سے رابطہ قائم ہو جائے گا۔" پھر اس نے ریگولیٹر کے اس بٹن کو دبا دیا جو جدید ترین تھا اور جس میں اوپر کی جانب ایک سرخ بلب لگا ہوا تھا' کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسی ریگولیٹر کا تعلق پنکھے کے علاوہ بھی اور کسی چیز سے ہو گا' لیکن درحقیقت وہاں سے ایک مبہم سی آواز ابھری تھی' رشید ناگی نے آپریٹر سے میری بات کرائی اور سارا سسٹم مجھے سمجھا دیا' پھر وہ کافی دیر تک میرے پاس بیٹھ کر رخصت ہو گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں دیر تک اس کے بارے میں سوچتا رہا' بہت سی سوچیں تھیں جو ایک ساتھ ذہن پر حملہ آور ہوئی تھیں' لیکن میں نے اس کے بعد سو جانا مناسب سمجھا' صبح معمول کے مطابق جاگا' مجھے علم تھا کہ میرے مشاغل کیا ہوتے ہیں' لیکن میں نے ہلکا ہلکا اجنبیت کا احساس برقرار رکھا' روزی معمول کے مطابق تھی' ملنے جلنے والوں میں بھی کسی خاص شخص نے مجھ تک پہنچنے کی کوشش نہیں کی تھی' اس دوران کی تمام رپورٹ مجھے ملتی تھی' کوئی ایسا معاملہ نہ تھا جو زیر تکمیل ہوتا' چنانچہ دن اور رات گزرنے لگے' تقریباً پانچ یا چھ دن اسی طرح خاموشی کے ساتھ گزر گئے' اور پھر ایک دن کاظم شاد میرے پاس آ گیا۔ غالباً زندگی میں یہ پہلا موقع تھا کہ کاظم نے میری کوٹھی کا رخ کیا تھا' بے تکلفی سے آ گیا تھا اور بڑے مخلصانہ انداز میں مجھ سے ملا تھا' میں نے بھی مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا۔"

میں نے روزی کو بلا کر اس سے کافی منگوائی' کاظم شاد معنی خیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے مسکرا رہا تھا' پھر اس نے کہا۔

"آپ کو اپنی اس زندگی میں کوئی تکلیف تو نہیں محسوس ہوئی دانش صاحب۔"

"نہیں بے حد شکریہ۔"

"مجھے امید نہ تھی کہ آپ اتنی کامیابی سے یہ رول ادا کرلیں گے' میں آپ کو کامیابی کی مبارکباد دینے آیا ہوں' اس دوران آپ کو کلبوں میں بھی دیکھا گیا تھا اور دوسری جگہوں پر بھی آپ نے جس طرح اس کردار کو نبھایا ہے میں آپ کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔"

"یہ آپ کی تربیت کا نتیجہ ہے کاظم صاحب۔"

"ہاں مگر شاگرد بھی تو اتنا ہی شاندار ہونا چاہیے' آپ یقین کریں کہ بڑا خوش تھا ان دنوں میں اور میں یہ سوچ رہا تھا کہیں سے آپ کے بارے میں کوئی رپورٹ ملے یہ میرے خوشی کی انتہا ہے کہ میرے اپنے آدمیوں نے مجھے رپورٹ دی وہ یہی ہے کہ کوئی شخص تصور میں بھی بات نہیں سوچ سکا کہ .... کاظم شاد نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔"

"لیکن میں ذرا سی کوفت محسوس کر رہا ہوں۔"

"کیا........ کس لیے؟"

"اس لیے کہ میں تقریباً محدود ہو کر رہ گیا ہوں اور ابھی تک آپ نے کوئی کام میرے سپرد نہیں کیا۔"

"یہ آپ کے آرام کے دن تھے اس کے بعد ظاہر ہے کام ہی کام ہوگا' ویسے دانش آپ سے ایک طویل میٹنگ کرنا ہے' مجھے دراصل ابتداء تو ذرا پریشان کن تھی اب اس کے بعد صحیح معنوں میں کام کا آغاز ہوگا' بہت بڑے بڑے منصوبے ہیں اور میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ نے اپنی حیثیت کس طرح نبھائی ہے۔"

"آپ مطمئن ہیں۔"

"صرف مطمئن نہ کہیں' بلکہ بہت زیادہ خوش ہوں' دراصل آپ کو جو کچھ کرنا ہے وہ بڑی اہمیت کا حامل ہے' میں کچھ عرصے کے اندر اندر ان لوگوں سے رابطہ قائم کروں گا جن کے ساتھ آپ نے بہت سے منصوبے ترتیب دیلے ہیں' ان منصوبوں کی کچھ تفصیلات معلوم کی جارہی ہیں' ہم انہیں ترک نہیں کریں گے بس ان میں اتنی سی ترمیم کریں گے کہ یہ منصوبے ڈان سینٹر کے تحت آگے بڑھیں اور اس کے لیے ہر طرح کی معلومات حاصل کی جارہی ہیں' مثال کے طور پر مقدس انڈسٹریز ہے' مقدس کریم نامی یہ شخص آپ کی سب سے زیادہ مراعات حاصل کرتا رہا ہے اور اس نے آٹو سٹی کے نام سے ایک ادارہ قائم کیا ہے' آٹو سٹی بڑی حیثیت کا حامل ہے اور وہ جاپان کے اشتراک سے بڑے اعلیٰ قسم کے منصوبے ترتیب دے رہا ہے' ہم صرف اتنا کریں گے کہ جاپان کے بجائے برازیل سے رابطہ قائم کریں گے' برازیل کے ذریعے ہم جو کچھ کریں گے اس میں ڈان سینٹر کی پوری پوری حمایت ہمیں حاصل رہے گی ایک ذرا سی تبدیلی سے کروڑوں کیا بلکہ اربوں روپے کا فائدہ ہو سکتا ہے اور پھر آپ ڈان سینٹر کے باقاعدہ رکن بن جائیں گے' اسی طرح کے دوسرے چند منصوبے دراصل اس سلسلے میں وہ شخص جو اس سے پہلے آپ کی جگہ موجود تھا جو کام کر رہا تھا وہ ہمارے لیے خاصا نقصان دہ تھا' اس دوران مسلسل یہ کوشش کی جارہی تھیں کہ اس شخص کے منصوبوں کے بارے میں تفصیلات کا پتا چل سکے اور ہمیں بے شمار تفصیلات کا علم ہوگیا ہے بلاشبہ میں نے جو کچھ کیا تھا غلط نہیں کیا تھا' وہ شخص آپ سمجھ رہے ہیں نا میں کس کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔"

Scanned and Uploaded by Nadeem

"ہاں کیوں نہیں۔"

"وہ شخص بظاہر بڑا سیدھا سادا اور کم عمر نوجوان نظر آتا تھا لیکن اس کے منصوبے بے حد خطرناک تھے اور یوں سمجھ لیجیے کہ بے شمار سرمایہ داروں کے لیے زہر قاتل' وہ وطن دوستی کا پرچار کرتا تھا اور وطن کے لیے جو کچھ کرنا چاہتا تھا وہ بے شک کار آمد ہوتا لیکن اس کے پس پردہ جو خطرناک کیفیت چھپی ہوئی تھی اس کا کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا تھا' بے شک ملک کو بڑے فائدے حاصل ہوتے لیکن بہت سے چھوٹے چھوٹے سرمایہ دار اس طرح ڈوبتے کہ پھر اس کا نام و نشان منظر عام پر نہ ملتا' ہم ان تمام سرمایہ داروں کو یہ احساس دلائیں گے کہ اگر ان منصوبوں پر عمل شروع ہو جائے تو ان کے ساتھ کیا سلوک ہو سکتا ہے' ہاں ان کے بچنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ وہ ڈان سینٹر کی رکنیت حاصل کرلیں' اس طرح یوں سمجھ لیجیے کہ اس شخص نے ڈان سینٹر کے لیے بڑا زبردست کام کیا ہے' جب ہم سرمایہ داروں کو ڈان سینٹر کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہیں تو وہ خوفزدہ ہو جاتے ہیں یہ سوچ کر ایک اتنے بڑے آرگنائزیشن میں شمولیت کے بعد ان کی اپنی حیثیت کچھ نہیں رہے گی اور ان کا سرمایہ ایک طرح سے ڈان سینٹر کی ملکیت بن جائے گا' یہ ان کی غلط سوچ ہے' سرمایہ ان کا اپنا رہے گا بس وہ جو کچھ کریں گے وہ ڈان سینٹر کے اشاروں پر اور اس کے مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں گے' ممکن ہے یہ باتیں ابھی آپ کی سمجھ میں نہ آئیں لیکن آپ کو یہ سب کچھ سمجھنا ہے اور یہ سب کچھ سمجھنے کے بعد ہی آپ اپنی حیثیت مکمل طور سے برقرار رکھ سکیں گے۔" کاظم کی آواز میں مجھے ایک زہریلا ناگ پھنکارتا ہوا محسوس ہو رہا تھا' ایک ایسا ناگ جو اپنی زہریلی سانسوں سے پوری فضا کو مسموم کر دینا چاہتا تھا' ہاں اس کا جو کچھ کہنا تھا وہ ایک ایک لفظ میری سمجھ میں آرہا تھا اور میں یہ اندازے لگا رہا تھا کہ سرمایہ دارانہ سوچ کیا ہے' ملکی مفاد کو پس پشت ڈال کر یہ لوگ صرف اپنی ذات کا فائدہ تلاش کرتے ہیں' دوسروں کے آلہ کار بن کر یہ ملکی ترقی کی راہ میں کتنی رکاوٹ بن جاتے ہیں' ڈان سینٹر نامی ادارہ جس ملک سے بھی تعلق رکھتا ہو یا اگر ملک کے سرمایہ دار بھی اس میں شامل ہوں تو بھی یہ بات پورے اعتماد کے ساتھ کہی جا سکتی تھی کہ ان کا خود اپنے ملکوں سے بھی کوئی تعلق نہیں تھا' ان کی اپنی ملکیت صرف دولت تھی' انہیں خود بھی اپنے اپنے وطن میں موجود لوگوں کا خیال نہیں ہوگا' وہ صرف اپنی تجوریاں بھرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں ملک کا کچھ بھی بنے انہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے' ڈان سینٹر کے مقاصد کا مجھے پورا پورا علم ہوگیا تھا اور میں کاظم جیسے لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا بہر طور میں نے اس وقت خود کو اس الجھن میں نہ پھنسایا' کاظم کے سامنے محتاط رہنا بے حد ضروری تھا' اس نے کہا۔

"اور رفتہ رفتہ جب یہ ساری باتیں آپ کے ذہن میں آجائیں گی تو آپ محسوس کریں گے دانش کہ ڈان سینٹر نے آپ کو کتنا تحفظ مہیا کیا ہے' آپ کے لیے دنیا بھر کے دروازے کھل جائیں گے' کوئی بھی لمحہ آپ کسی الجھن کا شکار ہوئے تو بے شمار ممالک میں آپ کے لیے پناہ گاہیں موجود ہوں گی اور اس طرح آپ کی نسلوں کو بھی زوال نہیں آئے گا' جبکہ حکومتیں بدلتی رہتی ہیں' ملکی مفادات تبدیل ہوتے رہتے ہیں لیکن آپ کی شخصیت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا' کتنا بڑا تحفظ ہے ڈان سینٹر کی طرف سے سرمایہ داروں کو۔" میں نے پرخیال انداز میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ کاروباری معاملات ہیں اور میرا دور سے بھی ان کا واسطہ نہیں ہے' میں تو صرف آپ کی زیر ہدایات عمل کرتا رہوں گا۔"

"نہیں! آپ کو ان تمام چیزوں سے واقفیت حاصل کرنا ہوگی' یوں سمجھ لیجیے کہ اگر میں یہ کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ یہاں اس ملک میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اپنے مقام کی' حیثیت سے آپ کو روشناس کراؤں گا' آپ کے اندر وہ تمام صلاحیتیں موجود ہیں جو کسی بھی مسئلے کو سمجھنے میں معاون ہوتی ہیں اور نجانے کیوں میں نے آپ سے بہت ساری توقعات وابستہ کرلی ہیں' چنانچہ میں آپ کو انتہائی اعلیٰ پیمانے پر تربیت دے کر دنیا کے بڑے بڑے سرمایہ داروں میں شامل کرادوں گا' یہ میرا عزم ہے اور یہ میری پیشکش ہے آپ کے لیے۔"

میں نے چہرے پر ممنونیت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات پیدا کیے اور کاظم کو دیکھنے لگا' ہرچند کہ مجھے اس منحوس صورت سے شدید نفرت کا احساس ہو رہا تھا یہ شخص صرف میرا ہی نہیں بلکہ میرے وطن عزیز کا بھی دشمن تھا' میں اسے اپنی دشمنی کے لیے معاف کر سکتا تھا' لیکن وطن دشمنی کے لیے میں اسے کبھی نہیں معاف کر سکتا تھا' میں اندر ہی اندر اس کے منصوبوں پر تلملا رہا تھا' جبکہ کاظم شاد میری کیفیت سے بے خبر لن ترانیاں

Scanned and Uploaded By Nadeem

کیے جا رہا تھا۔

"تو میرے دوست!" وہ چند لمحے توقف کے بعد مسکرا کر بولا۔ "تم یہ سمجھ لو کہ تم نے آج تک جس حیثیت سے زندگی گزاری ہے وہ اب تبدیل ہوگئی ہے اور تم اس بات کو کبھی نظر انداز مت کرنا کہ یہ سب کچھ میں نے تمہیں دیا ہے' تمہیں جو میرے قاتل بننے کے لیے میرے پاس پہنچنے تھے صرف ایک شخص کے لیے صرف ایک شخص کے لیے.........

"وہ بات پرانی ہوگئی کاظم صاحب' کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ اب آپ کبھی اس کا تذکرہ نہ کریں۔" کاظم شاد ہنس پڑا اور بولا۔

"نہیں میری جان یہ جھگڑا تو میرا فیصل سے تھا' اس احمق اور بیوقوف نوجوان سے جو خود کو نہیں پہچانتا تھا' تاہم میں اسے غلط نہیں کہتا اس لیے غلط نہیں کہتا کہ درحقیقت اسے انہی راستوں سے گزر کر میرے پاس پہنچنا تھا' میں نے اسے خوش آمدید کہا ہے بات ختم ہوگئی' چلو اگر اس سے تمہاری دل آزاری ہوتی ہے تو بات ختم ہوگئی' اب ہم اس سلسلے میں کبھی کوئی تذکرہ نہیں کریں گے' میں بے پناہ خوش ہوں اور شاید خوشی کے اظہار کے لیے مناسب الفاظ استعمال نہیں کر رہا' میرا مطلب یہ ہے کہ میں نے تمہارا انتخاب کیا اور میرے پاس اب تک کی جو رپورٹیں موجود ہیں ان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ میں نے ذہانت سے کام لیا ہے' دراصل اس شخص نے جس کے روپ میں اس وقت تم موجود ہو ایک عجیب سحر قائم کرلیا تھا اور بہت سے لوگ اس سے مرعوب ہیں' میں اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں' لوگ اسے سونے کی کان سمجھتے ہیں اور میں بھی اسے سونے کی کان ہی کی حیثیت سے پیش کرنا چاہتا ہوں' لوگ تمہاری طرف لپکنا چاہیں گے' تمہاری قربت حاصل کرکے تم سے اپنے منصوبے میں سرمایہ کاری کرانا چاہیں گے' میری بھی یہی خواہش ہے ہم انہیں خوش آمدید کہیں' انہیں ان منصوبوں پر کام کرنے کے لیے مالی امداد فراہم کریں گے اور بعد میں یہی لوگ ڈان سینٹر کے رکن بن جائیں گے' کیونکہ ان کے تمام مفادات صرف ڈان سینٹر سے دوستی کی بنیاد پر ہی پورے ہوسکتے ہیں اور اس طرح اگر ہم ڈان سینٹر کو کچھ زیادہ تعداد میں ممبر دے سکے تو یوں سمجھ لو کہ ہماری حیثیت اس ادارے میں بہت مضبوط ہو جائے گی' اس سے تمہیں بھی بہترین فائدہ پہنچے گا دانش منصور اور مجھے بھی'

سمجھ رہے ہو نا میری بات یہ ہے وہ ... مجھے یقین ہے کہ تم پوری ذہانت کے ساتھ اسے سرانجام دو گے۔"

"کاظم صاحب! میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں کہ آپ کی ہدایت کے مطابق عمل کروں گا' جہاں آپ یہ مناسب سمجھیں کہ مجھے ٹوکنا ضروری ہے وہاں مجھے ضرور ٹوک دیجیے گا' آپ میرے استاد کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

میرے جواب پر اس کے چہرے پر فخریہ مسکراہٹ دوڑ گئی تھی' مگر مجھے یہ مسکراہٹ بڑی مکروہ محسوس ہوئی تھی' وہ کافی دیر تک مجھ سے باتیں کرتا رہا' کچھ ہدایت دیں مجھے اور اس کے بعد وہاں سے چلا گیا' لیکن میرے لیے وہ ایک نئی فکر چھوڑ گیا تھا' اب یہ میرے لیے بہت ہی ضروری تھا کہ میں کاظم سے زیادہ سے زیادہ رابطہ رکھوں' پہلے تو یہ خیال تھا دل میں کہ بس ان معاملات سے نمٹ لوں اس کے بعد اس کا حساب کتاب کرلیا جائے گا' لیکن کاظم نے اب جو کچھ کہا تھا اس کے تحت اس کی قربت میرے لیے انتہائی ضروری تھی' اس طرح کم از کم میں ڈان سینٹر کے لیے کام کرنے والوں کے بارے میں جان سکتا تھا اور اس کے بعد ان کے خلاف کام کر سکتا تھا' ساتھ ساتھ ہی مجھے رشید ناگی کو بھی مصروف عمل کرنا تھا' کاظم شاد کے جانے کے بعد ایک نیا احساس دل میں بیدار ہوا تھا اور نجانے کب تک میں اس بارے میں سوچتا رہا تھا' بلکہ اس سلسلے میں میں نے چند فیصلے بھی کیے تھے' کاظم جتنا شاطر آدمی تھا اس کا اندازہ مجھے رشید ناگی کے اس انکشاف سے بھی ہوگیا تھا جس کے ذریعے کاظم میرے اوپر اعتبار کرنے کے باوجود یہاں کوٹھی میں مجھ سے ملنے جلنے والوں اور میرے تمام اقدامات سے روشناس رہنا چاہتا تھا' لیکن رشید ناگی نے مجھے اس کے لیے تمام راستے بتا دیے تھے' چنانچہ میں نے اسے ایک بار پھر طلب کرلیا اور ٹھیک ساڑھے بارہ بجے وہ چور دروازے سے میرے پاس پہنچ گیا' مجھے اس کی زبانی یہ جان کر کوئی حیرت نہ ہوئی کہ وہ شاد کی آمد سے واقف ہے' اس نے میرے گرد انتظامات ہی ایسے کیے تھے کہ اردگرد ہونے والے تمام واقعات سے اسے آگاہی رہے' بہرحال رسمی باتوں کے بعد میں اصل موضوع پر آتے ہوئے بولا۔

"کاظم شاد نے مجھ سے کچھ ایسی باتیں کی ہیں جنہوں نے میری ذہنی کیفیت ہی تبدیل کردی ہے۔"

Scanned and Uploaded by Nadeem

”مجھے بتائیے اگر بتانا پسند کریں تو‘ ویسے آپ نے ساؤنڈ سسٹم بند کرنے کی ہدایت کر دی ہے نا۔“

”ہاں ظاہر ہے۔“

”گڈ! تو کیا قصہ ہے اور کونسی ایسی بات ہے جس نے آپ کو تشویش میں مبتلا کر دیا۔“

میں نے اسے کاظم شاد کے منصوبوں اور ڈان سینٹر کے مقاصد کے بارے میں تفصیلات بتادیں‘ یہ سن کر وہ حیران رہ گیا تھا‘ کافی دیر تک وہ کچھ نہ بول سکا تھا پھر اس نے کہا۔

”اس میں کوئی شک نہیں یقیناً‘ ایسا ہی ہو رہا ہے میں کوئی سیاسی ذہن کا آدمی ہوں کہ سیاسی گفتگو کروں‘ لیکن ہمارا یہ وطن اتنا کمزور نہیں تھا ہمارے پاس شاندار وطن تھا بہترین اور ذہین افرادی قوت ہے‘ لیکن ہم کبھی اسے استعمال نہیں کرسکے اور اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ہمیں آگے بڑھنے سے ہمیشہ روکا گیا ہے‘ اس کہانی کا سرا کہاں سے شروع ہوتا ہے‘ اس کی تفصیل نہ مجھے معلوم ہے اور نہ ہی میں آپ کو بتا سکتا ہوں لیکن یہ بات اچھی طرح جانتا ہوں کہ اس سلسلے میں خفیہ ہاتھ ہمیشہ کارفرما رہے ہیں اور اگر بات بہت آگے تک لے جائی جائے تو پھر یہ کہا جائے گا کہ دنیا یہ جانتی تھی کہ ہم کیا ہیں اور ہمیں آگے بڑھنے کا موقع نہیں دینا چاہتے تھے‘ آج بھی ان کا یہ عمل اسی انداز میں جاری رہے ظاہر ہے آستین کے سانپ ہی خطرناک ثابت ہوتے ہیں‘ بیرونی سانپوں سے بچا جاسکتا ہے لیکن یہ آستین کے سانپ......... بہرحال ہم کوئی سیاسی آدمی نہیں ہیں اور نہ ہی سیاسی گفتگو کرسکتے ہیں‘ کاظم شاد نے جو کچھ کیا ہے وہ واقعی بڑی سنجیدگی سے غور کے قابل ہے۔“

”اور اس کے بارے میں میں مسلسل سوچتا ہوں‘ رشید ناگی بات صرف اتنی نہیں ہے کہ کاظم شاد سے ہمیں مٹھل شاہ کا پتا معلوم کرنا ہے‘ میں نے جو یہ سب کچھ کیا تھا درحقیقت اس کے پس پشت میرے ذہن میں کوئی خاص منصوبہ نہ تھا‘ لیکن اب یہ بات خودبخود میرے لیے اہمیت اختیار کرگئی ہے میں کاظم شاد سے تعلقات بڑھا کر اس کے منصوبوں سے آگاہ ہونا چاہتا ہوں‘ ساری دنیا میں تو ڈان سینٹر کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا میرے وسائل محدود ہیں لیکن کم از کم اپنے وطن میں میں اس کا تسلط نہیں قائم ہونے دوں گا‘ بڑے مشکل معاملات ہیں‘ یوں سمجھ لو کہ دنیا بھر کی سیاست انہی خطوط پر چل رہی ہے‘ سرمایہ دار اصل حکمرانی کر رہے ہیں‘ ہمارے ہاں سیاست اسی بنیاد پر کی جاتی ہے اور حکومتیں اسی بنیاد پر تقسیم ہوتی ہیں‘ میں یہ سب کچھ نہیں روک سکتا‘ لیکن جہاں تک ممکن ہوسکتا ہے کوششیں تو کرسکتا ہوں‘ ایک پاگل کی حیثیت ہی سے سہی لیکن میرے دل میں جو جذبے ہیں ان کی اگر تھوڑی بہت تکمیل ہوسکے تو کیا حرج ہے۔“

”ٹھیک ہے سر! ہم اپنی اپنی جنگ کا انداز تبدیل کیے دیتے ہیں اور اس کی تحریک مٹھل شاہ ہی نے ہمیں دی ہے‘ آپ کے ذہن میں کوئی خاص منصوبہ ہے۔“

”کاظم سے طویل رابطے رکھنا ہوں گے‘ میں ایک بار پھر تم سے یہ کہنا چاہتا ہوں ناگی کہ اس ادارے کو مضبوط سے مضبوط تر کرو‘ جس میں ہمارے لیے کام ہو رہا ہے‘ ہمارے ذہین اور بے روزگار نوجوانوں کو معمولی سی تنخواہوں پر ان اداروں میں گھس جانا چاہیے جہاں سے وہ ہمیں معلومات فراہم کرسکتے ہیں اور یہ بتاسکتے ہیں کہ کیا صنعتی فراڈ ہو رہا ہے‘ کیا کاروباری فراڈ ہو رہا ہے‘ انہیں معمولی معاوضوں پر یہ ملازمتیں مل سکتی ہیں‘ ان کے باقی اخراجات ہم اپنی جیب سے پورے کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ہمارے پاس ایک مضبوط گروہ ہونا چاہیے تاکہ اگر ہم کسی وقت کسی کے خلاف کوئی عمل کریں تو ہمیں افرادی قوت کی کمی محسوس نہ ہو۔“

”ٹھیک ہے جناب! یہ کام بہت جلد شروع ہو جائے گا‘ ہرچند کہ میں نے جو کچھ شروع کر رکھا ہے اس میں بھی زیادہ افراد کو اپنے ساتھ شامل کرلیا ہے‘ لیکن مزید یہ ہونا چاہیے میں آپ سے پوری طرح متفق ہوں۔“

”لیکن اس کے ساتھ ہمیں اب ایسے افراد کی ضرورت بھی ہے جو سیاسی ذہن رکھتے ہوں‘ کاروباری ذہن رکھتے ہوں اور دوسرے شعبوں سے بھی اتنی ہی واقفیت رکھتے ہوں یہ لوگ ہمارے لیے پالیسیاں مرتب کریں گے اور ہمیں اس سلسلے میں اپنی رپورٹیں پیش کریں گے۔“ رشید ناگی نچلا ہونٹ دانتوں میں دبا کر سوچنے لگا۔

”میں جانتا ہوں تم کیا سوچ رہے ہو‘ یہ حقیقت ہے کہ اس منصوبے کے لیے تمہیں سرمایہ کی ضرورت ہوگی اور یہ سرمایہ تم حسب سابق انہی سرمایہ داروں سے حاصل

Scanned and Uploaded By Nadeem

کرو گے جن کے خلاف ہم سرگرم ہیں۔"
رشید ناگی ہنس پڑا پھر بولا۔ "ٹھیک ہے سر! ایسا ہی ہو گا کام جاری رہنا چاہیے"
تھوڑی دیر کے بعد میں نے رشید ناگی کو اجازت دے دی تھی' بہت سے منصوبے بنا رہے تھے میں نے اپنے ذہن میں' رشید ناگی سے گفتگو کرنے کے بعد دل بہت ہلکا ہو گیا تھا۔

☆☆☆

دوسرے دن خلاف توقع مسز اختر خان کا ٹیلیفون آیا' کہنے لگیں۔ "کیا بات ہے دانش بیماری کے بعد سے تو تم بہت زیادہ محدود ہو گئے ہو' نہ کلب آنا جانا نہ ہی کوئی دوسری مصروفیت' خیریت تو ہے۔

"سب ٹھیک ہے مسز اختر کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا تذکرہ کیا جائے۔"

"آج کلب آ رہے ہو؟"

"کوئی خاص بات ہے؟"

"نہیں کوئی خاص بات نہیں ہے' بس ایسے ہی۔"

"آجاؤں گا۔"

"میں انتظار کروں گی۔" مسز اختر نے کہا اور پھر رسمی گفتگو کے بعد فون بند کر دیا گیا' میں نے چند لمحات سوچا اور اس کے بعد کاظم شاد سے ٹیلیفون پر ہی رابطہ قائم کیا' وہ مجھے فوراً ہی مل گیا تھا۔

"ہیلو دانش! خیریت تو ہے۔"

"کوئی خاص بات نہیں ہے شاد صاحب' شاید میں کلب جا رہا ہوں' مجھے جن لوگوں کے بارے میں تفصیلات بتائی گئی ہیں ان میں سے ایک خاتون کا نام مسز اختر خان بھی ہے' کہنے لگیں کہ بیماری کے بعد سے میں نے کلب آنا جانا بالکل ترک کر دیا ہے' نہ ہی شہری زندگی میں میری کچھ مصروفیات ہیں' اور انہوں نے مجھ شام کو کلب آنے کا وعدہ لے لیا ہے۔" کاظم شاد ہنسنے لگا پھر بولا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"تمہارے کسی بھی مشغلے پر کوئی پابندی تو نہیں ہے اور حقیقت یہی ہے کہ تمہاری سیکریٹری روزی تمہارے ساتھ ہے اس سے معلومات حاصل کرکے اپنے مشاغل جاری رکھا کرو، میں جب بھی ضروری سمجھوں گا خود تم سے رابطہ کروں گا، تم اپنی مصروفیات میں کسی قسم کی کمی نہ آنے دو، بلکہ میرا خیال ہے کہ آٹو سٹی کا بھی ایک چکر لگالو ذرا ان تمام لوگوں سے رابطے قائم کرتے رہا کرو۔"

"ٹھیک ہے جناب میں خیال رکھوں گا۔" میں نے کہا اور ٹیلیفون بند کر دیا، کلب جانے میں مجھے بھلا کیا دقت پیش آسکتی تھی، چنانچہ مقررہ وقت پر وہاں پہنچ گیا، یہ بھی جانتا تھا کہ کاظم ایک زہریلا سانپ ہے، ایسے لوگ کبھی کسی سے مطمئن نہیں ہوتے، اس کے ذہن میں جو جو خیالات ہوں گے ان کا بھی مجھے اندازہ تھا، یقینی طور پر اس نے یہ بھی سوچا ہوگا کہ کہیں میں اپنے طور پر کچھ کرنے کی کوشش نہ کروں، اپنی دانست میں اس نے دانش منصور کو راستے سے ہٹا دیا تھا اور اسے ہلاک کر دیا تھا اس کے بعد دانش منصور کی تمام دولت ایک طرح سے کاظم ہی کی ملکیت بن گئی تھی، گو وہ اسے حاصل نہیں کر سکتا تھا لیکن یہ کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا کہ اس نے مجھے صرف اس دولت کا نگراں مقرر کیا تھا اور وہ میرے ذریعے اس کے پاس جاسکتی تھی، حالانکہ کاظم نے کبھی اس ملکیت کا دعویٰ نہیں کیا تھا لیکن اصولی طور پر اب یہی سوچا جاسکتا تھا، کلب میں مسز اختر نے میرا پرجوش استقبال کیا اور مسکرا کر مجھے دیکھتی ہوئی بولی۔

"تمہاری شخصیت تو پہلے سے بھی زیادہ نکھر گئی ہے، بلکہ نکھرتی چلی جارہی ہے، کہو کیسی گزر رہی ہے۔"

"ہمیشہ کی مانند۔"

"گوشہ نشین کیوں ہوگئے ہو۔"

"یہ محض آپ کا خیال ہے حالانکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"ہاں خود کو محدود نہ کرو، زندگی ہوتی ہی کتنی سی ہے، اگر اسے بھی انسان چار دیواری میں ہی گزار دے تو پھر زندگی کے مزے ہی جاتے رہتے ہیں، ان سے ملو ان خاتون کو پہچانتے ہو۔" مسز اختر نے ایک طرف اشارہ کیا، کرن ایک خوبصورت لباس میں بجلیاں گراتی میری ہی جانب آرہی تھی، میں نے مسکرا کر مسز اختر کو دیکھا تو وہ دانت پیس کر بولی۔

"ان دنوں یہ بہت بڑی بڑی باتیں کرنے لگی ہے۔ سچ مانو تو آج میں نے تمہیں اسی لیے یہاں بلوایا ہے۔"

"کیا باتیں کر رہی ہے؟"

"کہتی ہے کہ جو کام آنٹی نہیں کر سکیں وہ بھتیجی نے کر دکھایا۔"

"مطلب........"

"مطلب یہ کہ وہ تم سے بہت زیادہ قربت کا اظہار کر رہی ہے، کہتی ہے کہ دانش اس کی مٹھی میں ہے جب چاہے اس سے ملاقات کر سکتی ہے، میں نے چالاکی سے اسے یہاں کلب میں بلایا ہے، کیا یہ سچ ہے کہ آج کل اس سے تمہارے بہت زیادہ تعلقات........" مسز اختر کو اپنا جملہ ادھورا چھوڑنا پڑا، کیونکہ کرن ہمارے قریب پہنچ گئی تھی، اس نے نہایت بے تکلفی سے میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"ہیلو دانش! میرے بغیر ہی کلب آگئے، مجھے بلانا چاہیے تھا تمہیں، میں تم سے ناراض ہوں۔"

"اوہو نہیں ڈیئر کرن! ایسی بات تو نہیں ہے بس مسز اختر خان نے بلایا چلا آیا۔"

"آئندہ جب بھی کلب آنے کا ارادہ ہو میرے ساتھ آیا کرو۔" کرن اترانے لگی تھی، بہرطور یہ عورت کی فطرت ہے، مسز اختر خان کسی قدر بجھ سی گئی تھیں، کرن نے فاتحانہ نگاہوں سے انہیں دیکھا اور پھر ہنس کر بولی۔

"آنٹی کے ساتھ وقت گزارتے ہوئے تمہیں کیسا لگتا ہے دانش۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"میرا مطلب ہے کہ آنٹی تو تمہاری بزرگ ہوئیں اور کلب میں جب تک بے تکلف ساتھی نہ ہو لطف ہی نہیں آتا، آؤ میرے ساتھ آؤ، پلیز انہیں کیا دیکھ رہے ہو۔" کرن نے کہا اور میرا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے آگے بڑھ گئی، مسز اختر جلتی نگاہوں سے ہمیں دیکھتی رہی تھیں، کرن مجھے ساتھ لیے ایک گوشہ میں بیٹھ گئی، وہ بہت خوش تھی اور مسکرا رہی تھی، کہنے لگی۔

"یہ بھی ایک دلچسپ کہانی ہے دانش سمجھ رہے ہونا میری بات کو، دانش مسز اختر کے بڑے معتقد تھے اور مسز اختر خان ان پر اپنا دعویٰ رکھتی تھیں۔ ایک بار مجھ سے کہنے

Scanned and Uploaded By Nadeem

لگیں کہ دانش کی دوستی حاصل کرو' اس کے ذریعے ہم بہت سے منصوبوں کی تکمیل کر سکیں گے' میں نے ان کے احکامات نظر انداز کر دیئے اور اب ایک بار انہوں نے مجھے طعنہ دیا اور کہا کہ میں چھوٹا سا کام نہیں کر سکی' تو میں نے ہنستے ہوئے ان سے یہ بات کہہ دی کہ آنٹی دانش میرے گہرے دوست ہیں' بس چیلنج کر دیا انہوں نے مجھے اور آج اس لیے انہوں نے مجھے یہاں بلایا تھا اور تمہیں بھی' کیا خیال ہے میری بات سے کوئی الجھن نہیں ہوئی۔''

''نہیں!'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا' لیکن کرن کا یہ قدم مجھے پسند نہیں آیا' وہ چھوٹی طبیعت کی لڑکی تھی اور بھی اس قسم کی حرکات کر سکتی تھی' میں نے اس سلسلے میں دل میں فیصلہ کیا کہ کاظم کو اس کے بارے میں بتا دیا جائے تاکہ وہ اس سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ کرے' ابتداء ہی سے یہ لڑکی مجھے پسند نہیں تھی' میرے لیے تو خیر کوئی مشکل نہیں تھی لیکن کاظم شاد کے لیے وہ مشکلات پیدا کر سکتی تھی' مسز اختر اس کے بعد ایسی غائب ہوئی کہ نظر ہی نہیں آئی' غالباً اسے کرن کا مجھ پر یہ تسلط پسند نہیں آیا تھا' رات کو پھر کاظم سے ملاقات ہوئی ٹیلیفون اسی نے کیا تھا' کلب کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے اس نے کہا۔

''میری نگاہ کلب میں تم پر تھی دانش' بلاشبہ تم خاصے ذہین ہو' بعض اوقات تو مجھے بھی حیران کر دیتے ہو' وہاں تم نے محسوس ہی نہیں ہونے دیا کہ پہلی بار آئے ہو۔''

''اب جب آپ نے اس سلسلے میں بات کی ہے کاظم صاحب تو ایک خاص اطلاع میں آپ کو اور دینا چاہتا ہوں۔''

''کیا؟'' کاظم نے چونکتے ہوئے پوچھا اور میں نے اسے کرن اور مسز اختر کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''اس گفتگو سے مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کرن دانش منصور کے گرد چکرا رہی تھی ہے اور اسے مسز اختر نے دانش کے پیچھے لگایا تھا لیکن شاید وہ اپنا مقصد حاصل کرنے میں ناکام رہی اور اب اس ذریعے سے اس نے دوسروں پر اپنی برتری ثابت کرنا شروع کر دی ہے' لیکن میرے خیال میں یہ بات نقصان دہ ہو سکتی ہے' بلاوجہ لوگ میری کھوج میں لگ جائیں گے' میں نے یہ بات آپ کے کانوں تک پہنچا دینا ضروری سمجھا فیصلہ آپ کو کرنا

ہے۔''

''فیصلہ ہو جائے گا میری جان' تم پریشان کیوں ہوتے ہو آرام کرو۔'' کاظم شاد نے کہا اور فون بند کر دیا' میں شانے ہلا کر خاموش ہو گیا تھا' پھر اس کے بعد کئی دن تک کوئی ایسا واقعہ نہیں ہوا جو قابل ذکر ہوتا ہے' مسز اختر سے بھی دوبارہ ملاقات نہیں ہوئی تھی اور کاظم شاد بھی کچھ خاموش ہی رہا تھا' لیکن پھر ایک دن جب میں خود ہی کلب پہنچا تو مسز اختر بھی وہاں موجود تھی لوگ اپنی اپنی مصروفیات میں مشغول تھے اور یہیں پر مجھے کسی قدر افسوسناک اطلاع ملی' اطلاع یہ تھی کہ کرن ہلاک ہو گئی' وہ اپنی خوابگاہ میں مردہ پائی گئی تھی' پولیس کا خیال تھا کہ اس نے خواب آور گولیاں کھا کر خودکشی کی ہے' میں ششدر رہ گیا' یہ بات میرے علاوہ اور کون جانتا تھا کہ کرن نے خودکشی نہیں کی بلکہ کاظم نے اسے خطرناک سمجھ کر راستے سے ہٹا دیا ہے' بہرحال میرا یہ مقصد بھی نہیں تھا' پتا نہیں کیوں اخبار میں اس سلسلے میں کوئی خبر نہیں چھپی تھی یا چھپی بھی تھی تو میری نگاہ سے نہیں گزری' میں نے بھی افسوس کا اظہار کیا تھا اور مسز اختر نے مجھ سے کہا تھا۔

''میں تو پریشان ہو گئی تھی دانش' اس دن اس نے میرے ساتھ بدتمیزی کی تھی اور اکثر یہ بدتمیزی وہ کرنے لگی تھی ویسے کیا تم یہ بتا سکتے ہو مجھے کہ اس نے خودکشی کیوں کی۔''

''میرا خیال ہے اگر یہ بات آپ کسی پولیس آفیسر کو بتا دیں اور اس سے کہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے ملاقات کرے تو آپ کو زیادہ وضاحت کے ساتھ یہ بات معلوم ہو سکتی ہے۔'' مسز اختر کا چہرہ دھواں دھواں ہو گیا۔

''بخدا میرا یہ مطلب نہیں تھا' میں تو.......... میں تو بس یہ سوچ رہی تھی کہ کہیں وہ جذباتی لڑکی تمہاری بے اعتنائی کا شکار نہ ہو گئی ہو۔''

''مسز اختر! میرا خیال ہے بہت زیادہ بولنے والے جب بولنے کے لیے کچھ نہیں پاتے تو پھر ایسی ہی بے تکی باتیں کرنے لگتے ہیں' میں معذرت چاہتا ہوں شاید میں آپ کی گفتگو کا کوئی بہتر جواب نہ دے سکوں۔'' میں نے کہا اور مسز اختر کے پاس سے ہٹ آیا' وہ بیچاری پریشان کھڑی رہ گئی تھی۔

میں رشید ناگی سے مسلسل رابطہ رکھے ہوئے تھا۔ رشید ناگی فطرتاً کچھ ایسا ہی تھا'

جو کام اس کے سپرد کر دیا جائے اس میں تن من سے لگ جاتا تھا اور ان دنوں وہ اس ادارے کو تشکیل دے رہا تھا' جس کی ہدایت میں نے اسے کی تھی' یہ سارا کام وہ بڑی خوش اسلوبی سے کر رہا تھا' میرے معمولات پہلے کی مانند تھے' میں اب یہ چاہتا تھا کہ کوئی بہتر نتیجہ سامنے آجائے تاکہ میرے کام میں ذرا تیز رفتاری پیدا ہو جائے' پھر کاظم شاد نے ایک شام مجھ سے ملاقات کرتے ہوئے کہا۔

"سوچ رہے ہو گے کہ یہ حیثیت دینے کے بعد میں نے تمہیں قید کر دیا ہے' دانش منصور لیکن ایسا نہیں ہے' میں مسلسل مصروف رہا ہوں اور ان تمام کاموں کی تکمیل کے لیے اردگرد دیواریں کھڑی کرتا رہا ہوں تاکہ اس کے بعد احتیاط کے ساتھ اپنے کام کا آغاز کیا جائے اور یوں سمجھ لو کہ اب یہ دیواریں مکمل ہو چکی ہیں اور ہم عملی زندگی میں آرہے ہیں' چنانچہ تم بھی تیار ہو جاؤ۔"

"میں نے اس سے انکار نہیں کیا۔ کاظم صاحب۔"

"نہیں نہیں میرا یہ مقصد نہیں ہے دراصل کام بہت خطرناک ہے مشکل ہے اور میں اس دوران تمہارا جائزہ لیتا رہا ہوں۔ کہیں بھی تو تم نے یہ محسوس نہیں ہونے دیا کہ تم دانش منصور نہیں ہو۔"

"مجھے خوشی ہے کہ میں نے آپ کو مطمئن کیا۔"

"تمہیں بھی مجھ سے مطمئن ہونا چاہیے۔ سنو میں نے ایک انتظام کیا ہے اور اس وقت اصل میں اسی مسئلے میں تمہارے پاس پہنچا ہوں۔"

"کیا.........؟" میں نے سوال کیا۔

"غزنوی صاحب کے بارے میں میں نے تم سے کہا تھا کہ میں انہیں تمہارے سلسلے میں زبان کھولنے پر مجبور کردوں گا۔ اس وقت وہ یہاں نہیں تھے لیکن اب واپس آچکے ہیں اور میں نے یہ انتظامات کر لئے ہیں کہ وہ زبان کھول دیں۔ یوں سمجھ لو کہ اب وہ میری ہر ہدایت پر عمل کرنے پر آمادہ ہیں۔ میں نے ذرا سا ڈرامہ کیا ہے۔ آج رات تقریباً ساڑھے دس بجے وہ میرے پاس پہنچیں گے۔ جس عمارت میں میں نے انہیں بلایا وہاں تم بھی موجود ہو گے۔ لیکن فیصل کی حیثیت سے میرے قیدی کی حیثیت سے اور پھر غزنوی صاحب تمہارے بارے میں تفصیلات بتائیں گے۔ سب کچھ بتادیں گے وہ تمہیں فیصل اور اس طرح میں اپنی ایک ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔ سمجھ رہے ہو نا۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا کہ اس سلسلے میں تمہاری مدد کروں گا۔" میں خاموشی سے کاظم شاد کا چہرہ دیکھتا رہا۔ پھر میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے کاظم صاحب تو یوں سمجھ لیجیے کہ میری زندگی کا ایک بہت بڑا مقصد پورا ہو جائے گا' میری روح کی پیاس ختم ہو جائے گی۔"

"میں تمہاری زندگی کے تمام مقاصد پورے کرنے کا پابند ہوں میرے دوست۔ تم اطمینان رکھو۔" کاظم نے کہا اور میں پرخیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ پھر میں نے اس سے کہا۔

"ہاں کرن کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا وہ مر چکی ہے۔"

"اس کی زندگی ہمارے لئے خطرناک تھی دانش وہ باہر کی عورت تھی اب اس کی ضرورت نہیں رہی تھی بس۔"

کاظم شاد نے یہ بات سادگی سے اس طرح کی تھی جیسے کہ وہ کھلونا تھی جو ٹوٹ گیا ہو۔ اس بدبخت شخص کے لئے انسانی زندگی لینا کوئی ایسا عمل نہیں تھا جس میں سے کوئی دقت ہو۔ بہرطور ہم لوگ کافی دیر تک باتیں کرتے رہے اور اس کے بعد وہ مجھے مقررہ وقت پر اس عمارت تک پہنچنے کی ہدایت کر کے وہاں سے چلا گیا۔ میں بہت دیر تک اس کے بارے میں سوچتا رہا تھا کہ غزنوی واقعی زبان کھول دیں گے کیا اس طرح مذاق ہی مذاق میں مجھے میرا ماضی معلوم ہو جائے گا اگر یہ کام ہو جائے تو میں سمجھتا تھا کہ کاظم شاد کے ذریعے میں نے بہت کچھ کمالیا۔ انتہائی منافع کے ساتھ' وقت مقررہ پر میں اس عمارت کی جانب چل پڑا۔ جس کی تمام تفصیل کاظم شاد مجھے بتا گیا تھا عمارت ایک اچھے علاقے میں واقع تھی دوسرے مکانوں سے کسی قدر الگ تھلگ حالانکہ اطراف میں بنگلے پھیلے ہوئے تھے۔ لیکن یہ ایسے لوگوں کا علاقہ تھا جو اپنی ذات میں گم رہتے ہیں اور اپنے اطراف سے ناواقف رہنے ہی کو فیشن سمجھتے ہیں یہاں میرا استقبال چند افراد نے کیا ان میں سے کچھ چہرے شناسا تھے ایک شخص نے میرا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے پیغام ہے جناب۔"

"کیا؟" میں نے سوال کیا۔

"آپ کو اپنا یہ لباس تبدیل کرنا ہے تھوڑا سا حلیہ بھی تبدیل کرنا ہے۔ غزنوی صاحب کو آپ کے سامنے پیش کرنے سے پہلے آپ کا فیصل بن جانا ضروری ہے۔"

"لباس کہاں ہے؟" میں نے پوچھا اور اس شخص نے میری رہنمائی کی معمولی سا لباس تھا اور اس کے بعد اس شخص نے میرے چہرے میں بھی کچھ تبدیلیاں کیں۔ آنکھ کے پاس ورم کا نشان بنا دیا گیا ایک جگہ ٹیپ بھی لگایا گیا اور اس کے بعد مجھے ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں ایک کرسی پر بٹھا کر باندھ دیا گیا بندشیں بالکل ڈھیلی ڈھالی تھیں جس سے مجھے کوئی تکلیف نہ ہو۔ ساڑھے دس بجنے میں تھوڑی ہی دیر باقی تھی پھر میں نے کاظم شاد کو دیکھا وہ مسکراتا ہوا میرے قریب آیا اور میری طرف دیکھ کر بولا۔

"برا محسوس نہ کرنا دانش بس تھوڑی سی دیر اور اس کے بعد۔"

"کوئی حرج نہیں ہے۔"

"میں نے جو انتظامات کئے ہیں وہ بہت دلچسپ ہیں مثلاً یہ روشنیاں بجھادی جائیں تو اس حصے میں جہاں تم بیٹھے ہو بالکل تاریکی پھیلی جائے گی اور باہر سے آنے والا شخص تمہیں نہیں دیکھ سکیں گے یہاں میں موجود ہوں گا اور غزنوی اسی جگہ آکر مجھ سے ملاقات کرے گا۔ تھوڑی سی گفتگو تم بھی سن لو گے لطف آئے گا تمہیں کاظم شاد نے اس تمام ڈرامے کی ریہرسل کی اور اس کے بعد ایک شخص نے آکر اسے غزنوی کی آمد کے بارے بتایا۔ چنانچہ کاظم شاد ایک کرسی پر بیٹھ گیا جو ایک بڑی سی میز کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔ اس کے بائیں سمت غزنوی صاحب کے لئے کرسی ڈالی گئی تھی۔ ہال نما کمرے میں کاظم شاد کے علاوہ اس وقت اور کوئی موجود نہیں تھا۔ میں اس کے پروگرام کے مطابق تاریکی میں پہنچ چکا تھا۔ میرے ذہن میں اس وقت عجیب سے احساسات گردش کر رہے تھے۔ کاظم شاد نے جال پھیلایا ہے وہ اگر مضبوط ہوا اور غزنوی صاحب زبان کھولنے پر واقعی مجبور ہوگئے تو اس وقت میری ذات کا انکشاف ہونے جارہا تھا اور یہ لمحات یقیناً" میرے لئے انتہائی سنسنی خیز تھے۔ میں نے غزنوی صاحب کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھا میں تیز روشنی میں ان کے چہرے کے تمام تاثرات کا جائزہ لے رہا تھا جبکہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتے تھے کاظم شاد کرسی کے پیچھے خاموش بیٹھا انہیں دیکھ رہا تھا غزنوی صاحب چند لمحات تو دروازے سے چند قدم کے فاصلے پر کھڑے رہے۔ اور پھر تیزی سے چلتے ہوئے کاظم شاد

کے قریب پہنچ گئے۔"

"مسٹر کاظم شاد میرے اور آپ کے درمیان کبھی کوئی ایسی بات نہیں ہوئی جس سے آپ مجھ سے ناراض ہو جائیں۔ لیکن پھر یہ سب کیا ہے۔ آپ کیوں مجھے تباہ کر دینے پر تل گئے ہیں دیکھیے میرے پاس تھوڑا سا سرمایہ ہے اور اس سرمائے سے میں زندگی کی گاڑی گھسیٹ رہا ہوں۔ میرے بہت سے بچے ہیں بہت بڑا خاندان ہے میرا۔ سب اسی پر انحصار کرتے ہیں اگر آپ نے یہ سب کچھ کر ڈالا تو یقین کیجئے کہ اس کے بعد ہمارے پاس اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کے لئے کچھ نہیں رہے گا۔ میں آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو مجھ سے کیا شکایت پیدا ہوگئی۔"

"آپ تشریف تو رکھیں غزنوی صاحب بہت زیادہ پریشان معلوم ہوتے ہیں آپ۔" کاظم شاد کی مکاری سے بھرپور آواز ابھری اور غزنوی صاحب اسے گھورتے رہے۔ پھر تھکے تھکے سے انداز میں کرسی پر بیٹھ گئے میں سنسنی خیز نگاہوں سے یہ ڈراما دیکھ رہا تھا نجانے اس شیطان صفت انسان نے غزنوی صاحب کے ساتھ کیا چکر چلایا تھا ورنہ وہ اس قسم کے آدمی نہیں تھے وہ اپنی ذات میں بہت زیادہ مغرور اور اپنے طور پر اپنے آپ کو بہت زیادہ لیے دیئے رکھنے کے عادی تھے۔ مگر اس وقت ان کی کیفیت کافی خراب تھی۔ کاظم شاد نے پوچھا۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گے غزنوی صاحب۔"

"دیکھیے کاظم شاد صاحب میں یہاں کسی دوست کی حیثیت سے نہیں آیا بلکہ ایک مجبور انسان کی حیثیت سے آپ نے مجھے یہاں طلب کرلیا ہے اور میری ایک غلطی سے مجھے بدترین نقصان پہنچانے پر تل گئے ہیں آپ مجھے بتائیے کہ آپ کو مجھ سے شکایت کیا ہے۔"

"عجیب باتیں کر رہے ہیں آپ غزنوی صاحب آپ نے ایک چیز امپورٹ کی اور اس کے لئے باقاعدہ تفصیلات فراہم کیں وہ آئٹم یہاں پہنچا اور اس کے بعد آپ کو اس کے سلسلے میں جو کاوشیں کرنا پڑے وہ آپ نے کیں۔ کسٹمز وغیرہ سے آپ نے گٹھ جوڑ کرکے جو کچھ بھی سلسلہ کیا یہ سب آپ کی اپنی ذمہ داری ہے میں نے اس سلسلے میں کیا کر ڈالا۔ اگر اس کی اطلاع حکومت کو ہوگئی تو یہ آپ بہتر سمجھتے ہیں کہ آپ کو اس سے

Scanned And Uploaded By Naeem

کیسے نمٹنا ہے۔ آپ بلاوجہ مجھ پر الزامات کیوں لگا رہے ہیں۔"

"بخدا جو کچھ مجھے بھیجا گیا ہے اس کا آرڈر میں نے نہیں دیا تھا۔ میرے کاغذات بالکل مختلف تھے لیکن نجانے کیا ہو گیا ہر جگہ میرا نام موجود ہے کاظم صاحب میں یہ سب کچھ نہیں جانتا آپ بھروسہ کیجئے' آپ نے اگر اس کی نشاندہی کی ہوتی تو میں سمجھتا ہوں کہ میرے گوداموں پر چھاپا پڑتا اور میں تباہ و برباد ہو جاتا۔ بہت سے لوگ مشکلات کا شکار ہو جاتے۔ براہ کرم آپ یہ بتائیے کہ آپ اس سلسلے میں میری کیا مدد کر سکتے ہیں اور جیسا کہ آپ نے مجھ سے کہا کہ یہ سارا کام آپ نے کیا ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں کیا آپ نے مجھے کاروباری طور پر تباہ کر کے آپ کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ مجھے میری ایک غلطی بتا دیجئے۔ ہو سکتا ہے اس کا ازالہ کر کے میں آپ کی دوستی حاصل کر سکوں۔ میں اعتراف کرتا ہوں میں ان حالات سے نمٹنے کی صلاحیت نہیں رکھتا اگر آپ اپنی کسی ناراضی کا اظہار نہیں کر سکتے تو مجھے صرف یہ بتائیے کہ اگر آپ میری گلو خلاصی کرا سکتے ہیں تو مجھے آپ کے لئے کیا کیا کرنا ہو گا۔"

"کمال ہے غزنوی صاحب ایک زمانے میں بڑی دھوم سنتے تھے آپ کی سنا یہ جاتا تھا کہ آپ اچھے اچھوں کو گھٹنوں بٹھا دیتے ہیں۔ اب کیا ہو گیا مقابلہ کیجئے ان حالات کا۔ نکل جائیے ان الجھنوں سے آپ کے تعلقات ہیں سرمایہ دار ہیں آپ۔ بہت پرانے کاروباری ہیں۔ تھوڑے بہت تعلقات تو ضرور بنائے ہوں گے آپ نے۔"

"نہیں کاظم شاد صاحب اس قسم کے تعلقات میرے کسی سے بھی نہیں ہیں۔ بے داغ زندگی گزاری ہے میں نے لیکن عمر کے اس حصے میں آ کر ان لمحات سے دو چار ہونا پڑے گا سوچا بھی نہیں تھا۔ جہاں تک بڑے بڑے لوگوں کو گھٹنوں بٹھانے کا معاملہ ہے تو آپ یوں سمجھ لیجئے کہ وہ صرف وہی لوگ تھے جنہوں نے زبردستی میرا راستہ کاٹنے کی کوشش کی میں نے صرف اپنا بچاؤ کیا اور اس سے انہیں نقصان پہنچ گیا ہو تو اس کی ذمہ داری مجھ پر نہیں تھی کاظم شاہ صاحب اب عمر کے اس حصے میں مجھے کسی برے وقت میں نہ پھنسائیے میں آپ کی منت کرتا ہوں۔ مجھے اس مشکل سے نکال لیجئے گا۔"

"ہو جائے گا غزنوی صاحب۔ ہو جائے گا جیسا آپ پسند کریں گے ویسا ہی ہو جائے گا وعدہ کرتا ہوں آپ سے۔ لکھ کر دے سکتا ہوں آپ کو۔ ہر وہ اطمینان دلا سکتا ہوں

جس سے آپ مطمئن ہو سکیں۔ بس چند ایسے معاملات ہیں جن کے لئے آپ کو میرا ساتھ دینا ہو گا۔"

"مجھے بتائیے میں ہر طرح سے تیار ہوں۔ اپنی عزت مجھے بے حد عزیز ہے۔"

"ڈان سینٹر کے رکن بن جائیے سارے مسئلے حل ہو جائیں گے کاظم شاد نے کہا اور غزنوی صاحب پر جیسے سکتہ سا طاری ہو گیا وہ دیر تک پھٹی پھٹی نگاہوں سے کاظم شاہ کو دیکھتے رہے پھر انہوں نے کہا۔"

"مجھے کوئی اعتراض تو نہیں تھا لیکن کچھ تفصیلات معلوم ہو جاتیں تو بہتر تھا۔"

"آپ کے یہ جملے ایک اچھے کاروباری کی حیثیت سے میرے لئے کافی ہیں کہ آپ کو ڈان سینٹر کا رکن بننے میں کوئی اعتراض نہیں ہے میں تفصیلات آپ کو ضرور بتا دوں گا اور اس کے بعد آپ کو قائل کر لوں گا کہ ڈان سینٹر کے رکن بن کر آپ کس قدر فائدے میں ہیں۔ چلئے چھوڑیئے اور ہاں سنئے اب اس تردد کو ذہن سے نکال دیجئے آپ نے اپنے گوداموں سے وہ سارا مال منتقل کر دیا یا نہیں۔"

"میرے پاس نئے گودام نہیں ہیں۔ میں پہلے ان کا بندوبست کروں گا۔ یا پھر آپ اس سلسلے میں میری کوئی مدد کریں تو بہتر ہو گا۔"

"تمام کاغذات تبدیل شدہ حیثیت سے کل آپ کو مل جائیں گے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی آپ کا تمام مال میرے گوداموں میں منتقل ہو جائے گا۔ آپ کی اصل رقم کسی طور نہیں ڈوبے گی اور اس کے عوض جو مال آپ کو ملے گا اس سے آپ کو کم از کم بیس سے لے کر پچیس لاکھ تک منافع حاصل ہو گا۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ لیکن اس سلسلے میں آپ کو مکمل خاموشی اختیار کرنا پڑے گی کہ جو غلط مال آپ کے پاس پہنچ گیا وہ کہاں گیا۔"

"میرا دماغ تو خراب نہیں ہے کہ بعد میں میں اس کا تذکرہ کرتا رہوں۔ آپ اگر میری رقم ڈوبنے سے بچالیں تو یوں سمجھ لیجئے کہ یہ میرے خاندان پر احسان ہو گا۔"

"تو پھر ہم نے یہ احسان آپ پر کر دیا غزنوی صاحب اطمینان رکھیں اور یہ بات آپ بھی جانتے ہیں کہ کاظم شاد اگر زبان سے کچھ کہہ دیتا ہے تو وہ پتھر کی لکیر ہوتا ہے اور وہ اس کی پوری پوری پابندی کرتا ہے۔ اب بتائیے آپ کیا پیئیں گے۔"

"کوئی بھی ٹھنڈی چیز منگوا دیجئے۔ مگر مجھے اس وقت تک سکون نہیں حاصل ہوگا جب تک یہ بلا مجھ پر سے ٹل نہ جائے گی۔"

"آپ کی مرضی ہے۔ بے سکونی اگر آپ کو پسند ہے تو آپ بے سکون رہیں۔ ورنہ میں نے جو کچھ کہہ دیا ہے بس وہ ہو جائے گا۔ میں اتنا چھوٹا آدمی نہیں ہوں کہ اتنے چھوٹے چھوٹے سے وعدے کرنے کے بعد ان کی تکمیل نہ کرپاؤں۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ۔"

"جی۔" غزنوی صاحب گہری گہری سانسیں لینے لگے وہ جس طرح کاظم کے چنگل میں پھنس گئے تھے اس کا اندازہ مجھے بخوبی ہو رہا تھا کاظم نے غالباً گھنٹی بجائی تھی۔ کیونکہ تھوڑی دیر کے بعد ایک آدمی داخل ہوا تھا اور کاظم نے اس سے ایک مشروب لانے کے لئے کہا تھا۔ مشروب تھوڑی دیر کے بعد میز پر پہنچا دیا گیا اور غزنوی صاحب نے اس کا گلاس لے کر ہونٹوں سے لگالیا۔ وہ چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگے تو کاظم شاد نے کہا۔

"ہمارے آپ کے درمیان کبھی کوئی بڑا رابطہ قائم نہیں ہوسکا غزنوی صاحب حالانکہ آپ سے ہمیں ایک بہت اہم کام تھا بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ اس وقت یہاں اس ملاقات کا ایک اہم مقصد اس اہم کام کی تفصیل معلوم کرنا بھی تھا۔"

"جی فرمائیے کیا ہے وہ اہم کام۔ غزنوی نے سوال کیا۔" اور میں سمجھ گیا کہ بات اب مجھ تک پہنچ رہی ہے کاظم شاہ چند لمحات خاموش رہا پھر اس نے کہا۔

"مٹھل شاہ نامی کسی آدمی کو جانتے ہیں آپ۔"

"یہ نام سنا ہوا لگتا ہے۔ لیکن میرا اس سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔"

"کچھ عرصے قبل ایک نوجوان اچانک ہی میرے مکان میں گھس آیا اور اس نے مجھے بے بس کرکے کسی مٹھل شاہ کا پتا پوچھا جبکہ میں اس بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا بعد میں میں نے اس شخص کے بارے میں معلومات حاصل کی تو معلوم ہوا اس کا نام فیصل تھا اور یہ ایک گمنام سی شخصیت کا مالک ہے میں نے اسے سزا دینے کے بارے میں سوچا اور اسے پکڑوا کر اپنے پاس بلوالیا۔ اس سے معلومات حاصل کی تو اس نے عجیب و غریب انکشاف کیا۔ اس نے کہا کہ اس کا تعلق غزنوی صاحب سے ہے اور اس کوٹھی میں اس نے آنکھ کھولی تھی۔ میں نے اس سے مزید اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہیں تو اس نے بتایا کہ وہ خود اپنی شخصیت سے ناآشنا ہے اور اپنے بارے میں جاننے کا شوقین۔ آپ کو انتہائی حیرت ہوگی ایک بات سن کر غزنوی صاحب کہ یہ شخص ایک ایسے شخص کا مثل ہے جو بہت بڑا بزنس مین اور دولت مند آدمی ہے خیر یہ بات میرے لئے اس قدر باعث دلچسپی نہیں تھی جتنی یہ کہ اس کا تعلق کسی شکل میں آپ سے رہ چکا ہے کیا آپ کے ذہن میں ایسی کوئی تصویر ابھرتی ہے۔ ایسے کسی نوجوان کو آپ جانتے ہیں۔ اگر نہیں جانتے تو پھر براہ کرم اسے دیکھ بھی لیجئے گا۔" کاظم شاد نے روشنی کردی اور میری آنکھیں بند ہوگئیں۔ غزنوی صاحب کی گہری گہری سانسیں سنائی دے رہی تھیں۔ چند لمحات کے بعد میں نے آنکھیں کھول کر غزنوی صاحب کو دیکھا میں جانتا تھا کہ اس وقت مجھے کیا اداکاری کرنی ہے۔ غزنوی صاحب کے تاثرات ابھی بھی نظر آرہے تھے اور مجھے دیکھنے کے بعد ان کے ہونٹوں پر وہی تلخ اور نفرت سے بھرپور مسکراہٹ ابھر آئی تھی۔ انہوں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ گندی نالی کا کیڑا ہے یہ شخص میرے ہی یہاں تھا اور ظاہر ہے اسے اسی جگہ ہونا چاہیے تھا خیر آپ مجھے بتائیے کہ اس کے بارے میں مجھ سے کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔"

"اس کی اصلیت کیا ہے۔ غزنوی صاحب آپ مجھے براہ کرم اس کی مکمل تفصیلات بتائیے۔"

"کوئی فائدہ نہیں ہوگا آپ کو کاظم صاحب اس کی جو شخصیت ہے یہ مجھے اسی شکل میں نظر آرہا ہے۔ میرے ہاں شہزادی نامی ایک ملازمہ تھی غیر شادی شدہ تھی لیکن کچھ عرصے کے بعد یہ بات میرے علم میں آئی کہ وہ ماں بننے والی ہے میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اسے جوتے مار کر باہر نکال دو۔ لیکن وہ نیک اور ہمدرد عورت اس پر آمادہ نہ ہوئی۔ شہزادی سے پوچھا گیا کہ اس نے یہ گناہ کب اور کیوں کیا تو اس نے جواب دینا پسند نہیں کیا میں اس بات سے سخت نفرت کرتا تھا اور ان لوگوں کو اپنی کوٹھی میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔ لیکن میری بیوی ان کی حمایت کرتی تھی۔ اس بات پر میرا اس سے اختلاف بھی ہوگیا لیکن بہر طور اس نے مجھے اس حد تک مجبور کر دیا کہ خاموشی اختیار کرنا پڑی۔ یہ شخص جس کا نام فیصل ہے اسی گناہ کی نشانی ہے بس اتنی سی بات ہے۔ ویسے یہ صحیح مقام پر ہے

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور اس جیسے کسی نوجوان کو اسی مقام پر ہونا چاہیے تھا۔"
میں ڈوبتے ہوئے دل کے ساتھ یہ کہانی سن رہا تھا۔ اس پر غور کر رہا تھا۔ کاظم شاد نے میری طرف دیکھا غالباً" صورتحال سے اسے اندازہ ہوگیا تھا تب اس نے غزنوی صاحب سے کہا۔

"بعد میں نہیں پتا چل سکا غزنوی صاحب کہ اس کا باپ کون تھا؟"

"نہیں۔" غزنوی نفرت بھرے لہجے میں بولے۔

"وہ عورت کہاں ہے؟"

"کچھ عرصے قبل میرے پاس تھی اب نہیں ہے کہاں ماری ماری پھر رہی ہے اس بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔ آوارہ اور بدچلن عورت تھی کہیں بھی پڑی ہو گی میں نہیں جانتا چند لمحات خاموش رہنے کے بعد کاظم شاد نے کہا۔

"ٹھیک ہے غزنوی صاحب جو وعدہ آپ سے کیا گیا ہے اس کی تکمیل ہو جائے گی لیکن آپ یہ بات ذہن نشین کر لیجئے کہ اس کے بعد آپ کو ڈان سینٹر کی رکنیت اختیار کرنا پڑے گی۔ تفصیلات میں آپ کو بعد میں بتادوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ میں میں جاسکتا ہوں۔" غزنوی صاحب نے پوچھا اور کاظم شاد ان کے ساتھ اس بڑے سے ہال نما دروازے سے باہر نکل گیا۔ لیکن میرے جسم میں سنسناہٹ ہو رہی تھی۔ میرا پورا وجود غلاظت میں لتھڑ گیا تھا۔ غزنوی صاحب کے الفاظ میرے لئے تازیانے تھے۔ مجھے یوں لگ رہا تھا جیسے میرا جسم پکا ہوا پھوڑا بن گیا ہو۔ میں یہ جولی ہوں میں۔ غزنوی صاحب سچ کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے جھوٹ تو نہیں بولا۔ کیا واقعی میں یہی ہوں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ ایسا نہیں ہو سکتا میں ایک بار پھر گمنام رہ گیا ہوں اس سے زیادہ اور کیا معلوم کیا جاسکتا ہے اس سے زیادہ آہ کاش میں اپنی کھوج میں نہ رہتا ایک احساس ہی میرے دل میں پلتا رہتا کہ کوئی پراسرار چکر چل رہا ہے لیکن غزنوی صاحب جو انکشاف کر گئے تھے اس نے مجھے بے موت مار دیا تھا۔ چند لمحات کے بعد دو آدمی آئے اور مجھے کھول گئے۔ لیکن میں کرسی سے اٹھا نہیں تھا میرے پاؤں بے جان ہو رہے تھے کاظم شاد غزنوی صاحب کو چھوڑ کر اندر داخل ہوگیا اور مسکراتا ہوا میرے سامنے آگیا۔

"کیا خیال ہے دانش کیسی رہی یہ ملاقات؟" اس نے میرا چہرہ دیکھا اور پھر چونک کر بولا۔

"ارے خیریت۔ کیا بات ہے تمہارا چہرہ تو زرد ہو رہا ہے اوہو میں سمجھ گیا ماضی کے انکشاف نے تمہاری یہ کیفیت کر دی ہے۔ نہیں دانش منصور نہیں بالکل نہیں۔ اس موضوع پر تم سے طویل گفتگو کر سکتا ہوں اور تمہارا پورا جسم پسینہ پسینہ ہو رہا ہے۔ ٹھہرو کاظم شاد میز کی جانب بڑھا۔ ای مشروب کا ایک گلاس بھرا اس نے مجھے تھما دیا کچھ ایسی شدت محسوس ہو رہی تھی پیاس کی کہ میں نے ایک ہی سانس میں وہ گلاس خالی کر دیا۔ اور پھر میں بھرائے ہوئے لہجے میں بولا۔"

"آپ کو ایک زحمت کرنا ہوگی شاد صاحب مجھے گھر پہنچوا دیجئے۔ میری ذہنی کیفیت بہتر نہیں ہے۔"

"تمہیں خود کو سنبھالنا ہوگا میرے دوست میں خود تمہارے ساتھ چلتا ہوں باتیں کریں گے وہیں بیٹھ کر چلو اٹھو میرے ساتھ چلو۔" کاظم شاد نے میرا ہاتھ پکڑا اور بیرونی حصے کی جانب چل پڑا۔ جہاں میری کار کھڑی ہوئی تھی اور اس کے بعد کاظم شاد نے خود ہی ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور کار اسٹارٹ ہو کر آگے بڑھ گئی۔ بلاشبہ میں اپنے وجود میں بے پناہ کمزوری محسوس کر رہا تھا زندگی میں پہلی بار بالکل پہلی بار مجھ پر اس بے بسی کا حملہ ہوا تھا۔ نجانے کیا کیا خیالات دل میں آرہے تھے۔ راستے میں کاظم شاد نے کوئی گفتگو نہیں کی اور میرے ساتھ کوٹھی میں آگیا۔ مجھے میری خوابگاہ میں پہنچانے کے بعد وہ خود میرے سامنے بیٹھ گیا نجانے وہ کتنی دیر بیٹھا میری دلجوئی کرتا رہا مگر میری سماعت تک اس کا ایک لفظ نہ پہنچ سکا۔ پھر وہ رخصت ہوگیا پھر یکایک میں اٹھا کار لے کر کھلی سڑک پر آگیا۔

تھوڑی دیر کے بعد میری کار میری ہی خریدی ہوئی کوٹھی پر پہنچ گئی اور میں زور زور سے ہارن بجانے لگا۔ چوکیدار غالباً" سو چکا تھا۔ کیونکہ دیر تک اندر سے کوئی جواب نہیں ملا۔ یہاں کوٹھی کے ملازمین بھی میں نے ہی رکھے تھے اور انہیں میری ہی جانب سے تنخواہ بھی ملتی تھی بہر طور دیر کے بعد چوکیدار نے پھاٹک کھولا چندھائی ہوئی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور پھر پہچان کر گیٹ کھول دیا پھر صدر دروازے کے دوسری جانب کے ہال میں روشنی ہوئی اور اس کے بعد الیاس بھائی نے دروازہ کھولا۔ وہ گاؤن میں ملبوس کسی قدر بدحواس نظر آرہے تھے۔ چند لمحات آنکھیں بھینچ بھینچ کر مجھے پہچاننے کی کوشش کرتے

Scanned and Uploaded By Nadeem

رہے اور پھر ایک دم گھبرا گئے۔

"ارے۔ ارے۔ فیصل۔ تم .... آؤ۔ آؤ۔ آؤ اندر آؤ۔ خیریت؟" انہوں نے کسی قدر بدحواس لہجے میں پوچھا۔

"جی الیاس بھائی سب خیریت ہے پریشان ہونے کی کوئی بات نہیں بس ایسے ہی دل گھبرا رہا تھا آپ لوگ یاد آرہے تھے میں آگیا۔"

"آؤ پھر اندر آؤ۔ یہ تم نے حلیہ کیا بنا رکھا ہے۔ آؤ اندر آؤ۔ یقیناً کوئی ایسا مسئلہ ہے جس کے لئے تم پریشان ہو۔"

"ہاں الیاس بھائی ہے ایک مسئلہ اور میں پریشان ہوں۔ لیکن ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں آپ سے........."

"کیا۔"

"صرف آپ جاگے ہیں یا بھابی جان وغیرہ بھی جاگ گئیں؟"

"وہ بھی جاگ گئی ہیں بھئی اور شاید نازاں بھی جاگ گئی ہو۔ میں ان کے دروازے پر دستک دے کر دیکھتا ہوں۔" میں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ بھابھی بھی باہر نکل آئی تھیں۔ اور انہوں نے بھی مجھے دیکھ کر حیرت کا اظہار کیا تھا پھر الیاس بھائی نے نازاں باجی کو بھی جگا دیا۔ آصف بھی آگیا چاروں میرے گرد جمع ہوگئے نازاں باجی نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے ایک طرف لے جاتے ہوئے بولیں۔

"آؤ فیصل۔ اس وقت اس طرح اور اس حلئے میں تمہارا آنا ظاہر کرتا ہے کہ یقیناً تمہیں کوئی سخت پریشانی ہے۔"

"بے فکر ہو جاؤ۔ کوئی پریشانی نہیں ہے تمہیں میں جو ہوں فیصل۔" میں نے نازاں باجی کی طرف دیکھا اور شاید میری آنکھوں میں آنسو آگئے۔ نازاں باجی نے بھی ان آنسوؤں کو محسوس کیا اور اس وقت ان کی تڑپ دیکھ کر دل کو ایک عجیب سی ڈھارس کا احساس ہوا۔ ان کے ہونٹ کپکپانے لگے۔ آواز رندھ گئی۔

"فیصل۔ تم۔ تم رو رہے ہو کیا بات ہے۔ خدا کے لئے مجھے بتاؤ تو سہی کیا بات ہے۔" آصف بچارا ہمیشہ ہی میرا احترام کرتا تھا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب اپنی حیثیت کو کس طرح نبھائے۔ ڈرائیور تھا وہ میرا لیکن اب اس کی شخصیت بالکل بدل گئی

تھی۔ نازاں باجی میرا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوگئیں۔

"آؤ میرے ساتھ۔" وہ مجھے گھسیٹتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب لے چلیں۔ تمام لوگوں کے چہرے عجیب ہوگئے تھے۔

"بیٹھ جاؤ۔" ان کے لہجے میں بڑا حکم تھا۔ بالکل وہی انداز تھا ان کا جو پاکستان کوارٹر میں پہلی بار میرے ساتھ اختیار کیا تھا۔ اس وقت جب وہ مجھے اس دنیا سے روشناس کرا رہی تھیں وہ میرے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئیں میں زبردستی مسکرانے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ میرے صرف ہونٹ مسکرا رہے تھے جبکہ آنکھوں سے بدستور آنسو بہہ رہے تھے۔ نازاں باجی ایک ماں ہی کی طرح مجھے تھپک رہی تھیں اور دھیرے دھیرے میرے کان میں سرگوشیاں کر رہی تھیں۔ رفتہ رفتہ ان کی تسلیوں نے میرے زخموں پر مرہم رکھ دیا۔ میری آنکھیں خود بخود بند ہوگئیں اور میں ان کی گود میں سر رکھے نیند کی وادیوں میں کھو گیا جب میں وہاں سے نکلا تو صبح ہو چکی تھی اور میں بھی خاصا پرسکون ہو چکا تھا الیاس بھائی نازاں اور آصف کی محبت نے مجھ پر جادو اثر کام کیا تھا۔

===☆☆☆☆===

میں بہت سی سوچوں میں گم تھا۔ کیا فرق پڑتا ہے اگر ایسا بھی ہے تو کم از کم اس میں میرا قصور تو نہیں تھا۔ غزنوی صاحب کو میں نے فوری طور پر بے قصور قرار دے دیا تھا۔ وہ ایک خاص سوچ کے مالک تھے اس کوٹھی میں کچھ ایسے عوامل تھے جن کی بنا پر وہاں کا ماحول بن گیا تھا انا ماں عورت تھیں اور سب کچھ بھول کر صرف احساس ہمدردی کا شکار ہوگئی تھیں۔ غزنوی صاحب وہ ہمدردی اپنے دل میں پیدا نہیں کرسکے تھے۔ بلکہ انہیں اس بات کا غصہ تھا کہ شہزادی نے ان کی کوٹھی میں یہ گندگی پھیلائی لیکن ایک بات بڑی حیران کن تھی۔ شہزادی سے نفرت کرنے کے بجائے انہوں نے مجھ سے نفرت کی تھی۔ میں تو اصولی طور پر بے گناہ تھا۔ میں نے گرتے ہوئے حالات کو بہت گہری نگاہ سے دیکھا اور یہی اندازہ ہوا کہ غزنوی صاحب کے خصوصی عتاب کا صرف میں شکار تھا۔ شہزادی تھی نہیں۔ پتا نہیں کیوں ایسا ہوتا تھا۔ بہرطور یہ ساری باتیں اب بے مقصد ہی تھیں۔ مجھے جینا تھا۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ جینے کے انداز میں کچھ تبدیلیاں پیدا ہو جائیں۔ اب غزنوی صاحب کی کوٹھی سے میرا کوئی تعلق نہیں رہنا چاہیے۔ مجھے ہر حالت میں وقت کا بیٹا ہونا چاہیے۔ وقت جو کچھ بھی طلب کرے۔ ہاں بس ایک جذبہ اپنی ذات کی کے لئے بھی ہوگا۔ وہ یہ کہ جو کچھ کروں گا اپنے وطن کی بہتری کے لئے کروں گا۔ واہ فیصل تم یقینی طور پر اسی کام کے لئے اس کائنات میں نمودار ہوئے ہو۔

کاظم شاد سے دوسری ملاقات میری کوٹھی پر ہی ہوئی تھی میں نے اپنے معمولات کو پورے اعتماد کے ساتھ جاری کر دیا تھا اور طبیعت میں ایک جولانی سی پیدا ہو گئی تھی۔

اب تو میں نے یہ سوچا تھا کہ کہیں بھی خود کو چھپانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جن لوگوں سے میرا تعلق ہے ان سے بھی کھل کر ملاقاتیں کروں گا۔ اس وقت کاظم شاد ہی میرا بدترین دشمن ہے اور بہترین دوست بھی میری شناخت کے لئے اب اسے کوئی ضرورت نہیں رہ گئی تھی۔ سب کچھ جان چکا تھا وہ میرے بارے میں اتنا کچھ جتنا بہت سوں کو نہیں معلوم تھا۔ کاظم شاد نے مجھے دیکھا تو مسکرا کر بولا۔

"تم خاصے بہتر نظر آ رہے ہو۔ دانش۔"

"یہ آپ کی مہربانی ہے شاد صاحب اب میں خود کو بہت پر اعتماد تصور کرتا ہوں۔"

"میں تو صرف یہ سوچتا ہوں کہ میرے اور تمہارے درمیان دشمنی سے دوستی کا آغاز ہوا تھا اور دوستی مستحکم ترین ہوتی چلی گئی۔ اچھا خیر چھوڑو ان باتوں کو۔ درحقیقت تم نے مجھے اس طرح اپنے آپ میں الجھا لیا ہے دانش کہ ان دنوں میں صرف تمہارے بارے میں سوچتا ہوں اور صرف تمہارے سلسلے میں کام کر رہا ہوں۔ حالانکہ میرا دائرہ عمل اتنا محدود نہیں ہے میرے پاس کرنے کے لئے بے شمار کام ہیں لیکن ان دنوں میں صرف تم پر کام کر رہا ہوں۔"

"دلچسپ بات ہے میں نہیں جانتا مسٹر کاظم شاد کہ آپ مجھ پر کیا کام کر رہے ہیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے دانش منصور کے اثاثوں کی تمام تفصیل حاصل کی ہے۔ بہت بڑا سرمایہ ہے تمہارے پاس میرے دوست۔ بلاشبہ تم اس ملک کے بڑے سرمایہ داروں میں سے ہو۔ سارے کام تقریباً مکمل ہوگئے ہیں اور اب ہم آغاز کر رہے ہیں دراصل تمہارے اثاثے تمہاری تحویل میں ہیں۔ لیکن ایک مشکل کام ہے جو ابھی تک نہیں کیا جاسکا وہ ہے تمہارے دستخطوں کی نقل میرے آدمی اس سلسلے میں دن رات مصروف ہیں۔ لیکن تمام ایکسپرٹ ابھی اس بات سے متفق نہیں ہیں کہ تمہارے دستخطوں کے درست نمونے بنا لئے گئے ہیں ابھی ان میں کسر ہے اور ہم ان دستخطوں سے کوئی کام نہیں لے سکتے۔ لیکن تمہاری اپنی شخصیت کو کوئی بھی غلط نہیں قرار دے سکتا میں نے جو فیصلے کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ تمہارے ان اثاثوں کی بنیاد پر بڑے بڑے بینکوں سے قرضے حاصل کئے جائیں اور اس کام کا آغاز میں نے کاغذی شکل میں کر دیا ہے۔ ان قرضوں کے حصول سے ہم

Scanned and Uploaded By Nadeem

اپنے کام کا آغاز کرسکتے ہیں یہ بھی ایک کاروباری طریقہ کار ہے اصل سرمایہ محفوظ اور اس کے بل پر قرضوں کی وصولیابی یہ کام بہت زیادہ مشکل نہیں ہوگا اور ہم اسے باآسانی کرسکتے ہیں لیکن طویل عرصے تک یہ نہیں ہوسکتا اس کے لئے میں نے ایک لمبا پلان بنایا ہے۔"

"وہ کیا........؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا۔

"کچھ عرصے کے بعد تم پر بیماری کا حملہ ہوگا اور تمہارے ہاتھ کسی قدر مفلوج ہو جائیں گے۔ یہ کیفیت کافی دن تک رہے گی اور اس کے بعد علاج سے یہ ہاتھ تقریباً ٹھیک ہو جائیں گے لیکن ان کا وہ انداز برقرار نہیں رہے گا تمام حلف برداریاں ہوں گی تمہاری شخصیت کے تحت بہت سے لوگوں کا استعمال کیا جائے گا اور پھر ان مفلوج ہاتھوں سے تم سرمایہ کاری کا جو کھیل شروع کرو گے وہ مشتبہ نہیں ہوگا۔ لیکن یہ ایک لمبا کام ہے اور میں ابھی اسے جلد بازی میں نہیں کرنا چاہتا۔ جب ہم ایک سمت سے اپنے آپ کو مضبوط طریقے سے آگے بڑھا سکتے ہیں تو دوسری سمت کے لئے جلدی کرنا بے معنی ہے۔ پہلے منصوبے کے تحت میں نے تمہارے سپرد ایک بڑی ذمہ داری کی ہے اور وہ ہے آٹو سٹی کا مسئلہ۔" میں نے سوالیہ نگاہوں سے کاظم شاد کو دیکھا تو وہ کہنے لگا۔

"مقدس کریم ایک احمق سا آدمی ہے اس کی خود اپنی کوئی صلاحیت نہیں ہے وہ کوئی ایسا کام نہیں کرسکتا جو تمہارے بغیر ممکن ہو۔ چنانچہ تمہیں اسے معزول کرنا ہوگا۔"

"وہ کس طرح؟"

"آٹو سٹی کے سلسلے میں اس نے اب تک جو کچھ کیا ہے وہ تمہارے ہی سرمائے کے بل پر کیا ہے۔ ذاتی طور پر اس کے پاس کچھ نہیں ہے چنانچہ تم آٹو سٹی اس سے لے کر رانا جمال کے حوالے کر دو گے۔ رانا جمال ایک بڑا سرمایہ کار ہے خود بھی مستحکم حیثیت رکھتا ہے اور صحیح معنوں میں کاروباری گر جانتا ہے۔ چنانچہ آٹو سٹی رانا جمال کے حوالے کرنے سے ہمیں یہ فائدہ ہوگا کہ ہم ڈان سینٹر کے لئے ایک مضبوط ممبر حاصل کرلیں گے رانا جمال اس کے لئے خوشی سے تیار ہے۔ جہاں تک رہا مقدس کریم کا معاملہ تو معزول کرنے کے بعد اسے اس دوران کا معاوضہ ادا کر دینا۔ ہم اسے بھی ڈان سینٹر میں شامل کرسکتے تھے لیکن کوئی فائدہ نہیں۔ اول تو یہ کہ وہ تمہارا ہی ایک پرزہ ہے اور پھر اس میں کوئی ایسی صلاحیت نہیں ہے جس کی بناء پر وہ ڈان سینٹر کے لئے کارآمد ثابت ہوسکے۔ جبکہ رانا جمال اس سلسلے میں ہمارے لئے بہت بہترین ہے۔ دوسری بات یہ کہ جہانگیر خان کو تم شاید جانتے ہو یا نہیں جانتے تو میں تمہارا تعارف اس سے کرادوں گا۔ جہانگیر خان مقدس کریم کے مضبوط ہو جانے سے بہت دلبرداشتہ ہے۔ اگر آٹو سٹی مقدس کریم کے ہاتھوں سے نکل جاتا ہے تو سب سے زیادہ خوشی جہانگیر کو ہوگی۔ جہانگیر اپنے نئے کام میں خاصا مستحکم ہوگیا ہے۔ اسے اس سے غرض نہیں ہوگی کہ آٹو سٹی کس کے پاس جاتا ہے لیکن اگر ہم اس سے سودے بازی کریں اور اسے پیشکش کریں کہ مقدس کریم کو ہم منظر عام سے ہٹا دیتے ہیں تو وہ ڈان سینٹر کا باآسانی ممبر بن جائے گا اور یہ کام تمہارا نہیں بلکہ میرا ہوگا۔ اس طرح ہم دو مضبوط ممبر ڈان سینٹر کے لئے حاصل کرلیں گے یوں سمجھ لو کہ ڈان سینٹر کی طرف سے مجھے ان دونوں کو ٹریپ کرنے کی ہدایت ہے اور میں ابھی تک یہ کام نہیں کرسکا ہوں لیکن اب مجھے اس میں آسانی حاصل ہو جائے گی۔ ڈان سینٹر کے اس وقت ہمارے ملک میں چھ ممبر ہیں۔ آٹھ ممبر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ایک مضبوط ٹارگٹ حاصل کرلیں اور ہمیں اس کے بہترین مفادات حاصل ہوں گے۔ چنانچہ سب سے پہلا کام جو تمہارے سپرد کیا جارہا ہے۔ وہ یہ ہے کہ تم مقدس کریم کو معزول کردو اور اس سے حساب کتاب کرلو باقی کسی سلسلے میں تمہیں پریشانی نہیں ہوگی اطمینان رکھنا۔" میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی ظاہر ہے سب کچھ اسی کے ایما پر ہو رہا تھا۔ میرا اس میں مداخلت کرنا بالکل ممکن نہیں تھا اس وقت دانش منصور کے تمام سرمائے کا مالک صحیح معنوں میں کاظم شاد تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی دانست میں ایک معمولی سے آدمی کو دانش منصور بنا دیا تھا۔ غرض یہ کہ مجھے اس میں کسی قسم کا کوئی تردد نہیں ظاہر کرنا تھا۔" تاہم میں نے اپنے لئے بھی ایک کام کیا اور مسکراتے ہوئے میں نے کاظم شاد سے کہا۔

شاد صاحب ظاہر ہے جو کھیل آپ نے شروع کیا ہے اس میں کہیں بھی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں میں سر اٹھا سکوں اور آپ یہ بھی سمجھ لیجئے کہ میری فطرت عام آدمیوں سے بالکل مختلف ہے جب آپ کی دوستی میں نے قبول کرلی اور آپ نے مجھے یہ حیثیت دے دی تو یہ سمجھ لیجئے کہ میں صرف آپ کے لئے کام کروں گا۔ لیکن اپنی ذات کے لئے بھی کچھ چاہتا ہوں جس میں آپ کو میری مدد کرنا ہوگی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"ضرور کہہ کر تو دیکھو میں نے تمہارے لئے لاکھوں منصوبے بنالئے ہیں۔ ابھی کچھ عرصے کے بعد تم دیکھو گے کہ اس ملک میں تمہارا نام کس حیثیت سے منظر عام پر آئے گا۔ بڑے بڑے وزیروں کی سرمایہ داروں کی اور ایسے عہدے داروں کی دعوتیں کرنا ہوں گی تمہیں جو ہمارے کام آسکتے ہیں۔ تحائف کا ایک عظیم سلسلہ شروع کیا جائے گا اور اس طرح وہ سب تمہارے دوست بن جائیں گے پھر اس کے بعد جانتے ہو کیا ہو گا تمہیں ڈان سینٹر کے ان ممبروں میں جگہ ملے گی جو مشیر کہلاتے ہیں۔ ان میں بھی کئی درجے ہیں اور بڑے سے بڑا درجہ حاصل کرنے کے لئے بہت سے بڑے کام کرنا ہوتے ہیں۔ میں خود عمر کی اس منزل میں ہوں جہاں بہت زیادہ بھاگ دوڑ نہیں کی جاسکتی لیکن دانش میرے دوست میں نے تمہیں اپنا آئیڈیل بنایا ہے اور اس آئیڈیل کو میں وہی حیثیت دلاؤں گا جو میرے دل میں ہے۔" میں نے ایک بار پھر شکر گزار نگاہوں سے کاظم شاد کو دیکھا اور کاظم شاد فوراً" بولا۔

"ہاں تم کیا کہنا چاہتے تھے مجھے اس کے بارے میں بتاؤ۔"

"مٹھل شاہ کا کیا ہوا۔ اس کے بارے میں آج تک میرے ذہن میں تشویش موجود ہے۔" کاظم شاد نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

"تمہارا کہنا ہے کہ مٹھل سے تمہارا عقیدت کا رشتہ تھا یا اس کے علاوہ بھی اور کوئی بات تھی۔"

"نہیں۔ صرف وہی جو میں نے آپ سے کہا۔"

"تو پھر اب تو عقیدت کا یہ رشتہ میری جانب منتقل ہو جانا چاہیے۔ مٹھل شاہ نے ہو سکتا ہے۔ تمہیں کوئی روحانی سکون پہنچایا ہو۔ لیکن روح کا تعلق بھی جسم ہی سے ہوتا ہے اور جسمانی اور ذہنی سکون سب سے بڑا سکون تصور کیا جاسکتا ہے۔ تم یہ کیوں نہیں سوچتے کہ اس وقت تم اس ملک کے بہت بڑے سرمایہ دار ہو۔ بے شمار افراد کی نگاہوں کا مرکز اور یہ سب کچھ میں نے تمہیں دیا ہے۔"

"میں نے اس سے انکار نہیں کیا۔ لیکن ذہن میں تجسّس کے جذبے اگر قائم رہیں تو بہت سے معاملات میں رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔"

"ٹھیک ہے مٹھل شاہ کی کہانی میں تمہیں سنائے دیتا ہوں۔ درحقیقت مٹھل شاہ ایک مشکوک شخصیت تھا غالباً" اس نے مختلف ممالک میں کسی قسم کی کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ یقین کرو اس کی مکمل تفصیل مجھے بھی نہیں معلوم۔ ڈان سینٹر کے لئے البتہ وہ نہ صرف مشکوک بلکہ اس کے بارے میں طے کیا گیا تھا کہ اسے منظر عام سے ہٹا دیا جائے چونکہ مقامی طور پر ڈان سینٹر کی سربراہی میں کرتا ہوں اس لئے یہ ذمہ داری میرے شانوں پر ہی ڈال دی گئی۔ اور میں نے ایک طویل عرصے کی منصوبہ بندی کے بعد اس کے آستانے پر حملہ کرایا اور کوشش کی کہ اسے وہیں ختم کر دیا جائے لیکن کمبخت نجانے کیسے وہاں سے نکل گیا ہماری تمام تر معلومات کے مطابق وہ زخمی ضرور ہوا تھا لیکن مرا نہیں تھا ہم نے اسے ملک کے گوشے گوشے میں تلاش کرایا یہ معلومات کرانا چاہیں کہ زخمی ہونے کے بعد وہ کہاں پہنچا ہے اور اس کی موجودہ کیفیت کیا ہے لیکن نہیں پتا چل سکا یوں سمجھ لو کہ وہ روپوش ہے اور یہ بات کم از کم میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ اس ملک میں نہیں ہے۔ بلکہ انتہائی خفیہ طریقے سے نکل بھاگا ہے کیونکہ مجھے اس کے بارے میں مفصل تفصیلات حاصل نہیں ہیں اس لئے میں دعوے سے نہیں کہہ سکتا کہ اس کی اپنی بین الاقوامی حیثیت کیا تھی۔

لیکن بہر حال اس بات کی تصدیق ڈان سینٹر بھی کر چکا ہے کہ مٹھل شاہ زندہ ہے اور اب اس ملک میں نہیں ہے اسی طرح میری ذمہ داریاں کچھ کم ہو گئی ہیں ورنہ ابتدا میں اس کی تلاش کی ذمہ داری مجھے ہی سونپی گئی تھی اور میں نے پورے اعتماد سے یہ رپورٹ پیش کر دی تھی کہ وہ اب اس ملک میں نہیں ہے۔ یہ ہے مٹھل شاہ کی کہانی۔ بلکہ کچھ دن رک جاؤ میں اگر ڈان سینٹر کو یہ بات بتا دوں کہ مٹھل شاہ تم سے کیا رشتہ رکھتا تھا تو ڈان سینٹر یقینی طور پر تمہارے ذریعے اسے حاصل کرنا چاہے گا اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ابھی ایسا نہیں کروں گا کیونکہ اس طرح میرے دوسرے پلان فیل ہو جائیں گے۔ البتہ تم خود کو ذہنی طور پر کے لئے تیار رکھنا کہ مٹھل شاہ کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں یہ عمل کرنا ہے۔ ڈان سینٹر کے لئے ہم جو کچھ بھی کریں گے اس کے نتائج بہت ہی شاندار نکلیں گے دانش منصوریوں سمجھ لو کہ تمہیں ساری دنیا میں استحکام حاصل ہو جائے گا۔" میں نے دلچسپی سے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کی ہدایت پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں شاد صاحب مطمئن رہیں میں

Scanned and Uploaded by Nadeem

آپ کی پسند کے مطابق ہی کام کروں گا۔"

"آٹو سٹی کے مسئلے کو سب سے پہلے حل کرنا ہے مقدس کریم سے گفتگو شروع کردو۔ اس گفتگو کا ایک منصوبہ بنائے لیتے ہیں تم اس سے کہو کہ آٹو سٹی کے لئے وہ کوئی ایسا کارنامہ سرانجام نہیں دے سکا جو باعث دلچسپی ہوتا۔ چنانچہ تم اسے اس سے ہٹا کر کوئی اور ذمہ داری سونپنا چاہتے ہو۔ فی الحال اس سے کہو کہ وہ آٹو سٹی سے دست بردار ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرلے۔

بہت مختصر وقت کے بعد اسے نیا کام سونپا جائے گا۔ میں نے تمہیں برازیل کے بارے میں تفصیلات بتائی تھیں۔ اس وقت برازیل تمام گاڑیوں کے آٹو پارٹس بہت تیزی سے تیار کر رہا ہے۔ اور اس صنعت میں ترقی حاصل کرتا جارہا ہے۔ دنیا کے بیشتر ممالک اب جاپانی آٹو پارٹس کی بجائے برازیل سے آٹو پارٹس امپورٹ کر رہے ہیں۔ میں یہ شعبہ اپنے ہاتھ میں لے لینا چاہتا ہوں فی الحال آٹو سٹی کے تحت ہم یہ کام نہیں کریں گے لیکن بعد میں اس کاروبار کو آٹو سٹی میں ضم کر دیں گے۔ تم مقدس کریم کو ایسا ہی کوئی فریب دے سکتے ہو۔ بعد میں ہم اسے پوچھیں گے ہی نہیں۔ ظاہر ہے اس کا ہم پر کوئی کلیم نہیں ہوگا یہ تو کاروبار ہے سمجھ رہے ہو ناتم۔"

"ہاں میں سمجھتا ہوں۔"

"تو بس یوں سمجھ لو کہ ان حالات کے تحت تمہیں مقدس کریم سے ملاقات کرکے اسے یہ تفصیلات بتانی ہیں۔"

"ٹھیک ہے۔ یہ ملاقات کب کرنی ہے؟"

"میرا خیال ہے کل تم یہ ملاقات کرسکتے ہو۔"

"بہت شکریہ میں آپ کی اس ہدایت کے مطابق عمل کروں گا" میں نے جواب دیا اور کاظم شاد مسکرا کر گردن ہلانے لگا۔ وہ چلا گیا لیکن میرے لئے سوچنے کو بہت کچھ چھوڑ گیا تھا۔ پہلی بار مشعل شاہ کے بارے میں یہ اطلاع باوثوق ذرائع سے ملی تھی کہ وہ زندہ ہے۔ مجھے بے پناہ خوشی ہو رہی تھی۔ میں اپنے مقصد میں خاصی کامیابی حاصل کرچکا تھا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی کاظم شاد نے جو منصوبہ بتایا تھا اس پر مجھے تھوڑی سی تشویش ہوگئی تھی۔

مقدس کریم کو اس کی جگہ سے ہٹا کر رانا جمال کو اس کی جگہ لانا تھا۔ یہ خاصہ اہم کام تھا اور اسے انجام دینے کا مقصد یہ تھا کہ کاظم شاد کے منصوبوں میں پہلی بار ایک عملی کام کا آغاز ہوگا۔ مجھے بہت غور کرکے یہ فیصلہ کرنا تھا کہ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔ رشید ناگی سے مشورہ بھی بے حد ضروری تھا۔

☆☆☆☆

٭

مجھے کاظم شاد کی کار اندر آتی ہوئی نظر آئی۔ اس کار کو دیکھ کر یہ کیفیت اور بوجھل ہوگئیں نجانے کیوں کاظم شاد کی صورت ہی سے نفرت کا احساس ہوتا تھا۔ یہ شخص اپنی دانست میں میرا مالک بن بیٹھا ہے۔ اسے بہت جلد ٹھکانے لگانا ہوگا میں نے سوچا اور کاظم شاد کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روزی کے ساتھ میرے کمرے میں آگیا۔ اب اسے یہ حق حاصل تھا کہ مجھے اطلاع دیے بغیر یہاں آسکتا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا شیطان کا استقبال شیطانی جذبے کے ساتھ ناگزیر ہے۔ کاظم شاد نے مجھ سے پر جوش مصافحہ کیا اور بولا.........."

"تقدیر کے ستارے تمہارے پیشانی پر آویزاں ہوگئے ہیں مائی ڈیر دانش منصور جو کام ہم کر رہے ہیں اس میں ہماری توقع سے کہیں زیادہ کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ ایک ایسی بات ہوئی ہے جس کا کوئی جواب نہیں.........."

"کیا.......... مسٹر کاظم شاد؟" میں نے سوال کیا۔

"بھئی کافی منگوالو اپنی اس خوبصورت سیکریٹری سے۔" کاظم شاد نے کہا اور میں نے روزی کو بلا کر اس سے کافی کے لیے کہہ دیا۔

"رانا جمال کے سلسلے میں' میں تمہیں بتا چکا تھا کہ وہ آٹو سٹی کے مسئلے پر کام کرنے پر آمادہ ہے۔ دوران گفتگو کچھ ایسا معاملہ ہوگیا بس یوں سمجھ لو کہ ہماری بے شمار مشکلات کا حل ہمیں مل گیا.........."

"کیا.........." میں نے سوال کیا۔

"رانا جمال اس بات سے خوش تھا کہ آٹو سٹی میرا مطلب ہے وہ سارا کاروبار جہانگیر کاں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ لیکن اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ جہانگیر کے ہاتھ سے نکلا ہوا کاروبار اس کے ہاتھ میں آسکتا ہے۔ اور اب جب کہ آٹو سٹی اس کے ہاتھ میں پہنچنے کا امکان پیدا ہوگیا تو وہ خوشی سے دیوانہ ہوگیا ہے اور اس نے مجھ سے آٹو سٹی خریدنے کی پیشکش کر دی ہے.........."

"خوب۔"

"آج تمہارا پروگرام مقدس کریم سے ملنے کا تھا۔ میرا خیال ہے آج ہی اس سلسلے میں مفصل گفتگو کر لو۔ کوئی وقت باقی نہ رہ جائے۔ یہ کام تمہیں نہایت خوش اسلوبی سے انجام دینا ہے۔ اس طرح یہ فائدہ ہوگا کہ آٹو سٹی مکمل طور پر تمہاری تحویل میں آجائے گا۔ اور اس کا سودا کرنے میں ہمیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ یہ کام چند روز کے اندر اندر نمٹ جائے گا۔ رانا جمال اس میں گہری دلچسپی لے رہا ہے۔"

"ٹھیک ہے مسٹر کاظم شاد میں آج ہی مقدس کریم سے گفتگو کرکے اس مسئلے کو ختم کیے لیتا ہوں۔ آپ کسی اچھے سے وکیل کا سہارا حاصل کرلیں۔"

"اس ساری ذمہ داری کو تم مجھ پر چھوڑ دو۔ مقدس کریم کو ذرا ٹٹول کر دیکھو وہ کیا کہتا ہے۔"

"وہ مجھ سے انحراف نہیں کرے گا۔"

"دو گھونٹ کافی کے بھرنے کے بعد میں کھسکتا ہوں اور تم اپنا کام شروع کردو۔ رات کو ساڑھے نو بجے میری اور تمہاری ملاقات ہوگی میں جگہ کا تعین خود کرلوں گا۔ اور ٹیلیفون پر اطلاع دے دوں گا۔"

"اوکے مسٹر کاظم شاد۔" کافی پی کر کاظم شاد میرا وقت مزید ضائع کیے بغیر رخصت ہوگیا۔ بہت سے خیالات ذہن میں آئے اور اس کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ مقدس کریم سے رابطہ قائم کیا جائے اس سے گفتگو کرنے کے لیے میں نے طریقہ کار سوچ لیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد میری کار آٹو سٹی میں داخل ہوگئی۔ مقدس کریم موجود تھا۔ الیاس بھائی بھی وہیں پر موجود تھے۔

میں نے الیاس بھائی کی موجودگی کو نظر انداز کر دیا اور مقدس کریم کو لیے ہوئے

Scanned and Uploaded by Nadeem

ایک ایسے تنہا کمرے میں پہنچ گیا جہاں میرے اور اس کے علاوہ کوئی موجود نہیں تھا۔ میں نے اسے سامنے بٹھاتے ہوئے کہا۔

"مقدس کریم یہ بات تو تمہارے علم میں ہے کہ جو کچھ ہے وہ ان بنیادوں پر ہوا ہے جن میں مجھے کچھ لوگوں کی دشمنیاں بھی مول لینی پڑی ہیں۔ اس وقت صورت حال کچھ ایسی ہو گئی ہے کہ بساط پر میرے مہرے الٹے چلنے لگے ہیں۔ میں ان مہروں کو سیدھے راستے پر لانا چاہتا ہوں اور اس کے لیے مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔" مقدس کریم نے عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

"بس دانش منصور صاحب اس سلسلے میں بلاوجہ اپنے جذبات کا اظہار کریں گے تو اچھا محسوس نہ ہوگا یوں سمجھ لیجیے کہ میں آپ کے جسم کا ایک حصہ ہوں اور آپ اس حصے کو جس رخ پر موڑنا چاہیں گے اسے کوئی دقت نہیں ہوگی۔ یہ صرف الفاظ نہیں ہیں ایک سچائی ہے۔"

"میں بھی یہی چاہتا ہوں مقدس کریم صاحب کہ تم میری نیت پر ذرہ برابر شبہ نہ کرو۔ جو کچھ میں کہوں اسے وقت کی مصلحت سمجھو۔"

"میں سمجھتا ہوں بتائیے کیا مسئلہ ہے۔"

"تمہارا رابطہ آٹو سٹی سے منقطع کرنا چاہتا ہوں۔"

"کر دیجیے۔" مقدس کریم نے پر اعتماد لہجے میں کہا۔

"اور اس کی وجہ یہ ہے کہ کچھ دشمنوں کو نیچا دکھانا مقصود ہے۔"

"میں آپ کے ساتھ ہوں دانش منصور صاحب۔"

"بس یوں سمجھ لو' ہم ایک دو دن کے اندر اندر سارے حساب کتاب کرلیں گے' اس کے بعد تمہیں اپنی محنت کا پھل مل جائے گا۔ میں کسی کا ادھار نہیں رکھتا۔ یہ تمام سودے خوش اسلوبی سے طے کرلیں گے۔ اور اس کے بعد تم کاروباری دنیا کے ہنگاموں میں گم ہو جاؤ گے" لوگ تم سے پوچھیں گے کہ یہ کیوں ہوا؟ تم انہیں یہی جواب دو گے کہ دانش منصور صاحب کے سرمائے سے آٹو سٹی قائم ہوا تھا یہ سرمایہ ان کی ملکیت ہے اور آٹو سٹی کے بارے میں مناسب فیصلے کرنا ان کا حق۔ انہوں نے جو چاہا کیا اور تم اپنے طور پر اپنی نئی زندگی کا آغاز کرو گے۔"

"جی دانش منصور صاحب مجھے کوئی معاوضہ درکار نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آٹو سٹی ہے۔"

"دیکھو مقدس کریم بھی ایسی بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے جو میرے ذہن کو ناگوار گزرے۔ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ ہی اس وقت مناسب ہے اور آخری لفظ جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ سب ایک کہانی ہوگی۔ اس کا ایک پس منظر ہے۔ بس یہ کہانی مکمل ہو جائے اس کے بعد تمہاری حیثیت اپنی جگہ ہوگی........"

"دانش منصور صاحب خلوص دل سے ہر قسم کے تعاون کے لیے تیار ہوں مجھے کوئی لالچ نہیں میرے لیے کیا یہ کافی نہیں کہ جہانگیر خان نے مجھے انتہائی پستیوں میں دھکیل دیا تھا۔ آپ نے بلندیوں پر بٹھا دیا اور اب' اب جو کچھ بھی آپ کریں گے وہ یوں سمجھ لیجیے کہ میرے لیے کسی بھی طور ناقابل قبول نہیں ہوگا۔"

"تو پھر ٹھیک ہے بہت جلد میں تم سے اس مسئلے میں سارے کام کرالوں گا۔"

"میں ہر وقت تیار ہوں۔" مقدس کریم نے جواب دیا۔ مقدس کریم کو میں نے یہاں سے باہر ہٹا دیا اور پھر اس جگہ سے رشید ناگی سے رابطہ قائم کیا۔ تھوڑی دیر کے بعد اس میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ میں نے رشید ناگی سے کہا۔

"رشید اس وقت چند ایسے اہم کام کرنے ہیں جو بے حد ضروری ہیں۔"

"سر فرمائیے!" رشید ناگی نے مستعد ہو کر کہا۔

"رانا جمال کو جانتے ہو؟" میں نے سوال کیا اور دوسری طرف چند لمحات کے لیے خاموشی طاری ہو گئی۔ پھر رشید ناگی نے کہا۔

"خیریت دانش منصور صاحب........"

"رانا جمال کو کسی طرح تلاش کرنا ہے۔ اس وقت اس کا مالی طور پر قلاش ہو جانا ہمارے بہت بڑے منصوبے کے لیے کارآمد ثابت ہوگا۔" رشید ناگی کی آواز ایک لمحے کے لیے پھر بند ہو گئی۔ پھر اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"بہت دلچسپ بات ہے۔ اور بہت ہی عجیب سر۔"

"کیا مطلب........؟"

"یوں سمجھ لیجیے رانا جمال تلاش ہونے ہی والا ہے۔ ذرا سی تفصیل بتانی پڑے گی

Scanned and Uploaded By Nadeem

آپ کو۔ فون پر مناسب ہوگی یا براہ راست ملاقات کروں۔"

"نہیں رشید ناگی ابھی تم سے ملاقات نہیں کی جاسکتی۔ تفصیل فون پر ہی بتادو۔"

"کہاں سے بول رہے ہیں سر.........."

"آٹو سٹی سے۔ اور اس وقت مقدس کریم کے خاص کمرے میں تنہا ہوں۔"

"گڈ۔ تو پھر کوئی پرابلم نہیں ہے۔ بات یہ ہے سر کہ رانا جمال پر آج کل میں کام کر رہا ہوں۔ سہیل اعظم نامی ایک شخص رانا جمال کا فنانس منیجر بنا ہوا ہے۔ اور یہ آدمی ہمارا ہے۔ میں نے اس کے ذریعے کافی عرصے سے رانا جمال کے بارے میں معلومات حاصل کر رکھی ہیں اور مجھے اس کے ایسے ایسے راز معلوم ہوچکے ہیں جو اسے تباہی کے غار میں دھکیلنے کے لیے کافی ہیں۔ کچھ عرصے پہلے اس نے بیس کروڑ روپے کا ایک گھپلا کیا تھا۔ اور حکومت سے جعل سازی کی تھی۔ اس سے براہ راست حکومت کے خزانے پر ضرب پڑی تھی۔ اور اس سلسلے میں جب ایک تحقیقاتی کمیٹی قائم کی گئی تو اس نے ایک شخص کو قتل بھی کرا دیا تھا جو اس گھپلے کا انکشاف کرسکتا تھا۔ یہ تمام ریکارڈ اس کے پاس موجود تھا۔ سہیل اعظم نے حاصل کرلیا۔ چنانچہ سر اب ہم اس کے خلاف فائل کھولنے ہی والے تھے کہ آپ نے اس کا نام لے دیا اس دلچسپ اتفاق پر مجھے حیرت ہو رہی ہے۔" میں خیز انداز میں رشید ناگی کا یہ انکشاف سن رہا تھا پھر میں نے کہا۔

"تم اس سے گفت و شنید کب شروع کرو گے.........؟"

"بس یوں سمجھ لیجیے کہ بالکل تیار تھا۔"

"اس کے علاوہ کیا تمہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ رانا جمال کی مالی حیثیت کیا ہے۔"

"جی جناب کافی گفتگو ہوئی ہے سہیل اعظم سے اور میں اس کا پورا پورا حساب کتاب رکھتا ہوں۔ اس کے پاس تین کمپنیوں کے شیئرز ہیں اور وہ ان کے ذریعے کچھ کما رہا ہے۔"

"کون کون سی کمپنیاں ہیں.........؟" میں نے سوال کیا اور رشید ناگی نے مجھے ان کی تفصیلات بتائیں۔

"رشید ناگی رانا جمال کو چند روز کے اندر اندر بالکل کنگال کر دینا ہے۔ میرا شا

ہے۔ اس سلسلے میں تم کچھ اخراجات بھی کرسکتے ہو۔"

"یقیناً" جناب میرا خیال ہے ہم ان شیئرز کے بھاؤ گرا سکتے ہیں۔"

"بس اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں رانا جمال پر صرف کردو اور میرے پاس اس کے لیے بہت زیادہ وقت نہیں ہے۔ یہ سب کچھ تین دن کے اندر اندر ہو جانا چاہیے۔"

"ہو جائے گا چیف" رشید ناگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا۔ اسی رات ساڑھے نو بجے میری ملاقات کاظم شاد سے ہوئی۔ بہت خوش تھا اور خود ہی اس نے ٹیلیفون کرکے مجھے اس جگہ طلب کیا تھا۔

"یہ ہم نے نیا ٹھکانہ بنایا ہے اپنی ملاقاتوں کے لیے۔ دنیا سے ہٹ کر ہے اور یہاں صرف ہمارے اور تمہارے درمیان منصوبے کار فرما ہوں گے۔ کیا خیال ہے کیسی جگہ ہے۔"

"بہت مناسب ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"کہو مقدس کریم سے کیا گفتگو ہوئی.........."

"میں نے اسے تمام کارروائی کی اطلاع دے دی ہے۔ ظاہر ہے وہ انکار کیسے کرسکتا ہے۔"

"ویری گڈ۔ کل دن میں، میں تمہاری ملاقات خلیل بیگ سے کراؤں گا۔ خلیل بیگ صاحب میرے بہت ہی قدیم ساتھی ہیں یوں سمجھ لو میرے سارے معاملات میں قانونی دیکھ بھال کرنے والے۔ غالباً تم نے ان کا نام سنا ہوگا.........."

"اتفاق سے نہیں سنا.........."

"بہت بڑے ایڈووکیٹ ہیں۔ بہر طور مقدس کریم سے یہ سارے معاملات انہی کے ذریعے طے ہوں گے اور کل ہی تم ان سے ملنے کے بعد مقدس کریم کو اپنے ہی پاس اپنی کوٹھی میں طلب کرلو۔ اور سارے معاملات طے کرلو۔ بعد میں وہ عدالتی کارروائی کرتے رہیں گے۔ ہمارا کام اس کے بعد مکمل ہو جائے گا۔"

رشید ناگی نے ایک دن رات کے وقت مجھے اطلاع دی کہ رانا جمال فوری طور پر ملک چھوڑ کر فرار ہوگیا ہے۔ پولیس نے اس کے خلاف کارروائیوں کا آغاز کر دیا ہے۔

لیکن اسے ملک سے باہر نکالنے میں رشید ناگی کا ہی ہاتھ تھا اور اسکے عوض رشید ناگی کو ایک بہت بڑی رقم رانا جمال سے موصول ہوئی تھی۔ دوسرے ہی دن صبح کے اخبارات نے اس کی تصدیق کر دی۔ رانا جمال ایک بہت بڑے فراڈ کے سلسلے میں پولیس کو مطلوب تھا۔ اس پر ایک قتل کا الزام بھی عائد تھا۔ یہ انکشاف بڑا سنسنی خیز تھا اور میں کاظم شاد کا انتظار کر رہا تھا جو تقریباً" سوا نو بجے میرے پاس پہنچ گیا۔ بری طرح گھبرایا اور بوکھلایا ہوا تھا کہنے لگا۔

"یہ کیا ہوگیا۔ رانا جمال نے تو سارے سودے مکمل کر لیے تھے۔ .... اچانک ہی .... یہ سب کچھ ہوگیا۔ اوہو اوہو دانش تم نہیں سمجھتے کہ اس طرح ہم چوپٹ ہوگئے۔ میں نے تو ڈان سینٹر سے بہت سے وعدے کیے تھے اور اس پہلے کام کو تصدیق کے طور پر پیش کرنا تھا مجھے۔ دراصل پچھلے کچھ دنوں سے ڈان سینٹر کی میری مقبولیت کم ہوتی جارہی ہے۔ اور مجھ سے مسلسل یہ کہا جارہا ہے کہ میں مطلوبہ ہدف حاصل کرنے میں ناکام رہا ہوں اور میرے ساتھ ممبروں کی تعداد بہت کم ہے۔ میں نے ڈان سینٹر کو بڑے بڑے یقین دلائے تھے۔ آہ تم تصور نہیں کرسکتے کہ اس طرح مجھے کتنا دھچکا پہنچا ہے۔ رانا جمال اگر گرفتار ہوگیا تو میں اور بھی بہت سی مشکلات کا شکار ہو جاؤں گا۔" میں خاموشی سے کاظم شاد کی صورت دیکھنے کے علاوہ اور کیا کرسکتا تھا۔ اس نے کہا۔

"ادھر آٹو سٹی کا مسئلہ ایک بار پھر کھٹائی میں پڑ گیا۔ اس پر تو میں نے بہت سے سودے بھی کر ڈالے تھے۔ بہت سے لوگوں نے مجھے رقومات بھی پیش کر دی تھیں اور بنیادی طور پر وہی لوگ ہیں جنہیں میں مستقبل میں ڈان سینٹر کا ممبر بنانا چاہتا تھا۔ میری ساکھ بھی خراب ہوگئی۔ آہ رانا جمال کمبخت مجھ سے مل تو لیتا مجھے اس کی مدد کرنے میں کوئی الجھن نہ ہوتی بہت کچھ کرسکتا تھا میں اس کے لیے لیکن اس کی گمشدگی نے سارا کھیل بگاڑ دیا ہے۔" کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہو رہا مجھے۔ میں نے ان تمام باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ بعد میں افسوس بھرے لہجے میں کہا تھا۔

"کاش کاظم شاد صاحب میں بھی ان معاملات میں اتنا ہی ذہین ہوتا کہ آپ کو کوئی بہتر مشورہ دے سکتا۔" کاظم شاد چونک کر مجھے دیکھنے لگا۔ گھورتا رہا اور پھر اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا۔

"محتاط رہو کسی سے ملنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ میں بھلا کسی سے کیوں ملتا۔ سارے کام باآسانی ہو رہے تھے۔ کاظم شاد کن مصروفیات میں تھا اس کا تو مجھے علم نہیں ہوسکا تھا لیکن اسی رات کلب میں مجھے بہت سی باتیں معلوم ہوئیں۔ کاظم شاد پر چاروں طرف سے قیامت ٹوٹ پڑی تھی اور وہ بری طرح پریشان تھا۔ ادھر رشید ناگی اپنا کام کر چکا تھا۔ کاظم شاد نے غالباً" برازیل کی آٹو پارٹس کی ایجنسی کے سلسلے میں بھی کافی کام کرلیا تھا۔ لیکن رشید ناگی نے شاہنواز کی مدد سے یہ مسئلہ بھی حل کرلیا اور اس نے مجھے دوسرے ہی دن اس بارے میں اطلاع دی۔ اب ہمیں کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جسے اس کاروبار کا سربراہ بنا دیا جائے۔"

میں نے بہت سے لوگوں کے بارے میں سوچا رفیق احمد جاگیردار بھی میرے ذہن میں آئے لیکن وہ نیک آدمی تھے اور ایسے خطرات کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ اس کے علاوہ ان کے داماد کا معاملہ بھی تھا لیکن یہ لوگ اس پائے کے لوگ نہیں تھے کہ میں انہیں کسی خطرے میں مبتلا کرسکتا پھر اچانک ہی میرے ذہن میں شمشاد بیگ آگیا تھا۔ شاطر آدمی تھا اور ان لوگوں کے پائے کی شخصیت چنانچہ میں نے اسے ٹیلی فون کرکے اپنے پاس طلب کرلیا ہے۔ شمشاد بیگ بڑی خوشی سے میرے پاس پہنچا تھا اور میں نے اس سے اس بارے میں گفتگو کی تھی وہ ہاتھ ملاتے ہوئے کہنے لگا۔

"اوہ دانش منصور صاحب میں اسے اپنی خوش بختی کی انتہا سمجھتا ہوں کہ آپ نے میرے بارے میں اس انداز سے سوچا۔ یقین کیجئے یوں لگتا ہے جیسے میری تقدیر کا ڈوبا ہوا ستارا پھر سے ابھرنے لگا ہو میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس قابل سمجھا۔"

"اگر آپ پسند کریں شمشاد بیگ تو میں اس سلسلے میں آپ کی مکمل رہنمائی کرسکتا ہوں۔ لیکن اس کے کچھ ایسے طریقہ کار ہوں گے جن پر ممکن ہے آپ کو اعتراض ہو۔"

"یوں سمجھ لیجئے دانش منصور صاحب اگر بات ایسی بھی ہو جو کسی بھی شخص کے لیے قابل قبول نہ ہو تو میں اس سلسلے میں گردن جھکا کر آپ کے احکامات کی تعمیل کروں گا۔" شمشاد بیگ نے کہا اور میں پر خیال نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔ چند لمحات سوچتے رہنے کے بعد میں نے کہا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"تو سنیئے شمشاد بیگ صاحب برازیل سے آٹو پارٹس برآمد کرنے کے مکمل اختیارات صرف آپ کو مل جائیں گے آپ ایک ادارے کے تحت انہیں امپورٹ کریں گے۔ پورے ملک کے واحد نمائندے ہوں گے آپ اور بظاہر یہ سارا کاروبار آپ کا ہوگا لیکن درپردہ ایک اور معاہدہ ہوگا۔ جس کے تحت میں کسی بھی وقت آپ سے یہ سارے اختیارات لے سکتا ہوں۔ اس سلسلے میں تمام تر سرمایہ میرا ہوگا۔ آپ کو جو آمدنی ہو آپ اس میں سے ستر فیصد لے سکتے ہیں تیس فیصد میرا حصہ ہوگا۔ اس کے علاوہ اگر اس سلسلے میں کوئی نقصان ہوتا ہے تو اس کی مکمل ذمہ داری میں قبول کرتا ہوں آپ کا اس میں کوئی نقصان نہیں ہوگا۔ کبھی اور کسی بھی حالت میں اس سرمایہ کاری کے سلسلے میں میرا نام نہیں آنا چاہیے۔ بتائیے آپ ان شرائط پر یہ کام شروع کرنے پر آمادہ ہیں۔"

"ناقابلِ یقین شرائط ہیں دانش منصور صاحب اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ نے مجھ جیسے ناچیز کو اس کے لیے کیسے منتخب کیا ہے۔"

"گویا آپ تیار ہیں۔"

"خلوصِ دل سے۔" شمشاد بیگ نے کہا۔

"ہوسکتا ہے شمشاد بیگ صاحب کچھ عرصے کے بعد آپ کو کسی ایسے بین الاقوامی ادارے کا رکن بننا پڑے۔ جس کے بارے میں آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔ شمشاد بیگ نے گردن جھکا کر کہا........"

"بات درحقیقت یہ ہے دانش منصور صاحب کہ میں بہت چھوٹا سا کاروباری ہوں میں نے آج تک کوئی ایسا کام نہیں کیا جس کی بنا پر میری بین الاقوامی ساکھ ہو یہی وجہ ہے کہ میں نے کبھی ایسے کسی ادارے کا رکن بننے کے بارے میں غور بھی نہیں کیا۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا کوئی ذی ہوش اس سے انکار کرسکتا ہے۔ نہیں دانش صاحب یوں سمجھ لیجیے کہ ان حالات میں، میں صرف وہ عمل کروں گا جس کا حکم آپ سے ملے گا۔"

"تو پھر ہمارے اور آپ کے درمیان یہ معاہدہ مکمل ہے اس کے کاغذات وغیرہ تیار کرلیے جائیں گے آپ کو فوری طور پر انتظامات شروع کر دینے چاہئیں۔ اور میں بوقت ضرورت آپ سے رپورٹ طلب کرلوں گا۔ یوں سمجھیے ہمارے اور آپ کے درمیان یہ معاملہ بالکل طے ہوگیا۔ جہاں تک اس سلسلے میں سرمائے کا مسئلہ ہے تو یہ آپ کا دردِ سر نہیں ہے۔ اس کا ذمہ دار میں ہوں۔" شمشاد بیگ کے پاؤں زمین پر نہیں پڑ رہے تھے مجھے تو خطرہ ہی ہوا کہ کہیں خوشی کے مارے وہ مر نہ جائے بہر حال وہ چلا گیا۔

میری ذہنی کیفیت اب ایسی ہی ہوگئی تھی ان تمام لوگوں سے شدید نفرت کا احساس ہوتا تھا جو ملک کو کھا رہے تھے۔ اپنی ذات کی خوشی کے لیے اپنے سرمائے کو بڑھانے کے لیے ملک میں بسنے والے ہر شخص کو نظرانداز کر دیا گیا تھا۔ لوگ کس طرح مر مر کر جی رہے ہیں ان لوگوں کو اس کی کوئی پروا نہیں تھی۔ مہنگائی آسمان سے باتیں کر رہی تھی۔ مختصر آمدنی والے مسکرانا بھول گئے تھے۔ آہ یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے اس میں سے جس قدر بھی میرے بس میں ہو مجھے اپنا عمل تو کرنا چاہیے۔ دل تو چاہتا تھا کہ وطن میں بسنے والوں کو زندگی کی وہ ساری خوشیاں دے دوں جو زندگی کا حق ہوتا ہے۔ لیکن میں کیا اور میری اوقات کیا۔

☆☆☆☆

Scanned And Uploaded By Nadeem

طویل عرصے سے کلب کا رخ بھی نہیں کیا تھا۔ ادھر کاظم شاد تھا کہ باؤلے کتے کی طرح بھاگا بھاگا پھر رہا تھا۔ اسے گمان بھی نہیں تھا کہ اس نے جو کھیل کھیلا ہے اس کے نتائج اس کے حق میں کس قدر بدتر نکل رہے ہیں۔ بظاہر وہ مجھے اپنا محکوم سمجھتا تھا لیکن میں نے اس کے لیے جو مصیبتیں کھڑی کر دی تھیں وہ اس کے تصور میں بھی نہیں تھا۔ رانا جمال کا معاملہ ایسا ٹھپ ہوا تھا کہ کاظم شاد کے ہوش اڑ کر رہ گئے تھے وہ ڈان کیفے کے بارے میں مجھے بتاتا رہتا تھا کہ وہاں سے کس قدر سخت احکامات موصول ہو رہے ہیں اور وہ مہلت پر مہلت طلب کر رہا ہے۔ لیکن ہر داؤ الٹا پڑ رہا ہے۔ میں بظاہر اس کی باتیں بڑے افسوس کے ساتھ سن رہا تھا کہ کاظم شاد نے ابھی تک میرے سلسلے میں کوئی ایسی بات نہیں سوچی تھی جو میرے لیے باعث تشویش ہوتی میں تو اس کا مہرہ تھا اور وہ اپنے مہرے کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا کہ اب اسے بساط کے کون سے خانے میں آگے بڑھائے سب سے بڑا مسئلہ میرے سرمائے کا تھا اسے استعمال کرنے کے لیے ابھی کاظم شاد کے ذہن میں کوئی تجویز نہیں آئی تھی اور وہ مسلسل میرے دستخطوں کی ایسی نقول تیار کر رہا تھا جو اصل کے مطابق ہوں لیکن چونکہ تجربہ کار آدمی تھا اس لیے کچا کھیل نہیں کھیلنا چاہتا تھا۔ ہاں اب اس کی ذہنی کیفیت پہلے جیسے نہیں تھی۔ پہلے تو زمین پر پاؤں رکھتے ہوئے بھی گریز کرتا تھا لیکن اب ادھر ادھر بھاگا پھر رہا تھا اس کے منصوبے بڑے ہولناک تھے اور مجھے اس کے منصوبوں ہی سے چڑ تھی جن میں انسانیت کے خلاف انتہائی نفرت انگیز تصور تھا اور کسی بھلائی کا کوئی نشان نہیں تھا۔ بہر طور میں اپنے طور پر کام کر رہا تھا۔ کاظم شاد آخری ضربیں لگانے کا خواہش مند تھا۔ ادھر برازیل سے آٹو پارٹس کی ایجنسی کا مسئلہ شاہنواز کی وجہ سے تقریباً حل ہو گیا تھا اور بس یہ دھماکہ بھی ہونے ہی والا تھا سارے انتظامات کر لیے گئے تھے۔ ناگی در پردہ شمشاد بیگ سے رابطہ قائم کیے ہوئے تھا اور وہ سب کچھ کر رہا تھا۔ ناگی سے ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔"

"رشید ناگی کیا تم نے کبھی شاد انڈسٹری کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں؟"

رشید ناگی بے اختیار ہنس پڑا تھا میں نے بھی ہنستے ہوئے اسے دیکھا اور پوچھا۔

"کیوں تمہیں ہنسی کیوں آئی۔"

"سر دراصل میں یہ سوچ رہا تھا کہ اب تک آپ کی نظر اس طرف نہیں پہنچی۔"

"رفتہ رفتہ رشید' رفتہ رفتہ........."

"جی سر شاد انڈسٹریز کے بارے میں مجھے مکمل معلومات حاصل ہیں........."

"کیا کیا تیار کرتا ہے وہ؟" میں نے پوچھا اور رشید ناگی مجھے اس کی تفصیل بتانے لگا میں نے کہا۔

"اس کی اپنی حیثیت کیا ہے........."

"سر اس نے بہت عرصے سے یہ چکر چلایا ہوا ہے جو کچھ وہ تیار کرتا ہے اس کی امپورٹ اس نے اپنے اختیارات سے کام لے کر ملک میں بالکل بند کرا دی ہے۔ اور اس کی مصنوعات خاصی مہنگی قیمت میں فروخت ہوتی ہیں جبکہ اگر ان تمام چیزوں کو امپورٹ کر لیا جائے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ چیزیں ایسی نہیں ہیں کہ ان کی امپورٹ کسی طرح ہماری صنعتی پالیسی کو متاثر کرے گی۔ اگر یہ چیزیں امپورٹ ہو جائیں سر تو شاد انڈسٹریز کی تیار کی گئی مصنوعات سے چوتھائی قیمت پر فروخت ہو سکتی ہیں اور ان سے تاجر بھی منافع حاصل کر سکتے ہیں لیکن چونکہ ان کو امپورٹ پالیسی میں شامل ہی نہیں ہونے دیا گیا اور یہ کارروائی کاظم شاد کی تھی چنانچہ اب کہیں بھی کہیں سے بھی انہیں نہیں منگایا جا سکتا۔"

"اوہو لیکن امپورٹ پالیسی میں ان کی امپورٹ پھر سے درج ہو سکتی ہے۔"

"ہاں اگر مسٹر شاہنواز۔ چاہیں تو ہو سکتا ہے ایسا۔"

"مسٹر شاہنواز صاحب کو اس بارے میں اطلاع دے دو۔ رشید ناگی کی کوششوں سے ایک رات شاہنواز کی کوٹھی پر میں نے ڈنر کیا۔ شاہنواز بہت خوش تھا اور اپنی

Scanned and Uploaded by Nadeem

وزارت کے بہترین دور سے گزر رہا تھا۔ وہ خود بھی باصلاحیت آدمی تھا اور دل میں انسانیت کا درد رکھتا تھا۔ میرا خصوصی طور پر ممنون تھا کیونکہ سارے حالات اس کے علم میں آچکے تھے۔ چنانچہ شاہنواز نے میرا پرجوش خیر مقدم کیا اور اس میٹنگ میں میں نے اسے تمام تفصیلات بتادیں۔ شاہنواز نے کہا۔

"ٹھیک ہے دانش منصور صاحب میں اپنے ذرائع سے کام لے کر پہلے اس سلسلے میں ایک تحقیق مکمل کیے لیتا ہوں پھر ایک باقاعدہ کارروائی ہو جائے گی اور اس کے بعد فوری طور پر یہ مسئلہ ایک میٹنگ میں اٹھا دیتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ میں آپ کی اس خواہش کو مکمل کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ کیونکہ نئی درآمدی پالیسی فوری طور پر اناؤنس ہونے والی ہے۔ آپ مطمئن رہیں آپ کی اس خواہش کی تکمیل ہو جائے گی۔ بڑے اچھے موقع پر آپ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔" شاہنواز سے دیر تک باتیں ہوتی رہیں۔ اور میں وہاں سے خوش اور مطمئن اٹھا تھا۔

کاظم شاد پر مکمل ضربیں لگ رہی تھیں اور وہ بری طرح چکرایا ہوا تھا۔ اس کام میں بھی بہت زیادہ وقت نہیں لگا اور بالا آخر نئی درآمدی پالیسی اناؤنس ہوگئی اور اس میں ان اشیاء کا خصوصی طور پر ذکر تھا جنہیں فری لسٹ کر دیا گیا تھا اور یہ وہی اشیاء تھیں جن کے لیے میں نے شاہنواز سے کہا تھا اور جو شاد انڈسٹریز کی خاص پروڈکشن تھی۔ کاظم شاد دیوانہ ہوگیا نجانے کہاں کہاں بھاگا پھرا لیکن شاہنواز کو پہلے ہی تمام صورتحال سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس نے کوئی لچک پیدا نہیں کی۔ یہاں تک کہ کاظم شاد کی کوششوں سے چھ ان سرمایہ داروں نے اپنی اپنی پروڈکشن بند کر دی جو بقول کاظم شاد کے ڈان سینڈیکیٹ کے رکن تھے نہ صرف پروڈکشن بند ہوگئی بلکہ ان کی فیکٹریوں میں ہڑتال بھی شروع ہوگئی اور انہوں نے دھمکی دی کہ اگر درآمدی پالیسی میں ترمیم نہ کی گئی تو وہ اپنی اپنی فیکٹریاں بند کر دیں گے۔

تھوڑا سا مشکل مرحلہ آگیا تھا جس کے سلسلے میں شاہنواز نے مجھ سے گفتگو کی۔ اور میں نے جواب میں اس سے یہی کہا کہ حکومت کو ان سرمایہ داروں کے سامنے جھکنا نہیں چاہیے بلکہ اپنی پالیسیوں میں مضبوط رہنا چاہیے یہی چیز استحکام کا باعث بن سکتی ہے۔ ورنہ چھوٹے سے چھوٹے مسئلے میں حکومت کے کاموں میں مداخلت کی جائے گی۔ ادھر رشید ناگی سے بھی میں نے مشورہ کیا اور رشید ناگی نے مسکراتے ہوئے کہا..........

"سر تمام صورتحال کا جائزہ لے رہا ہوں اور بساط بھر عمل بھی کر رہا ہوں۔ آپ نے مجھے جو کچھ بنایا ہے بس اب یوں سمجھ لیجئے وہ بن ہی گیا ہوں ورنہ میں اس قدر باصلاحیت نہیں تھا۔"

"کیا مطلب.........؟" میں نے پوچھا۔

"سر ان چھ افراد میں چار تو میرے شکار ہیں اور بھرپور شکار ہیں۔ میں نے ان لوگوں کو نوٹس بھجوا دیئے ہیں اور وہ میرے ان نوٹسوں پر غور کر رہے ہیں۔ اب یہ بات بھی شامل ہو جائے گی کہ فوری طور پر ہڑتالیں ختم کرا دیں اور فیکٹریوں کو اپنے اپنے طور پر کام کرنے کا حکم دیں۔ چنانچہ مجھے یقین ہے کہ چار فیکٹریاں تو کھل ہی جائیں گی اور ہڑتال ختم ہو جائے گی۔ باقی دو کا مسئلہ بھی کسی نہ کسی طرح سنبھال لیا جائے گا۔ بلکہ ہوسکتا ہے جب چار معمول پر آجائیں تو باقی دو خود بخود سمجھ جائیں۔ میں نے رشید ناگی کا شانہ تھپکتے ہوئے کہا۔"

"تم کچھ بن نہیں گئے ہو رشید ناگی بلکہ تم پہلے سے ہی سب کچھ تھے۔ بس تمہارے راستے بند تھے۔"

"پھر بھی دانش منصور صاحب آپ یقین کیجئے آپ کی حیرتناک صلاحیتوں کو میں نجانے کس کس انداز میں سوچتا ہوں متحمل شاہ صاحب بلاشبہ بہت ذہین تھے اور بہت سے اعلیٰ منصوبے ان کے ذہن میں تھے لیکن یا تو انہیں ان منصوبوں کے آغاز کا وقت نہیں ملایا پھر وہ ان کی تکمیل کی صلاحیت نہیں رکھتے تھے۔ خیر آپ مطمئن رہیں میں کوشش کرتا ہوں اور آپ کو مکمل رپورٹ پیش کرتا ہوں۔" کاظم شاد ان دنوں چونکہ اپنی الجھنوں میں پھنسا ہوا تھا اس لیے مجھ تک بھی نہیں پہنچا تھا۔ رشید ناگی نے اپنے کام کا آغاز کر دیا اور میں ان کے نتائج کا انتظار کرنے لگا۔ چار فیکٹریوں نے ہڑتالیں ختم کر دیں اور میں نے اخبار میں اس بارے میں پڑھا تو خوشی سے اچھل پڑا۔ تقریباً ایک ہفتے کے اندر اندر باقی دو فیکٹریاں بھی معمول کے مطابق کام کرنے لگیں۔ لازمی ہے کہ ان لوگوں کے اور کاظم شاد کے درمیان مذاکرات ہوئے ہوں گے اور بلاشبہ کاظم شاد کو اس سلسلے میں ہار ماننی پڑی ہوگی۔ بہر طور کاظم شاد بری طرح بوکھلایا ہوا تھا اور پھر خاصے طویل عرصے کے

Scanned And Uploaded By Naeem

بعد اس دن وہ میری کوٹھی میں مجھ سے ملنے آیا۔ چہرہ ہی بدل گیا تھا بیچارے کا رنگ زرد پڑ ہوا تھا آنکھوں میں حلقے نظر آرہے تھے لباس بھی ویسا نہیں تھا جیسا نظر آتا تھا وہ ہمیشہ عمدہ لباس میں رہنے کا عادی تھا لیکن اس وقت وہ اپنے آپ سے بے پرواہ نظر آیا۔ میں نے اس کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

"میں نے تو آپ کو صرف اس لیے ڈسٹرب نہیں کیا شاد صاحب کہ نجانے کیا کیا مصروفیات ہوں آپ کی لیکن خیریت سے ہیں نا آپ.........."

"کہاں خیریت سے ہوں۔ تم۔ تم درحقیقت یہیں آکر مجھے ایک کمی کا احساس ہوا ہے۔ تم چونکہ ان تمام معاملات سے واقف نہیں ہو اس لیے ان پر توجہ بھی نہیں دیتے جبکہ میں کہتا ہوں کہ میں نے تمام عمر تمہیں دانش منصور بنائے رکھنے کا فیصلہ کیا ہے تو تمہیں اس طرف بھی توجہ دینی چاہیے.........."

"کس طرف کی بات کر رہے ہیں آپ کاظم شاد صاحب.........؟" میں نے سوال کیا۔

"بھئی ملکی کیفیات کیا ہیں۔ سیاست کس رنگ پر جارہی ہے کاروبار کس ڈھنگ سے ہو رہے ہیں یہ ساری چیزیں اب تمہیں معلوم ہونی چاہیں.........."

"معاف کیجئے گا کاظم شاد صاحب میرا ماضی آپ کی نگاہوں میں ہے۔ میری تعلیمی حیثیت بھی آپ کے علم میں ہے۔ اس کے باوجود آپ یہ بات کہتے ہیں میں بھلا اپنی ذہنی صلاحیتوں کو کیسے بڑھا سکتا ہوں.........."

"بیوقوفی کی باتیں کر رہے ہو۔ یہاں ایک سے ایک جاہل پڑا ہے جس نے آسمان میں سوراخ کر دیئے ہیں اور نجانے کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ بس میری زبان نہ کھلواؤ کون کس قدر تعلیم یافتہ ہے اور کس حیثیت کا مالک بنا بیٹھا ہے یہ ایک لمبی داستان ہے اور اس کی فہرست بہت طویل۔ اگر تم کوشش کرو تو یہ سب کچھ کرسکتے ہو لیکن خیر چھوڑو میرا خیال ہے اب اس کی نوبت نہ آئے۔ وہ لوگ سمجھتے ہیں کہ شاد انڈسٹریز کو نقصان پہنچا کر انہیں بہت بڑا فائدہ حاصل ہو جائے گا حماقت ہے ان کی میرا نام کاظم شاد ہے کاظم شاد۔"

"ہوا کیا ہے کاظم شاد صاحب"

"بہت کچھ ہوگیا ہے اور چونکہ تم ابھی ان باتوں کو سمجھ نہیں سکو گے اس لیے بتانا بے کار ہے۔ بس تم یوں سمجھ لو کہ مجھ پر میرے اطراف میں ایسی کاری ضربیں لگائی گئی ہیں کہ درحقیقت انہوں نے میرا جسم چور چور کرکے رکھ دیا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ کوئی باقاعدہ سازش ہو رہی ہو لیکن ابھی تک یہ اندازہ لگانے میں ناکام رہا ہوں کہ اس سازش کا سرغنہ کون ہے۔ مجھے ان ساری چیزوں میں آپس میں رابطہ معلوم ہوتا ہے۔ تم نے آٹو سٹی کا مسئلہ بڑی خوش اسلوبی سے حل کیا۔ رانا جمال میرے منصوبے کے مطابق تیار ہوگیا اور میں نے دل میں یہ سوچا کہ اس سے حاصل شدہ سرمایے سے میں اپنے وہ تمام کام پورے کرلوں گا جو مال کی کمی ہونے کی وجہ سے رکے ہوئے ہیں۔ لیکن رانا جمال کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کا تو کم از کم تمہیں علم ہے اور اس کے بعد کاظم شاد کی انڈسٹریز پر ایسی بڑی چوٹ لگائی گئی کہ میں صحیح معنوں میں زمین بوس ہوگیا۔ لیکن خیر یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کے لیے بہت زیادہ خوفزدہ ہوا جائے۔ بالآخر میں نے بھی اپنے منصوبے کی تکمیل کرلی ہے اور سرمایہ حاصل ہوتے ہی تم دیکھنا کہ میں کیا کرکے دکھاؤں گا۔"

"یقیناً" مجھے آپ کی صلاحیتوں سے یہی امید ہے۔ کاظم شاد صاحب لیکن ایک سوال میرے اس چھوٹے سے ذہن میں مچل رہا ہے۔"

"کیا.........؟" کاظم شاد نے مجھے دیکھا۔

"ڈان سینٹر کے بارے میں آپ نے جو مجھے تفصیلات بتائی تھیں وہ میرے علم میں ہیں اور مجھے اچھی طرح یاد ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ اگر کہیں کوئی ایسا کاروباری مسئلہ درپیش ہوتا ہے تو ڈان سینٹر آپ کی مالی امداد بھی کرتا ہے۔"

"ہاں یہ ایک لمبا کھیل ہے۔ جب تک تمہارے اپنے پاؤں مضبوط نہ ہوں کوئی بھی تمہارے ساتھ کھڑے ہونے کو تیار نہیں ہوتا۔ ڈان سینٹر کا اپنا ایک مسئلہ ہے اپنا ایک انداز ہے وہ سرمایہ کاری کرتا ہے لیکن بہترین منافع کی بنیاد پر وہ تمہیں سہارا دے گا لیکن تمہاری کمائی کا ساٹھ فیصد حصہ خود ہڑپ کر جائے گا اور بھی بہت سے مسائل ہیں لیکن بہر طور کم از کم عزت بچانے کا موقع وہ ضرور فراہم کر دیتا ہے اور تم بڑے بڑے لوگوں کو شکست دے سکتے ہو۔ لیکن تم یہ بھی جانتے ہو کہ آج کل ڈان سینٹر مجھ سے خوش نہیں

scanned and uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

ہے اور اس کی وجہ بھی یہ ہی تمام حالات ہیں میں اسے وہ ممبر نہیں دے سکا۔ آٹو سٹی اور برازیل کے مسئلے میں بھی میں نے وہاں ہدایات اور اطلاعات فراہم کردی تھیں لیکن دونوں کام غلط ہوگئے۔ جانتے ہو برازیل سے آٹوپارٹس کی ایجنسی کسے ملی ہے۔"

"کسے؟" میں نے سوال کیا۔

"اس ٹکے کے آدمی شمشاد بیگ کو، یقین کرو بالکل بے حیثیت آدمی تھا۔ نجانے کہاں سے اسے سرمایہ حاصل ہوگیا اور اس نے حکومت سے اپنے اثر سے کام لے کر ایجنسی کے لائسنس حاصل کرلیے اور اب وہ بے تاج بادشاہ ہے۔ میرا خیال ہے تھوڑے ہی عرصے کے اندر وہ آٹو سٹی کو بہت پیچھے چھوڑ جائے گا آٹو سٹی کا مسئلہ بھی بہت زیادہ خراب ہوگیا ہے بیچارہ مقدس کریم بلاوجہ ہی ہماری وجہ سے اس عتاب کا شکار ہوا۔ خود جہانگیرخاں سے میری ملاقات ہوئی تھی وہ حیران تھا کہ شمشاد بیگ نے سرمایہ کہاں سے حاصل کیا۔ اب کون بتا سکتا ہے یا شمشاد بیگ کیسے بتائے گا اس نے یقینی طور پر حکومت کو مطمئن کردیا ہوگا۔"

"واقعی یہ ساری الجھنیں بڑی سنسنی خیز ہوتی ہیں اور میں اپنے آپ کو اس سلسلے میں بالکل بے صلاحیت پاتا ہوں۔ میں بھلا ان معاملات میں اس حد تک کہاں تیر سکتا ہوں۔"

"سوال یہ پیدا ہوتا ہے دانش منصور کہ پس پردہ کون شخصیت ہے مجھے تو ایک خوف ہونے لگا ہے۔"

"کیا.........؟"

"کہیں مشعل شاہ واپس ملک میں تو نہیں آگیا۔ وہ بے شک ایک ذہین آدمی تھا اور اس قسم کی شاطرانہ چالیں وہ ہی چل سکتا تھا۔"

"آہ اگر مشعل شاہ صاحب یہاں آگئے ہوتے تو آپ کے خیال میں کیا وہ مجھ سے رابطے کی کوشش نہ کرتے۔"

"تم سے رابطہ کیسے کر سکتا تھا۔ دانش منصور سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ظاہر ہے وہ فیصل کو جانتا تھا اسے کیا معلوم کہ تم دانش منصور بنے بیٹھے ہو۔"

"اوہ ہاں نجانے کیوں میں بار بار بھول جاتا ہوں۔"

"اور اب میں نے فیصلہ بدل دیا ہے۔ فیصل تمہیں میرے ساتھ رہ کر کبھی کوئی زوال نہیں ہوگا۔ تم اطمینان رکھو یہ چھوٹے موٹے مسئلے اٹھ کھڑے ہوتے رہتے ہیں لیکن ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ کاروبار کی دنیا بہت وسیع ہے۔ میں اگر چاہوں تو ڈان سینٹر کو بلیک میل بھی کرسکتا ہوں۔"

"وہ کیسے سر.........؟" میں نے سوال کیا۔

"بہت سی بنیادوں پر میں یہاں اس کے خلاف کام کرسکتا ہوں۔ روز آرگنائزیشن کو دعوت دے سکتا ہوں کہ وہ یہاں اپنا اثر و رسوخ پھیلانے میں میرا ساتھ دینے کے لیے تیار ہوں۔ لیکن یہ میں ابھی نہیں کروں گا۔ کیونکہ مجھے کئی دشمنوں سے نمٹنا پڑے گا اور میں نئی دشمنی نہیں چاہتا۔ ہاں میں تم سے کہہ رہا تھا تمہیں میرے ساتھ رہ کر کوئی زوال نہیں ہے۔ تمہیں اگر دانش منصور کی حیثیت سے ہٹا بھی دیا جائے تو تم میرے بہترین ساتھی اور کارکن ہو۔ تمہاری یہ عیش و عشرت کی زندگی کبھی نہیں چھٹے گی۔ میں تم سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ کچھ عرصے کے بعد دانش منصور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قبر کی گہرائیوں میں دفن ہو جائے گا۔ اس کا نام تک اس ملک سے مٹ جائے گا۔" میں نے چونک کر کاظم شاد کو دیکھا اور کاظم شاد پر خیال میں انداز میں آنکھیں بند کرکے اپنی پیشانی سہلانے لگا۔ غالباً وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا اور میری متجسس آنکھیں اس کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں۔ یہ ایک نیا انکشاف تھا اس خوفناک ذہن کے مالک شخص کے لیے ایسی کوئی سازش مشکل نہیں تھی لیکن وہ کیا طریقہ کار ہوگا جس کے ذریعے وہ دانش منصور کو فنا کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات میرے لئے بہت زیادہ باعث دلچسپی تھی۔ کاظم شاد تھوڑی دیر تک اسی انداز میں بیٹھا رہا پھر اس نے میری طرف دیکھا مسکرایا اور بولا۔

"میں اپنی کوششوں میں کامیاب ہوگیا ہوں۔"

"کون سی کوششوں میں؟" براہ کرم مجھے تفصیل بتایئے مسٹر کاظم شاد۔

"میں نے تم سے کہا تھا ناکہ میرے بہت سے آدمی دانش منصور کے اصل دستخطوں کو بنانے کی کوشش کر رہے ہیں اس سلسلے میں میں نے بہترین ماہروں کا سہارا حاصل کیا تھا یہ بھی سچائی ہے کہ اس کمبخت کے دستخط بے حد مشکل تھے یہی وجہ تھی کہ ان کی کامیاب نقل کوئی ماہر نہ کرسکا تھا لیکن بالآخر یہ کام ہوگیا اور ایک شخص نے ان

Scanned And Uploaded By Nadeem

دستخطوں کی ایسی مکمل نقل تیار کی ہے کہ میں خود بھی حیران رہ گیا اور اس کے بعد میں نے تجربے کے طور پر چند چھوٹے چھوٹے چیک بینک سے کیش کرائے جنہیں کیش ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی۔ یہ کام میں نے اس بنیاد پر کرلیا تھا کہ اگر کوئی ایسی صورتحال پیش آجائے تو تم اس کی تصدیق کرسکو گے۔ ان چھوٹے چھوٹے چیکوں کی مدد سے میں نے تقریباً" اٹھارہ لاکھ روپے بینکوں سے نکلوا لئے ہیں اور مجھے کہیں بھی ناکامی کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ اس کا مقصد ہے کہ اب ہم دانش منصور کا باقی سرمایہ بھی نکال کر کرسکیں گے اس سلسلے میں میں ایک منصوبہ تیار کر رہا ہوں۔ پہلے جو کچھ میں نے سوچا تھا وہ بے شک ایک کارآمد چیز تھی لیکن اس طرح کچھ لوگوں کو شبہ بھی ہوسکتا تھا اور مجھے زیادہ خطرہ مول لینا پڑتا۔ اب ان دستخطوں کی تکمیل کے بعد یوں سمجھ لو کہ میرے لیے مشکل نہیں رہی۔ اگر کہیں کوئی دقت پیش آتی ہے تو تم ظاہر ہے اپنی حیثیت سے کام لے کر اس مسئلے کو حل کرلو گے۔ اصل کام یہی تھا کہ ان دستخطوں کی بہترین نقول تیار ہو جائیں۔ میں نے عجیب سی نگاہوں سے کاظم شاد کو دیکھا اور بظاہر میں نے مسرت کا اظہار کیا تھا۔"

"یہ تو واقعی بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے آپ نے مسٹر کاظم شاد!"

"اب اس کارنامے کی تکمیل کے بعد کچھ نئی کہانیاں منظر عام پر آئیں گی۔ گو کھیل یہ بھی لمبا ہی ہوگا اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً" کاظم شاد کی شاد انڈسٹریز کی تباہی کے بعد کاظم شاد نئے کاروبار شروع کرے گا اور اس سلسلے میں علی الاعلان اور کھلا دانش منصور اس کے ساتھ ہوگا۔ دانش منصور اپنا سرمایہ آہستہ آہستہ کاظم انڈسٹریز میں ضم کردے گا۔ اس طرح یہ تمام سرمایہ کاظم شاد انڈسٹریز کو مل جائے گا۔ یہاں تک کہ ہم دانش منصور کی ساری جائیدادیں وغیرہ بھی بیچ دیں گے۔ یا تم اگر اس کوٹھی میں رہنا ہی چاہو گے تو دوسری بات ہے میں اس پر اعتراض نہیں کروں گا۔ یوں سمجھ لو کہ اب دانش منصور اپنی حیثیت کھو بیٹھا ہے اور اس کی زندگی کے ساتھ ساتھ ہی اس کا نام بھی ہمیشہ کے لئے فنا ہونے والا ہے۔ اس طرح کاظم شاد انڈسٹریز کو جو مدد ملے گی وہ ناقابل یقین ہوگی اور لوگ اس پر رشک کریں گے اب تک میں نے اپنے اور تمہارے گٹھ جوڑ دوسرے لوگوں سے خفیہ رکھا ہے حالانکہ کچھ لوگ یہ بات جان چکے ہیں اور متجسس بھی ہیں کہ میرے اور تمہارے درمیان کیا چکر چلا ہوا ہے لیکن کچھ عرصے کے بعد ہم کھل کر مشترکہ کاروبار کریں گے اور، اور......... کاظم شاد کی آنکھوں، میں وحشت ناچنے لگی۔ اس نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کہاں تک مجھ سے لڑیں گے۔ میں اب نئے سرے سے کام شروع کروں گا اور اس کے بعد بالا آخر ڈان سینٹر کی امداد مجھے حاصل ہو جائے گی۔ بس اسی کا انتظار ہے اگر یہ سب کچھ ہو گیا تو یوں سمجھ لو مائی ڈیئر دانش منصور کہ کاظم شاد ایک بار پھر ناقابل تسخیر قوت بن جائے گا۔" میں نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں مسٹر کاظم شاد۔"

"صرف دعائیں ہی نہیں میرے دوست بلکہ تمہارا عمل بھی اب تمہیں زیادہ موثر طریقے سے باعمل ہونا پڑے گا۔"

"آپ کے کسی حکم سے میں نے آج تک کبھی انحراف کیا ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاظم شاد آنکھیں بند کرکے گردن ہلانے لگا۔ وہ چلا گیا لیکن میرے لیے تشویش کے لمحات چھوڑ گیا۔ یہ جو کچھ شروع ہوا تھا یہ خطرناک بھی ثابت ہوسکتا تھا اور جیسا کہ اس نے کہا کہ اسے صرف میری دعاؤں ہی کی ضرورت نہیں بلکہ میرے عمل کی بھی ضرورت ہے چنانچہ عمل کرنا واقعی ایک فوری ضرورت بن گیا تھا اور ایسے معاملات میں رشید ناگی کے علاوہ اور کون بہتر مشورے دے سکتا تھا۔ رشید ناگی کو میں نے طلب کرلیا اور اس دوران اپنے ذہن میں ایک دو منصوبے بھی بنالیے۔ جن پر اس سے گفتگو کرکے فیصلہ کیا جاسکتا تھا۔ رشید ناگی مسکراتے ہوا میرے سامنے پہنچا تھا۔ رسمی گفتگو کے بعد میں نے اصل بات اس پر ظاہر کردی۔"

"کاظم شاد کے ساتھ جو کچھ ہو چکا ہے رشید ناگی وہ تو تمہارے علم میں ہے اب وہ اپنے آخری سہارے تلاش کر رہا ہے۔ اور اس نے بلاشبہ ایک خطرناک قدم اٹھالیا ہے؟"

"کیا چیف۔" رشید ناگی نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور میں اسے کاظم شاد سے ہونے والی گفتگو کی تفصیل بتانے لگا۔ رشید ناگی آنکھیں پھاڑ کر رہ گیا تھا۔ چند لمحات وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس نے کہا۔

"بات واقعی خطرناک ہے چیف اور اب اس سلسلے میں ہمیں کوئی قدم اٹھانا ہی

Scanned and Uploaded by Nadeem

ہوگا۔ ویسے چیف ایک سوال کر سکتا ہوں آپ سے۔"

"ضرور رشید۔ کہو کیا بات ہے۔"

"چیف اب کاظم شاد آپ کے کس کام آ رہا ہے۔ میرا مطلب ہے مستقبل میں آپ مزید اس سے کیا کام لینا چاہتے ہیں۔" میں نے ایک گہری سانس لی اور آہستہ سے بولا۔

"رشید ناگی حقیقت یہ ہے کہ میں آج تک مٹھل شاہ صاحب کے تصور کو ذہن سے نہیں نکال سکا۔ اسی تصور کی بنیاد پر میں نے کاظم شاد سے رابطے بڑھائے تھے اور یہ سوچا تھا کہ ہوسکتا ہے ڈان سینٹر کی معیت میں میں مٹھل شاہ صاحب کے بارے میں کچھ معلوم کرنے میں کامیاب ہو جاؤں لیکن خود کاظم شاد ہی مصیبت میں ہے وہ میری رہنمائی کیسے کرے گا۔"

"چیف میرے خیال میں اس کی چھٹی کر دی جائے۔ غلط آدمی ہے ہمارے راستوں میں رکاوٹیں بنتا رہے گا۔"

"یعنی قتل........." میں نے پوچھا۔

"ظاہر ہے اس کے علاوہ اور کیا ہوسکتا ہے۔"

"نہیں ناگی بات یہ ہے کہ انتہائی ضرورت پر تو میں یہ قدم اٹھا سکتا ہوں لیکن بلا ضرورت کسی انسان کو زندگی سے محروم کرنے کا گناہ میں جانتا ہوں۔ حالانکہ اس مسلے میں بھی ضرورت یا غیر ضرورت کا کوئی تصور نہیں ہے پھر بھی میں کاظم شاد کو زندگی کا موقع دینا چاہتا ہوں۔ وہ جو کچھ کر رہا ہے یہ اس کا اپنا فعل ہے اور اسے برائی سے روکنا ہماری اپنی ذمہ داری ہے اپنے وطن کے لیے اپنے وطن میں رہنے والوں کے لیے۔ کسی کی زندگی بلاوجہ ختم کر دینا کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔ میں پارسا نہیں بن رہا تم جانتے ہو میں نے غیر ضروری طور پر ایسا قدم آج تک نہیں اٹھایا۔"

"نہیں چیف۔ ایک تجویز ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اس پر عمل کیا جائے۔"

"میرے ذہن میں ایک اور منصوبہ ہے۔ تم سے اس کی تصدیق چاہتا ہوں۔"

"جی چیف فرمایئے۔" رشید ناگی نے کہا۔

"کیوں نہ دانش منصور کو منظر عام پر لے آیا جائے۔ رشید ناگی نہ سمجھنے والے انداز

میں میری صورت دیکھنے لگا اور پھر ایک دم اچھل پڑا پھر اس کے منہ سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا تھا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔"

"ونڈر فل۔ ونڈر فل۔ بلاشبہ بہترین منصوبہ ہے۔ اوہ چیف میں سمجھ رہا ہوں میں سمجھ رہا ہوں مسٹر دانش منصور۔"

"دانش منصور کو ڈرامائی انداز میں اس کے سامنے لایا جائے اور کاظم شاد کو بری طرح بدحواس کر دیا جائے میرے خیال میں اس کے بعد اس کی حالت قابل دید ہوگی۔"

"اس سے بہترین منصوبہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔"

"تم سعید خاں کو تیار کرلو۔ میرا خیال ہے سعید خاں میرے میک اپ میں اب اس قدر ماہر ہوگیا ہے کہ وہ چاہے تو مجھے بھی چکر دے سکتا ہے۔"

"بالکل ٹھیک ہے چیف تو پھر میں اسے تیار کیے لیتا ہوں لیکن منصوبہ کیا ہوگا۔"

"اب اس ڈرامے کے ڈراپ سین کا وقت آگیا ہے۔ کاظم شاد کو اس کی اوقات بتا کر اسے چھٹی دے دی جائے۔ بیچارہ مقدس کریم بھی عجیب سی کیفیات کا شکار ہے۔ ویسے نفیس انسان نکلا۔ یہ شخص میرے خیال میں اب آٹو سٹی بحال کر دینا چاہیے۔ جہاں تک شمشاد بیگ کا معاملہ ہے وہ بہر طور ہمارے ساتھ ہے اور کسی بھی طور ہم سے انحراف نہیں کرے گا۔ آٹو سٹی اپنا کام کرے گا اور جاپان سے رابطے رکھے گا اور شمشاد بیگ اپنے طور پر آٹو پارٹس کا کام کرتا رہے گا۔ ویسے اس نے خاصا منافع دکھایا ہے اور بڑی ایمانداری سے سارے کاغذات میرے سامنے پیش کر دیے ہیں۔"

"جی چیف بالکل ٹھیک ہے۔ تو پھر مجھے پورا منصوبہ بتا دیا جائے۔"

"پہلے تم سعید خاں کو تیار کرلو۔ کاظم شاد مجھ سے ملتا ہی رہتا ہے۔ یہاں کوٹھی میں دانش منصور کی آمد بہت دلچسپ رہے گی۔ ہم اس ڈرامے کو بڑی خوبصورتی سے اسٹیج کریں گے۔" میں نے کہا اور رشید ناگی مجھ سے ہدایات لیتا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ یہاں سے چلا گیا تھا اور میں اس منصوبے کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتا رہا تھا۔ رشید ناگی نے مجھے سعید خاں کے تیار ہونے کی اطلاع دے دی اور میری ہدایت کے مطابق اس نے سعید خاں کو ساری تفصیلات بھی سمجھا دی تھیں۔ منصوبہ تقریباً مکمل تھا اور اب مجھے کاظم شاد کی کسی ایسے وقت آمد کا انتظار تھا جب وہ پرسکون ہو اور کوٹھی میں کوئی ہنگامہ نہ

ہونے پائے۔ اس کے علاوہ بعد کے جو منصوبے میں نے بنائے تھے ان پر بھی عمل کرایا
تھا اور کوٹھی میں کچھ انتظامات بھی کیے تھے۔ معمولات میں کوئی ایسی نمایاں تبدیلی رونما
نہیں ہوئی تھی جس کا تذکرہ کیا جائے۔ کاظم شاد کا فون موصول ہوا تھا جس میں اس نے
مجھ سے کوٹھی پر میرے موجود ہونے کی تصدیق کی تھی۔

"میں دن میں کہاں جاتا ہوں مسٹر کاظم شاد۔ زیادہ تر وقت کوٹھی ہی میں گزارتا
ہوں کیونکہ جس قدر کم لوگوں سے ملاقات ہو بہتر ہے۔"

"میں آرہا ہوں اور تم سے کچھ باتیں کرنی ہیں۔" کاظم شاد نے کہا۔

"تشریف لے آئیے میں انتظار کر رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا اور فون بند ہو گیا۔
فون بند ہوتے ہی میں نے فوراً ہی رشید ناگی سے رابطہ قائم کیا اسے کاظم شاد کے آنے کی
اطلاع دے دی۔ رشید ناگی نے کہا۔ "ٹھیک ہے سر۔ ہم لوگ کتنی دیر کے بعد پہنچ جائیں
گے؟"

"ایک ڈیڑھ گھنٹے کا وقفہ ضروری ہے میں یہ دیکھ لوں کہ وہ مجھ سے کیا گفتگو کرنا
چاہتا ہے۔" رشید ناگی نے فون بند کر دیا تھا میں مطمئن ہو کر انتظار کرنے لگا۔ ویسے
سنسنی بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اس ڈرامے کا ڈراپ سین خاصا دلچسپ ہو گا اور اس کے
بعد کیا ہونا چاہیے۔ یہ بھی ایک الگ مسئلہ تھا۔ کاظم شاد کی آمد میں بہت زیادہ دیر نہیں
لگی فون کرنے کے تقریباً پچیس منٹ کے بعد وہ پہنچ گیا تھا۔ میں نے کوٹھی کے برآمدے
میں ہی اس کا استقبال کیا اب اس کے اندر وہ چیز نہیں رہی تھی جو اس کی شخصیت کا ایک
حصہ ہوتی تھی۔ یقینی طور پر پریشان تھا ان دنوں۔ ظاہر ہے جو کچھ ہو چکا تھا وہ بہت
نوعیت کا حامل تھا۔ میں اسے اندر لے آیا ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا۔ اس کے لیے ملازم
سے کافی منگوائی اور تھوڑی دیر کے بعد کافی آ گئی۔ کاظم شاد نے اپنی پیالی اٹھائی اور اس
کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگا پھر بولا۔

"دل چاہتا ہے کہ فوری طور پر اس کارروائی کی تکمیل ہو جائے اور کم از کم
ایک حصہ محفوظ ہو جائے ان کمبختوں نے انتہا کر دی ہے۔ یوں سمجھ لو میرا ہی نہیں
اس وقت ڈان سینٹر کے ان چھ ممبر افراد کا بھی ستیاناس ہو گیا ہے۔ ہم لوگ جس بنیاد پر
کاروبار کرتے تھے وہ بنیاد ہی ختم کر دی گئی اور سنا یہ گیا ہے کہ حکومت نے کچھ اور

سی چیزیں فری لسٹ کر دی ہیں ان کا تعلق بھی ہم سے ہی ہے۔ درحقیقت میں ان دنوں
جس قدر پریشان ہوں فیصل تمہیں بتا نہیں سکتا۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ یہ سب کچھ
کسی باقاعدہ منصوبے کا حصہ ہے کوئی میرے خلاف عمل کر رہا ہے۔ یا پھر یہ صرف اتفاق
ہے میرے وہ شناسا جو میرے ساتھ ہمیشہ تعاون کرتے رہے ہیں اب معذوری کا اظہار کر
رہے ہوں اور اس سلسلے میں ایک خاص نام سننے میں آیا ہے۔ وزیر صنعت و حرفت اور
تجارت مسٹر شاہنواز نے خصوصی منصوبوں کے تحت یہ ساری کارروائی کی ہے۔ مسٹر
شاہنواز کا ماضی میں نے معلوم کرانا شروع کر دیا ہے اور یہ اطلاعات بھی حاصل کر رہا ہوں
ان کے اطراف کون لوگ پھیلے ہوئے ہیں اسی طرح صورتحال واضح ہو گی اور یہ اندازہ
ہو سکے گا کہ یہ کارروائی صرف میرے خلاف ہے یا بس حکومتی پیمانے پر یہ سب کچھ ہوا
ہے۔ دشمنوں کو منظر عام پر آنا چاہیے۔ ادھر ڈان سینٹر کی طرف سے بالکل خاموشی اختیار
کر لی گئی ہے۔ اس طرح آج کل میں عجیب کیفیات کا شکار ہو گیا ہوں۔"

"جی مجھے اس کا پورا پورا احساس ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"بہرحال میں تم سے کچھ اور کام بھی لینا چاہتا ہوں۔ یوں کرو کہ اب باقاعدگی سے
کچھ سوشل ایکٹیویٹیز کرتے رہو۔ بڑے بڑے لوگوں کو یہاں اپنی کوٹھی پر مدعو کرو اور
ان کی دعوتیں کرو۔ انہیں تحفے تحائف بھی دو اس طرح تمہیں اپنا حلقہ اثر بڑھانا ہے۔
تاکہ ہمیں اپنے کام میں آسانیاں حاصل ہوں۔ ہم نے یہ شعبہ بہت عرصے سے چھوڑا ہوا
ہے میرے خیال میں تم پہلے باقاعدگی سے کلب جانا شروع کر دو ہر شخص سے خوش اخلاقی
سے آگے بڑھ کر ملاقات کرو۔ اس طرح تمہیں خود بھی اعتماد حاصل ہو گا اور اس طرح
ہمارا کام بھی شروع ہو جائے گا پھر منتخب لوگوں کو جن کی نشاندہی میں کروں گا اپنے ہاں
دعوتیں دو انہیں انتہائی قیمتی تحائف بھی دو تاکہ وہ تمہارے دوست بن سکیں۔ یہ دنیا ایسی
ہے میرے دوست اور اس سے روشناس ہونے کے لیے پہلے بہت کچھ خرچ کرنا پڑتا ہے۔
اگر ڈان سینٹر کی سرپرستی مجھے باقاعدگی سے حاصل رہتی تو یہ سب کچھ نہ کرنا پڑتا۔ میں اب
فوری طور پر بہت سی کارروائیاں کر کے سینٹر میں اپنی ساکھ بحال کرنا چاہتا ہوں اور مجھے
امید ہے کہ میں یہ سب کچھ کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ صنعت کار خود غرض ہوتے
ہیں اور بھلا بیرون ملک سرمایہ داروں کو کیا غرض پڑی ہے کہ وہ بے مقصد میری مدد کرتے

رہیں انہیں کچھ دکھایا جائے تو وہ میری مدد پر آمادہ بھی ہوں اگر میں نے ڈان سینٹر کی ہمدردیاں مکمل طور پر کھودیں تو یوں سمجھ لو تباہی میرا مقدر ہوگی جو کچھ ضائع ہو چکا ہے اس کا حصول تو میرے لیے مشکل نہیں ہوگا لیکن اگر مزید ضائع ہوتا رہا تو پھر شاید......

"ابھی کاظم شاد اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ دفعتاً" ہی روزی دوڑتی ہوئی آئی۔ اس کے چہرے پر عجیب سی بدحواسی کے آثار تھے اس نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"سر سر۔ وہ باہر۔ وہ باہر۔ باہر۔ دانش۔ دانش منصور صاحب۔ سر سر۔ روزی کی حالت بہت زیادہ خراب ہو رہی تھی۔ میں سمجھ گیا کہ سعید خاں آگیا ہے اور مجھے زیادہ انتظار بھی نہیں کرنا پڑا۔ کاظم شاد تو صورتحال سمجھ ہی نہیں پایا تھا لیکن جب ڈرائنگ روم کا دروازہ کھلا اور سب سے آگے مجھے سعید خاں اپنے میک اپ میں نظر آیا تو میں نے بھی اپنی اداکاری کا آغاز کر دیا۔ میرا منہ حیرت سے کھل گیا تھا۔ کاظم شاد نے بھی آنے والے کو دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ سے کافی کی پیالی گرتے گرتے بچی۔ کافی کی پیالی اس کی پلیٹ میں بج رہی تھی اور اس نے بڑی مشکل سے اسے سینٹر ٹیبل پر رکھا تھا۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سعید خاں کو دیکھ رہا تھا اور سعید خاں نے اس سلسلے میں لاجواب اداکاری کی انتہا کر دی تھی اور اس سلسلے میں لندن ہی میں مجھ سے سند حاصل کر لی تھی۔ وہ بڑی کرخت نگاہوں سے مجھے اور کاظم شاد کو دیکھ رہا تھا اور کاظم شاد کی کیفیت یہ تھی کہ مجھے خدشہ ہوا کہ اس کے دل کی حرکت ہی بند نہ ہو جائے۔ وہ صوفے پر پھیل سا گیا تھا اور اس کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے پڑ گئے تھے۔ اس کا سانس چل رہا تھا اور آواز غالباً" بند ہی ہوگئی تھی۔ سعید خاں کے پیچھے ہی چار آدمی اور بھی اندر داخل ہوئے یہ بھی سب اچھے لباسوں میں ملبوس تھے۔ میرے لیے البتہ یہ لوگ نئے تھے۔ یقینی طور پر رشید تاگی نے ان کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا تھا۔ وہ سب اس طرح مستعد کھڑے ہوئے تھے جیسے ضرورت پڑتے ہی وہ سب کچھ کر ڈالیں گے جو ضرورت کے تحت درکار ہوگا۔ کاظم شاد بے بسی سے سعید خاں کو دیکھتا رہا۔ سعید خاں آگے بڑھا اور کاظم شاد کے سامنے پہنچ کر بولا۔"

"کہیئے کاظم شاد صاحب اپنے منصوبے کے فیل ہونے پر آپ کو بھی یقیناً" اتنی ہی خوشی ہو رہی ہوگی جتنی مجھے ہے کاظم شاد کے ہونٹ ہلے لیکن منہ سے اس وقت بھی آواز نہیں نکل سکی تھی۔ میں نے ذرا سی جنبش کی تو سعید خاں کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمیوں میں سے ایک نے فوراً" ہی اپنی پستول کا رخ میرے جانب کرتے ہوئے کہا۔"

"اگر تم نے ذرا سی بھی جنبش کی تو اس پستول کی گولی تمہارا بھیجا اڑا دے گی۔ اپنی جگہ ساکت بیٹھے رہو اور دونوں ہاتھ سامنے رکھو۔ میں نے فوراً" ہی سہمے ہوئے انداز میں اس شخص کی ہدایت پر عمل کیا تھا۔ کاظم شاد کی آنکھوں میں البتہ خوف اور ویرانی ابھر آئی تھی۔ سعید خان نے کڑک دار لہجے میں کہا۔"

"کاظم شاد خود کو سنبھالو اور ہوشیار ہو کر بیٹھو میں تم سے بہت سی معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ تمہیں اس کا اندازہ تو ہو ہی گیا ہوگا کہ تمہارا منصوبہ بری طرح فیل ہو گیا ہے۔ تم مجھے ہلاک کرنے میں ناکام رہے۔ اپنی اس ناکامی کا ماتم بعد میں کر لینا کاظم شاد پہلے مجھے میرے سوالات کے جواب دو۔" سعید خاں بے جھجک بول رہا تھا اور حیران کن بات یہ تھی کہ اس نے میری آواز اور لہجے تک کی بہترین نقل کر ڈالی تھی۔ میں دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا اور سعید خاں کو اس کی کامیاب اداکاری پر مبارکباد دے رہا تھا۔ سعید خاں نے اپنے آیک آدمی کو اشارہ کیا وہ آگے بڑھا اور اس نے پہلے میری تلاشی لی اور اس کے بعد کاظم شاد کی۔ کاظم شاد کے بغلی ہولسٹر سے پستول برآمد ہوا تھا جس کا علم مجھے بھی نہیں تھا۔ یہ پستول اپنے قبضے میں لینے کے بعد سعید خاں نے کہا۔

"ہاں کاظم شاد تم نے ایک زبردست سازش کے ذریعے مجھے ہلاک کرانے کی کوشش کی اور اس کے بعد اس شخص کو میرا ہمشکل بنا کر میری جگہ دے دی۔ اس دوران تم جو کچھ کرتے رہے کاظم شاد اگر تمہارا خیال ہے کہ میں اس سے ناواقف رہا ہوں تو تم سے زیادہ احمق اس روئے زمین پر دوسرا نہیں ہوگا۔ تم اپنی ناکامی کا اندازہ اسی بات سے لگا سکتے ہو کہ تم میری ہلاکت میں ناکام رہے اور یہ شخص بہت دن تک میری حیثیت سے یہاں میری کوٹھی میں عیش کرتا رہا ہے خیر میں اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا کیونکہ یہ تمہارا مہرہ ہے لیکن کاظم شاد تم اس دوران جو کچھ کرتے رہے ہو اس کا ریکارڈ نہ صرف میرے لیے بلکہ ہماری حکومت کے لیے بھی بہت دلچسپ ثابت ہوگا۔ تمہاری ایک ایک حرکت کا میں نے بغور جائزہ لیا ہے کیونکہ یہ اندازہ لگانا میرے لیے بے حد ضروری تھا کہ تم یہ سب کچھ کس مقصد کے تحت کر رہے ہو۔ اس کے پس پردہ کیا ہے اور ڈان سینٹر میری نگاہوں سے اوجھل نہیں رہا ہے۔ کاظم شاد! بے شک تم نے ڈان سینٹر کے زیر اثر ملک میں جن

برائیوں کا آغاز کیا ان کی فہرست طویل ہے لیکن ظاہر ہے یہ کام میرا نہیں ہے کہ میں تم سے اس کا محاسبہ کروں ہاں میرے سلسلے میں تم نے جو کچھ کیا ہے اس کا پورا پورا حساب تمہیں دینا ہوگا۔ کاظم شاد خصوصاً" تم نے میرے دستخط بنا کر جو رقم بینکوں سے نکلوائی ہے وہ میرے لئے قابل غور ہے لیکن تم تھوڑے سے احمق بھی ہو تم نے یہ چیک شاد انڈسٹریز کے لیے کاٹے ہیں۔ اس طرح تم نے اپنی دانست میں شاد انڈسٹریز اور دانش منصور کے درمیان رابطہ ظاہر کیا ہے لیکن مجھے اس سے یہ آسانی ہوگئی کہ اب تمہیں اس جعلسازی کا مجرم قرار دینے میں مجھے کوئی وقت نہیں ہوگی۔ یہیں سے میں تمہارے خلاف عمل کا آغاز کروں گا۔ تم جو کچھ کرتے رہے ہو کاظم شاد اب اس کا حساب آہستہ آہستہ تم سے لیا جائے گا۔ عارضی طور پر میں تمہیں صرف قید کر رہا ہوں اور تمہارے خلاف اپنا دائرہ کار مخصوص کر رہا ہوں۔ اس سے زیادہ میرے خیال میں تم جیسے گھٹیا انسان سے کچھ کہنا مناسب نہیں ہے۔ بہرحال ہر چیز کا ایک اختتام ہوتا ہے اور یہاں تمہارا اختتام ہو چکا ہے کاظم شاد۔ چلو اسے اپنے ساتھ لے جاؤ اور ان دونوں کے ہاتھ باندھ دو۔" سعید خاں نے اپنے آدمیوں کو اشارہ کیا ان کے پاس اس کا انتظام پہلے سے موجود تھا چنانچہ اس میں انہیں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ سعید خاں ہی نہیں میں بھی جانتا تھا کہ کاظم شاد کے پاس اس مضبوط گرفت کے بعد کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے چنانچہ کاظم شاد بھی خاموش ہی تھا۔ جس جگہ کا انتخاب میں نے پہلے سے کرلیا تھا اسی جگہ ہم دونوں کو لے جایا گیا۔ یہ ایک تہہ خانہ تھا اور اسے بہت عمدگی سے بنایا گیا تھا۔ حالانکہ اس کا مقصد اس سے پہلے یہ سب کچھ نہیں تھا لیکن بروقت کام آیا تھا چنانچہ ہمیں قید خانے میں ڈال دیا گیا۔ یہاں ضروریات زندگی کا وہ سامان موجود تھا جس سے صرف گزارا کیا جا سکتا تھا۔ میں خاموش اور افسردہ سا ایک گوشے میں جا بیٹھا۔ مجھ سے کچھ فاصلے پر کاظم شاد دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ کر گردن گھٹنوں میں دیئے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی یہ کیفیت دیکھ کر مجھے ہنسی آرہی تھی۔ درحقیقت بیچارہ بالکل ہی چوپٹ ہوگیا لیکن ایسے لوگوں کو بے چارہ کہنا خود اپنے ساتھ زیادتی تھی کتنا سنگدل کتنا خونخوار کتنا وحشی تھا وہ مجھے وہ لمحات یاد تھے جب اس نے ایک شخص کو انتہائی وحشیانہ طریقے سے موت کے گھاٹ اتار کر میری ویڈیو فلم بنائی تھی۔ دوہرا کام کیا تھا اس نے۔ ایک سمت تو اس نے اپنی دانست میں مجھے ایک قتل کے الزام میں پھانسا تھا اور دوسری سمت اپنے ایک دشمن کو بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا۔ ایسے کسی شخص کو بیچارہ کہنا غداری کے مترادف ہے چنانچہ میں اسے بیچارہ نہیں کہہ سکتا تھا اور اس کی اس کیفیت پر مجھے کوئی افسوس نہیں تھا۔ لیکن اپنے منصوبے کے مطابق مجھے بھی خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرنی تھی۔ وقت گزرتا رہا کاظم شاد کے جسم میں کوئی جنبش نہیں تھی۔ تب میں نے ہی بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سب کچھ کیا ہوگیا مسٹر کاظم شاد۔ یہ سب کچھ کیا ہوگیا۔ میرے لیے تو کہیں جائے پناہ نہ رہی اب میرا کیا ہوگا۔" کاظم شاد نے سر اٹھایا غرائے ہوئے انداز میں بولا۔

"تمہیں اپنی فکر پڑی ہے۔ میرے بارے میں نہیں سوچتے۔ دیکھو میں کیا تھا اور کیا ہوگیا۔"

"تم کیا تھے کاظم شاد اور کیا ہوگئے۔ یہ تو بہت بڑا معاملہ ہے۔ میں کیا اور میری اوقات کیا۔ مجھے بتاؤ کہ مجھے کس جرم کی سزا ملی ہے۔"

"دیکھو اس قسم کے کاموں میں ریلی یا جیلی ہوتی ہی ہے۔ ہم کوششیں کر رہے تھے ناکام ہوگئے اور بری طرح ناکام ہوگئے۔ اب اس سلسلے میں تمہارا مجھ سے شکایت کرنا بے کار ہے اگر ہم کامیاب ہو جاتے تو تم اس کامیابی کی ایک جھلک تو دیکھ ہی چکے ہو۔ شہنشاہوں کی طرح زندگی بسر کی ہے تم نے اتنے دن۔ میں سمجھتا ہوں اصولی طور پر یہ تو تمہاری پوری زندگی کا حساب ہے۔"

"گویا میرا حساب کتاب ہوگیا مسٹر کاظم شاد۔" میں نے کہا۔ کاظم شاد نے اس بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ اب مجھے تسلی دینے کے لیے بھی اس کے پاس الفاظ نہیں تھے اور یہ اس کی بے بسی کی انتہا تھی اس سے آگے وہ صفر ہوگیا تھا۔ سارا ہی کام ختم ہوگیا تھا اس کا۔ ڈان سینٹر کے سربراہ کی حیثیت سے وہ ایک وحشی انسان بنا ہوا تھا۔ کسی کو خاطر میں نہیں لاتا۔ نجانے کتنے افراد اس کے لیے کام کرتے تھے۔ ڈان سینٹر کی توجہ اسے حاصل نہ رہی۔ اپنا کاروبار تباہ ہوا اور اب اس کے بعد زندگی ہی کے لالے پڑ گئے تھے۔

"یہ حقیقت تھی کہ اس تہہ خانے میں خاموشی سے اسے ٹکڑے ٹکڑے کرکے ڈالا جا سکتا تھا لیکن میرا یہ مقصد بالکل نہیں تھا۔ اول تو میں قتل و غارت گری سے بالکل ہی اتفاق نہیں رکھتا تھا لیکن اگر کوئی ایسا ہی مشکل مسئلہ درپیش ہو تب بھی کسی ایسے آدمی کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

قتل کیا جائے جس سے کوئی بہت بڑا خطرہ درپیش ہو۔ میری ذات کے لیے کسی اور کی ذات کے لیے انسانیت کے لیے۔ کاظم شاد ذہنی اور جسمانی طور پر قتل ہو چکا تھا۔ اب اس بے جان بدن کو ہلاکت میں ڈالنا میرے لیے ایک مکروہ فعل تھا اور میں اسے پسند نہیں کرتا تھا۔ ویسے بھی کاظم شاد کے سلسلے میں کوئی اور فیصلہ بھی کرنا تھا اب اسے ناکارہ کرکے باہر پھینک دینا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ وہ دن ہم نے پورا گزار لیا۔ رات ہوگئی۔ اور یہاں خود بخود روشنی ہوگئی۔ اس کا انتظام اوپر ہی سے تھا۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور اس تہہ خانے کا چکر لگانے لگا۔ سارے منصوبے تو ذہن میں تھے ہی باتھ روم میں پیچھے کی جانب ایک روشن دان تھا جو اوپر کھلتا تھا یہ بھی بس ایک تعمیری کام تھا اور اس کا پہلے کوئی خاص مقصد نہیں تھا لیکن باتھ روم کے اس روشندان سے ہمیں باہر نکلنے کا موقع مل سکتا تھا۔ کاظم شاد نے اپنی زندگی میں نجانے کیا کیا کچھ کیا ہوگا بذات خود وہ اس قدر باعمل نہیں تھا کہ ایسی کوئی کارروائی کر سکتا لیکن میں نے اس سلسلے میں اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی۔"

"کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے مسٹر کاظم شاد۔ کیا ان لوگوں کے ہاتھوں شکست کرلیں گے۔" کاظم شاد جو نجانے اس دوران کیا کیا سوچتا رہا تھا اب بالکل ہی ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ اس کے چہرے پر چند گھنٹوں کے اندر جو کیفیتیں ابھر آئیں تھیں وہ ناقابل یقین تھیں ویسے بھی پچھلے دنوں سے وہ بہت مضمحل نظر آرہا تھا اور اس کی تمام شان و شوکت ملیا میٹ ہوگئی تھی لیکن اس تھوڑی سی دیر میں اس کا چہرہ جس طرح تبدیل ہوا تھا وہ ناقابل یقین تھا۔ بس یوں لگتا تھا جیسے اچانک ہی اس کی عمر دس سال آگے بڑھ گئی ہو۔ اس کی آنکھوں کی بے بسی نے ایک لمحے کے لیے مجھے متاثر کیا لیکن دوسرے لمحے اس کی شخصیت مجھے یاد آئی اور میں نے دل سے رحم کا وہ جذبہ بالکل نکال دیا۔ تب اس نے آہستہ سے کہا۔

"فیصل میرے دوست مجھے احساس ہے کہ میری ناکامی سے تمہاری زندگی بھی تباہ ہوگئی ہے لیکن دیکھو یہ سب کچھ تو ہونا ہی تھا۔ میں تم سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اس قسم کے کاموں میں کامیابی حاصل ہوتی ہے تو پھر ایسی ہوتی ہے کہ لوگ رشک کرتے ہیں اور اگر ناکام ہو جاتے ہیں تب بھی یوں سمجھ لو کہ وہ ناکامی بھی اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اب میں تمہیں مستقبل میں کوئی سنہرے راستے دکھا سکتا ہوں لیکن میری مجبوری کو تسلیم کرو۔ میں نے یہ سب کچھ جان بوجھ کر نہیں کیا اگر تم بھی مجھ سے منحرف ہوگئے تو نہ میں تمہارا کچھ بگاڑ سکتا ہوں نہ تمہیں مجھے نقصان پہنچا کر کچھ ملے گا۔" میں دل ہی دل میں ہنس پڑا کاظم شاد غالباً یہ سوچ رہا تھا کہ اب کہیں جھلا کر میں اس سے نہ اڑ جاؤں۔ ظاہر ہے وہ جسمانی طور پر میرا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور اسی کی پیش بندی کر رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"باقی ساری باتیں اپنی جگہ مسٹر کاظم شاد لیکن یہاں اس قید سے نکلنے کی کوشش نہیں کریں گے آپ؟" کاظم شاد کے ہونٹوں پر پھیکی سی مسکراہٹ پھیل گئی اس نے کہا۔

"جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد تم اس کی توقع رکھتے ہو۔"

"نہیں سمجھا۔"

"جس شاطر شخص نے ہمیں اس طرح ناکام کر دیا اور ساری معلومات حاصل کرلیں اس نے کیا ہمیں کسی ایسی جگہ قید کیا ہوگا جہاں سے ہم فرار ہو سکیں۔"

"بات دراصل یہ ہے مسٹر کاظم شاد کہ آپ بہت بڑے انسان ہیں۔ میں ایک معمولی سا آدمی۔ میں نے زندگی میں کبھی اتنا بڑا کام نہیں کیا۔ جتنا بڑا کام آپ نے مجھے سونپ دیا تھا۔ میرا کچھ جھگڑا تھا کچھ لوگوں سے اس جھگڑے کو نمٹاتے ہوئے مجھ سے بہت سی مجرمانہ کارروائیاں بھی ہوئیں لیکن زندگی میں کبھی ایسا کوئی تصور نہیں تھا کہ میں کوئی بہت بڑا جرم کروں گا۔ چھوٹے چھوٹے کام کرنے والے اپنا تحفظ کرنا بھی جانتے ہیں۔ بہرحال آپ کو کچھ کہنا تو بیکار ہی ہے لیکن میں آپ کو یہاں سے نکال کر لے جا سکتا ہوں۔" کاظم شاد اچھل پڑا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے مجھے دیکھنے لگا۔

"کیسے........" اس نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رات کچھ اور گہری ہو جانے دیجئے اس کے بعد بتاؤں گا کاظم شاد بے چین ہوگیا۔ اپنی جگہ سے اٹھا اور میرے قریب آبیٹھا پھر اس نے کہا۔"

"تمہارے ذہن میں کوئی منصوبہ ہے۔"

"ہاں ہے۔"

"ہم یہاں سے نکل سکتے ہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"کوشش کر سکتے ہیں۔"

"اگر۔ اگر ایسا ہو جائے تو۔ تو۔ سنو۔ میں بالکل برباد ہو چکا ہوں ختم ہو چکا ہوں بالکل لیکن تمہارا مستقبل بن سکتا ہے۔ اب اتنا بھی ختم نہیں ہوا میں کہ میرے پاس کچھ نہ رہا ہو۔ میں تمہیں دس لاکھ روپے دوں گا۔ دس لاکھ روپے! مجھے یہاں سے نکال دو۔ باقی دس لاکھ روپے تمہارے ہاتھ میں ہوں گے یہاں سے چلے جانا ملک بہت وسیع ہے اس کے کسی خاموش اور پر سکون گوشے میں بقیہ زندگی گزار لینا۔ دس لاکھ روپے بہت ہوتے ہیں۔ احتیاط سے خرچ کرو گے تو مستقبل کا پورا پورا سہارا بن جائے گا۔" میں نے ہنستے ہوئے گردن ہلائی اور آہستہ سے کہا۔

"یہ سب بعد کی باتیں ہیں مسٹر کاظم شاد اگر آپ واقعی ایسا کوئی ارادہ رکھتے ہیں تو ظاہر ہے پیسہ کسے برا لگتا ہے لیکن آپ اطمینان رکھیں اور مجھے کوئی بھی غلط لالچ نہ دیں اگر کچھ مناسب سمجھیں تو کر دیں میرے لیے لیکن اس اچھے خاصے ساتھ کے لیے میں بغیر کسی لالچ کے آپ کو یہاں سے نکالنے کی کوشش کروں گا۔ آپ مطمئن رہیں۔ میری ذات سے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔"

"مگر کیسے.......... کیا منصوبہ ہے تمہارے ذہن میں؟"

"بس تھوڑی سی رات اور گزر جانے دیجئے۔ میں نے کہا اور اس وقت ہماری کلائیوں پر بندھی گھڑیاں رات کا تقریباً ڈیڑھ بجا رہی تھیں جب میں نے کاظم شاد کو اٹھایا۔ نیند کا ہماری آنکھوں میں دور دور تک پتا نہیں تھا۔ کاظم شاد تو خیر مجھ سے بھی زیادہ پریشان اور بیزار تھا میں اسے باتھ روم میں لے گیا اور پھر میں نے اسے وہ روشندان دکھایا۔"

"یہ کیا ہے.......... اور کہاں کھلتا ہے.........."

"میں نہیں جانتا۔ لیکن اس سے جو روشنی اندر آ رہی تھی اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ کوئی ایسا ذریعہ ہے جس سے باہر کی روشنی یہاں تک پہنچ رہی ہے۔ میں جانتا تھا کہ یہ روشندان کوٹھی کے مغربی حصے میں ایک جگہ کھلتا ہے۔ شیشے لگے ہوئے تھے اور اس نفاست سے لگائے گئے تھے کہ باہر کا کوئی اثر یہاں نہ پڑے۔ بس تہہ خانے کو قدرتی ہوا اور روشنی دینے کے لئے روشندان بنایا گیا تھا۔ سب سے پہلے میں واش بیسن پر چڑھ کر روشن دان تک پہنچا اور پھر اوپر نکل گیا۔ جہاں چند لمحات رکنے کے بعد میں نے کاظم شاد سے کہا کہ وہ بھی میری ہی طرح واش بیسن پر چڑھ کر اس روشندان سے باہر نکل آئے۔ کاظم شاد پہلے ہی بھونچکا ہو کر رہ گیا تھا۔ بہر طور اس نے میری ہدایت پر عمل کیا اور تھوڑی دیر کے ہم دونوں کوٹھی کے مغربی حصے میں کھڑے ہوئے تھے۔ احاطے کی آخری دیوار جو مغربی سمت تھی زیادہ اونچی نہیں تھی۔ یہاں کاظم شاد کو میں نے اپنے کاندھوں پر سوار کرایا اور دیوار پر پہنچا دیا۔ دوسری طرف اسے خود ہی کودنا پڑا تھا۔ میں خود بھی دیوار کود کر باہر نکل آیا اور کاظم شاد کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف دوڑنے لگا۔ کاظم شاد کا ہاتھ برف کی طرح سرد ہو رہا تھا اور اس میں ہلکی ہلکی کپکپاہٹ پائی جاتی تھی۔ غالباً وہ بھی اس آسانی سے نکل آنے کی توقع نہیں رکھتا تھا۔ لیکن اب یہ احسان اس پر ہو چکا تھا۔ سڑکیں سنسان پڑی ہوئی تھیں۔ ڈیفنس کے علاقے میں اس وقت ہو کا عالم تھا بس کہیں کہیں پولیس پیٹرول نظر آ جاتا تھا۔ بعض جگہ پولیس کانسٹیبل گھوڑوں پر سوار گشت کرتے ہوئے مل جاتے تھے۔ ہم نے خاص طور سے ان سے بچنے کی کوششیں کیں اور بالآخر پیدل چلتے ہوئے کافی دور نکل آئے۔ کاظم شاد اتنا پیدل چلنے کا عادی نہیں تھا بری طرح تھک گیا تھا۔ لیکن خوش بختی یہ تھی کہ ایک جگہ ہمیں ٹیکسی مل گئی۔ کاظم شاد ٹیکسی کا دروازہ کھول کر اندر کی سیٹ پر گر پڑا تھا۔ میں نے اس سے کہا۔"

"کہاں چلیں گے..........؟"

"فی الحال صدر۔ اس نے جواب دیا۔ ٹیکسی ڈرائیور کو میں نے چلنے کے لئے کہا اور اس نے منہ مانگے معاوضے پر صدر جانے کی حامی بھرلی۔ صدر میں ہم اتر گئے۔ یہاں بھی اس وقت بالکل خاموشی اور سناٹا تھا۔ کاظم شاد نے مجھ سے کہا۔"

"مجھے حیرت ہے کہ ہم اس آسانی سے نکل آئے۔ لیکن لیکن مجھے اندازہ ہے کہ.........." کہ وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔ پھر اس نے کہا۔

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے فیصل؟" میں آہستہ سے ہنس پڑا۔

"میرا کیا پروگرام ہو سکتا ہے مسٹر کاظم شاد۔" کاظم شاد نے جیب سے کچھ نوٹ نکالے اور انہیں گنے۔ بغیر میرے حوالے کرتا ہوا بولا۔

"فی الحال کسی ایسی محفوظ جگہ قیام کر لو جہاں تمہیں کوئی خطرہ نہ ہو۔ کل دن میں

Scanned and Uploaded By Nadeem

مجھے ملنا۔ ایک ٹیلیفون نمبر ذہن نشین کرلو اس پر فون کرلینا۔ میں بتاؤں گا کہ ہمیں آگے کیا کرنا ہے۔"

"آپ اس وقت اپنی کوٹھی پر جائیں گے.........؟"

"نہیں۔ مناسب نہیں ہوگا بلکہ کل دن میں بھی میں کوٹھی میں نہیں جاسکتا۔ تم اطمینان رکھو کچھ نہ کچھ کریں گے۔ اب اتنے بھی ناکارہ نہیں ہیں ہم۔ بس کل دن میں مجھے ٹیلیفون کرلینا۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے جواب دیا اور کاظم شاد یونہی آگے بڑھ گیا۔ میرے سینے میں قہقہے مچل رہے تھے۔ جو حالت اس کی بنا دی گئی تھی وہ اس کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہوگی لیکن بہر طور اب میرا اس سے کوئی رابطہ ضروری نہیں تھا۔ وہی ٹیکسی جو مجھے یہاں لے کر آئی تھی تھوڑے فاصلے پر کھڑی ہوئی تھی۔ ٹیکسی ڈرائیور شاید رات کو اپنا کام کرتا تھا۔ میں نے جب یہ دیکھا کہ کاظم شاد نگاہوں سے اوجھل ہوچکا ہے تو آہستہ ٹہلتا ہوا اسی ٹیکسی کی جانب بڑھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے مجھے دیکھا تو میں نے اس سے کہا۔

"واپس ڈیفنس چلنا ہے۔"

"کیا اسے یہاں تک چھوڑنے آئے تھے بابو جی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے پوچھا۔"

"ہاں۔"

"مگر وہاں سے واپسی میں کوئی سواری نہیں ملے گی۔"

"تم آنے جانے کا کرایہ مجھ سے لے لو۔" میں نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور تیار ہوگیا۔ تاہم میں اپنی کوٹھی سے کافی فاصلے پر ٹیکسی سے اترا تھا اور اس کے بعد رات کی تاریکی میں یہ فاصلہ میں نے پیدل ہی طے کیا تھا۔ کوٹھی میں داخل ہوا' روزی سوچکی تھی۔ سعید خان جاگ رہا تھا۔ دو آدمی اور بھی موجود تھے وہ ہنس پڑا۔ اور پھر آہستہ سے بولا۔

"سر میں انتہائی شرمسار ہوں آپ کے سامنے بدتمیزی کا مظاہرہ کرنا پڑا۔"

"کیا تمہیں علم تھا ہم لوگ نکل گئے۔ میں نے سعید خاں سے پوچھا؟"

"جی سر نہ صرف یہ علم تھا بلکہ آپ کا صدر تک پیچھا کیا گیا ہے اور باقاعدہ یہاں ہم لوگوں کو صورتحال بتائی گئی ہے۔"

"او ہو۔ میں نے تو کسی گاڑی وغیرہ کو نہیں دیکھا۔"

"سر اگر آپ دیکھ لیتے تو پھر ہمارا کام ہی کیا ہوتا۔" سعید خاں نے کہا۔

"ناگی صاحب کہاں ہیں.........؟"

"وہ ہمیں ہدایت دے کر جاچکے ہیں۔"

"کیا کاظم شاد کا اس کے بعد بھی تعاقب کیا جائے گا میں نے پوچھا.........؟"

"یہ بات مجھے نہیں معلوم ناگی صاحب کو معلوم ہوگی۔"

"اب تمہارا کیا پروگرام ہے.........؟"

"بس سر رات تو یہیں بسر کرنی پڑے گی صبح کو چلے جائیں گے۔"

"او کے سعید خاں۔ بہت بہت شکریہ تم نے بہترین طریقے سے اپنا کام سرانجام دیا۔ میں اپنی خوابگاہ کی جانب چلا گیا تھا منہ ہاتھ دھویا دل چاہ رہا تھا کہ بہت دیر تک جاگوں لیکن کیا کرتا کوئی ایسا بھی تو نہیں تھا جس سے بیٹھ کر تھوڑی دیر باتیں کی جاتیں بستر پر پہنچ گیا۔ نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی اور ذہن نجانے کیسے کیسے منصوبے تراش رہا تھا۔ کاظم شاد کا کھیل تو اب تقریباً ختم ہی ہوگیا۔ شاید ہی وہ دوبارہ مجھ سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ اب نئے مسئلوں کی جانب توجہ دینی تھی۔ رات کے کسی حصے میں نیند آگئی اور دن کو گیارہ بجے تک سوتا رہا۔ جاگا تو روزی میرے سامنے پہنچ گئی۔ اس نے تشویش بھری نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔"

"سر خیریت تو ہے.........؟"

"ہاں روزی بالکل ٹھیک ہوں رات کو بس دیر سے نیند آئی تھی۔ چلو ناشتا کرو۔ کوئی خاص بات تو نہیں۔"

"نہیں سر۔ بالکل نہیں۔ سب کچھ نارمل ہے۔"

"رات کو کچھ لوگوں نے ہمارے ہاں قیام کیا تھا چلے گئے........."

"جی سر۔ وہ جاچکے ہیں۔"

"ٹھیک' میں نے ناشتا کیا اور اس کے بعد مجھے اس ٹیلیفون نمبر کا خیال آگیا جو کاظم شاد مجھے دے گیا تھا۔ تفریح کی غرض سے ٹیلیفون کے قریب پہنچا۔ وہ نمبر ذہن میں محفوظ تھا اسے ملایا اور ریسیور کان سے لگالیا۔ تھوڑی دیر کے بعد دوسری طرف سے فون ریسیو

Scanned and Uploaded By Nadeem

کر لیا گیا۔"

"ہاں کون۔" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"مجھے کاظم شاد صاحب سے بات کرنی ہے۔"

"ارے کون کاظم شاد بابا۔ یہ تو گلو بھائی کریانہ مرچنٹ کی دکان ہے۔ ابھی تمہارا کو کس سے بات کرنا ہے ادھر کوئی کاظم شاد نہیں ہے۔" دوسری طرف سے آواز آئی اور میں بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر میں نے ٹیلیفون بند کر دیا۔ کاظم شاد کے ذہن میں جو بھی آیا تھا وہ مجھے دے گیا تھا۔ اس کا مقصد ہے کہ اب وہ دوبارہ مجھ سے ملنے کا ارادہ رکھتا۔ دن گزر گیا۔ روزی سے بہت سی باتیں کرتا رہا تھا اور روزی بھی بہت خوش نظر آ رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"سر آج آپ کا موڈ بہت اچھا ہے۔"

"ہاں روزی۔ تمہارا خیال درست ہے۔" میں نے کہا شام کو کلب جانے کو دل چاہا اور میں تیار ہو کر کلب چل پڑا۔ کلب میں وہی جانے پہچانے چہرے موجود تھے۔ جو لوگ اپنی زندگی کا ایک محور بنائے ہوئے تھے اور اس میں بڑی باقاعدگی تھی۔ چند ایسی خواتین خصوصی طور پر وہاں نظر آتی تھیں جو پر عیش زندگی گزار رہی تھیں۔ مسز اختر خان بھی ایسی ہی خواتین میں شامل تھیں اور چونکہ ان دنوں مسز اختر خان ہی میری گہری شناسا تھیں اس لئے وہی مجھ پر نازل ہو گئیں۔

کلب میں وقت گزرتا رہا۔ گھر واپس آیا اور رشید ناگی کا فون موصول ہوا۔ سلام دعا کے بعد رشید ناگی نے مجھے اطلاع دی۔

"سر کاظم شاد فرار ہو گیا۔"

"کیا مطلب۔"

"جی ہاں۔ وہ دن بھر مصروف رہا اور اس کے بعد رات کی فلائیٹ سے چلا گیا۔"

"کہاں.......... کچھ معلوم ہو سکا..........؟"

"ناروے۔" ناگی نے جواب دیا۔

"چلو ناگی قصہ ختم۔ کل دن میں آ جاؤ میرے پاس اسی وقت بیٹھ کر باتیں کریں گے۔"

"جی سر۔ جس وقت آپ حکم دیں۔"

"دس بجے آ جانا اور ذرا فرصت میں آنا۔" میں نے کہا دوسرے دن دس بجے ناگی کا استقبال کیا۔ روزی نے چائے وغیرہ بنا کر ہمارے سامنے رکھ دی۔ ناگی خود بھی مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"ایک بہت بڑا مسئلہ حل ہوا۔ کاظم شاد اپنی موت مارا گیا۔ میں یہ نہیں کہتا رشید ناگی کہ اس ہنگامہ آرائی سے ہمیں کوئی خاص فائدہ ہوا بلکہ تھوڑا سا مالی نقصان ہی اٹھانا پڑا۔ لیکن ایک بہت بڑا خطرہ خود بخود ہی ٹل گیا اس کے علاوہ ڈان سینٹر کی یہاں ساری کارروائیاں ختم ہو گئیں اب ڈان سینٹر یقینی طور پر نئے ممبر تلاش کرے گا۔ کاظم شاد کی تو تمام حیثیت ہی ختم ہو گئی۔ اس کا یہاں سے بھاگ جانا ظاہر کرتا ہے کہ وہ بری طرح خوفزدہ ہو گیا ہے اور اب شاید ادھر کا رخ نہ کرے۔"

"ویسے بھی سر وہ کاروباری طور پر بالکل چوپٹ ہو گیا ہے اور اس کے ابھی تو بہت سے نتائج برآمد ہوں گے بہت سے لوگ اس کے اس طرح بھاگ جانے سے متاثر ہوں گے۔ یقینی طور پر اس کے اثاثے اتنے زیادہ نہیں ہیں کہ لوگوں کے نقصانات پورے ہو جائیں۔"

"جہنم میں جائے۔ ہمیں اب اس سے کیا دلچسپی ہے۔ لیکن رشید اب بہت سے مسئلے ہمیں طے کرنے ہیں یوں سمجھ لو ایک طرح سے فراغت ہو گئی۔ ہاں تو رشید ناگی کاظم شاد کے اسکرین آؤٹ ہو جانے کے بعد اب ہمیں اپنے ترک کئے ہوئے منصوبوں پر دوبارہ عمل کرنا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اونچے پیمانے پر کام کا آغاز کیا جائے۔ مثلاً رفیق احمد جاگیردار کے سلسلے میں میں نے جو کچھ کیا تھا اسے دوبارہ شروع کرنا ہو گا۔ چھوٹی صنعتوں کے لئے شاہنواز صاحب نے پہلے ہی ہمیں اجازت دے دی تھی۔ چنانچہ اب اس کام کو برق رفتاری سے شروع کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے جس پر عمل کرنا چاہتا ہوں۔ مثلاً یہ کہ فوری طور پر مجھے ایک دفتر درکار ہو گا جہاں میں اپنے چھوٹے چھوٹے کام کیا کروں گا۔ ایک خوبصورت دفتر کا بندوبست کرو۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی میں چاہتا ہوں کہ ہم ایک اخبار بھی نکالیں میرے اخبار کا نام "میرا دیس" ہونا چاہیے۔ اس اخبار کے ذریعے ہم اپنی تجاویز حکومت کو دے سکتے ہیں اور ان لوگوں کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

بھی منظر پر لا سکتے ہیں جو اس ملک کو کھا رہے ہیں۔ ہم یہ کام بہت طوفانی رفتار سے نہیں کریں گے بلکہ مہذب زبان استعمال کرتے ہوئے حقیقتوں کو منظر عام پر لائیں گے۔ اخبار کے لئے فوری طور پر بندوبست کیا جانا ہے۔ تمہیں اپنے کاموں کے سلسلے میں بھی بہت سی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی۔ ویسے اس وقت تمہارے پاس کتنے افراد کام کر رہے ہیں۔

”سر۔ کوئی ڈیڑھ سو آدمی ہمارے لئے کام کر رہے ہیں باقی میرا اپنا اسٹاف ہے جو ہمارے مفادات کی نگرانی کرتا ہے۔“

”ٹھیک ہے۔ دفتر کے لئے مجھے بالکل نئے لوگ درکار ہوں گے اور میں ان کے بارے میں تمہیں تفصیلات بتا دوں گا کہ یہ کس قسم کے لوگ ہونے چاہیں۔ اخبار کا معاملہ بالکل مختلف حیثیت رکھتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ اس اخبار کو میرے نام سے منسلک کیا جائے بلکہ ایسے لوگوں کا انتخاب کرو جو اخبار نکالنا جانتے ہوں اور حق گو ہوں۔ میرے خیال میں اس سلسلے میں کچھ صحافیوں کے نام حاصل کر لیے جائیں اور ان کا کردار بھی پرکھ لیا جائے۔ انہی میں سے کسی ایک آدمی کو اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت دے دی جائے گی۔“

”سر بہت سے سچ لکھنے والے ہیں جن کی زبان بند کر دی گئی ہے۔ ظاہر ہے ان کا جو شعبہ ہے وہ اس میں کام کر سکتے ہیں لیکن انہیں اس شعبے میں کام کرنے کے لیے پابندیاں بھی قبول کرنا پڑتی ہیں۔ ایسے کچھ افراد ہمارے علم میں بھی ہیں انہی کو ٹرائی کر لیا جائے گا۔“

”شمشاد بیگ اپنا کام بخوبی کر رہا ہے۔“

”جی سر۔“

”بس تو اب یہ سارے کام کرنے ہیں۔“ میں نے کہا اور ہم اس سلسلے میں ساری منصوبہ بندیاں کرتے رہے۔ رشید ناگی ایک ایک منصوبے پر مجھ سے گفتگو کرتا رہا تھا اور ہم اس سلسلے میں تمام چھان بین کرتے رہے تھے۔ اس کے بعد رشید ناگی چلا گیا۔ زندگی میں ایک تبدیلی آنی چاہیے اور میں نے اس کے لئے دوسرے ہی دن سے عمل شروع کر دیا۔ سب سے پہلے مقدس کریم سے ملاقات ہوئی اس کے گھر ہی پہنچا تھا۔ مقدس کریم اپنی رہائش گاہ پر مجھے دیکھ کر بھونچکا رہ گیا اور پھر اس نے پر مسرت انداز میں میرا استقبال کیا۔

”سر اگر کوئی کام تھا مجھے طلب کر لیا ہوتا........“

”نہیں مقدس کریم تم وہ پہلے آدمی ہو جس سے کاروباری طور پر میرا پہلا رشتہ قائم ہوا ہے۔ اس طرح میں تمہارا سب سے زیادہ احترام کرتا ہوں۔ میری خواہش پر جس طرح تم نے خاموشی سے عمل کیا وہ میرے لئے قابل قدر ہے۔ چنانچہ اب میں تمہیں یہ خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ آٹو سٹی کو ایک بار پھر مقدس کریم کے نام سے منسوب کیا جا رہا ہے اور تم کل ہی سے تمام ذمہ داریاں سنبھال لو۔“

”سر آپ کا جو حکم۔ میں تو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔“

”میں جانتا تھا اور میں نے تم سے وعدہ بھی کیا تھا کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے بہت مختصر وقت کے لئے ہو رہا ہے۔ چنانچہ مقدس کریم اب تم پوری طرح آٹو سٹی پر توجہ دو اور اگر کوئی نیا منصوبہ تمہارے ذہن میں ہے تو مجھے اس سے آگاہ کرو۔ میں آٹو سٹی میں مزید سرمایہ کاری کے لئے تیار ہوں۔ اس کا باقاعدہ اعلان بہت جلد ہو جائے گا۔“

”جی سر جیسا آپ کا حکم۔“

”کیا کرتے رہے ہو ان دنوں۔“

”کچھ نہیں آرام کرتا رہا ہوں۔ اس اعتماد کے ساتھ کہ آپ نے کچھ کیا ہے یقینی طور پر میرے حق میں بہتر ہوگا۔“

”ہاں یقینی طور پر وہ سب تمہارے حق میں بہتر تھا۔“ میں نے کہا۔ مقدس کریم کے ساتھ دوپہر کا کھانا کھایا اور اس کے بعد اسے تمام تر ہدایات دے کر وہاں سے واپس چل پڑا۔ بڑی آزادی سی محسوس ہو رہی تھی۔ ذہن سے بہت سے بوجھ اتر گئے تھے۔ اب اتنا عادی ہو گیا تھا اپنے آپ کا کہ ہر احساس فنا ہو گیا تھا۔ نازاں باجی کے پاس پہنچ گیا۔ کئی دن کے بعد یہاں آیا تھا۔ ان لوگوں نے میرا پر جوش خیر مقدم کیا۔ نازاں باجی اب گھر پر ہی رہتی تھیں۔ آصف نور وغیرہ مصروف رہتے تھے۔ بھائی جان اور نازاں باجی مجھ سے معلومات حاصل کرنے لگیں تو میں نے کہا

”بس یوں سمجھیے نازاں باجی کہ جو ذمہ داریاں تھیں وہ ختم ہو گئیں ہیں اور اب کافی آزادی حاصل ہو گئی ہے۔“

”تب تو پھر ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اب ہماری ملاقات جلدی جلدی ہونی چاہیے۔“ بھائی جان نے کہا۔

"میری کوٹھی دیکھ لیجئے بھائی جان ایک دن اور آپ لوگوں کو مکمل اختیارات حاصل ہیں کہ جب چاہیں وہیں آئیں۔ بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ ہفتے کا ایک دن وہیں کوٹھی پر ہنگامہ آرائیوں میں گزارا جائے۔"

"ارے تم اس قدر فارغ ہوگئے ہو۔"

"جی بھائی جان۔" میں نے جواب دیا۔

"الیاس سنیں گے تو بہت خوش ہوں گے اور تم سے نجانے کیسے کیسے الٹے سیدھے سوالات بھی کریں گے۔"

"ضرور کریں الیاس بھائی کا حق ہے۔" میں نے جواب دیا۔ بہت دیر تک وہاں ان لوگوں سے بہت سے منصوبے طے ہوئے۔ نازاں باجی محبت بھری نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھیں۔ انہوں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب تو تمہارے ذہن پر کوئی اور بوجھ نہیں ہے۔"

"نہیں نازاں باجی میں نے اپنے ذہن کو تمام بوجھ سے آزاد کرلیا ہے۔"

"خدا کرے تمہارے ذہن پر آئندہ کوئی بوجھ نہ پڑے اور سنو ہمیں جو اختیارات حاصل ہیں ان کے تحت کسی وقت ہم کوئی اور فیصلہ بھی کرسکتے ہیں۔"

"کیا نازاں باجی؟"

"تمہاری شادی کا فیصلہ۔" نازاں باجی نے کہا اور میری طرف دیکھ کر مسکرانے لگیں۔ میں نے محبت سے ان کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"آپ بہت بڑی ہیں مجھ سے نازاں باجی۔ عمر میں نہیں بلکہ قدوقامت میں اور کردار میں جو بڑوں کا کردار ہوتا ہے آپ کے حکم سے کبھی گردن نہیں اٹھاؤں گا لیکن کچھ درخواست ضرور کرسکتا ہوں۔"

"ہاں میں جانتی ہوں کہ تم کیا درخواست کرو گے۔"

"تو بس یوں سمجھ لیجئے کہ وہ میری مجبوری ہوگی ورنہ آپ سے کبھی گردن نہیں موڑوں گا۔"

"میں جانتی ہوں۔ شادی نہیں کرو گے نا ابھی تم۔"

"نہیں نازاں باجی ابھی کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

"کسی لڑکی کو پسند کرو۔ بھی کوئی ایسی بات ذہن میں آئے تو خود بخود سب کچھ مت کر بیٹھنا۔ سمجھ رہے ہو نا میرے بغیر اگر تم نے یہ سب کچھ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

"جی بہت بہتر۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ الیاس بھائی اور آصف نور کا انتظار نہیں کرسکتا تھا۔ بس آج دل میں جو ہنگامہ آرائیاں ہو رہی تھیں انہیں نکال لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ بے دھڑک گاڑی ڈرائیو کرتا ہوا شاہد بھائی کے دفتر پہنچ گیا جانتا تھا کہ یہاں کیا ہو رہا ہوگا۔ کتنا ہی فاصلہ ہو جائے لیکن ساری چیزیں میرے ذہن میں رہتی تھی۔ شاہد بھائی دفتر میں بیٹھے ہوئے تھے پیرو بھی ایک شاندار میز کے پیچھے نظر آرہا تھا۔ میں نے انہیں مخاطب کیا تو دونوں چونک کر مجھے دیکھنے لگے اور پھر گھبرا کر کھڑے ہوگئے۔"

"اڑے تم آگیا۔" پیرو نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں پیرو بھائی میں کہاں جاسکتا تھا۔"

"اڑے چھوڑو خدا قسم تم بڑا غلط آدمی ہے۔ ابھی ایک دم ایسے آتا ہے جیسے چراغ کا جن آگیا ہو اور تم پھر فورا" اڑنچھو ہو جاتا ہے۔"

"کہئے کیا ہو رہا ہے شاہد بھائی۔"

"بس وہی سب کچھ۔ مگر تم تو خیریت سے ہو نا۔"

"بالکل خیریت سے ہوں شاہد بھائی۔ آپ لوگ مجھ سے بہت فاصلے پر ہیں لیکن میں یہ فاصلے اب کم کردینا چاہتا ہوں۔"

"فاصلے ہم نے قائم کئے ہیں۔ شاہد بھائی نے کہا۔"

"نہیں حالات نے۔"

"تو پھر اب یہ فاصلے کیسے کم ہو سکتے ہیں۔"

"سمجھ لیجئے ہوگئے۔"

"اڑے تو پھر یار تم اپن کے ساتھ رہو نا۔ پیرو استاد نے کہا۔"

"نہیں پیرو بھائی میں آپ کے ساتھ نہیں رہوں گا۔ بلکہ آپ میرے ساتھ رہیں گے۔"

"اڑے اپن کو اس پر کب اعتراض ہو سکتا ہے بابا۔" پیرو بھائی نے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"تو پھر ٹھیک ہے میں بہت جلد آپ لوگوں کی دعوت اپنی رہائش گاہ پر کروں گا اور اس کے بعد ہمیں بہت سے فیصلے کرنے ہیں۔

"ارے یار وہ دعوت کب کرتا ہے تم۔" ہیرو استاد نے کہا۔

"بہت جلد ہیرو بھائی' ہیرو بھائی بہت جلد۔ میں آپ کو اس کی اطلاع دوں گا۔" میں نے کہا ان لوگوں کے ساتھ بھی بہت اچھا وقت گزرا۔ میں سب کو یکجا کر دینا چاہتا تھا آخری پروگرام رفیق احمد جاگیردار کے ہاں جانے کا تھا اور یہاں بھی میں کافی وقت گزار کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ کچھ دیر کے بعد میری کار رفیق احمد جاگیر دار صاحب کی کوٹھی میں داخل ہو گئی۔ رفیق احمد صاحب تو موجود نہیں تھے۔ لیکن نیاز احمد نظر آرہے تھے۔ مجھے دیکھ کر چونک پڑے اور اپنے مخصوص انداز میں انہوں نے میرا استقبال کیا گھر کے تمام افراد جمع ہو گئے۔ عافیہ خاتون اوپر اپنی رہائش گاہ میں تھیں نیاز احمد صاحب نے بتایا کہ آج کل وہ بیمار ہیں اور رفیق احمد صاحب سوچ رہے ہیں کہ انہیں ملک سے باہر لے جایا جائے۔

"خیریت کیا بات ہے۔؟"

"بس کوئی خاص بات نہیں ہے۔ کچھ اندرونی طور پر گڑبڑ ہو گئی ہے۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔ ویسے بھی آپ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ ذہنی طور پر نارمل نہیں ہیں۔"

"رفیق احمد صاحب کہاں گئے ہوئے ہیں؟"

"بس تھوڑی دیر کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے آتے ہی ہوں گے۔ آپ سنایئے کیسے مزاج ہیں؟ کیا کیا ہو رہا ہے؟"

"آپ سوچ رہے ہوں گے نیاز احمد صاحب کہ آپ کو ایک راستہ دکھانے کے بعد میں اس راستے سے بہت دور چلا گیا یا شاید آپ نے یہ بھی سوچا ہو کہ ہو سکتا ہے جو کچھ میں نے کہا ہے بعد میں اس پر شرمندہ ہوں۔" نیاز احمد صاحب ہنسنے لگے پھر بولے۔

"نہیں بھئی آپ کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ آپ سے کوئی ہلکی بات منسوب کی جائے۔"

"ہر کام کے لئے ایک وقت متعین ہوتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اب یہ سب کچھ کرلیا جائے۔"

"واقعی۔" نیاز احمد صاحب نے پوچھا۔

"کیوں آپ کو شک ہے۔"

"بالکل نہیں بالکل نہیں۔"

"رفیق احمد صاحب کب تک واپس آجائے گے۔"

"میرا خیال ہے آنے ہی والے ہوں گے۔"

"تب پھر میں عافیہ خاتون سے ملاقات کرلوں۔ مجھے عافیہ خاتون سے ہونے والی وہ تمام گفتگو یاد آگئی اور میں نیاز احمد صاحب کو وہیں چھوڑ کر اوپر چل پڑا مجھے علم تھا کہ عافیہ خاتون کون سے کمرے میں ملیں گی۔ میں دروازے پر ہلکی سی دستک دے کر اندر داخل ہو گیا وہ بستر پر دراز تھیں۔ سفید لباس میں ملبوس عجیب سا چہرہ تھا۔ جسے دیکھ کر نجانے کیوں ایک مقدس سا احساس ہوتا تھا بڑی گہرائیاں تھیں اس چہرے میں۔ مجھے دیکھا چونک پڑیں پھر بستر پر سنبھل کر بیٹھنے کی کوشش کی ہونٹوں پر زبان پھیری اور آہستہ سے بول اٹھیں۔

"تم سے زیادہ بے مروت کسی کو نہیں دیکھا۔"

"میں مسکراتا ہوا ان کے پاس پہنچ گیا۔ انہوں نے اپنے بستر پر ہی مجھے جگہ دے دی۔ بڑا عجیب سا انداز ہوتا تھا ان کا ہر طرح کے تصنع سے پاک.........."

"کہاں غائب ہو گئے تھے۔ بیٹھو کبھی ہمارا خیال دل میں نہ آیا۔"

"کیوں نہیں عافیہ خاتون۔"

"کیا خیال آیا تھا ہمارے بارے میں.........."

"بس آپ کو یاد کیا کرتا تھا.........."

"جھوٹ بول رہے ہو۔ یاد کرنے والے اتنی دور تو نہیں رہتے۔" انداز میں وہی لگاوٹ وہی ایک انوکھی سی کیفیت جسے کوئی الفاظ نہیں دیئے جاسکتے تھے۔

"سنا ہے آپ بیمار ہیں۔"

"نہیں لوگ یہی کہتے ہیں میں کچھ نہیں جانتی۔"

"آپ کی طبیعت کیسی ہے؟"

"کہا نا اپنی بیماری کے بارے میں میں خود نہیں جانتی نجانے دل کو یہ روگ کیوں لگ گیا اور پھر کچھ لوگوں کی بے التفاقی نے یہ نوبت پہنچا دی۔ ورنہ ہم ایسے تو نہ تھے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"کس کی بے التفاتی نے؟"

"سوال کر رہے ہو مجھ سے۔ اپنے دل میں جھانک کر دیکھ لو۔"

"جی میرا مطلب ہے۔"

"ہکلا رہے ہو۔ جانتے ہو دل کا چور کسی نہ کسی شکل میں زبان تک آ ہی جاتا ہے۔ کب تک تڑپاؤ گے بس اتنا بتادو کب تک تڑپاؤں گے۔ ظلم کی کوئی حد بھی ہوتی ہے۔"

"جی میں......... میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ بالکل تندرست ہو جائیں۔ آپ بہت اچھی ہیں۔ آپ بہت اچھی ہیں عافیہ بیگم آپ بہت اچھی ہیں۔"

"زبانی کہہ رہے ہو۔ کبھی اس کا ثبوت بھی دو۔"

"ضرور جب بھی آپ ثبوت مانگیں گی میں حاضر ہوں۔"

"تو کم از کم صورت تو دیکھا دیا کرو۔ دل کو کچھ قرار ہی آجایا کرے۔ نجانے کیا سوچتے ہوگے ہمارے بارے میں۔ مگر کیا کریں اندر سے جو کچھ ہوتا ہے وہ زبان تک آہی جاتا ہے۔ آہ کاش۔ کاش تمہیں دل چیر کر دکھا سکتے۔" انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ عجب ہونق سی کیفیت ہو گئی تھی میری بہت بڑی تھیں مجھ سے وہ عمر میں بہت بڑی تھیں بے شک حسین تھیں بہت زیادہ پرکشش تھیں۔ لیکن ذہن کے کسی گوشے میں ایسا تصور نہیں لاسکتا تھا عجیب سے الفاظ تھے ان کے۔ مجھے یہ علم تو ہو چکا تھا کہ ذہنی طور پر نارمل نہیں ہیں لیکن کیا وہ یہ باتیں ہر ایک سے کرتی ہیں یا صرف مجھ سے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھیں اور یہ نگاہیں مصنوعی نہیں ہوسکتی تھیں۔ لیکن ان نگاہوں کا مفہوم کیا ہے ان الفاظ کا مطلب کیا ہے۔ ظاہر ہے ان سے تو کوئی خاص بات نہیں کہہ سکا لیکن میں نے یہی سوچا کہ نیاز احمد صاحب سے اس سلسلے میں ذرا تفصیلی گفتگو کروں گا۔ حالانکہ میرا ان لوگوں سے کوئی واسطہ نہیں تھا۔ ایک دوبار ہی یہاں آنا ہوا تھا لیکن عافیہ خاتون کا یہ کردار میری سمجھ میں بالکل نہیں آیا تھا۔ میں کچھ دیر ان کے پاس رکا اور پھر اجازت لے کر باہر نکل آیا۔ چلتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"اس سے تو نہ آیا کرو تو بہتر ہے۔ جاتے ہو تو دل میں نجانے کتنے عرصے کے لئے آگ لگا جاتے ہو اب کب ملو گے۔"

"بہت جلد کسی بھی وقت حاضری دوں گا۔" میں نے کہا نیاز احمد صاحب نے بتایا کہ رفیق احمد آچکے ہیں اور بے چینی سے میرا انتظار کر رہے ہیں۔ رفیق احمد صاحب بہت محبت بھرے انداز سے ملتے تھے اس وقت بھی انہوں نے اسی محبت کا اظہار کیا۔ کہنے لگے۔

"اتنے مصروف ہو کہ نہ ملنے کی شکایت بھی نہیں کر سکتے لیکن یہ درخواست ضرور کی جاسکتی ہے کہ جب بھی فرصت ملے ہمیں بھی یاد کر لیا کرو۔"

"مجھے خود احساس ہے رفیق احمد صاحب بس یوں سمجھے کہ انتظامات میں مصروف تھا اور شاید وہ وقت آگیا ہے جب آپ سے بہت زیادہ ملاقاتیں ہوا کریں۔"

"بڑی خوشی کی بات ہے۔ خیریت کیسے مزاج ہیں کیا کیا ہو رہا ہے۔"

"جو سودا ذہن میں سمایا ہے اس کی تکمیل میں مصروف تھا۔ جو کچھ میں نے آپ سے عرض کیا تھا۔ اس کے سلسلے میں یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کا نام مخصوص کر چکا ہوں اور اب یہ خواہش ہے کہ بہت جلد یہ کام شروع ہو جائے۔"

"اوہو وہی جو تم نے کہا تھا۔"

"جی۔"

"بھئی اب کیا کہیں تم سے گوشہ نشین ہوگئے ہیں تو گوشہ نشینی رہنے دو۔ کہاں ہمیں کانوں میں گھسیٹو گے۔"

"آپ یہ سب کچھ کہہ کر سارا کیا دھرا چوپٹ نہ کریں جناب! حالانکہ دانش منصور صاحب میں بہت بار اس بارے میں بات کر چکا ہوں اور کئی بار کہہ چکا ہوں کہ آپ خود رفیق صاحب سے ملئے تاکہ بات آگے بڑھ جائے۔ اس وقت تو تیار ہو جاتے ہیں لیکن پھر نہ جانے کیا ہو جاتا ہے۔" نیاز احمد صاحب کی بات پر رفیق احمد صاحب مسکرا دیئے تھے۔ پھر انہوں نے کہا۔

"بھئی بس ڈر لگتا ہے۔ پتا نہیں اب صورتحال ہمارے بس کی ہے یا نہیں۔"

"آپ اس کی بالکل فکر نہ کریں۔ ایک نیک کام کا آغاز ہو رہا ہے۔ کاروبار بے شک اپنی جگہ ہے، لیکن اس کام کی اہمیت سے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ میں نے اس کے لئے آپ کو مخصوص کیا ہے اور نیاز احمد صاحب سے باقی سارے معاملات ایک آدھ دن

کے اندر طے کر لیے جائیں گے۔ ویسے اس سلسلے کی ابتدائی کارروائیاں تو مکمل ہو چکی ہیں۔ جن کا آپ کو علم ہے۔ بس اعلیٰ پیمانے پر یہ کام شروع کر دینا ہے۔"

"اور نام ہمارا ہی آئے گا سامنے۔ رفیق احمد صاحب بولے۔"

"نام ہی نہیں کام بھی آپ ہی کا ہو گا جناب۔" میں نے کہا اور رفیق احمد صاحب ہاتھ ملنے لگے۔ ایک عجیب سی بے چینی کا احساس ہو رہا تھا ان کے انداز سے......... میں ان لوگوں سے اپنے آئندہ منصوبے پر گفتگو کرتا رہا پھر نیاز احمد صاحب سے طے ہوا کہ دوسرے دن وہ مجھ سے میرے گھر پر ملاقات کر رہے ہیں۔ نیاز احمد صاحب بہت ذمہ دار آدمی تھے اور شروع ہی سے میں ان کی دلچسپیاں دیکھ رہا تھا۔ پتا نہیں کس قسم کے آدمی تھے۔ بظاہر اچھے ہی لگتے تھے۔ لیکن اب جو کچھ بھی ہے کام تو انہی کے ذریعے ہونا تھا۔ یہ بات میں طے کر چکا تھا۔ یہ آج کی بات نہیں تھی دوران گفتگو نیاز احمد صاحب سے عافیہ بیگم کا ذکر نکل آیا اور میں نے فوراً" کہا.........

نیاز احمد صاحب عافیہ بیگم کے بارے میں مجھے کچھ اور بتائیے۔ ان سے ملاقات ہوتی ہے تو ایک عجیب سا احساس ہوتا ہے نیاز احمد صاحب نے گہری سانس لی اور کہنے لگے۔

"عافیہ بیگم ایک ایسا معمہ ہیں جو سب کے سامنے ہیں لیکن سب کی زبان بند کر دی گئی ہے ان کے سلسلے میں آپ براہ کرم ان کی فکر چھوڑ دیں۔ وہ درحقیقت ایک چھوٹے سے حادثے کا شکار ہوئی ہیں اور اس کے بعد سے ان کی ذہنی کیفیت یہی ہے۔ مجھے منع کر دیا گیا کہ اس بارے میں کسی کو کوئی تفصیل نہ بتاؤں تو یقیناً" آپ بھی مجھ سے سب کچھ نہیں پوچھیں گے۔"

"میرا کوئی خاص مقصد نہیں تھا۔ بس یونہی جب بھی ان سے ملتا ہوں دل میں طرح طرح کے خیالات آجاتے ہیں۔" نیاز احمد صاحب ٹھنڈی سانس لے کر خاموش ہو گئے تھے۔ اس طرح عافیہ بیگم کا معمہ حل نہیں ہو سکا۔ لیکن ظاہر ہے حد سے بڑھی ہوئی کوئی دلچسپی بھی نہیں تھی۔ میرے ذہن میں بس ان کا انداز پریشان کر دیتا تھا۔ میں اس دنیا کا بہت زیادہ تجربہ کار انسان نہیں تھا۔ لیکن عافیہ بیگم کے چہرے سے ان کے گفتگو کرنے کے انداز سے کبھی کبھی یہ احساس ہوتا تھا کہ وہ کوئی ایسی خاتون ہیں جو اپنی زندگی کے کسی ایسے مسئلے میں ناکام ہو چکی ہیں جو ان کی ذات سے گہرا تعلق رکھتا ہو لیکن مجھے دیکھ کر ان

کی جو کیفیت ہو جاتی تھی مجھے صرف اس کی تشویش تھی۔ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے یا پھر ہو سکتا ہے کہ یہ ان کا خاص ہی انداز ہو۔ البتہ یہ بات میرے لئے اس قدر اہمیت کی حامل نہیں تھی کہ میں اس کی کھوج میں پڑ جاتا اب تو صحیح معنوں میں اپنی مصروفیات کا آغاز کیا تھا۔ ایک بار کوٹھی میں ان تمام افراد کو بھی جمع کرنا تھا جن سے میرا ماضی کا تعلق تھا۔ پیرو استاد اور شاہد بھائی وغیرہ کو تو دعوت دے چکا تھا بھائی جان' نازاں باجی الیاس بھائی وغیرہ سے بھی اس موضوع پر بات کرنی تھی لیکن یہ سب بعد کی باتیں تھیں۔ پہلے وہ کام کر لینے تھے جن کے لئے بڑی شدید محنت کی جا رہی تھی۔ رشید ناگی تو تھا ہی اللہ دین کے چراغ کا جن چنانچہ جو کچھ اس سے کہا اس نے منٹوں میں کر دکھایا۔ میرے لئے دفتر کا بندوبست بھی ہو گیا تھا اور وہاں فرنیچر وغیرہ کی تیاری بھی ہو رہی تھی۔ اخبار کا ڈکلریشن فائل کر دیا گیا تھا اور اطلاع ملی تھی کہ بہت جلد یہ کام ہو جائے گا کیونکہ میرا نام درمیان لے آیا گیا تھا۔ حالانکہ میں نے رشید ناگی سے اس بارے میں منع کیا تھا مگر بعد میں رشید ناگی سے ہونے والی گفتگو سے یہی طے کیا گیا کہ چونکہ میں اپنا مقصد سامنے لانا چاہتا ہوں اس لئے ڈکلریشن کے اور اخبار کے سلسلے میں میرا نام ہی سامنے ہونا چاہیے زندگی کو ایک نیا ڈھب ملا تھا۔ بہت سی پرانی باتیں نظرانداز کر دی تھیں میں نے اور اب اس انداز میں جینے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ رشید ناگی نے میرا دفتر اتنا خوبصورت بنایا تھا کہ بس دیکھنے کی چیز تھی۔ مجھے بہت پسند آیا تھا۔ یہاں اسٹاف کے لئے باقاعدہ انتظام کیا گیا تھا۔ لیکن ابھی صرف دو چپراسی رکھے گئے تھے۔ باقی اور کوئی نہیں تھا اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ابھی اس دفتر کے لئے کام کا انتخاب نہیں کیا گیا تھا۔ فی الحال تو یہ صرف میرے شناساؤں کے لئے رابطے کی جگہ تھی کیونکہ کوٹھی میں گھسے رہنا۔ بھی اب مجھے پسند نہیں تھا۔ طبیعت میں ایک عجیب سی تبدیلی رونما ہوئی تھی اور میں بہت دلیری سے اب دنیا کا سامنا کرنے کے لئے تیار تھا۔ ادھر اخبار کے دفتر کا کام بھی برق رفتاری سے جاری تھا اور اس سلسلے میں اسٹاف کا بندوبست کیا جا رہا تھا آصف نور کو میں نے عارضی طور پر اپنے دفتر میں لے لیا تھا تاکہ وہ اسٹاف کی سلیکشن میں میری مدد کرے۔ حالانکہ آصف نور اس فیلڈ کا آدمی نہیں تھا' فی الحال ایسے ہی لوگوں سے کام چلانا تھا۔ پھر دوسرے اخبارات میں میرے اس اخبار کے بارے میں تفصیلات آنے لگیں اور ادھر اور بھی لوگوں نے مجھ سے معلومات حاصل کرنا

Scanned And Uploaded By Nadeem

شروع کر دیں کلب پہنچا تو سب سے پہلے مسز اختر خان کئی دوسرے افراد کے ساتھ مجھ سے ملیں اور انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کہیئے دانش منصور صاحب اب تو آپ کا نام بڑے زبردست انداز میں اخبارات میں چھپ رہا ہے اور خصوصاً" اخبارات پر انکشاف کر رہے ہیں کہ آپ خود بھی ایک اخبار کے مالک بننے والے ہیں' پروگرام کیا ہے۔"

"اخبار نکالوں گا۔"

"آپ کو اخبار نکالنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔" مسز اختر خان نے سوال کیا ....؟

"یوں سمجھ لیجئے یہ میرا شوق ہے۔"

"اس شوق کے ذریعے آپ کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟"

"شوق کی تکمیل۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جواب واقعی معقول ہے۔ لیکن کوئی نظریہ تو ہوتا ہے۔"

"اخبار سامنے آئے گا تو میرا نظریہ بھی آپ کے علم میں آجائے گا ہے۔"

"کاروباری دنیا کے ایک پراسرار شخص کی یہ کارروائی بہت سوں کے لئے باعث تشویش بھی ہے اور باعث حیرت بھی بہرحال دیکھیے بلی تھیلے سے باہر آئے گی تو سب کو پتا چلے گا۔"

"یقیناً" مسز اختر خان۔"

"کیا یہ اخبار صرف کاروباری نوعیت کا ہوگا۔ سرفراز حقی صاحب نے سوال کیا؟"

"نہیں حقی صاحب صرف کاروباری نوعیت کا نہیں ہوگا۔ میں کوشش کروں گا کہ اس سے عوامی مسائل بھی ابھر کر سامنے آئیں۔"

"بہت اچھا منصوبہ ہے۔ بہرطور ہمیں ذہن میں رکھیے گا۔"

"مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔" میں نے حقی صاحب سے کہا۔

"میرا مطلب ہے ہمارا بھی اس اخبار میں تھوڑا بہت حصہ ہونا چاہیے۔"

"سارا اخبار آپ کا ہوگا حقی صاحب۔ تھوڑے بہت حصے کی بات کیوں کرتے ہیں آپ' آپ کے حکم کے مطابق کام ہوگا۔" اس کے بعد اخباری مسئلے میں ہنگامہ آرائیاں

شروع ہوگئیں۔ میرے پاس لوگ پہنچنے لگے۔ ایک دن اخبار کے دفتر میں ایسے صاحب پہنچے جن کا تذکرہ بے حد ضروری ہے۔ وہ بغل میں بیساکھی ٹیکتے ہوئے آئے تھے عمر پینتیس اور چالیس کے درمیان ہوگی۔ شکل و صورت بہت اچھی تھی لیکن ایک آنکھ سے محروم تھے۔ دایاں ہاتھ کلائی کے پاس سے کٹا ہوا تھا۔ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے میرے پاس پہنچے بغل میں بریف کیس دبا ہوا تھا میں نے انہیں اپنے کیبن سے دیکھا اور طلب کرلیا۔ وہ میرے سامنے آکر بیٹھ گئے۔"

"مابدولت کو فولاد ناصری کہتے ہیں۔ اگر آپ کو اردو اخبارات سے دلچسپی رہی ہے تو آپ نے میرے چھوٹے موٹے آرٹیکل اخبارات میں پڑھے ہوں گے۔ بہت کم اخبارات ہیں جو یہ آرٹیکل چھاپ دیا کرتے ہیں۔"

"بد قسمتی ہے آپ سے ناواقف ہیں۔"

"کوئی بات نہیں میں خود اپنا تعارف کرانے آگیا ہوں۔ نوکری درکار ہے آپ کے اخبار میں..........؟"

"کیا کرنا پسند کریں گے آپ؟"

"صحافی ہوں۔ لکھتا رہا ہوں اور عمر کا ایک بڑا حصہ اسی چکر میں گزارا ہے۔"

"خوب تو میرا اخبار حاضر ہے آپ کے لیے آپ جیسا کام کرنا چاہیں پسند کریں۔"

"بس چھوٹے موٹے آرٹیکل لکھا کروں گا۔ لیکن آپ کو مجھے تحفظ مہیا کرنا ہوگا.........."

"تحفظ۔"

"جی ہاں۔ آپ خود تو سنبھل جائیں گے چونکہ بڑے آدمی ہیں لیکن مجھے لوگ مار کر باقی بھی ختم کر دیں گے۔"

"باقی..........؟" میں نے سوال کیا۔

"جی ہاں۔ پہلے یہ میرا پاؤں بھی موجود تھا یہ ہاتھ بھی تھا اور یہ آنکھ بھی۔ جسم پر بھی بہت سے زخم ہیں جو پہلے نہیں تھے صحافت کی دنیا میں آکر یہ تحائف میں نے لوگوں سے وصول کیے ہیں۔" میں چونک پڑا اور ان سے کہا۔

"میں سمجھا نہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

”بس لکھ دیا تھا کچھ سچ۔ ایک صاحب کے خلاف لکھا تو انہوں نے ٹانگ تڑوا دی۔ دوسرے کے خلاف لکھا تو انہوں نے آنکھ نکلوا دی تیسرے کے خلاف لکھا تو انہوں نے یہ ہاتھ کٹوا دیا جسم پر اور بھی بہت چوٹوں کے نشانات ہیں جو مختلف مضامین کا نتیجہ ہیں۔ اب آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں نوکری کرنا چاہتے ہیں کیونکہ کوئی بھی اخبار نوکری دینے کے لیے تیار نہیں۔“ میں نے تاسف بھری نگاہوں سے فولاد ناصری صاحب کو دیکھا اور کہا۔

”تو پھر آپ یوں سمجھے ناصری صاحب کہ یہ اخبار آپ ہی کے لیے ہے۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ بلاوجہ کسی کے خلاف لکھ دیں۔ کوئی ایسی حقیقت ہو جس سے ملکی تعمیر کا پہلو نکلتا ہو تو آپ ضرور لکھیں۔ لیکن بے مقصد کسی پر کیچڑ اچھالنا اچھی بات نہیں ہے۔“

”عزیزی اگر بے مقصد کیچڑ کسی پر اچھال دی جائے تو وہ زیادہ سے زیادہ دو چار تھپڑ یا گھونسے لاتیں مار لیا کرتا ہے۔ یہ ہاتھ پاؤں کا مسئلہ تو درحقیقت اس وقت شروع ہوتا ہے جب کسی کی دھکتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا جائے۔ اور وہ کہا جائے جسے وہ کسی بھی قیمت پر منظر عام پر نہ لانا چاہتا ہو۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ بلاوجہ ہم کسی پر کیچڑ نہیں اچھالتے۔“

”ٹھیک ہے تو آپ سمجھ لیجیے فولاد ناصری صاحب کہ ہمارے یہاں ملازم ہو گئے۔“

”ایک مہینے کی تنخواہ ایڈوانس مل جاتی تو اچھا تھا۔ چونکہ پچھلے کافی دنوں سے کوئی آرٹیکل نہیں چھپا۔“ میں نے ہنستے ہوئے گردن ہلا دی اور ان سے کہا کہ انہیں ان کی ضرورت کے مطابق پیسے مل جائیں گے۔ بڑا عجیب تاثر چھوڑ کر گئے تھے فولاد ناصری صاحب میرے پاس۔“ بہرطور میں ذہنی طور پر ایسے لوگوں کو بے حد پسند کرتا تھا جو سچ بولنے کی ہمت رکھتے ہیں چاہے انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔ اس طرح اخبار کا اسٹاف مکمل ہوتا جا رہا تھا اور میری زندگی میں بے شمار دلچسپیاں بکھر گئی تھیں میں دل ہی دل میں سوچا کہ مجھے ان تمام کاموں کو بہت پہلے شروع کر لینا چاہیے تھا۔ بلاوجہ اتنے عرصے سے بھٹکتا رہا۔ گویا اب یہ سب کچھ مکمل ہوتا جا رہا تھا۔

===☆☆☆☆===

مجھے ان سب پر بھرپور اعتماد تھا۔ ان لوگوں کی یہ فطرت ہے کہ وہ کہیں بھی بھٹک جائیں واپسی دروازے کی سمت ہوتی ہے جہاں اس کے اپنے بستے ہیں۔ الیاس بھائی شاہد بھائی پیرو سمیت گھر کا ہر فرد بے حد خوش تھا۔ میری یوں اچانک آمد پر تبصرہ آرائی ہو رہی تھی الیاس بھائی تو صورت حال سے بہت پہلے واقف ہو گئے تھے لیکن باقی لوگوں کو میری حیثیت کا اس وقت اندازہ ہوا تھا۔ نازاں باجی نے کہا۔

”بھائی جان وہ جو کسی نے کہا ہے نا کہ پوت کے پاؤں پالنے میں ہی نظر آجاتے ہیں آپ لوگ میری بات پر یقین کریں نہ کریں لیکن چشم تصور سے میں نے فیصل کو ایسی ہی بلندیوں پر پایا تھا۔ ہر شخص اپنے طور پر تبصرہ آرائی کرتا رہا۔ الیاس بھائی نے مشورہ دیا۔“

”اب کوئی بات ہم سے چھپی تو رہی نہیں ہے۔ فیصل تم نے جس کام کا بیڑا اٹھایا ہے اس میں تمہیں بڑی شاطرانہ چالوں سے کام لینا ہوگا۔ اور اگر ایک لمحے کے لیے بھی احتیاط کا دامن ہاتھ سے چھوٹا تو سمجھ لو ناکامیوں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ اپنے اس کھیل میں جذباتیت سے کام نہ لینا ہم سب تمہارے ساتھی ہیں ہماری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں لیکن مصلحت کا تقاضہ ہے کہ ہمارا تم سے دور رہنا ہی مناسب ہے کیونکہ اس طرح کہیں سے بھی تمہیں مجبور کیا جا سکتا ہے۔ میری بات سمجھ رہے ہو نا۔“

”جی الیاس بھائی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ میرا جی چاہتا ہے کہ ایک ایسی جگہ ہو جس کے چاروں طرف سرسبز درخت اور پس منظر میں پہاڑوں کی چوٹیاں نظر آتی ہوں دور دور تک پھیلے ہوئے جنگلوں میں ننھے منے جانور بھاگتے دوڑتے پھر رہے ہوں۔ بیچ میں

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہمارا گھر ہو۔ ہم سب کا مشترکہ گھر۔" میری اس بات پر سب ہی مسکرا دیئے تھے۔

"فیصل میرے بیٹے۔" الیاس بھائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اگر خداوند عالم کو دنیا اسی قدر پرسکون رکھنا ہوتی تو وہ یقیناً" ایسے عوامل پیدا کر دیتا کہ انسان کو بہت زیادہ جدوجہد کی ضرورت نہیں پیش آتی تو یہ زندگی اور اس کے محرکات سب کچھ جامد ہو کر رہ جاتے مگر بے فکر رہو ایک وقت ایسا بھی آئے گا اور ضرور آئے گا۔

اس کے بعد مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ بات بات پر قہقہے بکھرتے رہے۔ جب سب لوگ رخصت ہو گئے تو میں اپنے آپ کو یوں ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا جیسے میرے ذہن پر کوئی بوجھ ہی نہ ہو۔ میں اپنے اندر ایک نیا حوصلہ اور اعتماد محسوس کر رہا تھا۔

دوسری صبح خوشگوار اور معمول کے مطابق تھی۔ اس اعتماد نے مجھے بھرپور سہارا دیا تھا جو میں نے اپنے اندر محسوس کیا تھا۔ چنانچہ میری جدوجہد جاری ہو گئی۔ ادھر رشید ناگی طوفانی رفتار سے کام کر رہا تھا ہر عام شعبہ متحرک تھا جن کی داغ بیل ہم نے کافی محنت سے ڈالی تھی۔ شاہ نواز ہمارا دست راست تھا اور بڑی احتیاط و ہوشیاری کے ساتھ ہمارے منصوبوں کو بروئے کار لانے میں معاونت کر رہا تھا۔ ویسے بھی وہ خوش تھا اور اس سے تین میٹنگیں ہو چکی تھیں اس نے کہا تھا کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں وہ ملکی سلامتی کے لیے بڑی اہمیت کا حامل ہے بے شک ابھی اس پر نکتہ چینی کی جائے گی لیکن یہ تو ایک طویل ترین منصوبہ ہے۔ جس کی تکمیل جیسے ہوتی جائے گی لوگوں کو اس کی افادیت کا احساس ہوتا چلا جائے گا۔ ایک طرف وہ ساری کارروائیاں آہستہ آہستہ پایہ تکمیل کو پہنچتی جا رہی تھیں جن کے خواب میں نے دیکھے تھے اور دوسری طرف میرا اپنا عمل تیز سے تیز تر ہوتا جا رہا تھا۔ اخبار کا دفتر قائم ہوا اور اس کے بعد اس کا افتتاح ہوا لیکن یہ افتتاح میں نے بڑے بڑے لوگوں کو مدعو کر کے نہیں کرایا تھا بلکہ ان چند افراد ہی کو مدعو کیا تھا جن کا تعلق اخبار ہی سے تھا۔ ابھی تک میں نے عہدوں کا تعین نہیں کیا تھا۔ ڈیکلریشن وغیرہ کے سلسلے میں کارروائیاں ہوئی تھیں رشید ناگی نے ہدایت کے مطابق انہیں خفیہ رکھا تھا۔ فولاد ناصری بھی موجود تھے۔ انہیں تنخواہ وغیرہ دے دی گئی تھی اور اس کے علاوہ اور بھی بہت سے افراد منتخب کر لیے گئے تھے جن میں کئی نام قابل ذکر ہیں اور رفتہ رفتہ انہیں سامنے لایا جاتا رہے گا۔ خصوصی طور پر ایک خوبصورت پر عزم اور پرجوش لڑکی سائرہ حسن قابل ذکر ہے۔ جو اپنے افکار و خیالات سے مجھے بہت بہتر نظر آئی تھی۔ فولاد ناصری سے بھی کئی بار گفتگو ہو چکی تھی چنانچہ جب میں نے اس کا نام چیف ایڈیٹر کی حیثیت سے لیا تو وہ حیرت سے اچھل گیا وہاں موجود ہر شخص نے میرے اس فیصلے کو سراہا تھا چنانچہ باقی لوگوں کی ذمہ داری میں نے فولاد ناصری پر چھوڑ کر تقریب کے خاتمہ کا اعلان کر دیا لیکن اس سے پہلے میں نے اخبار کی پالیسی ہر شخص پر واضح کر دی تھی۔

اس کے بعد یہ تقریب ختم ہو گئی۔ البتہ فولاد ناصری اپنی بیساکھیاں ٹیکتا ہوا اس وقت جب میں واپس جا رہا تھا میری گاڑی میں آ گیا میں نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ بولا۔

"میں کچھ وقت الگ سے لوں گا جناب عالی۔"

"ضرور ناصری صاحب۔ آیئے آپ میرے ساتھ چائے پیجئے۔" میں اسے کوٹھی لے آیا۔ فولاد ناصری اپنی الجھنوں کا شکار تھا۔

"دراصل میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ آپ مجھے اتنا بڑا عہدہ دے دیں گے۔ کیا میں آپ کے اس فیصلے کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔"

"وجہ صرف یہ ہے ناصری صاحب کہ آپ سچ لکھنا چاہتے ہیں اور میں سچ چھاپنا چاہتا ہوں۔"

"آپ تو بڑے آدمی ہیں دانش صاحب۔! لیکن میرا مسئلہ ذرا مختلف ہے اگر مجھے واقعی سچ لکھنے کی آزادی مل گئی تو اتنا سچ لکھوں گا کہ بہت سے چہرے کالے ہو جائیں گے۔"

"آپ تجربہ کار آدمی ہیں۔ وہ سب کچھ لکھیے جو ملک کی بھلائی کے لیے ہو مگر ہمیں کسی پر کیچڑ نہیں اچھالنی۔ ہمارا کسی سے ذاتی اختلاف نہیں ہے۔ لیکن جو ہمارے ملک کا دشمن ہے ہم اس کے بدترین دشمن ہیں۔ ہم اس کی اس ملک دشمنی کے بارے میں لکھیں گے ہم ان لوگوں کے بارے میں لکھیں گے جو ناقص دوائیں بازار میں لا کر انسانیت کو درد و کرب میں مبتلا کر رہے ہیں ہم ان لوگوں کے خلاف لکھیں گے جو ہمارے ملک کا اناج ذخیرہ اسمگل کر کے ملک میں اس کی قلت پیدا کر رہے ہیں اور اپنی تجوریاں بھر رہے ہیں۔ اور عوام کی زبانیں دہشت سے دانتوں تلے دبی ہوئی ہیں کیا کریں کیا کیا جائے۔ ہر

scanned and uploaded by Nadeem

چیز کے بارے میں یہ پتا چل جاتا ہے کہ آئندہ ماہ اس کی قیمت بڑھائی جا رہی ہے۔ کوئی
نہیں سوچتا کہ جن لوگوں پر اس کا بوجھ پڑے گا ان کی زندگی کتنی دشوار ہو جائے گی۔ آخر
ان تمام چیزوں کا کوئی حساب تو ہونا چاہیے کوئی تو یہ بتائے کہ بھائیو ذخیرہ اندوزوں نے
کھانے کا تیل کروڑوں ٹن جمع کر لیا ہے۔ اس کی قیمتیں بڑھائی جا رہی ہیں۔ آپ لوگ
تیار رہیں ہم تیار نہیں ہوتے اور یہ بوجھ ہم پر لاد دیے جاتے ہیں۔ ہم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر
دیکھتے ہیں کہ کس سے اس کی شکایت کریں۔ اخباری خبروں میں تلاش کرتے ہیں کہ شاید
اس کی کوئی وجہ ہمیں معلوم ہو سکے گی۔ لیکن کوئی وجہ کسی کو نہیں بتائی جاتی۔ اور اس
کے بعد ہم بجٹ کے خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں یہ ہر ماہ قیمتوں میں ہونے والا اضافہ اپنی
جگہ اور اس کے بعد سرکاری بجٹ پیش کیا جائے گا۔ جس میں ان قیمتوں کو از سر نو متعین
کیا جائے گا اور اس کے بعد سال بھر پڑا ہوتا ہے ہم ان تمام چیزوں کے بارے میں لکھیں
گے نشاندہی کریں گے۔ ہم یہ کہیں گے حکومت سے کہ عوام کو اعتماد میں لے لیا جائے ان
سے صرف ووٹ نہ لیا جائے حکومتیں منتخب نہ کرائی جائیں۔ بلکہ ان کی اپنی بقا کے لیے
بھی کچھ سوچا جائے۔ ناصری صاحب یہ تمام چیزیں ہمیں اپنے اخبار میں لکھنا ہوں گی۔"

"خوب بہت خوب یہی میں معلوم کرنا چاہتا تھا کہ یہ سب کچھ لکھا جانا ہے نا۔"

"ہاں۔ اخبار کا اجرا اسی لیے ہوا ہے۔"

"تو پھر چند اشیاء کی ضرورت پیش آئے گی۔ جو آپ ہمارے اور ہمارے اسٹاف کے
خاص خاص لوگوں کے لیے مہیا فرما دیں۔"

"جی، جی بالکل، آپ بتائیں۔"

"چند بکتر بند گاڑیاں کچھ ایسے تہ خانے جہاں اس اخبار کے لوگ اپنے بچوں کے
ساتھ رہ سکیں۔ کیونکہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا اس کے لیے ہمیں کسی خوش فہمی میں مبتلا
نہیں رہنا چاہیے۔" مجھے ہنسی آ گئی۔ میں نے کہا۔

"یقیناً" آپ کو تحفظ کی ضرورت بھی ہوگی۔ فولاد صاحب آپ اطمینان رکھیے اس
کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔"

"بھئی ہمارا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے تھوڑے سے لوگ باقی رہ گئے ہیں لیکن ہم یہ
نہیں چاہتے کہ اور بھی کچھ لوگ تھوڑے سے کم ہو جائیں۔ کم از کم انہیں تو مکمل رہنا
چاہیے۔"

"آپ مطمئن رہیں اور کام کی تیاریاں کریں اور اس کے بعد جو بھی مناسب دن ہو
اس دن اخبار منظر عام پر لے آئیں۔"

فولاد ناصری نے کام شروع کر دیا اور "میرا دیس" کا پہلا شمارہ منظر عام پر آ گیا۔ بہت
شاندار کالم لکھے گئے تھے فولاد ناصری کا اداریہ لنگڑے لولے کے قلم سے تھا اور اس
میں میرے افکار و خیالات کی بھرپور ترجمانی کی گئی تھی۔ سائرہ حسن نے میرا ماہیا کے نام
سے کالم لکھا تھا اور یہ کالم آنکھیں بھگو دینے والا تھا۔ بڑے اچھے لوگ مل گئے تھے مجھے۔
اخبار کا افتتاح بڑی سادگی سے کر دیا گیا تھا جس پر لوگوں کو حیرت ہوئی تھی بہر طور میرے
کام کی تکمیل ہو گئی تھی اخبار کے سلسلے میں مجھے دن رات ٹیلیفون موصول ہوتے
رہتے تھے۔ جن میں مبارکباد کے پیغامات تھے۔ مگر چند ہی روز کے بعد کچھ اور ٹیلیفون بھی
موصول ہونا شروع ہو گئے۔ پہلے فولاد ناصری ہی نے اس بارے میں مجھے اطلاع دی
تھی۔

"آغاز ہو گیا دانش صاحب۔"

"کیا مسٹر ناصری؟"

"تین ٹیلیفون موصول ہوئے ہیں ہمارے خصوصی کالموں پر تنقید کی گئی ہے۔ مثلاً
ہمارا ایک کالم جس کا عنوان کچا چٹھا ہے اس میں ہم نے ان سرمایہ داروں کو تنبیہہ کی تھی
جو من مانی کر رہے ہیں اور ہم نے کہا تھا کہ ہم بساط بھر کوششیں کریں گے۔ ان کے
کرتوت منظر عام پر لائے جائیں۔ اس سے پہلے کہ ہم اس کے لیے مجبور ہو جائیں وہ
سدھر جائیں۔ جواباً" ہمیں کہا گیا ہے کہ زبان درست کر لی جائے ورنہ ایسے کاموں کا انجام
بہتر نہیں ہوتا۔ حالانکہ ذاتی طور پر میں نے ان لوگوں سے معذرت کر لی ہے اور ساری
تفصیل ان کو بتا دی ہے لیکن انہوں نے میری ان باتوں کو مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیا اور
مجھے ہدایت کی ہے کہ یہ کالم فوراً" بند کر دیا جائے اور ذرا ہوشیار رہا جائے۔ میں نے
ناصری کو تسلیاں دیں اور ان سے کہا کہ ان کے لیے معقول بندوبست کر دیا جائے گا اور یہ
حفاظت رشید ناگی کے سپرد کر بھی دیا گیا۔ رشید ناگی تو اس وقت ایک آرگنائزیشن بن چکا
تھا اور اتنا مصروف ہو گیا تھا کہ بعض اوقات مجھے شرمندگی ہوتی تھی۔ وہ ایک طرح سے

میری ڈھال بنا ہوا تھا اور کارکردگی کا انداز ایسا تھا کہ جس طرف میرا اشارہ ہو جائے وہاں صفائی ہی صفائی ہو جائے اور کوئی ایسی رکاوٹ میرے راستے میں نہ رہے۔ درحقیقت اگر رشید ناگی جیسے شخص کا اتنا بڑا سہارا مجھے حاصل نہ ہوتا تو شاید میرے لیے اس برق رفتاری سے کام کرنا ممکن نہ ہوتا۔ چنانچہ رشید ناگی نے اطمینان دلایا کہ ناصری کی دن رات نگرانی کی جائیگی اور انہیں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ ایسے ہی ٹیلیفون پھر براہ راست مجھے موصول ہونے لگے جن میں مجھ سے کہا گیا تھا کہ یہ بلیک میلنگ بند کر دی جائے کیونکہ یہ میرے حق میں بہتر نہیں رہے گی۔ میں نے ان لوگوں سے اپنی راہنمائی چاہی تھی اور گالیاں دیتے ہوئے ٹیلیفون بند کر دیا گیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ اس سلسلے میں مجھے کیسی کیسی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا اور اب ان مشکلات کا آغاز ہو گیا تھا۔ ایک طرف تو میں صنعتیں لگا رہا تھا اور اپنے ان مقاصد کی تکمیل کر رہا تھا جو میرے ذہن میں تھے لیکن بہرحال میرے وسائل اتنے بھی نہیں تھے کہ سارے کام میں انتظار کیے بغیر کر ڈالتا۔ جوں جوں میرے کاروبار میں ترقی ہوتی اسی طرح میں اپنے کام کا دائرہ کار بڑھا سکتا تھا۔ بے شک رشید ناگی اپنے دوسرے ذرائع بھی استعمال کیے تھے اور اچھے خاصے فنڈ اکٹھے کر رہا تھا لیکن یہ محدود تھے کہ ہم ایک دو شعبوں کو آگے بڑھانے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے تھے ایک دلچسپ کارروائی کا آغاز ہوا اور اس کا تذکرہ انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ اخبار وساطت سے میری ملاقات مس آئرش گریش اور مسٹر گراہم سے ہوئی۔ یہ دونوں سویڈن کے ایک بڑے اخبار سے متعلق تھے جو کاروباری نوعیت کا اخبار تھا۔ فولاد ناصری نے ٹیلیفون پر مجھے ان دونوں کے بارے میں بتایا تھا اور اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں اپنے ہاں مدعو کرایا فولاد ناصری، سائرہ حسن اور دوسرے چند افراد کو بھی بلا لیا تھا۔ گریش اور گراہم نوجوان تھے اور خصوصاً گریش تو بڑی ہی دلکش شخصیت کی مالک تھی گراہم البتہ ایک خشک اور کھردرے چہرے والا نوجوان تھا لیکن گفتگو کے لحاظ سے نہایت ذہین اور سمجھدار نظر آتا تھا۔ دونوں نے سے میرے اقدامات پر سیر حاصل گفتگو کی اور انہیں خاصا سراہا بھی تھا خصوصاً گریش خاصی متجسس تھی۔ اپنے طور پر وہ مجھے کوئی ساٹھ ستر سالہ بوڑھا سمجھے ہوئی تھی مگر مجھے دیکھ کر حیران رہ گئی تھی اس بات کا وہ اظہار کیے بنا بھی نہ رہ سکی۔“

اگلے چند دن وہ ”میرا دیس“ کے مہمان رہے اس دوران انہوں نے ”میرا دیس“ ہی چند مضامین وغیرہ بھی لکھے۔ پھر جس روز انہیں روانہ ہونا تھا۔ میں بھی انہیں الوداع کہنے کیلئے ائرپورٹ پہنچ گیا۔ میرے اس اقدام کو میرے اسٹاف نے حیرت ہی سے دیکھا تھا۔ البتہ میں نے گراہم کی آنکھوں میں ایک انوکھی چمک اور انداز میں بے چینی محسوس کی تھی جیسے وہ مجھ سے کوئی بات کہنا چاہتا ہو۔ پھر موقع ملتے ہی اس نے ایک لفافہ میری جیب میں ڈال دیا۔ اس نے یہ حرکت اتنی تیزی سے اور اچانک کی تھی کہ اسے کوئی بھی محسوس نہ کر سکا۔ میں نے چونک کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

”مسٹر ڈینش یہ لفافہ آپ کے لئے کسی کی امانت ہے۔ میرا مطلب ہے کہ کسی نے آپ کے لیے دیا ہے اور اسے ہمیں آپ تک پہنچانا تھا۔“

”کس نے؟“ میں نے حیرانی سے لفافے کو ٹٹولتے ہوئے کہا جس میں ایک موٹے کاغذ کا احساس ہوتا تھا۔

”یہ تو آپ کو لفافے کے اندر رکھا ہوا پرچہ کھول کر ہی پتا چلے گا۔ ویسے اس لفافے میں جو مضمون ہے اس سے متعلق ایک دوسرا چینل یہاں پہنچنے والا ہے۔ جو آپ سے فوری طور پر رابطہ قائم کر کے آپ کے فیصلے کے بارے میں معلوم کرے گا۔ یہ چینل منظر عام پر نہیں ہوگا بلکہ ٹیلیفون پر ہی آپ سے رابطہ قائم کیا جائے گا۔ میرا خیال ہے تمام تفصیلات آپ کو اس لفافے میں رکھے ہوئے کاغذ سے مل جائیں گی۔“

☆☆☆☆

گھر پہنچ کر میں نے لفافہ کھولا اور میں حیران رہ گیا یہ میرے لئے روز آرگنائزیشن کی طرف سے تھا جس میں انہوں نے میرے بارے میں اپنی معلومات کا اظہار کیا تھا اور مجھے اپنے ہیڈ کوارٹر آنے کی دعوت دی تھی۔ مزید لکھا تھا کہ آرگنائزیشن کی طرف سے ایک نمائندہ پیٹل میرے پاس آرہا ہے اور یہ کہ روز آرگنائزیشن کے سربراہان تم پر اعتماد کرتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ تم یہاں ان کی نمائندگی کرو اس آرگنائزیشن میں شمولیت کے بعد کسی نقصان کا خطرہ نہیں رہتا بلکہ بہت سے ایسے مفادات حاصل ہو جاتے ہیں جو تصور میں بھی نہ ہوں۔ انہیں امید ہے کہ تم اس پر غور کرو گے۔ طریقہ کار یہ ہوگا جو ڈان سینٹر کا ہے۔ یعنی تمہیں درپردہ سرمایہ داروں سے رابطے قائم کرکے انہیں روز آرگنائزیشن کا ممبر بنانا ہوگا۔ لیکن ایسے سرمایہ دار جن کی مالی حیثیت اور استحکام کی تفصیل تمہیں بخوبی معلوم ہوگئی ہو اور یہ کام اتنا مشکل نہیں ہوگا۔ اس کے لئے تمہیں اعلیٰ ترین ورکرز بھی دیئے جائیں گے۔

"میں ششدر رہ گیا تھا۔ ذہن کی دنیا الٹ پلٹ ہوگئی تھی۔ یہ اتنا بڑا چکر ہے مجھے اس کا شبہ بھی نہیں تھا۔ درحقیقت اس کارروائی نے مجھے حیران کر دیا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی سوچنے کے لیے اور بھی بہت کچھ تھا۔

کچھ دیر بعد میں نے ناگی کو بلوایا اور کافی دیر تک اس سے مشورہ کرتا رہا۔ پھر ناگی واپس چلا گیا۔

کئی روز گزر گئے کوئی خاص واقعہ نہ ہوا' پھر ایک روز رشید ناگی میرے پاس آیا۔

رشید ناگی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات تھے۔ میں نے اس سے کہا۔

"اس وقت تمہاری آمد کا کوئی خاص مقصد ہے.........؟"

"نہیں چیف کوئی خاص نہیں بس کافی دن ہوئے ملاقات نہیں ہوئی تھی سوچا آپ کے پاس آجاؤں۔"

"ہاں ادھر سے بھی کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔"

"یعنی روز آرگنائزیشن کی طرف سے.........؟"

"ہاں اسی کی بات کر رہا تھا۔"

" ویسے چیف میرا خیال ہے وہ لوگ پہنچیں گے ضرور۔"

"یقیناً" میرا بھی یہی اندازہ ہے جو کچھ انہوں نے کہا بے مقصد تو نہیں کہا ہوگا۔"

"اس دوران کچھ سوچنے کا موقع ملا؟"

"ہاں میں نے اس دوران جو کچھ سوچا ہے اس سے بہت سے ایسے نتائج نکالے ہیں جو تمہارے لیے غیر متوقع ہوں گے۔"

"بتانا پسند فرمائیں گے چیف۔" رشید ناگی نے کہا اور میں کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر میں نے اس سے کہا۔

"میں نے بہت غور کیا ہے۔ رشید ناگی بگڑے ہوئے معاشرے کو لمحوں میں نہیں سدھارا جاسکتا۔ یہاں ملک کی بنیادوں پر سوچ کا فقدان ہے۔ اور سب سے پہلے اپنا مفاد پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ ہم اس ذہنیت کو لمحوں میں نہیں تبدیل کرسکتے۔ بلکہ اس کے لیے تو صدیاں درکار ہوں گی۔ اور ظاہر ہے میری یا تمہاری عمر اتنا ساتھ نہیں دے سکتی۔ پھر وہی بات آجاتی ہے کہ جس حد تک بھی کچھ کیا جاسکے اس سے کیوں گریز کیا جائے۔ میں نے ان پر غور کرنے کے بعد دل میں ایک فیصلہ کیا ہے اور تمہیں بھی اس سلسلے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔"

"میں منتظر ہوں چیف۔" رشید ناگی نے کہا۔

"میرے خیال میں مجھے آرگنائزیشن کی پیشکش قبول کرلینی چاہیے۔" رشید ناگی کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزر گیا تاہم اس نے کچھ کہا نہیں تھا۔

"جی چیف۔ ذرا تفصیلات معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں سمجھتا ہوں روز آرگنائزیشن کے مقاصد بھی وہی ہیں جو ڈان سینٹر کے تھے۔ ڈان سینٹر عارضی طور پر اپنا اقتدار کھوچکا ہے۔ اور روز آرگنائزیشن اس پر فوراً قبضہ چاہتا ہے۔ اور اس نے اس کے لیے میرا انتخاب کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہم روز آرگنائزیشن کی مدد حاصل کریں تو ہمیں اپنے مقاصد میں کافی کامیابیاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ ایک طرف سے تو ایسے بین الاقوامی ادارے کی مدد حاصل ہو جائے گی جو اس کے معاملات میں دلچسپی ہی نہیں رکھتا بلکہ اس کے لیے مکمل طور پر اپنے وسائل سے لے کر عمل کرتا ہے۔ دوسری طرف جب ہم یہاں ممبر سازی کریں گے تو ہمیں بہت سے سرمایہ داروں کا مکمل تعاون حاصل ہو جائے گا۔ ان لوگوں کو قریب سے دیکھنے کے بعد اپنے طور پر جو کچھ بھی کریں گے وہ زیادہ موثر ہو سکتا ہے۔ یعنی اس طرح ان پر وہ فیصلے بھی مسلط کیے جاسکتے ہیں جو بظاہر آرگنائزیشن کے مفاد میں کیے جائیں گے لیکن ان میں ہمارا اپنا مقصد بھی پوشیدہ ہوگا۔ یوں ہم اپنے وطن کے رہنے والوں کے لیے مراعات حاصل کر سکیں گے۔ جب کہ یہ لوگ ذہنی طور پر اس کے لیے تیار بھی نہ ہوں......

"جی چیف آپ کہتے ہیں۔"

"بس اس سے زیادہ مجھے اور کچھ نہیں کہنا تھا۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں رشید کہ اب مجھے اس چینل کا انتظار کرنا چاہیے اور اپنے خیالات کے برعکس اسے بہترین استقبالیہ چاہیے۔" رشید ناگی نے ایک چھوٹی سی فائل نکالی اور اسے درمیان سے کھول کر میرے سامنے رکھ دیا۔

"کیا ہے یہ؟" میں نے پوچھا۔

"چیف اس دوران میں بھی اس بارے میں بہت کچھ سوچتا رہا ہوں اور میں اپنی سوچوں کو کاغذ پر منتقل کرلیا ہے ذرا اسے ملاحظہ فرمالیجیے"

"میں نے فائل اپنے سامنے رکھی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ رشید ناگی بھی اس دوران بہت کچھ کرتا رہا تھا۔ اس کی تفصیلات کاغذات میں موجود تھیں۔ اس نے بہت سے منصوبے بنائے تھے اور پھر خود ہی ان کی تردید بھی کی تھی۔ اور اس کے لیے دلائل بھی مہیا کیے تھے لیکن اس کا آخری فیصلہ دیکھ کر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی آخری فیصلہ میرے فیصلے سے بالکل مختلف نہیں تھا۔ یعنی اس نے بڑے پر زور دلائل کے

ساتھ یہ لکھا تھا کہ اگر روز آرگنائزیشن کی حمایت اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے حاصل کر لی جائے تو برا نہیں ہوگا۔ اس طرح ان سرمایہ داروں کو درست کرنے کا موقع مل سکے گا جو سرکشی کر سکتے ہیں۔ اور راستے میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ روز آرگنائزیشن کا رکن بننے کے بعد وہ ان تمام احکامات کی تعمیل کے لیے مجبور ہوں گے جو آرگنائزیشن کے تحت بھیجے جائیں۔ اور اگر وہ اس سے انحراف کریں گے تو پھر انہیں بدترین نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔" میں مسکرانے لگا پھر میں نے کہا۔

"تو اس کا مقصد ہے کہ اب تم میرے فیصلے سے اتفاق کرو گے۔"

"مکمل طور پر چیف۔ مکمل طور پر۔ ان میں داخل ہونے کے بعد ہم زیادہ مؤثر طریقے سے کام کرسکتے ہیں۔"

رشید ناگی سے یہ مسئلہ طے ہوگیا اور یہ بھی ایک دلچسپ بات تھی کہ آرگنائزیشن کے نمائندے جو ایک مخصوص چینل کی شکل میں آنے والے تھے انہی دنوں وہاں پہنچے تھے۔ ہمیں کسی بھی طور اس کا علم نہیں تھا بس ایک دن ٹیلیفون پر رابطہ ہوا۔ فون کرنے والے نے اپنا نام گرین ویل بتا کر مجھ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا۔

"کیا میں ملاقات کی وجہ جان سکتا ہوں مسٹر گرین ویل۔"

"سر آپ سے کچھ دن پہلے کہا گیا تھا کہ ہم لوگ آنے والے ہیں میں اسی چینل کا نمائندہ ہوں۔"

"آپ کے ساتھ کتنے افراد ہیں......؟" مسٹر گرین۔"

"ہم چار افراد ہیں جناب۔ ایک خاتون اور تین مرد۔"

"آپ لوگ فوری طور پر مجھ سے ملاقات کریں۔"

"سر ہماری حیثیت۔"

"آپ کس حیثیت سے یہاں آئے ہیں......؟"

"ہم ایک ڈیم کے سلسلے میں گفتگو کرنے آئے ہیں اور سویڈن کی اس فرم کو ایک ڈیم کے سلسلے میں دعوت دی گئی ہے اور ہم اسی کے سروے کے لیے یہاں پہنچے ہیں۔"

"بہت خوب۔ میں کوشش کروں گا کہ ہماری ملاقات جلد ہو۔" پھر میں نے تھوڑی دیر گفتگو کے بعد فون بند کر دیا۔ اور انہیں مدعو کرنے کی تیاریاں کرنے لگا۔ انہوں نے

کوشش کی تھی کہ ہماری ملاقات بظاہر سرکاری ہی نظر آئے۔

"مسٹر گرین ویل اپنے تینوں ساتھیوں کے ساتھ آئے تھے اس ٹیم کی سربراہی وہی کر رہے تھے ان کے ساتھ ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی بھی موجود تھی جس نے اپنا نام میکس گراہم بتایا تھا۔ ان لوگوں نے مجھ سے نہایت خوش اخلاقی سے مصافحہ کیا۔ میں نے ان کے اعزاز میں بڑا اہتمام کیا تھا ویسے کسی اور کو دعوت نہیں دی تھی اور تنہا انہیں خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ میکس گراہم گرین اور باقی دو افراد میرے ساتھ میرے ڈرائنگ روم میں آبیٹھے۔ میکس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر خان صور ہم نے بہت کچھ سنا ہے آپ کے بارے میں آپ نے جس خلوص سے ہمیں دعوت دی ہے اس کے لیے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارا خیال تھا کہ شاید آپ ہماری آمد کو پسند نہ کریں اور اگر ہم آپ تک پہنچ بھی جائیں تو آپ ہمیں نقصان پہنچانے کی کوشش کریں گے۔"

"آپ کا سوچنا غلط نہیں تھا۔ لیکن اس کے برعکس فیصلہ بھی تو ہو سکتا تھا۔"

"یعنی۔"

"یعنی یہ کہ میں آپ لوگوں کو اپنے دوستوں کی حیثیت بھی دے سکتا تھا۔"

"اب آپ کا کیا خیال ہے آپ ہمیں اپنا دوست سمجھتے ہیں یا نہیں۔؟"

" میرا خیال ہے دشمنوں سے اتنے خوشگوار انداز میں دنیا میں کہیں بھی نہیں جاتا۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر اپنے اس دوست کو تھوڑی سی کارروائی کرنے کی اجازت دیں گے۔"

"مثلاً" میں نے سوال کیا۔

"آپ سوال نہ کریں سر۔ بلکہ اجازت دے دیں۔ میکس بولی۔"

"ٹھیک ہے کیا کرنا چاہتی ہیں آپ۔" میں نے کہا اور وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اس نے اپنے وزنی ہینڈ بیگ سے ایک آلہ نکالا اور اس کے بٹن آن کرنے لگی۔ ہلکی ہلکی آواز کے ساتھ اس آلے میں گرین بلب اسپارک کرنے لگا تھا۔ میں نے ایک گہری سانس لی مجھے اندازہ ہوگیا تھا کہ وہ کیا کرنا چاہتی ہے اس نے پورے ڈرائنگ روم کا چکر

لگایا اور غالباً" دیکھنے کی کوشش کرتی رہی کہ یہاں ان لوگوں کی گفتگو ریکارڈ کرنے کا کوئی بندوبست تو نہیں ہے۔ اس آلے میں سبز بلب جلتا رہا۔ اس کے بعد میکس باہر نکل گئی اور اس نے غالباً" ڈرائنگ روم کے اطراف میں بھی یہی کارروائی کی۔ پھر مطمئن ہو کر اندر آبیٹھی۔

"اس تمام کارروائی کے لیے معذرت۔ آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں نے یہ سب کچھ کیوں کیا ہے۔"

"مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ مجھے خوشی ہے کہ اپ لوگ ذہانت سے کام لیتے ہیں۔"

"جی سر درحقیقت ہماری آرگنائزیشن بہت سے ملکوں کے لیے ناپسندیدہ ہے۔ اور اس کے علاوہ اپنے ذاتی دشمن بھی رکھتی ہے۔ ہم یہ سوچنے میں حق بجانب تھے کہ ہو سکتا ہے آپ سے بھی ہمارے کسی دشمن نے رابطہ قائم کیا ہو۔"

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے اب آپ مطمئن ہیں؟"

"جی سر۔ بالکل مطمئن۔"

"تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے آپ کا نظریہ معلوم کروں۔" اس بار گرین ویل نے کہا تھا۔

"ہاں مسٹر گرین آپ مجھ سے میرا نظریہ معلوم کرسکتے ہیں لیکن پہلے یہ ثابت کر دیجئے کہ آپ کا تعلق درحقیقت روز آرگنائزیشن سے ہے۔"

"سو فیصد جناب سو فیصد۔" گرین ویل نے کہا اور ساتھ لائے ہوئے بریف کیس کو کھول کر اس میں سے کچھ کاغذات نکالنے لگا۔ اس میں خط کی وہ کاپی موجود تھی جو پہلے مجھے دی گئی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی آرگنائزیشن کے بارے میں کچھ اور ایسے تعارفی کارڈ تھے جو مجھے دکھائے گئے اور میں مطمئن ہوگیا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر گرین میں آپ سے مطمئن ہوچکا ہوں اور اب آپ کے ساتھ مکمل تعاون کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

"ہم آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ اپ نے آرگنائزیشن کے مقاصد کو سامنے رکھنے کے بعد اس میں شمولیت کے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔"

"میں خلوص دل سے آرگنائزیشن میں شامل ہونے کے لیے تیار ہوں۔" ان سب کے چہرے کھل اٹھے تھے۔ خاص طور سے میکس بہت پر جوش نظر آرہی تھی اس نے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔

"اور ہم آپ کو اپنے ساتھ شامل کرکے دلی خوشی محسوس کرتے ہیں اور اس سلسلے میں سب سے پہلے میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں۔" گرین ویل اور دوسرے لوگ بھی کھڑے ہوگئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے ہاتھ ملا کر بڑی مسرت کا اظہار کیا تھا۔ کم از کم میں نے یہ اندازہ ضرور لگایا ان کے بارے میں کہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اس سے بہت زیادہ مخلص نظر آتے ہیں۔ گرین ویل نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"اور جب آپ آرگنائزیشن سے رابطہ قائم کرنے کے بعد اس کے کام کو دیکھیں گے تو آپ کو دلی مسرت ہوگی اور صحیح معنوں میں آپ یہ سوچیں گے کہ آپ نے ایک بہترین فیصلہ کیا ہے۔"

"میں نے بہت سوچ سمجھنے کے بعد یہ کارروائی کی ہے............"

"آپ کو آرگنائزیشن کے بارے میں تو تفصیلات معلوم ہوچکی ہوں گی.........."

"بہت زیادہ نہیں۔"

"تو بس مختصر الفاظ میں آپ یہ سمجھ لیجیے کہ آپ کو بہت بڑی حیثیت حاصل ہو جائے گی اور ہر طرح کا کاروباری اور مالی مفاد حاصل رہے گا۔"

"ایک سرمایہ دار اس سے زیادہ اور کیا چاہ سکتا ہے۔"

"لیکن آرگنائزیشن کی طرف سے آپ پر بہت سی ذمہ داریاں بھی عائد کی جائیں گی اور آپ کو ان کی تکمیل کرنا ہوگی۔"

"کچھ حاصل کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ تو کرنا پڑتا ہی ہے۔"

"لیکن ابتدا میں آپ کو آرگنائزیشن کے اعتماد پر پورا اترنا ہوگا جوں جوں وقت گزرتا رہے گا آپ پر ہمارا اعتماد بڑھتا جائے گا۔"

"میں جانتا ہوں!"

"اس کے علاوہ آپ کو آرگنائزیشن کے لیے کچھ وقت صرف کرنا پڑے گا اور دوسرے تمام کاموں کو چھوڑ کر آرگنائزشن سے رابطے رکھنا پڑیں گے۔ ہو سکتا ہے اس

میں آپ کو ایک ماہ یا دو ماہ لگ جائیں۔"

"مجھے اعتراض نہیں ہوگا۔"

"تو کیا ممکن ہے کہ آپ ہمارے ساتھ ہی سویڈن تک کا سفر کرنا پسند کریں۔"

"اگر آرگنائزیشن اس کی ضرورت محسوس کرتی ہے تو میری پسند ناپسند کا سوال نہیں پیدا ہوتا۔ میں اسے اس کے معیار کے مطابق اپنی خدمات پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

"ہمیں آپ سے اس شاندار تعاون کی توقع نہیں تھی مسٹر ڈینش مان صور نجانے کیوں آرگنائزیشن میں یہ بات طے کرلی گئی تھی کہ آپ ٹیڑھی کھیر ثابت ہوں گے۔"

"اگر آرگنائزیشن مجھے پاگل سمجھتی ہے تو اسے میری طرف توجہ نہیں دینی چاہیے تھے۔ ایک ہوش مند انسان کی حیثیت سے میں نے جو فیصلہ کیے ہیں وہ میرے حق میں بھی بہتر ہیں اور ظاہر ہے ان کی ادائیگی آرگنائزیشن کو بھی ہوگی۔"

"تو پھر ہم آپ کو اپنے ساتھ لے جانا پسند کریں گے اور آپ جتنا بھی وقت ہم سے چاہیں ہم یہاں صرف کرنے کے لیے تیار ہیں۔"

"میرا خیال ہے روانگی کے سلسلے میں مجھے زیادہ تیاریاں یا بہت زیادہ دقتوں کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا اس کے علاوہ اگر آپ پسند کریں تو میرے ہاں ہی قیام کریں۔"

"نہیں یہ مناسب نہیں ہوگا کیونکہ ہم کسی اور حیثیت سے یہاں آئے ہیں۔ تاہم آپ جب بھی چاہیں ہم سے ملاقات کرسکتے ہیں۔"

وہ خاصا وقت میرے ساتھ گزار کر رخصت ہوگئے۔ میں مطمئن تھا۔ اور اب مجھے ان کے ساتھ روانہ ہونے کی تیاریاں کرنی تھیں۔ رشید ناگی کو میں نے تمام تفصیلات بتا دیں اور اس کے بعد تیاریوں میں مصروف ہوگیا۔ جو کچھ میں کرنے جارہا تھا اب اس سے بالکل مطمئن تھا اور اس کے سلسلے میں کسی قسم کا کوئی تردد میرے ذہن میں نہیں تھا۔ ویسے درحقیقت یہ فیصلہ بہترین تھا ان لوگوں کے سامنے سینہ تان کر آنے کے بجائے ان میں شامل ہوکر ان کے خلاف کام کرنا زیادہ بہتر ہوسکتا تھا۔ رشید ناگی سے بہت سے مشورے ہوئے سعید خان کو ہنگامی طور پر تیار رکھا گیا تھا کہ اگر کوئی مشکل صورتحال پیش آئے تو اس سے میری کسرپوری کی جاسکے۔ ویسے سعید خان کو مسلسل اس سلسلے میں تربیت دی جارہی تھی اور یہ کام رشید ناگی خود کر رہا تھا جس کا انکشاف اس نے بعد میں کیا

Scanned and Uploaded By Nadeem

تھا۔ تیاریاں ہی کیا کرنی تھیں۔ سب لوگوں سے ملاقات ہوئی میں نے یہ بتا دینا مناسب سمجھا کہ میں ملک سے باہر جارہا ہوں اور ہو سکتا ہے واپسی میں مجھے دیر ہو جائے اور پھر اس کے بعد میں نے گرین ویل سے اپنی آمادگی کا اظہار کر دیا۔ وہ لوگ تیار بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ ایک مقررہ وقت پر ہم ائرپورٹ پہنچ گئے میکس گراہم جہاز میں میرے بالکل نزدیک بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ بہت خوش نظر آرہی تھی۔ اس نے کہا۔

"میں اپنی اس کامیابی پر بے حد فخر کرتی ہوں مسٹر ڈینش مان صور جس کے لیے ہمیں تیار کیا گیا تھا اور جس کے لیے سوچتے ہوئے کافی حد تک پریشان نظر آتے تھے۔"

"یہ بات میں ابھی تک نہیں سمجھ سکا مس گراہم کہ آپ لوگ پریشان کیوں تھے۔"

"بس آپ میری باتوں کا برا نہ مانئیے ہمارے سربراہوں کو اس بات کا یقین نہیں تھا کہ آپ اس قدر ذہانت کا ثبوت دیں گے۔ بہت بڑا مسئلہ ہے جس کی تفصیلات تو آپ کو اسٹاک ہوم پہنچ کر ہی معلوم ہوں گی۔ لیکن مختصر یہ کہ بہت عرصے سے یہاں ڈان سینٹر نے اپنا قبضہ جمایا ہوا تھا۔ گو ڈان سینٹر کے لیے کام کرنے والے بہت زیادہ ذہین لوگ نہیں تھے۔ لیکن یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے کہ ڈان سینٹر کا زوال اس وقت ہوا جبکہ روز آرگنائزیشن مکمل طور پر اس بات پر آمادہ ہوگئی کہ ایشیا کے لیے ایک جامع پالیسی بنائی جائے جیسا میں نے کہا اس کی تفصیلات تو آپ کو اسٹاک ہوم چل کر ہی معلوم ہوں گی۔ مختصراً" یہ کہ ہمیں اس کامیابی کا یقین نہیں تھا ویسے مسٹر ڈینش وہاں آرگنائزیشن کے سلسلے میں آپ کی مصروفیات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن میری خواہش ہے کہ آپ ذاتی طور پر کچھ وقت ضرور دیں۔ مجھے آپ کا میزبان بنتے ہوئے خوشی ہوگی۔"

"میں آپ کا مہمان ہوں اور آپ میری میزبان۔ آپ جو چاہیں گی میں اس سے انحراف کیسے کر سکتا ہوں۔"

"نہیں یہ بات میں آرگنائزیشن کے نمائندے کی حیثیت سے نہیں ذاتی طور پر کہہ رہی ہوں۔"

"تب میں ذاتی طور پر آپ کا مہمان بننا پسند کروں گا۔"

"شکریہ۔" وہ مسکراتے ہوئے بولی۔ اسٹاک ہوم تک کا سفر خاصا دلچسپ کا حامل رہا تھا۔ میکس بہترین ہم سفر ثابت ہوئی تھی اس کے گفتگو کرنے کے انداز میں بڑی خوبصورتی تھی۔ میں نے بھی اپنے ذہن کو ان تمام خدشات سے پاک کر لیا تھا جو پیدا ہو سکتے تھے اور اب میں ایک بالکل ہی سادہ ذہن انسان کی حیثیت سے آئندہ اقدامات پر عمل کرنا چاہتا تھا۔ اپنی شخصیت میں میں خود بخود ایک نیا پن محسوس کرنے لگا تھا۔ بالآخر ہم اسٹاک ہوم پہنچ گئے۔ میری رہائش کے لیے وہاں ایک شاندار ہوٹل کا انتخاب کیا گیا لیکن مجھے اس وقت حیرت ہوئی جب مجھے معلوم ہوا کہ میکس میرے برابر والے کمرے میں مقیم ہے۔ مجھے اس لڑکی سے اتنی تیزی کی امید نہ تھی بعد ازاں مجھے پتا چلا کہ وہ بحیثیت گائیڈ میرے ہمراہ رہے گی۔ وہ جرمن نژاد تھی اس کا خاندان اب بھی جرمنی ہی میں مقیم تھا البتہ وہ گزشتہ آٹھ سال سے آرگنائزیشن سے منسلک ہونے کے باعث سویڈن ہی میں رہتی تھی۔ آزاد معاشرے کی فرد ہونے کے ناتے وہ مجھ سے بھی خاصی بے تکلفی کا اظہار کر رہی تھی۔ میں اس کے بارے میں بہت کچھ سوچ رہا تھا۔ البتہ میں اس کی ان دراز دستیوں سے بچنا چاہتا تھا جو اس کی فطرت کا حصہ نظر آتی تھیں اور اس کے لیے مجھے کوئی خاص دقت نہ پیش آئی۔ میں نے خود کو ریزرو رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ قدرے سنبھل گئی تھی۔

اسٹاک ہوم میں میرے قیام کو تیسرا دن تھا اس دوران مختلف افراد نے مجھ سے ملاقات کی تھی۔ گفتگو کی نوعیت کاروباری ہی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ میکس مجھے شہر بھی دکھا رہی تھی اس نے شمالی یورپ کے اس ملک کے بارے میں تفصیلات بتائیں اور ایک ایک چیز سے روشناس کرانے لگی۔ میں بھی خاصی دلچسپی لے رہا تھا۔ سویڈن کی عام صنعتی پیداوار مشینری۔ آلات آٹو موبائیل اور بہت سی ایسی مصنوعات تھیں جنہیں انتہائی اہمیت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ یہاں جنگلات کا بھی ایک بڑا وسیع حصہ تھا اور بہت سی ایسی چیزیں پیدا ہوتی تھیں جنہیں دنیا کے دوسرے ممالک بڑی دلچسپی سے برآمد کرنا پسند کرتے تھے۔ ناروے، مغربی جرمنی، فن لینڈ، ڈنمارک، امریکہ اور برطانیہ سے اس کی تجارتی شراکت تھی۔ تفریحی مقامات بھی بے شمار تھے۔ بہرطور ان تمام چیزوں میں تقریباً ایک ہفتہ صرف ہوگیا۔ وہ لوگ بے دردی سے میرا وقت خرچ کر رہے تھے۔ ایک ہفتے کے بعد پانچ افراد کے ایک گروہ نے مجھ سے ملاقات کی۔

Scanned and Uploaded By Naeem

”کیا آپ اب تک کی گفتگو سے خود کو مطمئن پاتے ہیں۔“ گروپ لیڈر نے مسکرا کر کہا۔

”میں تو روز اول ہی بالکل مطمئن تھا اور یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ آپ لوگوں کو کب وقت ملتا ہے کہ آپ مجھ سے وہ تمام گفتگو کریں گے جو اس سلسلے میں ضروری ہے۔“

”ہم چاہتے تھے کہ آپ ذہنی طور پر مطمئن ہو جائیں اس کے بعد آپ سے گفتگو کی جائے۔“

”میں بالکل مطمئن ہوں۔“

”تو پھر آپ کو ہمارے ساتھ ایک مختصر سا سفر طے کرنا پڑے گا۔“

”میں تیار ہوں۔“ میں نے جواب دیا۔

مجھے ان کے طریقہ کار پر حیرت سی ہو رہی تھی بہرحال ہماری اگلی منزل مالمو تھی جہاں ایک عمارت میں آٹھ افراد نے میرا استقبال کیا اور مجھ سے اپنا تعارف کرایا۔ سب کے سب مختلف ممالک کے باشندے تھے۔ پہلے دن ہی مجھے خصوصی طور پر رات کو ڈنر کے بعد ایک میٹنگ میں مدعو کیا گیا اور یہاں صرف پانچ افراد تھے جو غالباً آرگنائزیشن میں انتہائی اہم نوعیت کے حامل تھے ان میں بھی ایک دراز قامت متناسب جسم کی خاتون شامل تھی۔ آنکھوں پر لگا ہوا سونے کے فریم کا چشمہ اس کی شخصیت میں دلکشی پیدا کر رہا تھا۔ مجھے معزز مہمان کی حیثیت سے خوش آمدید کہا گیا اور اس کے بعد ان لوگوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کیا۔

”روز آرگنائزیشن کے تمام مقاصد اس کی نوعیت اور حیثیت سے آپ واقف ہو چکے ہوں گے مسٹر ڈانش مان صور۔ اس وقت دنیا خصوصی طور پر کاروباری سلسلے میں مختلف حصوں میں بٹی ہوئی ہے اور اس کی تفصیلات میں جانا بیکار ہے۔ ایک کاروباری آرگنائزیشن ہونے کی حیثیت سے آپ کو بھی اس کا علم ہوگا۔ ہر شخص اپنی اجارہ داری چاہتا ہے۔ ہم بھی اسی پیمانے پر کام کرنا پسند کرتے ہیں اور خصوصی طور پر ہمارا حریف ڈان سنٹر ہے۔ ڈان سنٹر نے ہم سے زیادہ بہتر طریقے سے اپنے مقاصد حاصل کیے ہیں۔ لیکن ہم اب ان میں کچھ جدت پیدا کر رہے ہیں۔ ہم ڈان سینٹر کو یکسر شکست دینا چاہتے ہیں اور اس کے لیے ہمارے پاس جو منصوبے ہیں ان کی مکمل تفصیل آپ کو فراہم کر دی جائیگی۔ درحقیقت ہماری خواہش ہے مسٹر ڈانش کہ ایشیا کے لیے ہم ایک نمائندہ مقرر کریں اور اسے اتنے اختیارات دیں کہ وہ علاقے کے تمام ممالک کو کنٹرول کر سکے۔ اس طرح ہمیں ڈان سینٹر کے مختلف نمائندوں سے نمٹنے کے لیے زیادہ لوگوں کی ضرورت نہیں پیش آئے گی بلکہ ایک مضبوط مرکز بنا کر ہم زیادہ اچھے طریقے سے کام کر سکتے ہیں اور اس کے لیے ضروری ہے مسٹر ڈانش کہ ہمیں اتنا ہی مضبوط اور ذہنی طور پر طاقتور انسان حاصل ہو جسے ہم ایشیائی مرکز کا سربراہ بنا سکیں۔ ہم آپ کی طرف سے مطمئن ہیں لیکن اس کے باوجود آپ کو رضاکارانہ طور پر ہمارے کچھ مقاصد کے لیے کام کرنا ہوگا۔“

”مثلاً۔“ میں نے سوال کیا؟ اور ان میں سے ایک شخص نے سامنے رکھی سیاہ رنگ کی گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ میں خاموشی سے انتظار کرتا رہا۔ یقیناً کسی کو طلب کیا گیا تھا اور اس کے بعد دروازہ کھول کر ایک شخص اندر داخل ہوا۔ اسے دیکھ کر میں حیرت سے اچھل پڑا تھا۔ میرے ذہن کو شدید سنسنی کا احساس ہوا تھا اور میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہا تھا۔ یہ میں ہی تھا۔ میرا ہی قدوقامت میرے ہی جیسا جسم میری ہی شکل بالکل میری تصویر بنا دی گئی تھی۔ وہ پراسرار انداز میں مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا اور دلچسپ بات یہ تھی کہ مسکراہٹ کا یہ انداز بھی بالکل میرا ہی تھا۔ وہ میری ہی مانند چل رہا تھا۔ سعید خان میرا کردار ادا کرتا رہا تھا اور اس نے اس پر کمال حاصل کیا تھا لیکن یہ سعید خان ہرگز نہیں تھا۔ کم از کم میں اپنی چھٹی حس سے کام لے کر یہ فیصلہ کر سکتا تھا۔ تو پھر یہ کون ہے۔ میں نے دل ہی دل میں سوچا۔ وہ شخص ہمارے قریب پہنچ گیا۔ اس نے مجھے سلام کر کے مصافحہ کے لیے ہاتھ آگے بڑھا دیا تھا اور میں نے بے اختیار اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا تھا۔

”تشریف رکھیے۔ عورت نے اس شخص سے کہا اور وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔ سب دلچسپ اور مسکراتی ہوئی نگاہوں سے میرا جائزہ لے رہے تھے۔ میں بھی مسکرا دیا۔“

”بہت خوب زبردست۔“ مگر میں کچھ سمجھا نہیں۔“ میں نے فراخ دلی سے کہا۔

”ان کا تعارف بھی اگر آپ سے ڈانش مان صور کہہ کر کرایا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔ درحقیقت آپ کے اتنے دن قیام کے دوران ہم یہی کارروائی کرتے رہے ہیں۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

آرگنائزیشن تمام پہلوؤں سے مکمل طور پر اطمینان کرنے کے بعد اپنے کام کا آغاز کرنا چاہتی ہے۔ آپ یہاں شمالی یورپ میں ہمارے معزز مہمان ہیں اور آپ کو اطراف کے بہت سے ممالک کی سیر کرائی جائے گی۔ ان سے آپ کو روشناس کرایا جائے گا لیکن درحقیقت وہ آپ نہیں ہوں گے۔ بلکہ یہ ہوں گے۔ آپ کے ہم شکل آپ کی حیثیت رکھنے والے جو ڈانش کی حیثیت سے ان تمام ممالک کی سیر کریں گے اور مسٹر ڈانش آپ کو ہماری ایک لیبارٹری میں جانا ہوگا جہاں آپ کو خصوصی طور پر تربیت دی جائے گی اور اس کے بعد جب آپ منظر عام پر آئیں گے تو ایک ناقابل تسخیر انسان بن چکے ہوں گے۔" میرے پورے جسم میں سنسنی دوڑ گئی تھی۔ عجیب منصوبہ تھا۔ انتہائی سنسنی خیز اور میری توقع کے بالکل خلاف۔ ایک لمحے کے وقفے میں مجھے فیصلہ کرلینا تھا کہ اس کے جواب میں اب مجھے کیا کرنا ہے۔ چند اہم باتیں میرے ذہن سے گزر گئیں۔ اگر میں فوراً ہی ان کے منصوبے سے اتفاق کا اظہار کر دیتا ہوں تو وہ لوگ شبہ کا شکار بھی ہوسکتے ہیں کہ میں ذہنی طور پر اس کے لیے کیسے فوراً تیار ہوگیا۔ اس کے علاوہ میری اپنی شخصیت بھی تھی جو بہر طور کسی کی محکوم نہیں بن سکتی تھی۔ کیونکہ اس کا کوئی جواز نہیں تھا۔ خوبصورت اور پروقار عورت اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے تمام افراد میرے چہرے کا جائزہ لے رہے تھے۔ وہ شخص جسے میرا ہم شکل بنایا گیا تھا بالکل خاموش بیٹھا ایک دیوار کو گھور رہا تھا۔ عورت جس نے اپنا تعارف کیلس آرک کہہ کر کرایا تھا کچھ لمحات کے بعد بولی۔

"آپ کی خاموشی غیر معمولی ہے مسٹر ڈانش۔" میں نے پہلو بدلا اور پھر کسی قدر سرد لہجے میں بولا۔

"کچھ باتوں پر مجھے سخت اعتراض ہے میڈم۔"

"آپ کو اپنی بات کہنے کی مکمل آزادی ہے۔ جو آپ کے ذہن میں آئے بے دھڑک کہہ ڈالیں۔ آپ ہمارے انتہائی معزز مہمان ہیں اور مستقبل میں ہم نے آپ سے بہت سی امیدیں وابستہ کر رکھی ہیں۔ ایک اچھا ماحول پیدا کرنے کے لیے اور بہتر تعاون حاصل کرنے کے لیے ہم آپ کے وہ تمام اعتراضات سنیں گے جو آپ کے ذہن میں پیدا ہوئے ہیں اور آپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ کیا تصور پیدا ہوا ہے آپ کے ذہن میں۔"

"آپ کو علم ہے میڈم کیلس آرک کہ اپنے وطن میں میں بالکل غیر مطمئن نہیں تھا۔ جو طریقہ کار میں نے اختیار کیا تھا وہ میری توقعات کے مطابق تھا اور میں اپنے منصوبے کے مطابق بڑے پرسکون طریقے سے آگے بڑھ رہا تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ بات میرے ذہن میں موجود تھی کہ میں ترقی یافتہ دنیا سے رابطے قائم کروں اور ان سے اپنے مقاصد میں امداد بھی حاصل کروں۔ لیکن یہ طریقہ کار میرے ذہن کے کسی گوشے میں نہیں تھا۔ اگر آپ یہ سمجھتی ہیں کہ کوئی مجبوری مجھے یہاں تک لائی ہے تو پہلے میں اس کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے میں اپنے کاروباری مقاصد کی تکمیل کے لیے کسی ایک فرد کو وہ حیثیت نہیں دے سکتا کہ میری تمام مشینری مفلوج ہو جائے۔ پھر آپ نے مجھے طلب کرکے اپنے آپ یہ فیصلہ کیسے کرلیا کہ جو آپ سوچیں گی میں اس کے لیے آپ کو پیش کردوں گا۔" کیلس کے چہرے پر ایک لمحے کے لیے عجیب سے تاثر نظر آئے اس نے اپنے قریب بیٹھے تمام لوگوں کی طرف دیکھا اور پھر بات دار لہجے میں بولی۔

"آپ کا یہ اعتراض بجا ہے اور یقین جانیں ہم اس کی توقع رکھتے تھے۔ بے شک آپ ایک معزز شخصیت ہیں اور کسی طرح ہمارے محتاج نہیں ہیں۔ درحقیقت ہمارا نکتہ نظریہ ہے کہ ہم ایشیا کے لیے جو تمام قوت کسی ایک فرد کو بخشنا چاہتے ہیں وہ اس قدر طاقتور ہو کہ ہر وہ قوت جو ہمارے خلاف عمل پیرا ہے اس کے مقابلے میں ناکام رہے۔ خصوصی طور پر ہمارا ٹکراؤ ڈان سینٹر سے ہے جو ہماری ہی نوعیت کا ایک ادارہ ہے اور کسی حد تک ہم سے زیادہ طاقتور ہم اس سے مقابلہ کر رہے ہیں اور دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کے سامنے دیواریں کھڑی کی جا رہی ہیں اور ہم اپنے مفادات حاصل کر رہے ہیں۔ ہم یہ بالکل دعویٰ نہیں کریں گے کہ ہم نے ڈان سینٹر کو کوئی نقصان پہنچایا ہے۔ لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ ہم نے اس کی دیواروں میں شگاف ڈال دیئے ہیں اور وہ ان شگاف کو تشویش کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں یہ آپ خود سوچئے مسٹر ڈانش یہ تمام کام کرنے کے لیے ہمیں کیسی طاقتیں درکار ہیں۔ ہم چاہتے تو ایشیا کے ہر ملک میں اپنا ایک نمائندہ چھوڑ سکتے تھے لیکن پھر یہی ہوتا کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی غلطی ضرور کر جاتا۔ اور اس غلطی کی سزا

Scanned and Uploaded By Nadeem

پورے ادارے کو بھگتنا پڑتی۔ آرگنائزیشن ڈان سینٹر سے بالکل مختلف انداز میں کام کرکے ڈان سینٹر کو چکر میں ڈالنا چاہتی ہے۔ سارے ایشیا کے لیے ایک آدمی کا انتخاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ آپ کو مکمل اختیار حاصل ہیں کہ آپ ہماری پیشکش نامنظور کردیں۔ ہم ناراض نہیں ہوں گے۔ آپ کو سمجھانے کی کوشش کی جائیگی اور اس پر بھی اگر آپ تیار نہ ہوئے تو پھر آپ سے صرف یہ درخواست کی جائے گی کہ ہمارا راز اپنے سینے میں رکھیں اور اگر آپ کو ہماری ذات سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا تو ہمیں بھی کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کریں۔ میرے خیال میں یہ ایک جائز اور دوستانہ پیشکش ہے۔"

"آپ میرے اس اعتراض کو درست سمجھتی ہیں میڈم۔"

"قطعی درست۔ بلکہ میرا ہی نہیں میرے ساتھیوں کا بھی یہی فیصلہ ہے کہ آپ کا یہ اعتراض آپ کی سچائی کی دلیل ہے اور اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ آپ جو کچھ کرنے جارہے ہیں خلوص دل سے کرنے جارہے ہیں بس مسئلہ اتنا سا ہے کہ ہم آپ کو قائل کرلیں۔"

فیصلہ ہوچکا تھا اگر وہ میرے ساتھ سختی کا مظاہرہ کرتے تو مجھے مزید اقدامات کرنا ہوتے۔ لیکن چونکہ انہوں نے اپنا موقف نہایت شرافت سے پیش کیا تھا جواباً مجھے بھی شرافت کا مظاہرہ کرنا تھا۔ چند لمحات سوچنے کے بعد میں نے کہا۔

"لیبارٹری میں آپ مجھے جو تربیت دینا چاہتے ہیں اس کا طریقہ کار کیا ہوگا؟"

"کچھ نہیں آپ کے چند ٹیسٹ لیے جائیں گے۔ اگر آپ ان فٹ ہوگئے تو آرگنائزیشن آپ کو دوسری پیشکش کرے گی اور اگر آپ ہمارے معیار پر پورے اترے تو پھر وہی طریقہ کار ہوگا جس کے بارے آپ کو بتا دیا گیا ہے۔ ہم اپنے طور پر آپ کو کسی بھی صورت میں مجبور نہیں کریں گے۔ ایک بار پھر یہ کہا جارہا ہے کہ یہ صرف ایک دوستانہ پیشکش ہے اگر آپ اس وقت اس سے انکار کردیں گے تو ہم آپ کو بخوشی یہاں ایک مہمان کی حیثیت سے عزت دیں گے اور اس کے بعد آپ کو وطن واپسی کا موقع دیا جائے گا۔"

☆☆☆☆

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں لیکن میرا اپنا اعتراض اپنی جگہ بالکل درست تھا۔"

"ہم نے تسلیم کیا ہے۔ ویسے مسٹر دانش مستقبل کے لئے آپ کا اپنا نظریہ کیا تھا؟"

"وہی جو میرے جیسے کسی سرمایہ دار کا ہو سکتا ہے۔ میں اپنے سرمایے کو نہایت احتیاط سے بڑھانا چاہتا تھا۔ اپنے وطن میں بہت سی صنعتیں لگا کر بہت سے منصوبوں پر کام کرکے میں اہل وطن کو بھی فائدہ پہنچانے کا خواہش مند تھا اور اپنے آپ کو بھی مالی طور پر بے حد مضبوط کرنے کا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ میں خود کو دنیا کے دولت مند ترین لوگوں میں شامل کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا اور کوئی گہرا نظریہ نہیں ہے۔"

"تو پھر یہ سمجھ لیجئے کہ ہم بھی آپ کو وہی سب کچھ دینا اور بنانا چاہتے ہیں ہم ایشیا کی معیشت پر آپ کی اجارہ داری قائم کرنا چاہتے ہیں۔ یہی نظریہ ہے یہ اجارہ داری آپ کی ہوگی اور آپ کے ذریعے آرگنائزیشن کی۔ دراصل یہ بہت لمبا سلسلہ ہوتا ہے۔ فرض کیجیے ایشیا کے مختلف ممالک میں کوئی ایسی صنعتی کارروائی ہو رہی ہوتی ہے جس کے اثرات دوسرے ممالک پر پڑیں تو آپ کو وہاں مداخلت کرکے تنظیم کے حق میں وہ کام کرنا ڈالں گے جن سے صرف تنظیم کو یا اس کے ساتھی ملکوں کو فائدہ پہنچے۔ ہم ایک توازن قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لیے ہمیں ایک طاقتور مرکز کی ضرورت ہوتی ہے۔"

"ٹھیک ہے میں صرف یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ کیا مجھے کسی بھی سلسلے میں محکوم سمجھا جارہا ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"نہیں مسٹر دانش۔ جسے اتنا بڑا منصب دیا جارہا ہے وہ محکوم نہیں ہو سکتا۔ ساتھی
ہو سکتا ہے میں خاموشی سے کیلس کی صورت دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔"

"اب مجھے کیا کرنا ہے؟"

"بس صورت حال آپ کو بتادی گئی۔ یہ رات آپ کے پاس سوچنے کے لیے ہے۔
صبح کو آپ تمام تر سچائیوں کے ساتھ ہمیں اس کی اجازت دیں گے کہ ہم آپ کو اپنی
لیبارٹری میں پہنچادیں۔"

"اس لیبارٹری میں کیا ہوگا۔ اس کی کچھ تفصیل مجھے بتانا پسند کی جائے گی۔ آپ
نے کہا ہے کہ میں آج رات سوچ کر خود کو اس کے لیے تیار کرلوں تو کم از کم یہ بھی
معلوم ہونا بھی ضروری ہے۔"

"جی جی کیوں نہیں۔ آپ سے یہ عرض کیا گیا ہے کہ آپ کے چند جسمانی ٹیسٹ
ہوں گے جس میں آپ کی فٹنس کا جائزہ لیا جائے گا اور اس کے بعد اس تربیت کا آغاز ہو
جائے گا جس کی مکمل تفصیل آپ کو بتادی جائے گی اس دوران آپ کا ڈپلیکیٹ منظر عام
پر رہ کر آپ کی نمائندگی کرے گا تاکہ کسی کو آپ کی غیر حاضری کا احساس نہ ہو سکے۔"
کیلس نے مسکراتے ہوئے کہا

لیکن اس سے میرے مفادات پر تو ضرب پڑ سکتی ہے۔ فرض کیجئے یہ کوئی ایسی
حرکت کرتا ہے جو میری شخصیت کے منافی ہو۔

"نہیں اس سلسلے میں آپ کے خدشات بے جا ثابت ہوں گے۔"

میں نے گفتگو ختم کردی اور اس کے بعد میری رہائش کے لیے ایک شاندار جگہ
منتخب کی گئی۔ ہم سب لوگ اس بڑے ہال سے باہر نکل آئے۔ کیلس درحقیقت انتہائی
پرکشش عورت تھی۔ اسے دیکھ کر نجانے کیوں مجھے مس خان یاد آجاتی تھیں لیکن اس کی
شخصیت میں کوئی ایسی چیز ضرور تھی جو مجھے مس خان کی یاد دلاتی تھی۔ مجھے ایک
خوبصورت خوابگاہ میں لایا گیا اور اسے میرے حوالے کرکے ان سب لوگوں نے مجھ سے
رخصت چاہی اور اس کے بعد وہاں سے چلے گئے۔ میں اپنے بستر پر لیٹ گیا تھا ایک ملازم
نے مجھے تمام سہولتوں سے آگاہ کیا تھا اور اس کے بعد دروازہ بند کرکے چلا گیا تھا لیکن
میرے پاس سوچوں کا ایک طوفان تھا جو تنہائی پاتے ہی ذہن میں امڈ آیا تھا کہ ان حالات

ہی کیا کرنا چاہیے۔ دیر تک یہی خیالات ذہن میں کلبلاتے رہے۔ میں سوچتا رہا ہر پہلو پر
غور کرنے کے بعد جو آخری تصور میرے ذہن میں آیا وہ یہی تھا کہ میں اپنے آپ کو اس
کام کے لیے پیش کردوں گا اور اس کے بعد گہری نیند میری آنکھوں میں آبسی تھی۔
دوسری صبح جب جاگا تو طبیعت پر خوشگوار کیفیت طاری تھی۔ اسٹاک ہوم کا موسم عموماً یکی
رہتا تھا۔ بہرحال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں تھی۔ ناشتا مجھے میرے کمرے ہی میں دیا گیا
اور اب ملازمین میرے ساتھ نہایت احترام کا برتاؤ کر رہے تھے۔ البتہ ناشتا مجھے تنہا ہی کرنا
پڑا۔ ناشتے سے فراغت حاصل کرنے کے بعد انگریزی کا اخبار لے کر بیٹھ گیا جو میری میز پر
رکھ دیا گیا تھا اور ابھی اخبار کی سرخیاں ہی پڑھی تھیں کہ دروازے پر آہٹ ہوئی اندر
داخل ہونے والی میکس گراہم تھی۔ میکس نے مجھے خوشگوار انداز میں صبح بخیر کہا اور
اجازت لے کر میرے سامنے بیٹھ گئی۔ میں نے اخبار ایک سمت رکھ دیا تھا۔

"یقیناً" آپ خوشگوار کیفیات محسوس کر رہے ہوں گے مسٹر دانش۔ مجھے آپ کے
بارے میں تمام رپورٹیں مہیا کردی گئیں ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ آج آپ کے اعزاز
میں مالموں کی دو سوسائٹیوں نے تقاریب رکھی ہیں ایک شام کی چائے پر اور دوسری رات
کے کھانے پر۔" میں خاموش نگاہوں سے میکس کو دیکھتا رہا۔ میکس نے مسکراتے ہوئے

"اور کل کے اخبارات ایک ایشیائی سرمایہ دار کی آمد اور اس کی تقاریب کی
تفصیلات لکھیں گے آپ کی تصاویر بھی اخبارات میں شائع ہوں گی لیکن وہ آپ نہیں
ہوں گے کیا آپ کو اس بات کا مکمل علم ہے کہ۔"

"کیوں نہیں مس گراہم لیکن آپ اس بات سے کوئی خاص مقصد واضح کرنا چاہتی
ہیں۔"

"سوری سر۔ بالکل نہیں بلکہ مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ ٹھیک ساڑھے نو بجے آپ
کو یہاں سے وہاں لے جاؤں۔ جہاں کی ہدایات آپ کو دی جاچکی ہیں۔"

"تو یہاں بھی آپ میری ہم سفر ہوں گی؟"

"اگر آپ پسند کریں۔ ہاں اگر آپ میرا ساتھ قبول نہ کرنا چاہیں تو مجھے ہدایت کی
گئی ہے کہ فوری طور اطلاع دوں تاکہ دوسرے افراد کا بندوبست کردیا جائے۔" میں

آہستہ سے ہنس دیا۔ میں نے کہا۔

”مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔“

نو بجے میں تیار ہو گیا اور ساڑھے نو بجے ایک گاڑی ہمیں لے کر چل پڑی۔ مجھے یہ اطلاع دے دی گئی تھی کہ میرے اس ہمشکل نے میری جگہ سنبھال لی ہے۔ یقینی طور پر اسے کسی بہتر جگہ منتقل کر دیا گیا ہو گا۔ حالانکہ یہ بات قابل اعتراض تھی اور اس سے مجھے بہت سے خدشات کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا۔ بات آگے بڑھ کر میرے وطن تک بھی پہنچ سکتی تھی۔ لیکن یہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ وہاں ایک ایسا شخص بیٹھا ہوا ہے جو بال کی کھال نکالنے میں ماہر ہے۔ اگر میرا کوئی ہمشکل میری جگہ میرے وطن پہنچ بھی جائے تو دنیا کو دھوکہ دے لے گا لیکن رشید ناگی کو دھوکا دینا اس کے لیے نہایت مشکل کام ہو گا۔ بہرطور مجھے اس کی زیادہ فکر نہیں تھی۔ میں شیشوں سے باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا جو دھند میں لپٹے ہوئے تھے۔ اسٹاک ہوم میں زندگی مدھم مدھم تھی۔ غالباً" کہر ضرورت سے کچھ زیادہ ہی تھی جس کی وجہ سے کاروبار زندگی پر اثر پڑا تھا۔ لیکن میرا سفر اتنا طویل ہو جائے گا اس کا مجھے اندازہ نہ تھا۔ غالباً" ہماری کار کا مضافاتی علاقے کی جانب رخ تھا۔ اطراف میں دھند میں لپٹے خوبصورت مناظر پھیلے ہوئے تھے۔ بالآخر ہم ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جس کا کوئی صحیح اندازہ نہیں تھا۔ غالباً" کسی ذیلی سڑک پر کار موڑی گئی تھی اور اس کے بعد کسی ایسی جگہ آکھڑی ہوئی تھی جسے کوئی فیکٹری کہا جا سکتا تھا تھوڑا سا گیٹ کھولا گیا تھا اور جس جگہ کار آکر کھڑی ہوئی تھی وہ ایک سرسبز و شاداب لان تھا۔ جسے وسیع ترین کہا جا سکتا تھا۔ لان کے درمیانی حصے میں، میں ایک ہیلی کاپٹر کو کھڑے ہوئے دیکھ رہا تھا جس کے قریب چند لوگ مستعد موجود تھے۔ کار سے اترنے کے بعد ہم نے لان کا وہ سرسبز حصہ پیدل طے کیا اور ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے اس دوران میں نے میکس سے کوئی سوال نہیں کیا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے قریب کھڑے ہوئے دونوں افراد نے گردنیں خم کر کے ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول دیا اور سیڑھی کے ذریعے ہم لوگ اندر داخل ہو گئے میکس کو غالباً" اس بات کا علم نہیں تھا کہ مجھے صورت حال کا کہاں تک علم ہے لیکن چونکہ میں نے ہیلی کاپٹر کے سفر پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا اس لئے وہ یہی سمجھی ہو گی کہ مجھے اس کی تفصیلات پہلے سے معلوم ہیں۔ ہیلی کاپٹر میں وہ میرے نزدیک بیٹھ گئی۔ کاپٹر میں ہمارے علاوہ صرف پائلٹ ہی

سوار ہوا تھا۔ دوسرا آدمی جو اس کے ساتھ موجود تھا اسے غالباً" بس یہیں تک اہتمام کرنے کے لیے کہا گیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہونے لگا۔ خراب موسم کی وجہ سے یہ سفر نہایت سست رفتاری سے کیا جا رہا تھا۔ راستے میں بھی میکس نے مجھ سے کوئی خاص گفتگو نہیں کی۔ میں ہیلی کاپٹر کے شیشوں سے باہر جھانک رہا تھا۔ لیکن نظر آنے والی کوئی چیز نہیں تھی۔ کاپٹر کا یہ سفر تقریباً" اٹھارہ یا بیس منٹ تک جاری رہا اور اس کے بعد وہ نیچے اترنے لگا۔ میں نے نیلے سمندر کی جھلکیاں دیکھ لی تھیں۔ غالباً" ہیلی کاپٹر کسی جزیرے پر اترا تھا۔ ویسے اب مجھے یہ اندازہ بہت اچھی طرح ہو گیا تھا کہ میری کسی بھی قسم کی جدوجہد بے مقصد ہو گی۔ حالانکہ میرا ایسا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا میں ان سے مکمل تعاون کر رہا تھا اور میرا خیال یہی تھا کہ اب خوشدلی سے خود کو ان تمام کاموں کے لئے معاون ظاہر کروں جن کے لئے انہوں نے مجھے منتخب کیا ہے۔ ان تمام معاملات سے نمٹنے کے بعد بالآخر مجھے میرے وطن بھیجا جائے گا اور اس کے بعد فیصلہ میرے ہاتھ میں ہو گا۔ ہاں لیبارٹری میں میرے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا جس کے سلسلے میں مجھے تھوڑی سی تشویش ضرور تھی۔ لیکن اتنی بھی نہیں کہ میں پریشان ہو جاتا۔ جس ہیلی پیڈ پر ہم اترے تھے وہاں ایک بند گاڑی کھڑی ہوئی تھی جو ہمارے سوار ہوتے ہی چل پڑی تھی میکس بدستور میرے ساتھ تھی اور بالکل ہی خاموش تھی۔ نجانے اس کے ذہن میں کیا تاثرات تھے۔

میرے کیا تاثرات تھے۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ میں نے چونکہ اس سے بہت بے تکلفی کا اظہار نہیں کیا تھا جس کی وجہ سے اس پر بددلی طاری ہو گئی تھی۔ حالانکہ اس نے سوچا ہو گا کہ اس کا دوبارہ مل جانا میرے لئے خوشیوں کا باعث ہو گا لیکن میں ایسے کسی جھگڑے میں نہیں پڑنا چاہتا تھا۔ پھر ہم ایک اور عمارت میں پہنچ گئے اور یہاں بھی میکس نے نیچے اتر کر مودبانہ انداز میں مجھے آگے بڑھنے کی پیشکش کی۔ کچھ دیر کے بعد ہم اس عمارت کے وسیع و عریض دروازے پر پہنچ گئے جہاں سے اندر داخل ہو کر ہمیں ایک بڑے ہال سے گزرنا پڑا۔ ہال کے آخری سرے پر بنے ہوئے بہت ہی خوبصورت ساخت کے دروازے سے اندر داخل ہوئے تو ایک دوسرے ہال میں پہنچ گئے جہاں چند افراد ہمارا انتظار کر رہے تھے۔ ان میں برف جیسے سفید بالوں والا بہترین صحت کا مالک ایک شخص تھا

جس کا بدن قدرے بھاری تھا۔ دوسرا بہت ہی سڈول جسامت کا ایک معمر آدمی تھا۔ جس کے چہرے کی جھریاں اور آنکھوں کی چمک اس بات کا اظہار کرتی تھی کہ وہ تجربہ کار اور غیر معمولی صلاحیتوں کا مالک ہے۔ ساتھ ہی ایک خوبصورت لڑکی کھڑی ہوئی تھی جس کے نقش و نگار پہلی نظر دیکھنے میں کچھ اور دوسری نظر میں کچھ اور تیسری نظر میں کچھ اور نظر آتے تھے مجموعی طور پر اس کا ہر تاثر خوبصورت تھا جسے دیکھ کر دل پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ خصوصاً اس کی گہری اور حسین آنکھوں کی بناوٹ بہت ہی پیاری لگتی تھی۔ ان تینوں نے آگے بڑھ کر ہمارا استقبال کیا لڑکی تو کچھ دبی دبی سی تھی لیکن باقی دونوں افراد نے پرجوش انداز میں مجھ سے مصافحہ کیا۔ میکس نے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ مسٹر ڈالمین ہیں اس لیبارٹری کے انچارج دنیا کے ذہین ترین سائنسدانوں میں ان کا شمار ہوتا ہے۔ آرگنائزیشن کے لئے ستون کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ ان کے اسسٹنٹ مسٹر نوبل سولڈر' نوبل سولڈر بھی اپنا ایک ایسا مقام رکھتے ہیں جس کی تردید نہیں کی جاسکتی اور اس عمارت میں یہ دونوں آپ کے میزبان ہیں اور میرے لئے کیا حکم ہے اب یہ فرمادیجئے مسٹر دانش۔" میں نے مسکرا کر میکس کی طرف دیکھا اور کہا۔

"کیا میں ہدایات دینے کی پوزیشن میں ہوں؟"

"یقیناً مجھ سے یہی کہا گیا ہے کہ اگر مسٹر دانش یہ حکم دیں کہ مجھے یہیں قیام کرنا ہے تو میں رکوں اور اگر انہیں میری ضرورت نہ ہو تو میں اسی ہیلی کاپٹر سے مالو پہنچ جاؤں۔"

"میں گو ابھی میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا۔ تاہم میں محسوس کرتا ہوں کہ ان دو معزز میزبانوں کی موجودگی میں مجھے آپ کی ضرورت نہیں پیش آئے گی۔" میکس نے سرد نگاہوں سے مجھے دیکھا پھر صرف اوکے کہہ کر باہر نکل گئی۔ مسٹر ڈالمین نے پرجوش انداز میں میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے میرا مکمل تعارف آپ سے نہ کرایا گیا ہو مسٹر دانش لیکن آپ کا مکمل تعارف مجھے حاصل ہے اور میں آپ کا میزبان بن کر نہایت خوشی محسوس کرتا ہوں۔ یہ میڈم لیشر سولڈر ہیں مسٹر نوبل سولڈر کی صاحبزادی۔ ناقابل یقین شخصیت کی مالک ہیں۔ آپ ان کی ذہانت کو دیکھیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔ آپ کے لئے تمام تر آسائشیں فراہم کرنے کی ذمہ داری ان کے سپرد کی گئی ہے۔ چنانچہ اب ہم دونوں آپ کو خدا حافظ کہتے ہیں اور میڈم لیشر سولڈر آپ کو یہاں تمام آسانیاں فراہم کریں گی۔" مسٹر ڈالمین اور نوبل سولڈر نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور اس کے بعد کمرے کے دروازے سے باہر نکل گئے۔ جبکہ مس سولڈر نے باریک سی مسکراہٹ کے ساتھ میری جانب دیکھا اور اس کے بعد بولی۔

"آیئے مسٹر دانش منصور۔" میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ ظاہر ہے اس کے بعد وہ مجھے میری خوابگاہ ہی دکھا سکتی تھی۔ جہاں مجھے قیام کرنا تھا۔ بلاشبہ ایک حسین ترین خوابگاہ میری منتظر تھی۔ مس سولڈر نے میری خوابگاہ میں مجھے پہنچانے کے بعد نغمہ بار آواز میں کہا۔

"میں آپ کو یہاں ان تمام ضروریات زندگی سے روشناس کرائے دیتی ہوں جن کی ضرورت آپ کو قیام کے دوران پیش آئے گی اس کے ساتھ ساتھ ہی میری درخواست ہے کہ اگر کسی اور چیز کی ضرورت آپ محسوس کریں تو تکلف نہیں کریں گے وہ مجھے تمام چیزوں کے بارے میں بتانے لگی جدید ترین غسل خانے تھے اور اس کے علاوہ ضروریات زندگی کی ہر شے یہاں موجود تھی میں نے مسکرا کر اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا۔"

"بہت شکریہ مس سولڈر۔ بہرطور آپ نے میرے لئے بہترین اہتمام کیا ہے اور میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔"

"آپ سے گفتگو کرنے کو بہت دل چاہتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ اب تقریباً ایک گھنٹہ آپ آرام کریں اس کے بعد میری آپ سے ملاقات ہوگی۔ ہاں اگر کوئی ضرورت پیش آئے تو یہ بٹن دبا کہ مجھے کال کر لیجئے گا۔ ویسے یہاں دو ملازمائیں آپ کے ہر حکم کی تعمیل کے لئے ہمہ وقت موجود ہیں۔"

"شکریہ۔" میں نے پروقار انداز میں کہا۔ کسی ہلکے پن کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن ان لڑکیوں کو کیا کہا جائے جن کی آنکھوں میں یہی طلب ہمیشہ نظر آتی ہے کہ انہیں اہمیت دی جائے لیکن جن حالات سے میں گزر رہا تھا اس کے تحت ایسی حرکات سے اجتناب ضروری تھا مس سولڈر چلی گئی اور میں اس نئی جگہ بیٹھ کر یہ سوچنے لگا کہ اب

Scanned And Uploaded By Nadeem

دیکھنا یہ ہے کہ آئندہ کیا ہوتا ہے۔ دوپہر تک کا وقت یہاں اسی جگہ گزارنا پڑا۔ میں نے خود بھی کسی کو مخاطب نہیں کیا تھا اور نہ ہی مجھے مخاطب کیا گیا تھا۔

کافی وقت گزر گیا۔ اچانک ایک اجنبی شکل اندر داخل ہوئی۔ یہ یقینی طور پر خادمہ تھی۔

"لنچ کا وقت ہوگیا ہے۔ آپ براہ کرم میرے ساتھ تشریف لائیں۔" میں خاموشی سے اٹھا باتھ روم میں جاکر بال وغیرہ درست کئے اور پھر خادمہ کے ساتھ باہر نکل آیا وہ مجھ سے دو قدم پیچھے چل رہی تھی اور مجھے گائیڈ کرتی جارہی تھی۔ عمارت کافی وسیع اور جدید ترین تھی لنچ کے لئے مجھے ایک بہت بڑے ہال میں داخل ہونا پڑا۔ وسیع و عریض میز پر صرف مسٹر ڈالمین بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملکے سے کرسی کھسکا کر مجھے خوش آمدید کہا اور ملازمہ نے میرے لئے ان کے سامنے والی کرسی کھسکا دی۔ اس کے بعد خاموشی سے لنچ شروع ہوگیا۔ لنچ کے بعد انہوں نے کہا۔

"ہم نے پوری دنیا یہاں قید کر رکھی ہے۔ دنیا کا تمام تر صنعتی نظام اور نظریاتی نظام یہاں موجود ہے۔ یہ تمام تفصیلات میں آپ کو بتاتا ہوں۔" مسٹر ڈالمین نے کہا اور پھر مجھے ایسی عجیب و غریب باتیں بتائیں کہ میرا دماغ چکرا کر رہ گیا۔ میں نے روز آرگنائزیشن کے اس کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھا تھا۔ مسٹر ڈالمین مجھے بتاتے رہے کہ اس وقت دنیا میں کیا کیا کاروباری طریقہ کار اختیار کئے جارہے ہیں۔ کس ملک کی صنعتی پالیسی کیا ہے۔ کہاں کیا ہو رہا ہے اور خاص بات یہ تھی کہ ہر جگہ سے سیکنڈوں میں رابطہ قائم ہو جاتا تھا اور مسٹر ڈالمین وہاں سے سوالات کرلیا کرتے تھے۔ یہ تمام چیزیں کمپیوٹر کی عنایت کردہ تھیں اور دنیا اس وقت انتہائی مشینی دور میں داخل ہو چکی تھی۔ میں ہر چیز کو دیکھتا رہا اور مسٹر ڈالمین نے مجھے تمامتر صورت حال بتائی پھر کہنے لگے۔

"یہ لیبارٹری ہم نے دنیا کی عظیم ترین لیبارٹریوں کی طرز پر بنائی ہے اور یہاں وہ کچھ موجود ہے کہ آپ سنیں گے تو حیران رہ جائیں گے۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ یہ ایک بڑا سا ہال نہیں ہے بلکہ کائنات کا ایک حصہ ہے۔ اور کوئی بھی گوشہ ہماری نگاہوں سے دور نہیں ہے لیکن اپنے مخصوص نظریات کی حد تک اس سے آگے کیا ہے یہ ہم نے نہ غور کیا اور نہ اس کے بارے میں اپنے پاس تفصیلات اکٹھی کیں۔ میں بڑی دلچسپی سے یہ تمام

چیزیں دیکھتا اور ان کے بارے میں پوچھتا رہا تھا۔ مسٹر ڈالمین نے کہا۔"

"اور اب میں انتظار کر رہا ہوں اس وقت کا جب مجھے آپ کے بارے میں ہدایت دی جائیں گی آپ براہ کرم یہاں بالکل پر سکون رہیں اور کوئی الجھن محسوس نہ کریں یوں سمجھ لیجئے کہ خود مجھے ہدایت کی گئی ہے کہ میں آپ کو ذہنی طور پر ذرا بھی افسردہ نہ ہونے دوں اور اس کے لئے آپ کو اس عمارت میں مکمل آزادی ہے۔ آپ چاہیں تو اپنے طور پر اس کی سیر کر سکتے ہیں۔ ہر شخص ہر جگہ آپ کی رہنمائی کرے گا۔"

"اس کے لئے آپ کافی ہیں مسٹر ڈالمین اگر مجھے کوئی ضرورت پیش آئی تو میں آپ تک اپنا پیغام بھجوادوں گا۔ اس دوران مجھے مس سولڈر یا مسٹر سولڈر نظر نہیں آئے تھے بہر طور مجھے پھر واپس اسی جگہ پہنچا دیا گیا جہاں میرا قیام تھا ویسے میرا ذہن ان تمام چیزوں کا بغور جائزہ لے رہا تھا واقعی ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے وہ قابل داد ہے۔ لیکن ان کے نظریات سے متفق ہونا میرے لئے ممکن نہیں تھا یہ اپنی اجارہ داری قائم کر رہے تھے اور یہی پوزیشن ڈان سینٹر کی تھی۔ اس کے تھوڑے سے مقاصد مجھے کاظم شاد کے ذریعے معلوم ہو چکے تھے وہ دنیا کے کسی بھی ملک کو اپنے طور پر آگے بڑھتے نہیں دیکھنا چاہتے تھے بلکہ سب کو اپنی پالیسیوں کے تحت چلانے کے انتظامات کر رہے تھے اور اس طرح خصوصاً ترقی پذیر ممالک کے لئے کافی مشکلات پیدا کر دی تھیں انہوں نے اب دیکھنا یہ تھا کہ مجھ پر ان کے اثرات کس حد تک قائم ہو جاتے ہیں۔"

☆☆☆☆

Scanned and Uploaded By Nadeem

شام کو تقریباً ساڑھے سات بجے جبکہ میں چائے وغیرہ سے اپنے کمرے ہی میں فارغ ہو چکا تھا ایک بار پھر مجھے مسٹر ڈالمین کا پیغام ملا اور میں اس خادمہ کے ساتھ چل پڑا۔ پھر جب خادمہ نے مجھے اسی لیبارٹری میں پہنچایا تو میں نے وہاں میڈم کیلس آرک کو دیکھا۔ ان کے ساتھ وہی باقی افراد بھی موجود تھے جو اس وقت مجھے نظر آئے تھے جب پہلی بار کیلس آرک سے میری ملاقات کرائی گئی تھی۔ اس وقت مس سولڈر اور مسٹر نوبل سولڈر بھی وہاں موجود تھے اس کے ساتھ ساتھ ہی ان کے دو معاون بھی تھے جو ایک خاص قسم کے لباس میں دیوار کے ساتھ لگے ہوئے کھڑے تھے۔ مسٹر ڈالمین نے مسکراتے ہوئے مجھے خوش آمدید کہا تمام ہی لوگوں نے مجھ سے ہاتھ ملائے اور پھر مسٹر ڈالمین نے کہا۔""

"میڈم کیلس آرک کا خیال ہے کہ اب وہ عمل کر ڈالا جائے جس کے لئے آپ کو یہاں زحمت دی گئی ہے۔"

"مجھے اس کے بارے میں تفصیلات بتائی جائیں۔" میں نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"کوئی خاص تفصیل نہیں ہے۔ ہمارے پاس یہ کچھ مشینیں ہیں جو آپ کا جسمانی جائزہ لیں گی اور آپ کی ذہنی قوتوں اور جسمانی قوتوں کا تجزیہ کیا جائے گا اس سے آپ کو ذرہ برابر نقصان نہیں پہنچے گا۔ آپ مکمل ہوش و حواس میں ہوں گے اپنے طور پر سوچنے کے لئے عمل کرنے کے لئے آزاد۔ ہاں جہاں آپ ہم پر پابندیاں لگانا چاہیں وہاں انگلی اٹھا کر ہم سے کہہ دیں کہ یہ سب کچھ آپ نہیں کرانا چاہتے۔"

"کیا اس کا احترام کیا جائے گا.........؟"

"سو فیصد۔ ہم آپ سے مکمل تعاون کرنا چاہتے ہیں اس بار کیلس آرک نے جواب دیا۔"

"ٹھیک ہے میں تیار ہوں اور اس کے بعد وہ لوگ مجھے ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں ایک گول پلیٹ لگی ہوئی تھی جو زمین سے تقریباً" ایک فٹ اونچی اٹھی ہوئی تھی۔ مجھے اس پلیٹ پر کھڑا کر دیا گیا۔ میں نے کھڑے ہو کر اس پلیٹ کے پچھلے حصے پر نظر ڈالی تو مجھے سینکڑوں تار اس سے منسلک محسوس ہوئے۔ میرے لباس کو بالکل نہیں چھوا گیا تھا البتہ مجھ سے جوتے اتارنے کی درخواست کی گئی تھی ساتھ ہی کچھ مشینیں دھکیل کر میرے سامنے کر دی گئی تھیں اور پھر مجھ سے مسٹر ڈالمین نے کہا کہ میں اپنے دونوں ہاتھ ان مشینوں کے دونوں سمت رکھ دوں۔ میں نے ان کی ہدایت پر عمل کیا اور میرا رابطہ مشینوں سے مکمل طور پر قائم ہو گیا۔ سامنے ہی ایک اسکرین روشن تھا جس پر الفاظ میں میری کیفیات کی تحریریں آ رہی تھیں۔ مسٹر ڈالمین ایک مشین کو آپریٹ کرنے لگے۔ مس سولڈر اور نوبل سولڈر بھی ان کے ساتھ اسی مشین پر موجود تھے۔ مس سولڈر خصوصی طور پر اس اسکرین کے سامنے تھی اور جو کچھ اس پر تحریری شکل میں آ رہا تھا۔ اسے زور سے دہرا رہی تھی۔ اس نے پہلا جملہ کہا۔"

"جسمانی قوت بے حد شاندار۔ مسٹر ڈالمین نے تبدیلیاں کیں۔ یہ تحریر چند لمحات اسکرین پر رہی اور اس کے بعد دوسری تحریر آئی۔"

"شاندار قوت برداشت۔" مس سولڈر نے کہی پھر تیسری تحریر آئی۔

"ہر قسم کی صورت حال سے نمٹنے کی بہترین صلاحیت و قوت کا حامل تازہ ذہن جس کے تمام خلیے سفید ہیں اور ان پر کوئی دھبہ نظر نہیں آتا سوائے چند سرخ نقطوں کے جن میں ایک نقطہ کسی قدر سیاہ ہے۔" مسٹر ڈالمین نے مزید کوششیں کیں اور میرے بارے میں بہت سی باتیں سامنے آتی رہیں لیکن میرے جسمانی نظام پر کوئی اثر محسوس نہیں ہوتا تھا۔ تقریباً" پندرہ منٹ تک یہ کارروائی جاری رہی اور اس کے بعد مسٹر ڈالمین نے مشینیں بند کر دیں پھر وہ کمپیوٹر پر میرے نمبر تلاش کرنے لگے ایک ہزار نمبر تھے اور اس الٹ مسٹر ڈالمین ہی نہیں کیلس آرک اور دوسرے تمام لوگ حیران رہ گئے جب لائن

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے بعد نیچے بھی ایک ہزار ہی نمبر نظر آئے۔ جبکہ شاید ایسا پہلے نہ ہوا ہو۔ ان لوگوں کی حیرت سے یہی اندازہ ہوتا تھا۔"

"ہزار میں سے ہزار۔" کیلس آرک نے متحیرانہ لہجے میں کہا۔

"ناممکن۔ میرا خیال ہے پہلی بار یہ نمبر دیکھنے کو ملے ہیں۔" ایک اور شخص نے کہا۔ تیسرا شخص بولا۔

"مسٹر ڈالمین کیا کہیں آپ سے کوئی غلطی ہوئی ہے۔" مسٹر ڈالمین نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"قطعی نہیں۔ کیا آپ اس بات کی توقع رکھتے ہیں۔"

"نہیں مسٹر ڈالمین لیکن کیا ایک بار اور یہ تجزیہ نہیں کیا جاسکتا۔"

"نہیں کیونکہ میں اس سے مکمل طور پر مطمئن ہوں۔"

"لیکن ان حالات میں تو ہم ان صاحب کو سپر مین کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ اتنے نمبر تو شاید کبھی تصور میں بھی نہیں آسکتے۔ یہ تین دھبے البتہ قابل غور ہیں۔"

"ان کا تعلق ان کی خالص ذاتی زندگی سے ہے۔ مثلاً یہ سیاہ دھبہ کوئی ایسی نوعیت رکھتا ہے جو ان کے لئے کسی پریشانی اور دکھ کا باعث بنی ہے۔ اور یہ مسلسل کچھ ایسے تاثرات ہوسکتے ہیں جو ان کے دل پر آج تک موجود ہوں اور یہ انہیں نہ بھلا سکیں۔ مثلاً عشق محبت یا کسی ایسی شخصیت سے دلچسپی جو ان کے لئے بہت زیادہ باعث کشش رہی ہو۔ ان دھبوں کی نوعیت اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔" میں ششدر رہ گیا تھا جو تجزیہ انہوں نے ان دھبوں کا کیا تھا وہ سو فیصد درست تھا۔ سیاہ دھبہ میری اپنی ذات کا ہوسکتا تھا جس کے ذریعے مجھے یہ پتا چلا تھا کہ میں ایک ایسی بدکار عورت کا بیٹا ہوں جس نے اپنے شوہر کا تعین بھی نہیں کیا تھا۔ اور باقی ان دو چار دھبوں میں جو محبتیں پوشیدہ تھیں وہ نازاں باجی وغیرہ کی ہوسکتی تھیں۔ یا ممکن ہے کچھ اور ایسے معاملات جن سے میں خود بے تعلق ہوچکا تھا۔ لیکن مسٹر ڈالمین کا یہ تجزیہ میرے لئے بھی حیران کن تھا۔ مشین سے اتارنے کے بعد مجھے جوتے پہنائے گئے۔ خادمہ نے اس سلسلے میں میری مدد کی تھی اور اس کے بعد وہ لوگ مجھے لے کر ایک نشست گاہ میں پہنچ گئے۔ سب کے چہرے مسلسل حیرت کا باعث بنے ہوئے تھے۔ خاص طور سے کیلس آرک مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔ ان نگاہوں میں بے پناہ محبت اپنائیت اور ایک عجیب سا احساس تھا جس کا اس وقت میں اندازہ نہیں لگا سکا۔ لیکن تمام ہی لوگ مجھ سے بے حد متاثر نظر آرہے تھے۔

"حقیقت یہ ہے مسٹر دانش منصور کہ ہم نے آپ کے بارے میں اس انداز میں اس سے پہلے کبھی نہیں سوچا تھا۔ ہم آپ کی ذہنی قوتوں کو صرف اس لئے آزما رہے تھے کہ آپ ہمارے کس حد تک کام آسکتے ہیں لیکن یہ جو کچھ سامنے آیا ہے وہ اس قدر حیران کن ہے کہ ہم سب کے لئے ایک طرز فکر پیدا ہوگیا اور یقینی طور پر ہمارے ہیڈ کوارٹر کو بھی ان تمام تفصیلات کے بعد کچھ نئی سوچوں کا شکار ہونا پڑے گا۔" میں ان الفاظ پر غور کرنے لگا۔ تمام لوگ خاموش ہوکر کسی سوچ میں گم ہوگئے تھے کچھ دیر کے بعد کیلس آرک نے کہا۔

"بہر طور یہ تجزیہ یقینی طور پر اتنا ہی حیران کن ہے کہ اس نے ہم سب کو سوچ میں ڈال دیا ہے۔ لیکن مسٹر دانش آپ قابل مبارکباد ہیں غالباً آپ کو بھی پہلی بار اپنے بارے میں اس قدر اندازے ہوئے ہوں گے۔" کیلس آرک کے ان الفاظ کا میں نے کوئی جواب نہیں دیا اس نے کہا۔

"اور اب میرے خیال میں ہم لوگوں کو اٹھ جانا چاہیے۔ صلاح و مشورے کرنے کے بعد ہم مسٹر ڈالمین کو بتائیں گے کہ انہیں آئندہ کیا کرنا ہے۔ اور آپ مسٹر دانش براہ کرم چند گھنٹے ہمیں اور دے دیجئے اس کے بعد ہم یہ بتا دیں گے کہ اب ہمارے اور آپ کے درمیان کیا رابطے ہوں گے اور ہمیں آپ سے کیا درخواست کرنا پڑے گی۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے ایک گہری سانس لے کر کہا اور اس کے بعد مجھے میرے کمرے تک لے آیا گیا۔ یہاں پہنچ کر وہ سب مجھ سے رخصت ہوگئے تھے۔ البتہ مس سولڈر کو یہاں چھوڑ دیا گیا تھا وہ محتاط سی لڑکی میرے پاس آئی اور میرے سامنے بیٹھ گئی۔

"کیا مجھے آپ کو تنہا چھوڑ دینا چاہیے مسٹر دانش منصور!" اس نے عجیب سے انداز میں سوال کیا اور اس کے سوال کرنے کے اس انداز پر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔" میں نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا۔

"یوں لگتا ہے مس سولڈر جیسے آپ کو میرے پاس رکنے کے لئے مجبور کر دیا گیا

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہو۔ اگر آپ کی یہاں موجودگی ضروری نہیں ہے تو پھر آپ اپنے طور پر آزاد ہیں۔ اگر جانا پسند کریں تو چلی جایئے اور اگر بیٹھنا چاہیں تو ضرور بیٹھئے۔ مجھے خوشی ہوگی۔" اس نے اچٹتی ہوئی سی نگاہ مجھ پر ڈالی اور اس کے چہرے کے انداز میں تبدیلی رونما ہوگئی۔ چند لمحات وہ گردن جھکائے کچھ سوچتی رہی پھر اس نے کہا۔

"حقیقت یہی ہے کہ مجھے آپ کے پاس رکنے کی ہدایت کی گئی تھی اور یہ کہا گیا تھا کہ آپ مجھ سے جو بھی گفتگو کریں اس پر نظر رکھوں۔ آپ کے احساسات کو محسوس کروں۔ تاکہ انہیں بہتر رپورٹ دے سکوں۔" میں چونک کر اسے دیکھنے لگا پھر میں نے کہا۔

"اور آپ یہ بات مجھے بتا رہی ہیں مس سولڈر۔"

"اس کی کوئی خاص اور اہم وجہ نہیں ہے میں نے یہ بات پہلے بھی ان لوگوں سے کہہ دی تھی کہ مجھے فریب کی گفتگو کرنا نہیں آتی اور میں اس کے لئے بالکل غیر موزوں رہوں گی۔ انہوں نے نہیں مانا نہ مانیں۔ میرا اپنا جو انداز ہے میں اسے ترک نہیں کر سکتی۔"

"آپ مجھے بہت اچھی خاتون معلوم ہوتی ہیں۔"

"اچھی ہوں یا بری یہ ایک الگ چیز ہے۔ بس میں اپنے کام میں مصروف رہنا چاہتی ہوں۔ باقی جہاں تک دوسرے معاملات کا تعلق ہے تو میرے ڈیڈی نے پہلے ہی یہ بات ان لوگوں کو بتا دی تھی کہ ہم کسی اور مصرف کے لوگ نہیں ہیں۔"

"آپ کے ڈیڈی نے۔"

"ہاں میری مراد مسٹر نوبل سولڈر سے ہے۔" میں عجیب سی نگاہوں سے لیٹر کو دیکھنے لگا۔" پھر میں نے کہا۔

"یوں لگتا ہے مس لیٹر جیسے آپ یہاں خوش نہیں ہیں۔" وہ بھی نگاہیں اٹھا کر مجھے دیکھنے لگی۔ ان آنکھوں میں عجیب سی کیفیات تھیں۔ لیکن اس نے کچھ کہا نہیں تھا۔ اس کا چہرہ بالکل سنجیدہ تھا اور اس عالم میں وہ گڑیا جیسی بہت حسین لگ رہی تھی۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ میرے بارے میں اگر کوئی رپورٹ دینے پر مجبور ہیں تو میں آپ کو اپنے احساسات خود بتائے دیتا ہوں۔ درحقیقت میں کافی الجھا ہوا ہوں۔ آپ جو الفاظ ان سے کہیں وہ یہی کہیں جو میں آپ سے کہہ رہا ہوں۔ میں بہت الجھا ہوا ہوں کیونکہ میں بذات خود ایک مستحکم حیثیت کا مالک ہوں اور مجھے کسی کی مدد کی ضرورت بھی نہیں ہے یہ ایک ایسا سودا تھا جو اگر آسانی سے ہو جاتا تو مجھے زیادہ پسند آتا لیکن اب میں یہ محسوس کر رہا ہوں کہ یہ لوگ مجھ پر مسلط ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم میں ان سے بددل نہیں ہوں اور ان کی کارروائی دیکھنا چاہتا ہوں اس سلسلے میں مجھے جو پہلا ذہنی جھٹکا لگا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے میرا ایک ہم شکل تیار کرلیا ہے۔ اس ہم شکل کے ذریعے انہوں نے میری حیثیت ختم کردی ہے اور اس بات کی مجھے تشویش ہے آپ ان الفاظ کو اپنے رنگ میں ڈھال کر انہیں رپورٹ دے سکتی ہیں مس سولڈر۔ اس طرح آپ کی یہ مشکل تو حل ہوگئی اور مجھے امید ہے کہ اب آپ ذہنی طور پر الجھی ہوئی نہ ہوں گی۔" وہ متحیرانہ نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی اور اس کے چہرے پر مختلف رنگ آرہے تھے پھر اس نے عجیب سے انداز میں کہا۔

"اور آپ نے یہ سب کچھ بتا دیا میرا مطلب ہے کہ آپ نے مجھ پر یہ بھروسا کیوں کرلیا۔"

"جانے دیجئے مس سولڈر ان باتوں کو۔ انسان کو زندگی میں بہت سے لوگوں پر بھروسا کرنا ہوتا ہے آپ کے چند الفاظ نے مجھے یہ احساس دلایا کہ آپ ایک نفیس خاتون ہیں اور صاف ستھری گفتگو پسند کرتی ہیں۔ میں نے آپ کے ذہن کو الجھنوں سے نکال لیا اور اگر اب ممکن ہوسکے تو آپ اس موضوع سے ہٹ کر گفتگو کیجئے۔"

"آپ بھی کم اچھے انسان نہیں ہیں مسٹر ان صور درحقیقت میں یہی سوچ رہی ہوں کہ جو ذمہ داری میرے سپرد کی گئی ہے۔ بھلا میں اسے کیسے پورا کرسکتی ہوں۔ کیا رپورٹ دوں گی انہیں اور کس طرح دوں گی۔ لیکن اس کے لئے میں مجبور بھی تھی۔ آپ نے واقعی میری بہت بڑی مشکل حل کردی ہے اور میں اس کے لئے آپ کی شکر گزار ہوں۔"

"چلئے ہم لوگ دوست بن جاتے ہیں۔" اس نے ایک گہری سانس لی اور پھر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ کیا ہی حسین مسکراہٹ تھی۔ دیکھتے رہنے کو جی چاہتا تھا سو

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں اسے دیکھتا رہا۔ اس نے کہا۔

"اور آپ مسٹر مان صور حیران کن شخصیت کے مالک ہیں۔ جو رپورٹیں آپ کے بارے میں مشینوں سے موصول ہوئی ہیں وہ ناقابل یقین تصور کی جاتی ہیں۔ گویا یہ کہنا درست ہے ان تمام لوگوں کا کہ آپ سپرمین جیسی حیثیت رکھتے ہیں ورنہ جسمانی طور پر اس قدر فٹ لوگ کم ہی نظر آتے ہیں۔ آپ انتہائی ذہنی اور جسمانی قوتوں کے مالک ہیں۔ مسٹر دانش منصور آپ نے کبھی اپنی ان قوتوں کو استعمال نہیں کیا۔"

"مجھے ان کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔" میں نے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے۔ انسان ذہنی طور پر طاقتور ہو۔ وہ بہت ساری باتیں سوچ سکتا ہے۔"

"شاید۔ آپ کا ویسے اس سلسلے میں کیا خیال ہے۔"

"نہیں حیران میں بھی ہوں اور میری ڈیڈی بھی لیکن ابھی ہمارے درمیان کوئی ایسی گفتگو نہیں ہو سکی جس سے مجھے ڈیڈی کے خیالات کا اندازہ ہو۔"

"مسٹر نوبل یہاں کتنے عرصے سے کام کر رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے روز آرگنائزیشن کے لیے۔" وہ عجیب سی نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگی پھر بولی۔

"تقریباً" آٹھ یا نو سال ہو گئے۔"

"اس سے پہلے آپ لوگ کہاں تھے۔"

"بون میں۔" اس نے جواب دیا۔

"آپ کے ڈیڈی؟"

"ابھی ان تمام تفصیلات میں نہ جائیے۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ میرے ڈیڈی بون میں رہتے تھے ۔ اور ایک اچھی حیثیت کے مالک تھے۔ بہت عرصے سے ہم روز آرگنائزیشن کے لیے کام کرتے ہیں۔"

"آپ کے عزیز و اقارب اب بھی بون میں ہوں گے؟"

"پتا نہیں۔" اس نے ٹھنڈی سانس لے کر جواب دیا۔ لڑکی خاصی الجھی ہوئی تھی لیکن چند ہی لمحات میں تمام سوالات اس سے کر لینا آسان کام نہیں تھا اور نہ ہی مناسب تھا۔ چنانچہ میں نے گفتگو کا موضوع بدل دیا اور پھر اس جگہ کے بارے میں اس سے پوچھنے لگا میں نے کہا۔

"مالمو میں یہ کونسا علاقہ ہے جہاں اس وقت ہم موجود ہیں؟"

"اس کا تعلق مالمو سے تو نہیں ہاں مالمو سے شمال مغرب میں کافی فاصلے پر موجود ہیں۔ یہ جگہ جزیرہ نما ہے۔"

"اوہو میں اسے صرف جزیرہ سمجھتا تھا۔"

"نہیں یہاں سے خشکی کا راستہ دوسرے شہروں کی جانب نکل جاتا ہے۔ لیکن درمیان میں بڑے پر خطر علاقے پڑتے ہیں اس لیے اسے عام گزرگاہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جاتا۔ یہ برفانی تودوں کی سرزمین ہے اور تقریباً" ناقابل عبور ہی سمجھی جاتی ہے۔ زیادہ تر سفر سمندری اسٹیمروں کے ذریعے ہوتا ہے یا پھر خصوصی طور پر ہیلی کاپٹر استعمال کیا جاتا ہے۔ خشکی کے راستے میرا مطلب ہے برفانی راستے سے گزرنا تقریباً" ناممکن تصور کر لیا گیا ہے۔"

"بہت خوب بڑی دلچسپ معلومات فراہم کی ہیں آپ نے مجھے۔"

"میرا خیال ہے اگر آپ پسند کریں تو آپ کو یہاں کی سیر کرائی جا سکتی ہے۔"

"اس کے ذرائع ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ ہم ایک مخصوص جگہ تک بذریعہ جیپ سفر کر سکتے ہیں۔ بس وہاں سے آگے بڑھنے کا معاملہ ذرا پر خطر ہو جائے گا۔ اس لیے ادھر کا رخ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے اسٹیمر بھی موجود ہیں جن کے ذریعے سمندری سیر کی جا سکتی ہے اور مجھے یہ ہدایت بھی دی گئی ہے کہ آپ کو اس دوران مطمئن رکھا جائے چنانچہ یہ سمجھ لیجیے کہ آپ کی افسر سیاحت میں ہی ہوں اگر آپ کسی قسم کی خواہش محسوس کریں تو مجھے اس کے بارے میں بتا دیجیے گا۔"

"سوری مس سولڈر آپ کے ڈیڈی کو اس پر اعتراض نہیں ہوگا؟"

"نہیں۔ اس لیے کہ ڈیڈی بھی ان کے احکامات کی تعمیل کرنے پر مجبور ہیں۔"

"مجبور؟" میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ اور وہ بھی جیسے سنبھل گئی اس نے کہا۔

"دیکھیے آپ اتنے اچھے انسان ہیں کہ میں تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتی۔ لیکن پلیز

Scanned and Uploaded By Nadeem

ایسے چبھتے ہوئے سوالات نہ کریں۔ جن کے جواب اگر میں غلط فہمی میں آکر دے بھی جاؤں تو مجھے بعد میں ان کا نقصان اٹھانا پڑے۔ یہ ہمارے درمیان ایک دوستانہ کیفیت ہوگی اور میں اس کے لیے آپ سے درخواست کرسکتی ہوں۔" اس کے ان الفاظ سے مجھے مکمل طور پر اس بات کا یقین ہوگیا کہ دونوں باپ بیٹی کسی ایسے جال میں گرفتار ہیں جس سے وہ خوش نہیں ہیں اور اب ان الفاظ کی روشنی میں مجھے مسٹر نوبل کی کیفیت کا احساس بھی ہوتا تھا وہ بہت زیادہ سنجیدہ اور دبی دبی فطرت کے مالک تھے۔ جب کہ مسٹر ڈالمین خاصے ہشاش بشاش اور تیز طرار آدمی نظر آتے تھے۔ چونکہ اس نے اس سلسلے میں مجھے منع کیا تھا چنانچہ اس وقت اس سے کچھ پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔ میں نے اس سے کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے آپ ہمیں اس اپنے جزیرہ کی سیر کرائیے۔"

"اس کا بندوبست ہو جائے گا۔" اس نے کہا اور کچھ دیر بعد میرے پاس سے چلی گئی۔ میں نے اس سلسلے میں بہت سی باتیں پوچھی تھیں۔ یہ جو سب کچھ ہو رہا تھا اس کے لیے میں نے خود کو آمادہ تو کرلیا تھا لیکن اب یہاں آکر یہ احساس ہو رہا تھا کہ کچھ الجھنیں پیش آسکتی ہیں لیکن جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی چکا تھا۔ بھلا مجھ جیسے معمولی آدمی کو جس نے کراچی میں مسجد خضرا کے پاس بسوں کی صفائی کرکے بسوں میں راتیں گزاری تھیں یہ سب کچھ خواب ہی محسوس ہوتا تھا جو میرے سامنے تھا۔ اتنی بڑی حیثیت حاصل ہوئی تھی مجھے کہ شاید میرے جیسی حیثیت کا کوئی نوجوان عالم خواب میں بھی تصور نہیں کرسکتا تھا۔ چنانچہ اب وقت نے جب یہ مقام دیا تھا تو وقت ہی کے سہارے اپنے آپ کو آگے بڑھانا تھا بہت زیادہ جدوجہد اور ذہانت کا مظاہرہ بھی بعض اوقات مصیبتوں کا باعث بن جاتا ہے اور میں یہ مصیبتیں خود پر نازل نہیں کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ خاموشی سے دیکھتے رہنا ہی مناسب تھا۔ دوسرے دن ایک شاندار جیپ کے ذریعے مجھے جزیرہ کی سیر کرائی گئی۔ میری معاون اور رہنما مس سولڈر ہی تھی جیپ کا اسٹیئرنگ اس کے ہاتھ میں تھا۔ میں اس کے برابر بیٹھ گیا۔ اس نے سر پر ایک بڑا رومال باندھا ہوا تھا۔ اس کے سراپا سے اٹھنے والی مہک بے خود کردینے والی تھی مگر میں خود کو سنبھالے رہا۔ میں اس کے ساتھ جزیرہ کے برفانی مقامات کی سیر کرتا رہا ہر لحاظ سے ایک مکمل جگہ تھی۔ تھوڑا ہٹ کر سمندر کا نیلا پانی تاحد نگاہ پھیلا ہوا تھا اور آسمان کی وسعتیں اس سے لپٹی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ برف کی سرزمین پر درخت بھی نہائے ہوئے کھڑے تھے۔ یہاں سفید خرگوشوں کی بھرمار تھی جو اس طرح چوکڑیاں بھرتے پھر رہے تھے کہ کہیں بھی انہیں ہاتھ بڑھاؤ اور پکڑ لو یا ان کے قریب ہو جاؤ اکثر جیپ کو ان کی وجہ سے رکنا پڑتا تھا وہ بھی شاید مانوس تھے چونکہ بہت زیادہ خوفزدہ نظر نہیں آرہے تھے۔ میں نے اس سے بہت سے سوالات کیے اس نے بتایا کہ ویسے تو یہ علاقے صاف ستھرے ہیں لیکن کبھی کبھی برفانی ریچھ کے ٹولے کے ٹولے آجاتے ہیں اور اس وقت خاصی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور دور دور تک جانے کی ممانعت ہو جاتی ہے۔ موسم کے ختم ہونے کے ساتھ یہ ریچھ واپس چلے جاتے ہیں۔"

"یہاں آپ لوگوں کے علاوہ اور بھی کوئی آبادی ہے۔"

"ارے نہیں۔ داہنی سمت جدھر سے ہم ابھی تک نہیں گزرے باقاعدہ آبادی ہے۔ لوگ رہتے ہیں اور زندگی کے معمولات میں مصروف ہوتے ہیں۔ ان کا تعلق بھی اسی علاقے سے ہے اور یہ مختلف قسم کا کاروبار کرتے ہیں۔"

"آمد رفت کا ذریعہ؟"

"اسٹیمر........ یہ صرف سمندری راستے استعمال کرتے ہیں۔ ہاں کبھی کبھی قافلے خشکی کے راستے بھی وہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں لیکن دوبارہ کسی کا حوصلہ نہیں ہوتا کہ ان راستوں سے سفر کرے۔ بس یہ مہم جو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ جو کبھی کبھی ٹولیاں بناکر ادھر سے نکل جاتے ہیں دوسرا دن بھی لیشر کے ساتھ سیاحت میں گزرا البتہ تیسرے دن ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی غالباً" کوئی آیا تھا اور آنے والی کیلس تھی جسے میں نے دور سے دیکھ لیا تھا کیلس سے بہت دیر میری ملاقات نہیں ہوئی۔ لیکن بعد میں وہ میرے پاس پہنچ گئی۔ وہ نکھری نکھری اور تروتازہ نظر آتی تھی میں نے البتہ سرد مہری سے اس کا استقبال کیا تھا۔ مجھ سے ہاتھ ملاتے ہوئے اس نے گہری نگاہوں سے میرا جائزہ لیا اور ہنس کر بولی۔

"سپرمین کو کسی بھی طرح ذہنی طور پر کمتر سمجھنا خود سمجھنے والے کی حماقت ہے۔ میں اگر الفاظ کا ہیر پھیر کروں تو مجھے خود ہی شرمندگی ہوگی۔ کہنا یہ چاہتی ہوں کہ آپ کچھ زیادہ خوش نظر نہیں آتے مسٹر دانش۔"

Scanned And Uploaded By Nadeem

میں نے ہنستے ہوئے کہا۔ "عجیب باتیں کرتی ہیں آپ مس کیلس آپ کے خیال میں مجھے خوش ہونا چاہیے؟"

"کبھی نہیں۔" اس نے میرے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میں نے اب تک کی زندگی نہایت مصروف اور آزاد گزاری ہے ایک ایسی جگہ جس کے بارے میں مجھے مکمل طور پر علم بھی نہیں ہے۔ میری مجبورا" رہائش کیا مجھے خوش رکھ سکتی ہے؟" اس کا چہرہ سنجیدہ ہوگیا اس نے میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ یقینی طور پر بوریت محسوس کر رہے ہیں۔ کیا کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آپ اپنی مصروفیات کی زندگی سے تھک کر گوشہ نشیں ہوگئے ہوں۔ اور آپ نے کچھ دن ایسی جگہ گزارے ہوں جس کا آپ کی کاروباری زندگی سے کوئی تعلق نہ ہو۔"

"ہوا ہے میڈم کیلس لیکن اس وقت میں نے خود کو مکمل طور پر آزاد اور خود مختار سمجھا ہے۔"

"کیا یہاں آپ کی خود مختاری میں کوئی خلل اندازی کی گئی ہے؟"

"نہیں۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ میں نے اب تک تمام لوگوں سے مکمل تعاون کیا ہے اور کوئی ایسا انحراف نہیں کیا جس سے کسی کو میرے معمولات پر پہرا لگانے کی ضرورت پیش آتی۔"

"ہاں مجھے اس کا علم ہے لیکن براہ کرم سوچنے کے انداز کو ذرا سا تبدیل کیجیے۔ مسٹر دانش درحقیقت کچھ ایسے عوامل ہیں جن کی بنا پر یہ ضرورت پیش آئی۔ آپ بذات خود ایک مکمل انسان ہیں لیکن ہم چونکہ ایک بہت بڑی قیادت آپ کو سونپ رہے ہیں اس لیے اپنے طور پر احتیاط کرلینا چاہتے ہیں۔ اس کی تفصیل تو آپ کو بتائی ہی جاچکی ہے۔ کیونکہ آپ اپنا عہدہ سنبھالیں گے اور روور آرگنائزیشن کے ایک بہت ہی مضبوط ستون کی حیثیت سے یہ ذمہ داریاں قبول کریں گے تو آپ کو ایشیا کے بیشتر ممالک کے ذہین ترین دماغوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کبھی کبھی ایسے حالات بھی پیش آسکتے ہیں جن کے لیے آپ کو جسمانی طور پر بھی مصروف ہونا پڑے بس ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان چیزوں میں آپ کو اپنے وسائل کے مطابق مکمل کرکے آپ کی دنیا میں واپس بھیجا جائے اور اس کے لیے تھوڑا سا انتظار ہو رہا ہے۔"

"آپ کو علم ہے کہ میں جس پیمانے پر ہی سہی اپنا کاروبار کر رہا تھا۔ وہ میرے لیے ناقابل قبول یا ناپسندیدہ نہیں تھا اور میں مصروف زندگی گزار رہا تھا۔ یہ بیکاری ایک طرح سے میری لیے مجبوری بن گئی ہے۔ کیونکہ میں آپ لوگوں کی دعوت پر یہاں پہنچ گیا لیکن اس مجبوری کو میں بخوشی تسلیم نہیں کرسکتا۔"

"صرف اتنا عرض کرسکتی ہوں مسٹر دانش کہ اس تعاون کے صلے میں آپ کو جو کچھ ملے گا آپ اس سے بہت خوش ہوں گے۔"

"بہرحال میڈم اس کے بعد مجھے کتنا عرصہ یہاں گزارنا ہوگا۔"

"بہت مختصر۔"

"میں اس سلسلے میں پریشان بھی ہوں جس شخص کو آپ نے میری حیثیت دی ہے پتا نہیں وہ میرے معیار کی گفتگو کرتا ہے یا نہیں وہ میرے معیار کے مطابق عمل کرتا ہے یا نہیں اور اس کی کسی غلط حرکت سے میرے مستقبل پر کیا اثر پڑے گا۔"

"آپ یقین کیجیے اس سلسلے میں نہایت محتاط رویہ اختیار کیا گیا ہے۔ اس شخص کو آپ کی حیثیت سے منظرعام پر صرف اس لیے رکھا گیا ہے کہ لوگ حقیقت کو نہ سمجھ پائیں وہ دو ایک تقاریب میں مصروف ہونے کے بعد ایک جگہ قیام پذیر ہے اور اس کی تمام کارروائی محدود کردی گئی ہے۔ تاہم آپ اطمینان رکھیے کہ صرف ایک ہفتہ آپ کا اور یہاں صرف ہوگا اور اس کے بعد اپ ان تمامتر اعزازت کے بعد اپنے وطن واپس جاسکیں گے۔"

"دن نوٹ کرلیجیے میڈم کیلس آپ........ اس کے بعد شاید میں خوشی سے آپ کے ساتھ تعاون نہ کرسکوں۔"

"آپ کی تمام الجھنوں کا ہم پورا پورا خیال رکھیں گے۔ کیونکہ مستقبل میں ہمیں بہترین دوستوں کی مانند ساتھ رہنا ہے۔" کیلس تھوڑی دیر تک بیٹھی مجھ سے باتیں کرتی رہی اس نے مجھے بتایا کہ میرے وطن میں میری مصروفیتوں کی تفصیلات شائع ہوتی رہتی ہیں اور نہایت اچھے الفاظ میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ کوئی ایسی بات نہیں ہے جو کسی بھی طور میرے لئے الجھن کا باعث بن سکے۔ پھر وہ چلی گئی مجھے یہ نہیں پتا چلا تھا کہ بعد میں وہ یہاں سے واپس کب گئی البتہ ہیلی کاپٹر جاچکا تھا۔

اسی رات مسٹر ڈالمین نے ڈنر کے بعد مجھ سے ملاقات کی کہنے لگے۔

"اور اب مجھے ہدایت دی گئی ہے مسٹر دانش منصور کہ اپنے وہ عمل آپ پر آزماؤں جن کے بعد آپ یہاں سے واپس چلے جائیں اور روز آرگنائزیشن کے ذمہ دار ارکان آپ سے مطمئن ہو جائیں۔"

"ان کے لیے مجھے کیا کرنا ہوگا۔"

"کچھ نہیں، کرنا تو ہمیں ہوگا میرا خیال ہے اس وقت سوا دس بج رہے ہیں ٹھیک گیارہ بجے آپ کو لیبارٹری میں جانا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں ہے۔ میں نے کہا مسٹر ڈالمین اس کے بعد چلے گئے تھے اور میں ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کرتا رہا تھا۔ یہ ناگہانی پیش آئی تھی لیکن ہو سکتا ہے اس کے بعد کچھ بہتری پیدا ہو جائے۔ گیارہ بجے مجھے اسی لیبارٹری میں لے جایا گیا اور یہاں چند افراد مجھ پر مصروف ہوگئے سب سے پہلے مجھے لباس سے عاری کر دیا گیا۔ صرف جسم کے مخصوص حصوں پر ایک لباس دے دیا گیا تھا پھر میرے جسم پر ایک محلول کی مالش کی گئی اور اس کے بعد چند منٹ انتظار کیا گیا۔ پھر وہ لوگ مجھے لے کر ایک میز پر آگئے اور مجھے اس پر لٹا دیا گیا۔ ڈالمین نوبل سولڈر اور لیشر سولڈر چند معاونوں کے ساتھ مجھ پر کارروائیاں کرنے میں مصروف تھے۔ ایک خاص قسم کی مشین میرے سر سے "تقریباً" تین فٹ اوپر لاکر فٹ کر دی گئی اور اس کے بعد وہ لوگ اپنی کارروائیوں میں مصروف ہوگئے۔ مشین سے ٹھنڈی نیلی شعاعیں بلند ہوئیں اور اس کے بعد میں ان کے دائرے میں جکڑ گیا۔ میرے ہوش و حواس قائم تھے لیکن میرے پورے بدن کو ایک عجیب سے سرور کا احساس ہوا رہا تھا۔ دماغ میں ٹھنڈک پیدا ہوگئی تھی اور میرا آخری احساس یہی تھا کہ دیکھئے اب میرا کیا بنتا ہے۔ پھر اس کے بعد میرے حواس ساتھ چھوڑ گئے تھے اور میں ایک عجیب سی کیفیت کا شکار ہوگیا تھا جسے نہ بے ہوش کہا جاسکتا ہے نہ ہوش۔ مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے میں زمین کی پستیوں سے کچھ بلند ہوں اور میرے اردگرد عجیب و غریب مسئلے پھیلے ہوئے ہیں۔ کبھی میں خود کو کسی الجھن میں گرفتار پاتا اور کبھی میرا جسم بالکل ہلکا محسوس ہوتا۔ لیکن یہ سب عالم ہوش میں نہیں تھا۔ بس یوں لگتا تھا جیسے خلاؤں میں تیر رہا ہوں۔ جسمانی کیفیت بالکل بہتر تھی۔ کبھی یہ محسوس کرتا کہ میرے اعضاء کسی خاص مشینی انداز میں عمل کر رہے ہیں۔ کبھی اپنے آپ کو خلا میں قلابازیاں کھاتے ہوئے پاتا۔ اسی طرح وقت گزرتا رہا اور جب حواس واپس آئے تو میں ایک نرم اور آرام دہ بستر پر دراز تھا میرے آنکھیں بند تھیں لیکن ہوش و حواس مکمل طور پر کام کر رہے تھے۔ مجھے اپنے بدن کے نیچے اس بستر کا احساس ہو رہا تھا۔ مگر میں نے آنکھیں نہیں کھولیں جسم میں کوئی کمزوری، تھکن یا تکلیف نہیں محسوس ہو رہی تھی۔ بلکہ ایک عجیب سی توانائی کا احساس ہو رہا تھا۔ بالآخر میں نے آنکھیں کھول دیں پتا نہیں کون سی جگہ تھی یہ ہوش اور بیہوشی کے لمحات دیر تک میرے ذہن میں گردش کرتے رہے۔ مجھے یوں محسوس ہوا جیسے اس دوران میں بہت سی ایسی چیزوں سے آشنا ہوگیا ہوں جن کے بارے میں پہلے نہیں جانتا تھا۔ اس میں مارشل آرٹس کے داؤ پیچ بھی شامل تھے۔ مجھے یاد آرہا تھا کہ عالم بیہوشی میں میں نے جسمانی طور پر وہ تربیت حاصل کی تھی جسے مارشل آرٹس کہا جاسکتا ہے۔ بہرحال یہ عجیب و غریب انداز تھا۔ میں دیر تک سوچتا رہا۔ اس دوران شاید میں نے آنکھیں کھول لی تھیں اور چھت کو گھورتا رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد میرے سینے پر ایک نرم و نازک ہاتھ آیا اور میں نے نگاہوں کا زاویہ تبدیل کر کے اس طرف دیکھا لیشر سولڈر تھی جو نرس کے سفید لباس میں ملبوس میری طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ درحقیقت اس کی مسکراہٹ ایسی تھی کہ اس کے بعد انسان کی ذہنی کیفیت خراب نہیں رہتی تھی اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔ میں نے چند لمحات اسے دیکھتے رہنے کے بعد کہا۔

"کیا میں اٹھ کر بیٹھ سکتا ہوں۔"

Scanned And Uploaded By Nadeem

"کیوں نہیں۔" اس نے جواب دیا اور میں بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا میں نے کمرے کا جائزہ لیا اور اس کے بعد پھیکے سے انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

"تو تم لوگوں نے میری اچھی خاصی درگت بنا ڈالی ہے۔" لیشر ہنس پڑی۔ پھر اس نے کہا۔

"اگر کسی بھی ہوش مند آدمی کو اس درگت کی پیشکش کی جاتی اور اسے یہ علم ہو جاتا کہ اس کے بعد اس کی اپنی کیفیت کیا ہوگی تو شاید وہ اپنی زندگی کا تمامتر سرمایہ دے کر یہ درگت بنوانا پسند کرتا۔"

"بہت بڑا احسان کیا ہے آپ لوگوں نے مجھ پر۔" میں نے طنزیہ انداز میں کہا

"اوہو سوری مسٹر دانش آپ شاید بہت زیادہ ناراض ہوگئے ہیں۔"

"اب کیا کرنا ہے مجھے یہ بتائیے۔"

"براہ کرم یہ گاؤن پہن لیجئے اس کے بعد آپ کو مسٹر ڈالمین سے ملنا ہوگا انہوں نے مجھے ہدایت کی ہے کہ آپ کے ہوش میں آجانے کے بعد میں آپ کو ان تک لے آؤں۔" وہ محتاط ہوگئی میں نے اس کی ہدایت کے مطابق گون پہنا اور اس کے بعد مجھے لیشر سولڈر کے ساتھ واپس اسی لیبارٹری میں جانا پڑا۔ مسٹر ڈالمین مجھے دیکھ کر خوشی سے مسکرا اٹھے تھے۔ پھر انہوں نے تعریفی نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔ "درحقیقت ہم نے روز آرگنائزیشن کے لئے ایک فولادی چیتا تیار کیا ہے' جو جسمانی طور پر انتہائی طاقتور ذہنی طور پر بے پناہ قوتوں کا حامل اور ان تمام ضروری فنون سے آراستہ ہے جو جدید دنیا میں اپنے دشمنوں کو نیچے دکھانے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے مسٹر دانش منصور کہ آپ کو کچھ ذمہ داریاں سونپنی تھیں۔ لیکن یہ بھی ایک بڑی سچائی ہے کہ آپ کی اپنی قدرتی حیثیت کی بنا پر روز آرگنائزیشن نے آپ پر اپنی تمام تر صلاحیتیں صرف کر دیں اور آپ کی شکل میں ایک ایسا شخص تیار کرلیا گیا۔ جسے قطعی طور پر مشینی نہیں کہا جاسکتا لیکن جو لاتعداد انسانوں میں بڑی حیثیت کا مالک ہے اور اس جیسے کسی دوسرے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا ہے۔ میں سرد نگاہوں سے ڈالمین کو دیکھ رہا تھا۔ ڈالمین نے میری طرف توجہ دیئے بغیر بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

روز آرگنائزیشن کے کرتا دھرتا اپنی کارروائیوں سے بے حد خوش تھے اس کا اندازہ ان کی کیفیات سے ہوتا تھا۔ مسٹر ڈالمین اپنا کام پورا کرچکے تھے اور انہوں نے اپنے طور پر میرے لئے مکمل اطمینان کا اظہار کیا تھا۔ یعنی وہ جو کچھ کرنا چاہتے تھے اس کی تکمیل شاندار طریقے سے ہوئی تھی۔ مجھے ابھی یہیں رکھا گیا تھا اور اس سلسلے میں ابھی تک میری ان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی کہ مجھے کتنے عرصے یہاں رہنا پڑے گا۔ میں نے بھی خاموشی اختیار کرلی تھی۔ ظاہر ہے کسی قسم کا بے چینی کا اظہار میری کمزوری سمجھا جاتا اور میں کسی قسم کی کمزوری کا اظہار کرنا نہیں چاہتا تھا۔ لیجنٰ فور ویسے بھی میرے لئے کوئی ناپسندیدہ جگہ نہیں تھی البتہ کبھی کبھی یہ احساس ضرور ہوتا تھا وہ شخص جو میرے میک اپ میں میری جگہ لیے ہوئے ہے کہیں کوئی ایسی حرکت نہ کر بیٹھے جس سے میری ذات داغ دار ہو جائے۔ ویسے مسائل اور بھی بہت سے تھے لیکن وہی بات کہ اکیلی جان سے کون کون سے مسائل منسلک رکھتا وہ وجہ جو میرے دماغ پر دریافت کئے گئے تھے۔ اہم ترین تھے لیکن ہر چیز تو اپنے ہاتھ میں نہیں ہوتی انہیں کیسے مٹا سکتا تھا چنانچہ اس کے لئے سوائے وقت کا انتظار کرنے کے میرے پاس اور کوئی چارہ نہ تھا۔ ہاں موجود مسائل ذرا قابل غور تھے۔ یہ نہیں سوچا تھا میں نے کہ روز آرگنائزیشن سے یہ معاملات طے کرنے کے سلسلے میں اس طرح ان کے چنگل میں آپ پھنسنا پڑے گا۔ میری تکمیل کے بعد مجھے ایک تماشہ بنالیا گیا تھا نجانے کہاں کہاں سے لوگ آتے تھے اندازہ یہ ہوتا تھا کہ ان کا تعلق مختلف ممالک سے ہے مسٹر ڈالمین ان کا استقبال کرتے عموماً" آرک ان کے ساتھ ہوتی غالباً" وہ افسر سیاحت تھی یا پھر میری انچارج کیونکہ وہی مجھے مختلف لوگوں سے متعارف کراتی تھی۔ وہ لوگ مجھ سے طرح طرح کے سوالات کرتے دنیا کی اقتصادیات کے بارے میں مجھ سے بڑی الجھی بحثیں کی جاتیں اور میں نہایت سلجھے ہوئے انداز میں انہیں جواب دیتا جس وقت میں یہ جواب دے رہا ہوتا مجھے اپنے ذہن میں کوئی تبدیلی نہیں محسوس ہوتی تھی۔ سوائے اس حیرت کے جو خود میرے اپنے دل میں ہوا کرتی تھی۔ اور وہ حیرت اس بنیاد پر تھی کہ میں دنیا کی اقتصادیات کے بارے میں اتنا کچھ کیسے جانتا ہوں۔ میری کوئی تربیت نہیں تھی بلکہ بلاشبہ یہ روز آرگنائزیشن کے کرتا دھرتاؤں کا کام تھا اور میں جب بھی اس بارے میں سوچتا تو انہیں داد دیئے بغیر نہیں رہ پاتا تھا۔ بارہا تنہائیوں میں میں نے اپنی ذات کا تجزیہ کیا اور یہ سوچا کہ میں کیا کچھ بن گیا ہوں۔ یوں محسوس ہوتا تھا

جیسے میرے اندر ایک قوت پرواز پیدا ہو گئی ہو۔ میں زمین سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جاتا ہوں اور وہاں سے زمین پر رہنے والوں کے مسائل دیکھ سکتا ہوں میرے ذہن میں ان مسائل کا حل موجود ہے۔ کم از کم میں کسی بھی ملک کی بنیادی پالیسی کے بارے میں ان ممالک کے ماہر اقتصادیات سے زیادہ جانتا ہوں اور جب یہ احساس میرے دل میں جاگزیں ہوتا تو میری حیرت کی انتہا نہ رہتی۔ ہاں اس کے ساتھ ہی میرے اپنے دل میں اپنے وطن اپنے پیارے پاکستان کا تصور بھی جاگتا اور میں یہ سوچتا کہ وہ وقت جس قدر جلد آجائے اچھا ہے۔ جب میں اپنے وطن میں پہنچ جاؤں۔

☆☆☆☆

پھر کچھ مہمانوں سے میری تفصیلی گفتگو ہوئی تھی یہ لوگ نیوزی لینڈ اور آسٹریلیا کے باشندے تھے۔ روز آرگنائزیشن کے نمائندے مجھ سے بہت سی باتیں کرتے رہے۔ ایشیا کی جغرافیائی کیفیت کے بارے میں اور وہاں کی موجودہ صورتحال کے بارے میں میری ان لوگوں سے گفتگو ہوتی رہی۔ پھر کچھ دیر کے بعد وہ تو چلے گئے مگر آرک میرے پاس ہی رہ گئی۔ مجھے ساتھ لے کر تجربے گاہ سے باہر نکل آئی۔ اور ہم ٹہلتے ہوئے دور تک پہنچ گئے۔ اس کی مسکراتی نگاہوں میں نجانے کون کون سے جذبے مچل رہے تھے۔

میرا خیال ہے یہاں کچھ دیر بیٹھا جائے۔ وہ ایک جانب پڑے ہوئے درخت کے تنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی میں نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا۔

"آرک نے ایک نظر چاروں طرف ڈالی پھر مجھ سے بولی۔"

"تمہیں اکتاہٹ تو نہیں ہو رہی۔ ڈینش" انگلش لہجے میں مجھے دانش کی بجائے ڈینش یا ڈانیش کہتے تھے۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں میڈم ظاہر ہے مجھے یہاں ایک مقصد کے تحت رکھا گیا ہے اور مقصد کی تکمیل ہی بنیادی چیز ہے۔ اس میں اکتاہٹوں کو شامل نہیں ہونا چاہیے۔"

"ہاں یقیناً۔ ویسے تم مانو یا نہ مانو آرگنائزیشن کو تمہاری شکل میں ایک شاندار فائدہ ملا ہے سب کو امید ہے کہ تم آرگنائزیشن کی ذمہ داریاں احسن طریقے سے نبھاؤ گے مگر بہرحال تم انسان ہو ہر انسان کی اپنی بھی کچھ خواہشات ہوتی ہیں۔ انسان اور مشین کا فرق ہوتا ہے نا۔ مشینوں کے پاس اپنی سوچ نہیں ہوتی جذبات نہیں ہوتے جبکہ انسان

Scanned and Uploaded By Nadeem

اس بے بسی کا شکار ہے۔ اس کے اپنے جذبات بھی اسے مفلوج کر دیتے ہیں اچھا تم یہ بتاؤ واپس جانے کے بعد تم کیا کرو گے۔" میں ہنس پڑا میں نے کہا۔

"اسی انداز میں زندگی گزاروں گا جس انداز میں گزار رہا ہوں۔ آرگنائزیشن نے جو ذمہ داریاں میرے سپرد کی ہیں ان کی تکمیل بھی کرنا ہے مجھے......... گو ابھی تک اس کی تفصیلات میرے پاس نہیں ہیں۔"

"اور اپنے لئے کیا کرو گے؟"

"یہ سب کچھ اپنے لئے ہی ہوگا۔ میڈم آرک میں اگر ان تمام چیزوں کا خواہشمند نہ ہوتا تو زندگی اپنی دولت کے سہارے ایک گمنام گوشے میں بھی گزاری جا سکتی تھی۔ جتنی دولت میرے پاس ہے میرا خیال ہے میری موت کے بعد بھی دوسروں کے کام آتی اور مجھے اپنی پسند کی زندگی گزارنے میں کوئی دقت نہ ہوتی۔ لیکن بس انسانی سوچ ہے۔ نجانے کیوں وہ سب کچھ کرنا چاہتا ہے۔ جو اس کی ضرورت سے بھی الگ کی چیز ہوتی ہے شہرت نام، حیثیت یہ ضرورتوں کی تکمیل کے بعد خواہشوں کی شکل میں بیدار ہوتی ہیں اور انسان اپنی عام ضرورتوں کی تکمیل کے بعد ان چیزوں کے حصول میں کوشاں ہو جاتا ہے۔ نجانے اس کے بعد کیا ہوگا اس کا اندازہ ابھی مجھے نہیں۔"

"خواہشات میں اور کچھ شامل نہیں ہے۔" اس نے سوال کیا؟

"عورت۔" میں نے پوچھا اور وہ ہنس پڑی۔

"تمہیں اسی طرح یہ سوال کرنا چاہیے تھا۔"

"سوال درست ہے نا۔"

"ہاں کیوں نہیں۔"

"میں نہیں جانتا میڈم آرک کہ اس سلسلے میں میرے دل میں کوئی تصور کیوں بیدار نہیں ہوا۔ ہو سکتا ہے کوئی ایک لمحہ اس خواہش کا سبب بن جائے اور میں اس بارے میں سوچنے لگوں۔"

"اور اگر کوئی اور تمہارے بارے میں سوچے تو۔"

"یہ اس کا اپنا مسئلہ ہوگا۔" میں نے کندھے جھٹکتے ہوئے بے پروائی سے کہا۔

"اس کی سوچ کی تکمیل میں تم اس کی کوئی مدد کر سکو گے۔"

"یہ وقت پر منحصر ہے۔ میں وقت سے پہلے کیسے کہہ سکتا ہوں۔"

"تم بے حد پرکشش نوجوان ہو اور درحقیقت تمہارے قریب آنے کے بعد دور جانے کو جی نہیں چاہتا ایشیا کا سارا حسن تمہارے اندر سما گیا ہے شاید ہی کوئی لڑکی تمہیں نظر انداز کر سکے۔ مجھے تم نے خاصا متاثر کیا ہے۔ تمہارا قرب مجھے بے خود کر دیتا ہے۔ میری خواہش ہے کہ میں تمہارے سنگ ایشیا دیکھوں۔ تمہاری نگاہوں سے وہاں کی روایات کا مشاہدہ کروں۔"

"جواباً" میں اسے خالی خالی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔ اس وقت مجھے وہ بالکل ایک عام سی لڑکی لگ رہی تھی۔ اس کی بھی وہی خواہشات تھیں کہ کوئی اسے چاہے اس کے حسن کو سراہے میں سوچ رہا تھا کہ لڑکیاں چاہے کہیں کی بھی ہوں مگر اندر سے سب ایک سی ہوتی ہیں سب کے جذبات ایک سے ہوتے ہیں۔ وہ ایک لمحہ توقف کے بعد پھر بولی۔"

"ہاں تم یہ کر سکتے ہو ڈینش آرگنائزیشن میں میری حیثیت پروٹوکول افسر کی ہے۔ میں اور بھی بہت سے کام سرانجام دیتی ہوں۔ لیکن اصل کام یہی ہے میرا البتہ اگر تم اپنی مدد کے لئے مجھے آرگنائزیشن سے مانگ لو تو تمہیں انکار نہیں کیا جائے گا۔ میں تم پر بار نہیں بنوں گی ڈینش بلکہ تمہاری اسسٹنٹ کی حیثیت سے تمہارے ساتھ کام کرتی رہوں گی۔ مجھے کارآمد پاؤ تو اپنے ساتھ رکھ لینا۔ اگر کسی طرح تمہارے ذہن پر بار بن جاؤں تو واپس کر دینا۔ یقین کرو میری یہی آرزو ہے۔"

"اور اگر آرگنائزیشن اس کے لئے تیار نہ ہوئی تو۔"

"تو پھر میری تقدیر ہوئی۔ میں بھلا زبردستی کیسے کر سکتی ہوں۔"

"تو مجھے کوئی اعتراض بھی نہیں ہوگا میڈم آرک۔ ویسے آرگنائزیشن نے میرے سلسلے میں جو کچھ کیا ہے ابھی تک حقیقی معنوں میں مجھے اس کی تفصیل نہیں معلوم ہوئی۔"

"لیکس آرک مجھے وہ عجیب و غریب باتیں بتا رہی تھی جن پر یقین کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا میں نے ابھی تک اپنے آپ کو آزمایا نہیں تھا۔ لیکن یہ بھی نہیں جانتا تھا میں کہ میرے ساتھ کیا کیا گیا ہے۔ جو کچھ عالم ہوش میں تھا وہ تو ایسی کوئی خاص بات نہیں تھی۔ جس سے میرے اندر یہ ساری اہم تبدیلیاں رونما ہو جاتیں۔ تاہم ذرا سا الجھا ضرور آخر یہ تبدیلیاں میرے اندر کس انداز میں پیدا کی گئی ہیں اس کا علم کیسے ہو ہر چیز میڈم

Scanned and Uploaded By Nadeem

آرک سے پوچھنا مناسب نہیں تھا۔ میں نے فوراً اپنے ذہن کو اس جانب سے ہٹالیا آرک کہنے لگی۔

"کیا سوچنے لگے مان صور۔"

"اسی حیرت ناک تجربے کے بارے میں جس کا تذکرہ تم نے کیا ہے۔"

"انسانی دماغ آسمان کی وسعتوں تک پہنچ جانا چاہتا ہے۔ وہ کائنات میں بکھرے ہوئے تمام سیاروں پر اپنی حکمرانی چاہتا ہے۔ پتا نہیں اس میں اسے کہاں تک کامیابی حاصل ہوگی۔ چھوڑو ان باتوں کو۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ کب تمہیں واپسی کی اجازت دے دی جائے۔ بس میں نے جو درخواست کی ہے اسے ذہن سے نہ نکالنا۔"

میں نے مسکراتے ہوئے گردن ہلائی اور کہا۔

"اگر مجھے یہ اختیار دیا گیا مس آرک تو میں یقینی طور پر آپ کی خواہش کی تکمیل کروں گا۔" وہ بے حد خوش ہوگئی پھر ہم وہاں سے واپس چل پڑے۔

بلاشبہ پچھلے دنوں میں جس بیزار کن کیفیت سے گزر رہا تھا۔ اب وہ کیفیت نہیں تھی۔ ایک سکون تھا۔ ایک ایسا احساس تھا جو مجھے بے چین نہ ہونے دیتا تھا۔ یہاں کے معمول بدستور وہی تھے اور باقی تمام لوگ بھی مطمئن نظر آتے تھے۔ مس سولڈر ہمیشہ کی طرح میری خدمت کرتی تھی۔ اس کی ذمہ داری ہی یہ تھی ویسے اس کی شخصیت میں یہ بات مجھے پسند تھی کہ اس پر رومان طاری نہیں ہوا تھا۔ ہر طرح سے بے تکلفی سے مجھ سے گفتگو کرتی۔ بعض اوقات اس کی آنکھیں ضرور کچھ کہتی نظر آتی تھیں مگر اس نے اس کا کبھی اظہار نہیں کیا نوبل سولڈر عادت کے مطابق خاموش رہتا تھا۔ اور کوئی ایسا اہم واقع پیش نہیں آیا۔ جو قابل ذکر ہوتا۔ لیکن اگر واقعات زندگی میں شامل نہ ہوں تو شاید زندگی کی کہانی ادھوری ہی رہ جائے۔ تبدیلیاں ہونا تھیں اور اس انداز میں ہونا تھیں کہ واقعات کا رخ بھی تبدیل ہو جائے۔ اور یہ تبدیلی بالآخر مجھ تک پہنچ گئی۔ مجھ پر کیے جانے والے تجربات کی تکمیل کو تقریباً بائیس دن گزر چکے تھے۔ اس وقت بارٹری میں بالکل خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ڈالمین کسی دوسرے کام میں مصروف ہوگیا تھا۔ شام کا وقت تھا۔ موسم خوشگوار ہو رہا تھا مس سولڈر میرے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ نوبل بھی وہاں پہنچ گیا۔

"ارے اتنے خوب صورت موسم میں تم لوگ بوڑھے لوگوں کی طرح یہاں بیٹھے ہو یہ موسم تو فضاؤں میں پرواز کرنے کا ہے۔" وہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا اس وقت اس کے چہرے پر بچوں جیسی شوخی تھی میں جب سے یہاں آیا تھا آج تک میں نے اس کے چہرے پر یہ کیفیت نہیں دیکھی تھی میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیشر کے بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتا مسٹر نوبل لیکن آپ لوگوں نے مجھے یقینی طور پر ذہنی طور پر بوڑھا کر دیا ہے۔ کوئی بھی موسم میرے دل پر اثر انداز نہیں ہوتا۔"

نوبل نے سنجیدہ نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔ "درحقیقت بعض اوقات انسان کے دل میں کسی بھی چیز کے لئے کوئی خواہش پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن اگر اسے تحریک دی جائے اور اس چیز کی طرف متوجہ کیا جائے تو اس کے حصول کے بعد وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ بڑی غلطی کر رہا تھا۔ آپ یہاں اس چھت کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے دل میں باہر کے موسم سے لطف اندوز ہونے کی کوئی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن اگر ہم آپ کو باہر کے موسم میں لے جائیں سیرو سیاحت کرائیں تو آپ کو یہ احساس ہوگا کہ اس چھت کے نیچے بیٹھے رہ کر آپ کتنی بڑی غلطی کر رہے تھے۔" میں نے کہا۔

"تو پھر آپ یہ تجربہ بھی مجھ پر کر ہی ڈالیے مسٹر نوبل۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر آپ تیار ہوں تو۔" نوبل سولڈر نے کہا.........

"میں آپ لوگوں سے کسی بھی بات میں کب انکار کرتا ہوں۔" میں نے کہا تو نوبل اثبات میں سر ہلا کر لیشر سے مخاطب ہو کر بولا۔

لیشر جاؤ تیاریاں کرو۔ باہر ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ ہم فضا سے ان برفانی چوٹیوں کا نظارہ کریں گے جو اس موسم میں بے حد خوبصورت لگتی ہیں۔ اور یقینی طور پر مسٹر ڈانیش کو یہ منظر بحد پسند آئے گا۔

لیشر خاموشی سے اٹھ گئی نوبل میرے پاس بیٹھ گیا۔

"حقیقت یہ ہے مسٹر ڈانیش کہ زندگی بالکل مشینی ہو کر رہ گئی ہے کوئی تبدیلی نہیں ہے اس میں۔ بہتر طریقہ یہ ہوتا ہے کہ معمولات میں تبدیلی پیدا کی جاتی رہے۔ اس طرح ذہنی قوتیں بھی زیادہ موثر طریقے سے کام کرتی ہیں۔"

"کیوں نہیں۔ میں آپ سے متفق ہوں مسٹر نوبل۔ ویسے کیا اس وقت آپ کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

فرصت ہے؟"

"ہاں بس یوں سمجھ لیں کہ مجھ پر بھی تھوڑی سی اکتاہٹ سوار ہے۔ ویسے مسٹر ڈالبین اس وقت ایک تھیوری پر کام کر رہے ہیں اور جب وہ مصروف ہوں تو انہیں میری ضرورت نہیں ہوتی میں صرف لیبارٹری میں انہیں ٹیسٹ کرتا ہوں۔ چنانچہ مجھے فرصت ہے۔"

"مسٹر تھم تیار ہیں اور میں ان سے بات کر آئی ہوں۔" وہ آتے ہی بولی۔

"گڈ......... ویری گڈ......... میں اپنا خصوصی بیگ بھی لے جاؤں گا تاکہ ہم باقاعدہ تفریح کریں تم مان صور کو لے کر ہیلی پیڈ پر پہنچو۔"

ہیلی کاپٹر شاید کسی خصوصی وجہ کے تحت یہاں چھوڑ دیا گیا تھا کیونکہ عام طور سے وہ یہاں نہیں ہوتا تھا اس کا پائلٹ جسے مس سولڈر نے تھم کے نام سے مخاطب کیا تھا ایک جوان اور کسی قدر بدشکل آدمی تھا ہم کاپٹر کے نزدیک نوبل کا انتظار کرنے لگے پھر نوبل ایک اچھا خاصہ وزنی بیگ اٹھائے نظر آیا۔ میں نہیں سمجھ پایا تھا کہ اس بیگ میں انہوں نے کیا رکھا ہوا ہے۔ لیکن یہ کوئی قابل توجہ بات بھی نہیں تھی۔ مس سولڈر ہیلی کاپٹر کے عقبی حصہ میں بیٹھی اور نوبل نے مجھ سے کہا۔

"بہتر ہے آپ پائلٹ کے قریب بیٹھیں تاکہ سامنے سے ہر قسم کے مناظر کا نظارہ کیا جاسکے۔" میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی اور تھم نے ہیلی کاپٹر کی مشین اسٹارٹ کر دی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ فضا میں بلند ہو گیا۔ تھم اسے مغربی سمت برف پوش چوٹیوں کی جانب لے جانے لگا۔ موسم بلاشبہ انتہائی خوشگوار تھا۔ بادل بہت ہلکے ہلکے آسمان پر پرواز کر رہے تھے۔ ٹھنڈی ہواؤں نے موسم کو ایک خوشگوار کیفیت بخش رکھی تھی اور ہیلی کاپٹر فضا کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہوا پہاڑی علاقے کی جانب جا رہا تھا۔ میں خاموش بیٹھا باہر کے مناظر دیکھ رہا تھا۔ تھم بڑے ماہرانہ انداز میں کاپٹر کو کنٹرول کر رہا تھا۔ مختلف خوب صورت مناظر یکے بعد دیگرے میرے سامنے آ رہے تھے۔ ان وادیوں نے مجھ پر ایک عجیب سا سحر طاری کر دیا تھا میں اپنے اطراف سے بالکل بیگانہ ہو چکا تھا کہ یکایک مجھے اپنے ذہن میں دھواں دھواں سا محسوس ہوا مزاجی کیفیت کسی قدر بدلنے لگی ایک جھنجلاہٹ سی دل میں ابھر آئی تھی۔ کیا مصیبت ہے۔ میں نے مختصر وقت کے لئے اپنے شہر اور اپنے لوگوں کو خدا حافظ کہا تھا لیکن آرگنائزیشن نے میرے ساتھ بددیانتی کر کے مجھے اپنا مقید بنا رکھا تھا۔ بے شک انہوں نے مجھے ایک بڑی حیثیت دینے کا منصوبہ بنایا تھا لیکن کیا یہ ان کا انداز مناسب ہے کیا میرے لیے یہ غلامی کے مترادف نہیں ہے انہوں نے میرے ساتھ بددیانتی کی ہے اگر یہ منصوبہ پہلے میرے علم میں لایا جاتا اور اسے میری اجازت کے مطابق پایہ تکمیل تک پہنچایا جاتا تو اس میں میری اپنی حیثیت کا بھی دخل ہوتا لیکن ہوا یہ تھا کہ انہوں نے سازشی انداز میں مجھے اپنی تحویل میں لیا مہمان کی حیثیت سے رہنے کے باوجود انہوں نے مجھے قیدی بنا لیا اور وہ اس پوزیشن میں ہیں کہ جب چاہیں مجھے اپنے راستے سے ہٹا سکتے ہیں۔ انہوں نے میرا ایک ہمشکل پیدا کر لیا۔ ہے جسے وہ یہی تمام تربیت دے سکتے ہیں جو انہوں نے مجھے دی ہے اور یہ ہمشکل ان کی ہدایت کے مطابق کام کر رہا ہے۔ ایسے حالات میں اگر میں ان سے کسی طرح کا انحراف کروں تو وہ باآسانی اسے میری جگہ دے سکتے ہیں اور مجھے ہمیشہ کے لیے راستے سے ہٹا سکتے ہیں یہ دوستی کا انداز تو نہ ہوا۔ یہ ایسی کیفیت تو نہیں ہے جسے خوشگوار طریقے سے محسوس کیا جائے حالانکہ میں نے اس سے پہلے اس انداز میں نہیں سوچا تھا لیکن سوچنا چاہیے تھا مجھے۔ مجھے ان کے اشاروں پر اس طرح گردن نہیں جھکا دینی چاہیے تھی۔ انہوں نے میری حیثیت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ تو مناسب نہیں ہے یہ سب کچھ نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے جھنجلائے ہوئے انداز میں اول پر نگاہ ڈالی پائلٹ کو دیکھا اور دفعتاً ہی میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ یہ موقع بہترین ہے مجھے ان کے چنگل سے نکل جانا چاہیے۔ میں دانش منصور ہوں۔ اپنے وطن میں میرا ایک بڑا مقام ہے۔ ان لوگوں نے جو کچھ کیا ہے مجرمانہ طور پر کیا ہے میں ان کا آلہ کار نہیں بن سکتا۔ میں نے ایک نگاہ پائلٹ پر ڈالی وہ سامنے نظریں جمائے بے فکری کے انداز میں بیٹھا ہوا تھا اور اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔ میں نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور سرد لہجے میں بولا۔

"اپنی سمت کا دروازہ کھولو پائلٹ۔"

"جی سر۔" اس نے حیرانی سے کہا۔ "کیوں......... یہ خطرناک.......ک۔"

"کھولو........." میں اس کی بات کاٹتے ہوئے غرایا۔ نجانے میرے انداز میں یہ لگی کہاں سے در آئی تھی کہ تھم کا ہاتھ بے ساختہ دروازے کی جانب بڑھ گیا۔ ہوا کے

Scanned And Uploaded By Nadeem

تیز جھونکے اندر داخل ہونے لگے مگر وہ کافی مضطرب نظر آرہا تھا۔ ادھر میں نے ایک ایسی
مضبوط چیز پکڑلی تھی جس سے میں اپنے جسم کا توازن قائم رکھ سکوں اور میں نے اپنی
پوزیشن بھی بدل لی تھی۔ پائلٹ حیران نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا لیکن جب میرا بایاں
پاؤں اٹھا اور اس کی کمر سے جالگا تو اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ اس کی آنکھیں خوف
سے پھیل گئیں۔

”آپ......... آپ......... کیا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ ہکلاتے ہوئے بولا۔“

لیکن اسے امید نہیں تھی کہ جو کچھ میں کروں گا وہ اس انداز میں ہوگا میرے پاؤں
کا دباؤ اس کی کمر پر پڑا پھر اگلے ہی لمحے وہ ایک جھٹکے کے ساتھ کاپٹر سے باہر تھا۔
اس کی ہولناک چیخ کاپٹر کے شور میں دب کر رہ گئی تھی اور ہیلی کاپٹر ڈگمگانے لگا تھا
لیکن میں نے فوراً ہی پھرتی سے پائلٹ کی سیٹ سنبھال لی۔ پائلٹ گہرائیوں میں گم ہو چکا
تھا۔ میرا خیال نوبل اور لیشر کی طرف نہیں گیا تھا۔ ان کے منہ سے کوئی آواز بھی نہیں
نکل سکی تھی۔ غالباً میری اس حرکت نے انہیں دم بخود کر دیا تھا یا وہ خوف سے بے ہوش
ہوگئے تھے۔ بہر حال ان کی جانب سے کوئی رد عمل سامنے نہیں آیا تھا اور کاپٹر برفانی
چوٹیوں کو عبور کرتا ہوا مسلسل آگے بڑھ رہا تھا پھر اچانک ہی میرے ذہن میں ایک اور
خیال آیا۔

”کیوں نہ لیبارٹری کا رخ کیا جائے۔ ذرا وہاں چل کر دیکھا جائے کہ کیا کیفیت ہے
اور بلندی سے وہ کیسی محسوس ہوتی ہے۔ ہیلی کاپٹر کا رخ تبدیل ہوگیا حالانکہ میں نے
زندگی میں کبھی کاپٹر نہیں اڑایا تھا۔ لیکن اب مجھے یہ احساس ہو رہا تھا کہ میں ایک ماہر ہوا
باز ہوں اور کاپٹر کو پائلٹ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے جو کچھ کر رہا تھا اپنی پسند سے کر رہا
تھا۔ ہم بالا آخر اسی جگہ آگئے جہاں سے ہم نے پرواز کی تھی۔ نوبل اور لیشر کے حلق بند
تھے۔ کوئی آواز نہیں نکل رہی تھی ان سے۔ لیبارٹری کا یہ حصہ وسیع و عریض علاقے میں
پھیلا ہوا تھا۔ یہاں کے بارے مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ یہاں بہت کم افراد ہوتے ہیں
حالانکہ نظام بہت وسیع و عریض تھا لیکن محتاط انداز میں بہت کم لوگوں کو یہاں رکھا گیا تھا۔
میں لمبی پرواز کر کے لیبارٹری کے اوپر سے گزر گیا۔ آگے سمندر تھا۔ سمندر کے تھوڑے
سے حصے پر جا کر میں پھر واپسی کے لیے پلٹا اور لیبارٹری سے گزرتا ہوا دوسری جانب نکل
آیا لیکن جو کچھ ہوا وہ میرے خواب و خیال میں بھی نہیں تھا۔ دفعتاً ہی لیبارٹری میں
ہولناک دھماکے ہوئے اور فضا میں ان کا ارتعاش اس قدر شدید ہوا کہ کاپٹر بھی لرز گیا
لیکن میں نے اسے سنبھال لیا۔ دھماکے یکے بعد دیگرے ہو رہے تھے۔ دھوئیں کے بادلوں
نے ہر منظر کو اپنے اندر سمو لیا تھا۔“

”لیمین فور پر قائم اس لیبارٹری کے چیتھڑے اڑ گئے تھے۔ کس طرح؟ مجھے معلوم
نہیں تھا لیکن یہ احساس ضرور تھا کہ یہ ہونا چاہیے۔ یقینی طور پر یہ ہونا چاہیے۔ ایسا ہی
ہونا چاہیے تھا اس جگہ کے ساتھ اس کے بعد میں نے ہیلی کاپٹر کا رخ ایک بار پھر انہی
برفانی پہاڑیوں کی جانب کر دیا۔ مس سولڈر اور نوبل کی پراسرا خاموشی اب میرے لیے
باعث حیرت بننے لگی تھی لیکن میں نے انہیں مخاطب نہیں کیا پتا نہیں میری اس تمام
کارروائی میں ان کی اپنی کیفیات کیا ہیں وہ تو دماغی توازن کھو بیٹھے ہوں گے لیکن یہ
لیبارٹری وہاں کیا ہوا؟ آخر یہ تباہ کیسے ہوئی؟ ذہن میں مختلف خیالات کے خاکے بنتے رہے
پھر پہلی بار نوبل کی لرزتی ہوئی آواز سنائی دی۔“

”ڈیئر ڈانش فیول تو چیک کرلو۔ فیول کتنا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم فضا میں
قلابازیاں کھاتے ہوئے نیچے جا پڑیں۔“

”میں نے فیول میٹر چیک کیا اور مجھے یہ اندازہ ہوگیا کہ اب کاپٹر میں فیول بہت کم
ہے۔“

”ہمیں کس جگہ اترنا ہوگا مسٹر نوبل۔“

”پھر نوبل ہی کی نشاندہی پر میں نے قدرے بہتر پلاٹ پر کاپٹر اتار دیا اور انجن بند کر
دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں نیچے اتر آئے انہوں نے اپنا بیگ اٹھالیا تھا۔ حیران کن
بات یہ تھی کہ ان کے چہروں پر بے اطمینانی کے آثار نہیں تھے پھر نوبل نے کہا۔“

”ہر چند کہ یہ علاقہ بیرونی نگاہوں سے محفوظ ہے لیکن کسی بھی ذریعے سے ہیلی کاپٹر
کو یہاں دیکھا جاسکتا ہے اگر ہم اسے تباہ کر دیں تو یہ مناسب ہوگا۔“ میں نے عجیب سی
نگاہوں سے نوبل سولڈر کو دیکھا اور پوچھا۔

”مگر اسے کیسے تباہ کیا جائے گا؟“

”مشکل کام نہیں ہے۔“ آؤ آگے بڑھتے ہیں۔ نوبل نے کہا اور میں حیران سا ان

کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ میں نے جو کچھ کیا تھا وہ تو ایک خاص جذبے کے تحت تھا اور میری ذہنی قوتیں منتشر ہوگئی تھیں لیکن یوں لگتا تھا جیسے نوبل اور لیشر میری اس کارروائی سے غیر مطمئن نہ ہوں۔ کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد نوبل نے اپنا وہ بیگ کھولا اور اس میں تقریباً ایک فٹ لمبی ایک عجیب انداز کی گن نکالی جس میں سامنے کے حصے میں دو سوراخ نظر آرہے تھے۔ اس نے ایک پہاڑی ٹیلے کی آڑ لے کر گن کا رخ کاپٹر کی جانب کیا اور اس کے بعد اوپر لگے ہوئے دو بٹن دبا دیے۔ گن کی نال سے نیلے رنگ کی شعاعوں کی ایک لکیر سی نکلی اور ایک لمبا فاصلہ طے کرتی ہوئی ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئی اور اس کے بعد میں نے کاپٹر کو پگھلتے ہوئے دیکھا۔ درحقیقت بڑا عجیب و غریب منظر تھا پھر دھماکہ ہوا۔ فضا میں شعلے بلند ہوئے اور ہیلی کاپٹر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے فضا میں بکھر گئے۔

"میں خاموش نگاہوں سے نوبل کی یہ کارروائی دیکھ رہا تھا اس کام سے فارغ ہونے کے بعد اس نے وہ عجیب و غریب ساخت کی گن واپس اپنے تھیلے میں رکھ لی اور پھر گہری سانس لے کر چاروں طرف نگاہیں دوڑانے لگا اس نے انگلی سے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"

"اگر میرا اندازہ غلط نہیں تو ہمیں اس سمت ایسے غار مل سکتے ہیں جہاں عارضی طور پر پناہ لی جاسکے اگر آپ اس طرف جانا مناسب سمجھیں ڈانیش تو ہم ادھر کا رخ کریں۔"

"میں خاموشی سے ان کے ساتھ ہولیا خاصا فاصلہ تھا اس جگہ سے وہاں تک کا جہاں انہوں نے اشارہ کیا تھا۔ تاہم ہم لوگ وہاں پہنچ گئے پہاڑوں میں تاریکی اترتی آرہی تھی اور ماحول دھندلانے لگا تھا۔ عقب میں تباہ شدہ کاپٹر کے کچھ حصے جلتے ہوئے نظر آرہے تھے یہاں تک کہ ہم نے یہ فاصلہ عبور کرلیا اور اس پہاڑی سلسلے کے قریب پہنچ گئے جس پر برف کی تہیں کس قدر جمی تھیں۔ تاہم برف تو اس پورے علاقے میں ہی تھی لیکن یہاں خاص سردی کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ ممکن ہے رات کی تاریکیوں میں سردی بڑھ جاتی ہو۔ اس کے پورے پورے امکانات نظر آرہے تھے۔ بہرحال پہاڑی ٹیلوں میں غاروں کی تلاش شروع کردی گئی۔ نوبل کا اندازہ غلط نہیں تھا وہاں چھوٹے بڑے غاروں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا تھا اور ان کے دہانے اب سیاہ دھبوں کی شکل میں نظر آرہے تھے۔ نوبل نے اپنے بیگ سے ایک طاقتور روشنی والی ٹارچ نکال لی تھی پھر ہمیں ایک ایسا غار مل گیا

جو خاصا وسیع صاف ستھرا تھا ہوسکتا ہے یہاں اور بھی بہت سے غار ہوں لیکن اب اترتی ہوئی تاریکیوں میں بہتر جگہ کی تلاش ممکن نہیں رہی تھی اور پھر یہ غار ہم تین افراد کی ضرورتوں کے لیے کافی تھا۔ نوبل نے اندر داخل ہوکر اوپر نیچے چاروں طرف تیز ٹارچ کی روشنی ڈالی اور کسی قدر مطمئن انداز میں بولا۔"

"میرے خیال میں تو یہ بہتر جگہ ہے اگر آپ پسند کریں مجھے ہنس آگئی میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

"آپ مجھے اس وقت ایک ایسے پراپرٹی ڈیلر محسوس ہو رہے ہیں مسٹر نوبل سولڈر جو کرائے کے مکان دکھاتا پھر رہا ہو اور اس بات کا خواہش مند ہو کہ مکان لینے والا کسی ایک مکان کو پسند کرلے لیکن آپ کو بھی تو اس مکان میں میرے ساتھ ہی رہنا ہوگا۔"

مس سولڈر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔ اس نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"سچ مچ پاپا اس وقت آپ بالکل ایسا ہی کر رہے ہیں۔" نوبل بھی ہلکے سے ہنس دیا اور بولا۔

"ہاں میں چاہتا ہوں کہ مسٹر ڈانیش ہمیں اپنا دوست سمجھیں اور ہم ان کی پسند کا پورا پورا خیال رکھیں۔"

"تو مجھے یہ غار پسند ہے۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گڈ......... وری گڈ......... اور اب میں اس کی صفائی کیے دیتا ہوں تاکہ نیچے لیٹنے میں کوئی دقت نہ ہو۔ ویسے اس غار میں ایک خوبی اور بھی ہے۔ وہ یہ کہ اگر ہم یہاں روشنی کرلیں تو یہ روشنی باہر نہیں جاسکے گی یہ جھکی ہوئی چٹان روشنی کو باہر جانے سے روکے گی اور زیادہ سے زیادہ روشنی اس چٹان سے ٹکرا کر واپس غار میں پلٹ آئے گی۔"

میں نے اس بات پر غور نہیں کیا تھا لیکن اب نوبل کے اس انکشاف کے بعد میں نے بھی اس بات کا اعتراف کیا لیکن روشنی کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہمیں یہاں تھوڑا سا وقت گزارنا تھا اس کے لیے اس قدر اہتمام کی ضرورت نہیں تھی۔ نوبل کو میں نے اور لیشر نے غار کی صفائی کے لیے بھی منع کردیا۔ پتھریلی زمین پر گرد کی ہلکی سی تہہ تو ضرور تھی لیکن ایسی بھی نہیں کہ اس سے بچاؤ کے لیے محنت کی جائے۔ سب سے پہلے میں ہی زمین پر دراز ہوگیا تھا۔ مس سولڈر کے انداز سے بھی یہ لگ رہا تھا جیسے وہ تھک گئی ہو۔

Scanned And Uploaded By Nadeem

نوبل بھی بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا خاص قسم کا بیگ اپنے بالکل قریب رکھ لیا تھا۔ ہم دیر تک خاموش رہے۔ ہر شخص اپنے اپنے طور پر سوچ رہا تھا۔ نوبل اور لیشر کیا سوچ رہے تھے یہ تو مجھے معلوم نہیں تھا لیکن میرے دماغ میں عجیب سا سناٹا پھیلا ہوا تھا۔ مدھم مدھم سی سنسناہٹیں ابھر رہی تھیں۔ جیسے ہوا چل رہی ہو یہ میری دانست میں پہلی بار ہوا تھا اس سے پہلے میں نے اپنی ذہنی کیفیت ایسی نہیں پائی تھی۔ نجانے کیوں یہ احساس ہو رہا تھا میں اپنا ذہن ٹٹولنے لگا اور پھر مجھے اس احساس کی وجہ تلاش کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی میں اپنے اس عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا جو میں نے کیا تھا۔ یہ کیوں ہوا ایسا سب کیوں ہوا۔ ویسے یہ تو حقیقت تھی کہ میں ذہنی طور پر آرگنائزیشن کی کارروائیوں سے بددل تھا اور بارہا مجھے احساس ہوا تھا کہ ان لوگوں نے دھوکے سے مجھے اپنا قیدی بنالیا ہے اور اب اپنی خواہش کے مطابق مجھے استعمال کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے اگر میں آزاد ہوتا تو اپنے آپ پر کسی قسم کا تجربہ کرنے کی اجازت انہیں کبھی نہ دیتا انہوں نے مجھے ایک مہمان کی حیثیت سے طلب کیا اور قیدی بنا دیا اور اس کے بعد انہوں نے جو کارروائی میرے ساتھ کی بظاہر وہ ان کے اپنے مقاصد کی تکمیل اور ان کے بیان کے مطابق میرے مفادات میں تھی لیکن کسی بھی شخص کو اپنے مفادات کا فیصلہ کرنے کا حق ہے وہ ایشیا میں مجھے آرگنائزیشن کا ناقابل تسخیر نمائندہ بنانا چاہتے تھے۔ ایک ایسی شخصیت جو ہر طرح کے عمل میں آزاد ہو اور اسے آرگنائزیشن کی پوری پوری طاقت حاصل ہو لیکن حقیقت یہ تھی کہ اس تجربے کے بعد میں آرگنائزیشن کا محکوم بن گیا تھا۔ ایک روبوٹ کی مانند جو مجھے کنٹرول کر سکے اور اس ساری کارروائی میں میرے اس غیر شعوری عمل کو دخل تھا تو میں اسے غیر فطری نہیں کہہ سکتا تھا جو کچھ میں نے کیا وہ ایک حقیقت تھی اور مجھے اس خوش ہونا چاہیے تھا لیکن اچانک ہی یہ تمام فیصلے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی نوبل اور اس کی بیٹی لیشر کا تعاون......... یہ بات ذرا باعث حیرت تھی۔ ان لوگوں نے میرے ساتھ اس طرح تعاون کیوں کیا بلکہ میری کسی بات پر انہوں نے نہ تو حیرت اور نہ ہی اضطراب کا مظاہرہ کیا۔ کیوں آخر کیوں؟ وہ مجھے روک سکتے تھے۔ خصوصاً نوبل جو آرگنائزیشن کا انتہائی ذمہ دار آدمی تھا میں نے حیران نگاہوں سے نوبل کو دیکھا دونوں باپ بیٹی میری ہی جانب دیکھ رہے تھے۔ نوبل مسکراتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے انہوں نے میرا چہرہ دیکھا اور پھر آہستہ سے بولے اور میں اسی وقت کا منتظر تھا جب تم میری جانب ایسی نگاہوں سے دیکھو۔ مسٹر نوبل کے ان الفاظ پر مجھے حیرت ہوئی میں نے کچھ نہ کہا اور وہ سوالیہ نگاہوں سے انہیں دیکھتا رہا۔ تاریکی کی وجہ سے ہمارے چہرے نمایاں نہیں تھے اور ہم ایک دوسرے کے چہروں کے تاثرات نہیں دیکھ سکتے تھے۔"""

"لیشر" نوبل نے لیشر کو پکارا "تم روشنی کردو۔" لیشر نے اس انوکھے بیگ میں ہاتھ ڈالا جس میں سے ضرورت کی ہر چیز برآمد ہو رہی تھی اور پھر اس نے ایک عجیب و غریب ساخت کا لیمپ نکال لیا۔ بہت چھوٹا سا تھا جو کہ لائٹر کی مانند اس نے اسے ایک بٹن دبا کر روشن کر دیا۔ محدود روشنی تھی لیکن اتنی کہ ہم لوگ ایک دوسرے کو بغور دیکھ سکیں میں نے اس دلچسپ چیز کو حیرانی سے دیکھا اور ہنس کر بولا۔

"مسٹر نوبل آپ سے زیادہ آپ کا یہ بیگ میرے لیے باعث حیرت ہے۔"

"ہاں" نوبل ہنستے ہوئے بولا "میں نے اپنی یہ کٹ اتنے اہتمام سے تیار کی ہے کہ اگر اس میں موجود تمام اشیاء تمہارے سامنے لے آئی جائیں تو تم یقیناً مجھے اس انتخاب پر داد دو گے۔"

"کیا کیا ہے اس میں؟"

"کوئی خاص چیز نہیں۔ وہ گن تم نے دیکھی جس نے ہیلی کاپٹر کو تباہ کیا۔ اس کے علاوہ یہ روشنی کرنے والا آلہ۔ چند شیشیاں ہیں اس میں جن میں گولیاں بھری ہوئی ہیں۔ ہم غذا کا بہت بڑا ذخیرہ اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے لیکن ہمیں یہ اندازہ تھا کہ ان علاقوں سے باہر نکل آنے کے بعد ہمیں کوئی ایسا بہتر ذریعہ نہیں ملے گا چنانچہ ان میں ایسی ٹیبلٹس ہیں کہ اگر ہمیں مہینہ بھر غذا کا ایک ذرہ نہ ملے تو یہ گولیاں ہمیں جسمانی طور پر اتنا ہی طاقتور رکھیں گی جتنا بہترین اور متوازن غذا اس کے علاوہ میرے پاس گولیوں کا ایسا ذخیرہ بھی موجود ہے جن میں سے ایک گولی چوبیس گھنٹے کے لیے پانی کی ضرورت محسوس نہیں ہونے دے گی لیکن پانی کی گولیاں اس لیے زیادہ کارآمد یا ضروری نہیں ہیں کہ برف کے اس علاقے میں ہمیں پانی کی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ میرے پاس ایسی گولیاں بھی ہیں جو تمہیں چائے یا کافی کی ضرورتوں میں مدد دے سکتی ہیں اور ایسی چیزیں بھی ہیں جو برف سے پیدا ہونے والی بیماریوں میں کارآمد ہو سکتی ہیں۔ میں نے یہ تمام چیزیں انتہائی محنت سے تیار کی ہیں

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور انہیں محفوظ کیا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر کے بعد سردی کی شدت میں اضافہ ہو جائے گا میں تمہیں کھانے کے لیے ایک ننھی سی گولی دوں گا جو تمہیں سردی سے محفوظ رکھے گی اور تمہارے جسم کو بہترین اور لطیف حرارت حاصل ہو جائے گی۔"

"یوں لگتا ہے مسٹر نوبل کہ آپ نے ان تمام حالات کا اندازہ پہلے ہی کرلیا تھا۔ جو پیش آنے والے ہیں حالانکہ سچی بات یہ ہے کہ یہ اتفاقیہ سفر اس اتفاقی حادثے کا ذریعہ بن گیا لیکن اپنے طور پر میں یہ اعتراف کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ میری دلی خواہش تھی البتہ اس بات پر حیران ہوں کہ اس خواہش کی تکمیل میں آپ میری مدد کیوں کر رہے ہیں اور بھی بہت سی حیران کن باتیں ہیں جیسے وہ لیبارٹری جسے ہم نے تباہ ہوتے ہوئے دیکھا۔"

"نوبل سولڈر کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔ لیشر بھی ساکت ہو گئی تھی چند لمحات خاموش رہنے کے بعد نوبل نے کہا۔"

"اور یہ سب کچھ یہ سب کچھ وہ ہے جو میری دلی آرزو تھی لیکن اس کے لیے تمہیں ایک طویل کہانی سننا پڑے گی بشرطیکہ تمہارا ذہن تیار ہو۔"

"آپ نے ابھی کہا تھا کہ آپ میری ان نگاہوں کے منتظر تھے میں وہاں سے اس کہانی کا آغاز چاہتا ہوں۔ آپ براہ کرم پہلے اپنے ان الفاظ کی وضاحت کریں۔"

"مسٹر ڈانیش مان صور میں یہ تصور آپ کے ذہن میں پیدا ہونے کا انتظار کر رہا تھا کہ آپ اس کارروائی پر حیرت کا اظہار کریں اور مجھ سے وضاحت طلب کریں۔" یہ کہہ کر وہ ایک لمحہ رک کر کچھ سوچنے لگا پھر جیسے وہ کسی نتیجے پر پہنچ کر سر ہلا کر کہنے لگا۔ "سنو مان صور آرگنائزیشن نے جس شاطرانہ انداز میں تمہیں قائل کر کے اپنے حق میں ہموار کیا۔ میرے ساتھ بھی بالکل ایسا ہی ہوا تھا یہ بات تو تمہارے علم میں ہوگی کہ یہ صنعت کاروں کی ایک بین الاقوامی انجمن ہے جس کا مقصد دنیا کی اقتصادیات کو اپنے تابع کرنا ہے۔ دوسرے لفظوں میں دنیا پر اپنی اجارہ داری قائم کرنا ہے۔ یہی مقصد ڈان سینٹر کا بھی ہے جسے کسی حد تک آرگنائزیشن سے بڑا ادارہ کہا جا سکتا ہے مگر حقیقت اس سے مختلف ہے کیونکہ مختلف حقیقت یہ ہے کہ روز آرگنائزیشن نے اپنے ہاتھ پاؤں ابھی بہت زیادہ نہیں پھیلائے لیکن اس نے جو کچھ کیا ہے اتنی مضبوط بنیادوں پر کیا ہے کہ ڈان سینٹر اس کی گہرائیوں میں کبھی نہیں اتر سکتا۔ روز آرگنائزیشن نے ابھی ذرا محدود علاقے پر اپنے

اختیارات قائم کیے ہیں لیکن جہاں اس نے جو کچھ کر ڈالا ہے وہ اتنا مستحکم ہے کہ اگر ڈان سینٹر اپنی تمام تر قوتوں کے ساتھ اس چھوٹے سے علاقے ہی کو کنٹرول میں کرنے کی کوشش کرے تو زندگی بھر اس کوششوں میں ناکام رہے۔ درحقیقت آرگنائزیشن زمین کے نیچے پلنے والی ایک ایسی جماعت ہے جو جب زمین کے اوپر آنا چاہتی ہے اور اس انداز میں کہ دنیا میں اس کا کوئی مد مقابل باقی نہ رہے۔ دنیا بھر کے حوالے دینے کی بجائے میں آپ سے صرف آپ کی بات کرتا ہوں۔ ڈان سینٹر نے ایشیا یورپ اور امریکہ میں اپنے جو نمائندے مقرر کیے ہیں وہ ہر ملک ہر شہر اور ہر چھوٹے چھوٹے سے علاقے میں بٹے ہوئے ہیں بہت سے لوگوں کی بہت سی باتیں بہت سے مسائل اور ان بہت سے مسائل کے سلسلے میں بہت سے اخراجات جس میں ڈان سینٹر کو ملوث ہونا پڑتا ہے۔ اس طرح مختلف خیالات بھی ہوتے ہیں اور کسی بھی لمحے خیالات کی تبدیلی ڈان سینٹر کے نمائندوں کو اس سے دور کر دیتی ہے اور اس وقت ڈان سینٹر کو نئے سرے سے اپنے ان نمائندوں کو کنٹرول کرنے کے لیے نئے نئے کام کرنا پڑتے ہیں اس طرح اس کے اخراجات بھی بڑھ جاتے ہیں جس سے وہ پریشان رہتا ہے۔ جبکہ روز آرگنائزیشن نے آپ ہی کے سلسلے میں یہ طے کیا تھا کہ پورے ایشیا کا کنٹرول آپ کو دیا جائے اور آپ کا کنٹرول آرگنائزیشن کرے یعنی آپ صرف وہ سوچیں جو آرگنائزیشن کے حق میں ہو۔ آپ کی اپنی کوئی شخصیت نہ رہے۔ آپ بلاشبہ ایک طاقتور حکمراں ہوں اور اپنا کام بخوبی سرانجام دیں آپ کو ان تمام لوگوں پر فوقیت حاصل ہو جو آپ کے مد مقابل آئیں لیکن ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ آپ روز آرگنائزیشن کی مٹھی میں ایک روبوٹ کی طرح آرگنائزیشن کے لیے کام کریں اور ڈانیش آرگنائزیشن ایسے ہی روبوٹس تیار کر رہی ہے۔ وہ آپ جیسے لوگوں کو تلاش کر کے اپنے کام کے لیے تیار کر رہی ہے اور آپ پر اس کا پہلا تجربہ ہوا ہے۔"

"میں اس تجربے کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا۔"

"میں وہی آپ کو بتا رہا ہوں ڈانیش درحقیقت صورتحال یہ ہے کہ آپ کو اس لیبارٹری میں بھیج کر آپ کا جسمانی اور ذہنی تجزیہ کرایا گیا آپ دنیا کے ان گنے چنے انسانوں میں سے ہیں جن کی شخصیت انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے یعنی ذہنی اور جسمانی طور پر خود اس قدر طاقتور ہے کہ اگر آپ کو ان تمام قوتوں سے نواز دیا جائے جو آرگنائزیشن کے بس میں

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہیں تو پھر آپ کا ثانی ہونا مشکل ہے۔ اور آرگنائزیشن نے وہی سب کچھ کیا ہے۔ اس وقت آپ آرگنائزیشن کے مکمل کنٹرول میں ہیں۔ آپ صرف وہ سوچ سکتے ہیں جو آرگنائزیشن سوچے آپ کو کبھی یہ احساس نہیں ہوگا کہ جو سوچ آپ کے ذہن میں پیدا ہوئی ہے آپ کی اپنی نہیں ہے۔ آپ اسے اپنی ہی سوچ سمجھیں گے لیکن درحقیقت وہ آرگنائزیشن کی سوچ ہوگی۔"

وہ کیسے۔"میں نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا اور نوبل مسکرا دیا۔"

"اس لیے کہ آپ کے لاشعور میں ایک ایسا نظام قائم کیا گیا ہے جو آپ کو شعوری طور پر آرگنائزیشن کے لیے کام کرنے پر مجبور کرتا رہے گا۔"

"کس طرح؟"

"آپ کے دماغ کا آپریشن کرکے۔"

"میرے دماغ کا آپریشن۔ میں نے کسی قدر بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔"

"ہاں ایک مکمل آپریشن۔"

"لیکن مسٹر نوبل سولڈر۔"

"ہاں۔ آپ یہی کہیں گے مسٹر ڈانیش ناتصور کہ وہ آپریشن آپ کے علم میں نہیں ہے۔ نہ آپ کے سر میں کوئی زخم ہوا نہ آپ کو بیہوش کیا گیا پھر آپ کے دماغ کا آپریشن کیسے ہوگیا۔ تو جدید ترین سائنس سے آپ اس بات کی توقع رکھیں کہ وہ سب کچھ کر سکتی ہے۔ کون سے مرحلے پر کون سی چیز کو آپ جھٹلا سکیں گے۔ آپ کے دماغ کا آپریشن کیا گیا ہے اور وہاں ایک ایسی ڈسک لگا دی گئی ہے جس میں صرف وہ یادداشتیں رکھی گئی ہیں جن کا تعلق آرگنائزیشن سے ہو۔ یہ ڈسک آپ کے دماغ کا ایک خلیہ ہے۔ اور خلیہ آپ کو پورے طور پر کنٹرول کرتا رہے گا۔ اور اس کا ریموٹ آرگنائزیشن کے پاس ہوگا۔ اس ڈسک میں یہ خوبی ہے کہ آرگنائزیشن میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو اس تک منتقل کر سکتی ہے۔ یعنی اس ڈسک کو اپنی ضرورت کے مطابق تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ ڈسک ریموٹ سے ہی تبدیل ہو سکتی ہے۔ گویا اس کا سارا فنکشن وہی ہوگا جو ریموٹ کنٹرول کا ہوتا ہے۔ جس طرح آپ ایک وی سی آر میں پلے بھی کرتے ہیں۔ ریوائنڈ بھی کرتے ہیں۔ فارورڈ بھی کرتے ہیں اور ریکارڈ بھی کرتے ہیں۔ ہر چیز اپنی پسند کے مطابق آواز ہلکی اور بھاری کی جا سکتی ہے۔ بس ریموٹ کنٹرول میں تھوڑی سی تبدیلی یہ ہے کہ اس میں ڈسک کو تبدیل کرنے کی قوت بھی رکھی گئی ہے۔ یعنی آپ کے اس خلیے کو ناکارہ کرکے بلکہ یوں سمجھ لیجئے کہ اسے جلا کر اس کی جگہ ایک نیا خلیہ ریموٹ کے ذریعے ہی آپ کے دماغ تک بھیجا جا سکتا ہے۔ اور یہ نیا خلیہ آپ کو علم میں لائے بغیر وہی کام سرانجام دینے پر مجبور کرے گا جو ادھر سے مناسب سمجھیں گے۔ باقی آپ کی شخصیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ ڈسک یعنی خلیہ تبدیل کرتے ہوئے آپ کو اسی طرح کوئی احساس نہیں ہوگا۔ جس طرح آپریشن کے وقت آپ کو کوئی احساس نہیں ہو سکا کہ جس مشین پر کھڑے ہو کر آپ پر تجربات کیے گئے تھی وہ درحقیقت ایک آپریشن ٹیبل تھی اور اس کے ذریعے وہ کچھ ہوا جو آپ کے تصور سے باہر ہے۔ یعنی آپ کے دماغ میں ایک ایسے خلیے کا اضافہ ہوگیا جو آپ کے دماغ کا اصل حصہ نہیں تھا۔ میں سکتے کے عالم میں یہ ساری کہانی سن رہا تھا اور اپنے آپ پر حیرت کر رہا تھا۔ فیصل یہ سب کچھ بھی ہونا تھا تمہارے ساتھ۔ اپنی شخصیت کو دیکھو اپنی اوقات کو دیکھو اور اس کے بعد ان ساری کارروائیوں کو جس میں دنیا بھر کے سرمایہ دار ملوث ہیں۔ بڑی دور کی بات تھی۔ بہت سوچنے کی بات لیکن لیکن جو کچھ یہ شخص کہہ رہا ہے کیا اس میں مکمل طور پر سچائی ہے۔ کیا یہ ایک حیرت ناک طریقہ کار نہیں ہے۔ پھر اچانک ہی میرے دماغ میں ایک عجیب سی کیفیت پیدا ہوگئی میں نے ان واقعات کے بارے میں سوچا جو رونما ہوئے تھے۔ یہ کہانی جو نوبل سولڈر نے سنائی تھی بلاشبہ دنیا کی پراسرار ترین کہانی تھی۔ سائنس کا ایک ایسا عجوبہ جس کے بارے میں ابھی تک نہیں سوچا جا سکا تھا۔ لیکن لیبارٹری میں آخر کچھ تو ہوا ہوگا۔ ہو سکتا ہے نوبل درست کہہ رہا ہو۔ میری خاموشی کو محسوس کرکے نوبل سولڈر نے کہا۔"

"اور اس کے بعد میں کہانی کو ایک بالکل ہی نیا ٹرن دے رہا ہوں۔ تمہیں حیرت ہوگی میرے دوست ڈانیش کہ جو گفتگو میں کر رہا تھا اس میں یہ تبدیلی میں نے کیوں پیدا کی لیکن اس کی وجہ ہے۔ جو بعد میں خود بخود تمہاری سمجھ میں آجائے گی۔ جیسا کہ میں نے تمہیں بتایا۔ کہ جس طرح تمہیں تمہارے وطن سے بلا کر یہاں اپنا قیدی بنا لیا گیا اسی طرح میرے ساتھ بھی یہی کیا گیا ہے۔ میرا تعلق مغربی جرمنی سے ہے اور اگر کبھی مغربی جرمنی جا کر تم نوبل سولڈر کے بارے میں معلومات حاصل کرو تو تمہیں لوگوں کے خیالات

Scanned and Uploaded By Nadeem

بالکل مختلف ملیں گے۔ مجھے تمہاری طرح مدعو نہیں کیا گیا تھا بلکہ میرے حصول کے لیے انہوں نے بد ترین مجرمانہ سازش کی تھی۔"

"میری دلچسپیاں بیدار ہوگئیں اور میں نوبل کا چہرہ دیکھنے لگا۔ لیشر خاموش تھی۔ لیکن دفعتاً ہی اس نے درمیان میں مداخلت کرتے ہوئے کہا۔"

"ڈانیش اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو کافی کی گولی دوں۔ میں ہنس پڑا میں نے کہا۔"

"یہ میرے لیے ایک دلچسپ تجربہ ہوگا مس لیشر۔"

"لیشر نوبل کے پراسرار بیگ سے کافی کی گولیوں کی شیشی نکالنے لگی۔ ایک چھوٹی سی شیشی سے اس نے تین ننھی ننھی گولیاں نکالیں ایک اپنے منہ میں رکھی دوسری مجھے اور تیسری نوبل کو پیش کی چند لمحات ہم کافی کا مزا لیتے رہے۔ مجھے واقعی یہ سب کچھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔ نوبل نے اپنا منہ صاف کرنے کے بعد کہا۔" "تو میں اس مجرمانہ سازش کا تذکرہ کر رہا تھا۔ مغربی جرمنی میں' میں ایک نیک نام سائنسدان کی حیثیت سے مشہور تھا اور میں نے اپنے وطن کے لیے بہت کام کیا تھا۔ جس کی بنا پر میری وہاں بے حد عزت تھی اور حکام مجھے قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے پھر ایک دن چند افراد نے مجھ سے ملاقات کی یہ اپنے آپ کو سائنسدان بتاتے تھے۔ اور انہوں نے اپنا تعارف مجھ سے مختلف ناموں سے کرایا تھا۔ وہ میری تعریف کرتے رہے اور انہوں نے میری ایجادات پر تبصرہ کیا میں نے معزز مہمانوں کی حیثیت سے ان کی خاطر مدارت کی لیکن دوسرے دن کے اخبارات میں میری اور ان کی تصاویر شائع ہوئیں۔ حالانکہ اس ملاقات کے وقت کوئی ایسا فوٹو گرافر موجود نہیں تھا جو ہماری تصاویر لے رہا تھا۔ مجھے حیرت ہوئی لیکن اس سے زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی جب اخبارات نے ان لوگوں کے بارے میں انکشاف کیا۔ انہوں نے جس نام سے مجھ سے اپنا تعارف کرایا تھا درحقیقت وہ اس نام کے لوگ نہیں تھے بلکہ انکا تعلق مغربی جرمنی کے مخالف ایک ایسے ملک سے تھا جس سے مغربی جرمنی کی ٹھنی ہوئی تھی اور یہ لوگ وہاں سائنسی امور سے تعلق رکھتے تھے۔ اخبار نے بڑی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ نوبل سولڈر جیسا محب وطن سائنسدان اگر ایسے لوگوں سے رابطے رکھتا ہے تو مستقبل میں خطرناک باتیں سوچی جاسکتی ہیں۔ میں نے اس بات کی شدت سے تردید کی

اور اخبارات نے اپنا بیان [illegible] میں بتایا کہ [illegible] ان لوگوں سے کوئی [illegible] میں ہے اور نہ ہی یہ مجھ سے اس حیثیت سے ملے تھے۔ بلکہ انہوں نے دوسرے طریقوں سے مجھ سے ملاقات کی تھی۔ اور ہماری خصوصی سائنسی امور پر گفتگو نہیں ہوئی۔ اس طرح مغربی جرمنی کے حکام کی نگاہوں میں میری شخصیت مشکوک بنا دی گئی پھر کچھ اور ایسے معاملات ہوئے جن سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی کہ ان لوگوں سے میرا مسلسل رابطہ ہے لیکن خفیہ۔ اخباری فوٹو گرافر میری تاک میں لگ گئے تھے اور نجانے کہاں کہاں سے یہ مواد اکٹھا کر رہے تھے۔ میں نے بہت واویلا کیا بہت شور مچایا لیکن اب میری وہ آواز نہیں رہی تھی جو کبھی تھی۔ میں نے یہ بھی کہا کہ حکام بالا میرے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں اور ان تمام باتوں کی تحقیقات کرائے بغیر مجھے مجرم قرار دیا جارہا ہے۔ مجھ سے بہت سے لوگوں نے ملاقاتیں کیں لیکن بدقسمتی سے جو لوگ یہ کارروائی کر رہے تھے انہوں نے ایک مضبوط جال میرے گرد بن لیا تھا میری کچھ ایسی ایجادات اس ملک کے رسائل میں منظر عام پر آئیں جن کا تعلق صرف میرے اپنے ملک کے خاص خاص لوگوں سے تھا اور اس بات کو مکمل طور پر راز میں رکھنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ اس اخبار نے یہ بتایا تھا کہ میں نے اس ملک کے نمائندے کو اپنی ان ایجادات کے بارے میں تفصیلات فراہم کی ہیں اور یہ ایک حقیقت تھی کہ جو تفصیلات اس میں شائع ہوئی تھیں وہ چند ہی لوگوں کو معلوم تھیں۔ میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کس طرح انہیں پانے میں کامیاب ہوگئے۔ اس کے بعد مجھ سے شدت سے باز پرس کی گئی اور ان کا موقف بالکل درست تھا۔ یعنی وہ فارمولے جو صرف چند افراد کے درمیان تھیں باہر کیسے پہنچ گئیں۔ میرے علاوہ اس کا ذریعہ اور کوئی نہیں ہوسکتا تھا۔ مجھے بھی غصہ آنے لگا۔ میں جو تردید کر رہا تھا اس پر توجہ نہیں دی جارہی تھی۔ چنانچہ میں نے سخت اور تلخ رویہ اختیار کیا جس کے نتیجے میں بات بگڑتی چلی گئی۔ مجھ سے کئی بار جواب طلبی کی گئی اور بالآخر مجھے مغربی جرمنی کا غدار قرار دے دیا گیا۔ میرے بارے میں بہت سے فیصلے کیے گئے میری کوششوں کے نتیجوں میں مجھے سزائے موت تو نہیں دی گئی لیکن جلا وطنی کا حکم دے دیا گیا اور بالآخر مجھے مغربی جرمنی سے جلا وطن ہونا پڑا میرے ساتھ میری بیٹی لیشر اور میری بیوی تھی جو مغربی جرمنی سے نکلنے کے بعد انتقال کر گئی۔ ہم باپ بیٹی رہ گئے۔ مگر ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ اپنے

وطن کے خلاف کچھ کریں۔ میں ابھی اسی الجھن کا شکار تھا کہ کچھ بالکل غیر متعلق لوگوں
نے مجھے سہارا دیا اور اس طرح سہارا دیا کہ میں ان کا ممنون کرم ہوگیا اور ان کی گود میں
آبیٹھا۔ بعد میں پتا چلا کہ ان کا تعلق روز آرگنائزیشن سے تھا اور روز آرگنائزیشن کے ان
نمائندوں نے بالآخر مجھے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اور ایک دن یہاں پہنچا دیا گیا۔ لیبن فور
میں، میں ایک سائنسدان کی حیثیت ہی سے متعارف ہوا۔ مجھے بہت عزت و احترام کے
ساتھ یہاں خوش آمدید کہا گیا اور مسٹر ڈالمین کی تحویل میں دے دیا گیا۔ لیکن حقیقت
معلوم ہونے میں زیادہ عرصہ نہیں لگا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد مجھے تفصیلات معلوم
ہوگئیں۔ یہاں لیبن فور میں پہنچنے کے بعد مجھے یہ پتا چلا کہ یہ سب روز آرگنائزیشن کی
سازش تھی۔ ان لوگوں نے اس کا اعتراف بھی کرلیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں مجھ جیسے
ایک ذہین سائنسدان کی ضرورت تھی جو ان کے مقاصد کے لیے کام کرے۔ حکومت
مغربی جرمنی مجھے کبھی نہ چھوڑتی۔ اگر میرے خلاف یہ سازش نہ کی جاتی۔ انہوں نے مجھے
پیشکش کی کہ میں زندگی بھر یہاں عیش و آرام سے بسر کروں اور ایک مختصر مدت تک ان
لوگوں کے لیے خدمات سرانجام دینے کے بعد مجھے اتنی دولت دے دی جائے گی کہ
بقیہ وقت بڑے آرام سے گزار سکوں گا۔ لیکن جو کچھ میرے ساتھ کیا گیا تھا وہ ایک انتہائی
مجرمانہ فعل تھا۔ اور میں اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا۔ بعد میں مجھے علم ہوا کہ مسٹر
ڈالمین ایک ناکارہ شخصیت ہیں۔ بے شک وہ سائنسدان تھے لیکن ان کی اپنی صلاحیتیں اس
قدر نہیں تھیں کہ وہ اپنے طور پر کوئی بڑا کارنامہ سرانجام دے سکتے۔ چونکہ وہ روز
آرگنائزیشن کے منظور نظر تھے اور انہوں نے آرگنائزیشن کے مجرمانہ کاموں میں بڑے
نمایاں کارنامے سرانجام دیے تھے۔ بد قسمتی سے وہ سائنسدان بھی تھے لیکن ایسے کہ اپنے
طور پر کچھ نہیں کر سکتے تھے۔ "تاہم انہیں میرا چیف مقرر کر دیا گیا۔ اور اس کے بعد وہ
میرے شانوں پر بیٹھ کر سفر کرنے لگے کوئی بھی کارروائی ان کے نام سے منسوب کردی
جاتی ہے اور انہیں اس کا پورا پورا کریڈٹ جاتا ہے۔ جبکہ اس کی تکمیل کرنے والا میں
ہوتا ہوں۔ ان ساری باتوں سے مجھے کوئی غرض نہیں تھی۔ میرے دل میں تو ایک لاوا پک
رہا تھا اور بار بار مجھے یہ احساس ہوا کہ میری حیثیت کچھ بھی نہیں ہے۔ اور میں ایک قیدی
کی حیثیت رکھتا ہوں اس کے علاوہ مجھے اس بات پر انتہائی رنج تھا کہ میرے وطن سے

میرے تعلق کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اور وہ لوگ مجھے اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ جرمنی میری
زندگی ہے میرا خمیر وہاں سے اٹھا ہے۔ مجھے اپنے وطن سے پیار ہے۔ لیکن اگر میں اس
پیار کا اظہار کروں تو اس کے نتیجے میں مجھے نفرت کے علاوہ اور کچھ دستیاب نہیں ہوگا۔
اس طرح سے تم میری اپنی ذہنی کیفیت کا اندازہ لگا سکتے ہو۔ ڈانیش! اس سے پہلے میں نے
آرگنائزیشن کے لیے بہت سے کارنامے سرانجام دیئے ہیں اور یہ لوگ میری خدمات کا
اعتراف کرتے ہیں مجھے عزت دیتے ہیں۔ لیکن ایک قیدی کو جس طرح عزت دی جاتی
ہے۔ اس کا تمہیں اندازہ ہوگا۔ صورتحال یہ ہے کہ میں یہاں ان کی پسند کے مطابق ہر
طرح کے کام کرتا ہوں اور بس اس سے زیادہ میرا مستقبل کچھ بھی نہیں ہے۔ پھر میں نے
تمہیں مشینوں پر چیک کیا۔ مجھے تمہارے بارے میں تفصیلات بھی بتائی گئیں اور بتایا گیا یہ
لوگ تم سے کیا کیا کام لینا چاہتے ہیں یہاں میں اپنی کہانی سے تھوڑا سا ہٹ رہا ہوں اور
تمہیں وہ سب کچھ بتانا چاہتا ہوں جو یہ تمہارے ذریعے کرانے کے خواہش مند ہیں۔ بے
شک تمہارے سلسلے میں یہ بالکل مخلص ہیں۔ اور تمہیں وہ حیثیت اور وہ مقام دینا چاہتے
ہیں جو بلاشبہ ایشیا کے لیے انتہائی باعث افتخار ہوگا۔ یہ لوگ تمہیں آرگنائزیشن کے
نمائندے کی حیثیت سے تمہارے ملک میں انتہائی مستحکم کریں گے کیونکہ تمہارے ذریعے
تمہارے ملک کو جو فائدہ ہوگا اسے نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اس طرح سے تمہارے
ملک کی جو اقتصادی پالیسی ہوگی۔ وہ آرگنائزیشن کی پالیسیوں کے تحت ہوگی۔ بات یہیں
تک محدود نہیں ہوگی۔ بڑا لمبا پروگرام ہے ان کا۔ یہ دنیا بھر میں اپنا اقتدار قائم کرنا چاہتے
ہیں اور دنیا کی اقتصادی تقدیر کے مالک بننے کے خواہش مند ہیں۔ دنیا پر اپنا اقتصادی
کنٹرول حاصل کرکے سپرپاور کو بھی بلیک میل کرنا چاہتے ہیں اور اس طرح اس بات کے
بھی امکانات ہیں کہ بہت سے ملک آپس میں ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے۔ یہ
ان کا انتہائی اہم کام ہے۔ جسے وہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایشیا افریقہ۔ مشرق وسطی اور دوسرے
تمام ممالک میں انہوں نے اپنی کارروائیوں کے جال پھیلا دیئے ہیں۔ مثلاً" جاپان جو صنعتی
دنیا میں ایک انتہائی اعلیٰ مقام حاصل کرچکا ہے اس کی تمام بیرونی پالیسیاں اندرونی پالیسیاں
تمہیں اپنے طور پر دیکھنا ہوں گی اور ایسی سازشیں کرنا ہوں گی جس کے تحت یہ پالیسیاں
متاثر ہوں اگر کبھی اس کا انکشاف ہوگیا تو بات تمہارے وطن پر آئے گی۔ ہر جگہ کے

Scanned and Uploaded By Nadeem

بارے میں ان کی اپنی پالیسی ہے۔ کوریا' تائیوان اور چین وغیرہ جہاں جو کچھ تیار ہوتا ہے تمہیں اس کے بارے میں تمام طور پر رپورٹیں تیار کرنا پڑیں گے اور اس طرح ایشیا میں صنعتی' سیکشن کنٹرول کرنا ہوگا۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے لیکن اس سے جو خطرات رونما ہوسکتے ہیں اس کا سامنا کرنا ہوگا اور تمام تر ذمہ داری تمہاری ذاتی ہوگی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ان کوششوں سے تم اپنے وطن کے لیے بہت کچھ حاصل کرسکتے ہو۔ لیکن بات وہی ہوگی کہ اس وقت تم اپنے وطن کے لیے کچھ نہ کرسکو گے۔ بلکہ تمہارے اپنے وطن کا معاملہ بھی انہی لوگوں کے ہاتھوں میں ہوگا اور یہ سب سے پہلے اپنے مفادات کو ترجیح دیں گے اور اس کے بعد دوسری کوئی بات سوچیں گے سمجھ رہے ہو نا تم یعنی تم اپنے طور پر ایک مستحکم حیثیت کے مالک ہوگے لیکن تمہاری شخصیت دنیا بھر کی نگاہوں میں خصوصاً" ایشیا کے ممالک کی نگاہوں میں مشکوک ہو جائے گی۔ بڑا لمبا پروگرام ہے اور اس وقت تم ان کے رحم و کرم پر ہو۔ یعنی تمہیں وہی سب کچھ کرنا ہوگا جو وہ چاہیں گے۔ تمہارے دماغ کا جو آپریشن کیا گیا ہے وہ شعاعی آپریشن ہے اور اس کا ریموٹ کنٹرول کہیں اور ہے۔ یہاں سے میں پھر اپنی کہانی پر آجاتا ہوں تمہیں دیکھ کر میرے دل میں ایک تصور پیدا ہوا میں نے سوچا کہ تمہیں اس مصیبت سے بچاؤں چنانچہ ڈالمین کو دھوکا دے کر میں نے تمہارے آپریشن میں کچھ خصوصی تبدیلیاں کیں یعنی سب کچھ انہی کی پسند انہی کی مرضی کے مطابق ہوا۔ تمہارا ذہن ان تمام قوتوں کا حامل بن چکا ہے لیکن تمہارے ذہن کی تمام تر قوتیں ایک خصوصی کنٹرول میں ہیں اور وہ لوگ اب اسی کے ذریعے تمہیں اپنی ہدایات جاری کریں گے۔ لیکن میں نے اپنے طور پر ذرا سی تبدیلیاں کیں اور اس کا پتہ نہ مسٹر ڈالمین کو چل سکا اور نہ روز آرگنائزیشن کے کسی آدمی کو۔ میں ششدر نگاہوں سے نوبل سولڈر کو دیکھنے لگا اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔ آنکھوں میں ذہانت کی چمک تھی اور وہ مشینی انداز میں بول رہا تھا۔

☆☆☆☆

"مجھے میرے وطن میں مجرم بنا دیا گیا تھا میں ان لوگوں سے دوستی کیسے رکھ سکتا ہوں۔ تمہارے ذہن میں' میں نے وہ تمام چیزیں پیدا کیں لیکن اس کا ریموٹ کنٹرول جو ان لوگوں کے پاس ہے بالکل مختلف ہے اور اس کے ذریعے وہ تمہیں نہیں مجبور کر سکتے نہ تمہیں کنٹرول کر سکتے ہیں بلکہ تمہارا کنٹرول میں نے اپنی بیٹی لیشر کو دے دیا۔ یہ کنٹرول جس شکل میں ہو سکتا اس شکل میں نہیں ہے بلکہ جیسی ایک ڈسک تمہارے دماغ تک پہنچائی گئی اس کا دوسرا حصہ میں نے لیشر کے دماغ میں محفوظ کر دیا۔ یعنی اب یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے طور پر ہر بات سوچ سکتے ہو۔ تمہیں احساس بھی نہ ہوگا کہ تمہارے اندر کوئی نمایاں تبدیلی ہوگئی ہے۔ یہی کیفیت ان کے ساتھ بھی ہوتی۔ یعنی تم اپنی شخصیت میں مکمل طور پر آزاد ہوتے اور تمہارے ذہن میں کبھی یہ تصور بیدار نہیں ہوتا کہ تم کسی کے زیر تحت کام کر رہے ہو لیکن جہاں تمہاری سوچ کو تبدیل کرنے کی ضرورت پیش آتی وہ اپنا ریموٹ استعمال کرتے اور تم اسی انداز میں سوچتے جس انداز میں وہ چاہتے۔ چاہے وہ تمہارے حق میں تمہارے ملک کے حق میں بہتر ہوتا۔ یا نہ ہوتا میں نے ان کے ریموٹ سے تمہارا کنٹرول ختم کر کے تمہارا تعلق اس ریموٹ سے کر دیا جو لیشر کے ذہن میں ایک ڈسک کی شکل میں محفوظ ہے۔ اور میرے دوست مجھے معاف کرنا درحقیقت جب ہم نے اس سفر کے لیے پروگرام ترتیب دیا تو تمہارے ذہن میں ایک پورا خاکہ موجود تھا۔ یہ بیگ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ میں نے اس میں وہ تمام چیزیں محفوظ کیں جو عارضی طور پر کی جا سکتی تھیں اور اس کے بعد ہم سیاحت کی غرض سے چل پڑے۔

Scanned and Uploaded by Nadeem

لیکن ہیلی کاپٹر میں سفر کرتے ہوئے لیشر نے اپنے ریموٹ کے ذریعے تمہیں حکم دیا کہ پائلٹ کو قتل کردو اور خود ہیلی کاپٹر کا کنٹرول سنبھال لو۔ تم نے وہی سب کچھ کیا پائلٹ کو قتل کرنے کے بعد ہیلی کاپٹر ہم لوگ یہاں اتار لائے اور اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا وہ تمہارے علم میں ہے۔ تمہیں اس وقت لیشر کنٹرول کر رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم صرف اس قید سے نکلنا چاہتے تھے۔ میں تمہیں بڑے خلوص اور بڑی محبت سے تمام تفصیلات بتا رہا ہوں۔ حالانکہ اگر میں چاہتا تو تمہیں یہ سب کچھ نہ بتاتا اور ہم خاموشی سے تم سے اپنے مقاصد حاصل کر سکتے۔ لیکن میں بد دیانت انسان نہیں ہوں مجھے کوئی حق نہیں پہنچتا کہ میں تمہیں اپنے طور پر محکوم بنا کر رکھوں۔ مائی ڈیر ڈانیش میں ویسا ہی دوسرا آپریشن کر کے تمہارے اور لیشر کے درمیان رابطہ ختم کر سکتا ہوں اور یہ میری ذمہ داری ہے۔ لیکن یہاں تک پہنچنے کے لیے یہ سب کچھ بے حد ضروری تھا اور اب میں آئندہ منصوبے کی تکمیل تم سے چاہتا ہوں۔ کیونکہ بے شک یہ سب کچھ تمہارے ذہن تک پہنچا دیا گیا ہے میں اس سلسلے میں مکمل طور پر معذور ہوں۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میری اس کارروائی کے نتیجے میں مجھے موت ملنی چاہیے تو میں ختم ہونے کے لیے تیار ہوں لیکن ایک درخواست ضرور کروں گا تم ہمیں قتل کر دینا لیکن مغربی جرمنی تک یہ اطلاع پہنچا دینا کہ نوبل سولڈر درحقیقت جرمنی کا دشمن نہیں تھا بلکہ روز آرگنائزیشن نے اس کے خلاف سازش کی تھی۔ میں تمہارے ہر قدم کا ساتھی ہوں ڈانیش لیکن اگر تم میری زندگی کو اس لحاظ سے مناسب نہ سمجھو تو ہم دونوں کو گولی مار کر ختم کردو۔ اور اس کے لیے میں اور میری بیٹی اپنے آپ کو بخوشی پیش کرتے ہیں۔ ویسے بھی ہماری زندگی میں کوئی دلکشی نہیں ہے لیکن، لیکن میں ان لوگوں کو کیسے چھوڑ سکتا تھا۔ تمہیں اندازہ ہوگا کہ جب وہ لوگ تمہارا جائزہ لے رہے تھے تو تمہارے دل میں اپنے وطن کی محبت کا تصور ابھرا تھا یعنی اپنے وطن کی محبت کا۔ تم نے سوچا تھا کہ تم دنیا میں جو کچھ بھی کرو گے اس میں تمہیں اپنے ملک کا مفاد سب سے زیادہ عزیز ہوگا۔ درحقیقت یہ وہ احساس تھا جس کے تحت میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ وہ لوگ تمہیں اپنے قابو میں نہیں کر سکے۔ یہ میرا ایک تحفہ تھا تمہارے لیے کہ میں نے تمہارے ذہن کو ان کی ہوس کا نشانہ نہیں بننے دیا۔ اور اس کے بعد میں یہ بھی اعتراف کروں گا میرے دوست کہ وہ لیبارٹری جس میں مجھے ایک

طویل عرصے قید رکھا گیا میری نگاہوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتی تھی۔ روانہ ہونے سے پہلے میں نے وہاں طاقتور قسم کے بم فٹ کر دیے تھے اور جب فضا میں پہنچے اور ہیلی کاپٹر کا کنٹرول تمہارے ہاتھ میں آ گیا تھا تو لیشر نے اپنے ریموٹ کے ذریعے تمہیں حکم دیا کہ ہیلی کاپٹر کو اس جانب واپس موڑ دو اور میرے پاس جو بم ریموٹ کنٹرول تھا میں نے اس کے ذریعے وہ بم بلاسٹ کر دیا اور اس طرح لیبارٹری تباہ ہو گئی۔ مجھے یقین ہے کہ طویل عرصے تک وہ لوگ اپنی اس شاندار تجربے گاہ کا ماتم کرتے رہیں گے لیکن میری روح اس انتقام سے خوش رہے گی۔ مجھے ڈانیش یہ ہے پوری کہانی اور اب اس کے بعد اس کہانی کو آگے بڑھانے کی تمام تر ذمہ داریاں تم پر عائد ہوتی ہیں......... صرف تم پر......... میں پاگلوں کی طرح نوبل کا چہرہ دیکھ رہا تھا۔ جو کچھ اس نے مجھے بتایا تھا ناقابل یقین تھا لیکن اس پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔ ایک بھی بات تو ایسی نہیں تھی جس کی تفصیل میرے سامنے نہ ہو لیشر خاموش تھی۔ میں ان دونوں کو دیکھتا رہا۔

نوبل نے بڑے خلوص کے ساتھ یہ کہا تھا کہ اگر میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا کنٹرول ان لوگوں کے ہاتھوں میں نہیں رہنا چاہیے تو وہ اس کنٹرول کو ختم کر سکتا ہے۔ یا اگر اس پر بھی مجھے شبہ باقی رہ جائے تو وہ اپنے وطن کے نام پر مرمٹنے کے لیے تیار تھا۔ ایک محب وطن آدمی چاہے اس کا تعلق کسی بھی ملک سے ہو میرے لیے جس قدر باعث عزت اور قابل قدر ہو سکتا تھا آپ غالباً" اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ نوبل نے درحقیقت میرے خلاف تو کچھ نہیں کیا تھا سوائے اس کے کہ مجھے ان کے چنگل سے نکال لیا تھا۔ درحقیقت اگر میرا ایسا کوئی آپریشن ہوا ہے اور جس کا اندازہ مجھے بخوبی ہو رہا تھا کہ ایسا ہوا ہے۔ تو اگر اس کا کنٹرول آرگنائزیشن کے ہاتھ میں ہوتا تو پھر میری کیا کیفیت ہوتی۔ آہ درحقیقت بڑا بدترین وقت ہوتا وہ میں اپنے طور پر سب کچھ کرتا لیکن حقیقت یہ ہوتی کہ یہ سب کچھ کسی اور ہی کے ایما پر ہو رہا ہوتا۔ اس وقت ذہن کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر تھا۔ ذہنی کیفیت بری طرح متاثر ہو گئی تھی۔ نوبل نے کہا۔"

"ڈانیش ہم بے شک ابھی مشکل حالات کا شکار ہیں۔ لیکن ان پہاڑوں میں کوئی مہم جوئی نہیں کی جا سکتی۔ ہیلی کاپٹر بے شک استعمال کیے جا سکتے ہیں لیکن یہاں ہم محفوظ ہیں وہ جگہ بلندیوں سے تلاش نہیں کی جا سکتی اور پھر ضروری نہیں ہے کہ وہ سیدھے اسی سمت

Scanned And Uploaded By Naveed

آنکلیں۔ ابھی تو انہیں صورتحال کا اندازہ لگانے میں بھی وقت لگے گا اور یہی وقت ہمارے پاس محفوظ ہے۔ میں بڑے مخلصانہ انداز میں تمہیں سوچنے کا موقع دیتا ہوں۔ رات گزارو آرام سے فیصلہ کرو اور اس کے بعد ہم دن کی روشنی میں کوئی پروگرام بنائیں گے۔"

"ہاں مسٹر سولڈر یہ میرے لیے بے حد ضروری ہے۔ میں نے آہستہ سے کہا۔ نوبل سولڈر اور لیشر بستر جگہ تلاش کر کے لیٹ گئے۔ باپ بیٹی بالکل خاموش تھے۔ یقینی طور پر ان کا میں گہری سوچوں کا شکار ہو گا۔ رات پوری طرح ہو گئی تھی اور جسم آرام طلب کر رہا تھا۔ اور ذہن ہزاروں سوچوں میں گرفتار تھا۔ بے شک یہ بات فیصلہ کن تھی کہ نوبل اس وقت میرا محسن تھا لیکن یہ تو کسی طور ممکن نہیں کہ میرا ذہن اس لڑکی کے کنٹرول میں رہے۔ اس طرح تو میں اپنے آپ سے کٹ کر رہ گیا تھا۔ میں نے بہت سے فیصلے کیے۔ سب سے پہلے میں نے یہ سوچا کہ نوبل سولڈر سے یہ بات معلوم کروں کہ میرا ذہنی کنٹرول مس سولڈر سے کس طرح ختم ہو سکتا ہے۔ اور یہ سوال زیادہ دیر اپنے ذہن میں نہ رکھ سکا۔ کچھ ہی دیر کے بعد میں نے اسے آواز دی۔ وہ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔"

"کیا بات ہے۔ خیریت۔"

"ایک سوال ذہن میں چکرا رہا ہے۔ مسٹر نوبل اور آپ یقین کیجئے کہ وہ سوال میرے لیے سب سے زیادہ اہم نوعیت کا حامل ہے۔"

"پوچھو۔" اس نے مخلصانہ کہا۔

"آپ نے اپنے طور پر جو کچھ کیا میں اسے خلوص دل سے تسلیم کرتا ہوں۔ بے شک اگر یہ آپریشن کامیاب ہو جاتا تو میں خاصی حد تک آرگنائزیشن کے قبضے میں ہوتا۔ بعد کی باتیں ہیں کہ ان حالات میں جب میں ان کے کنٹرول میں نہ ہوتا میں اپنے بارے میں کیا سوچتا اور ان کے خلاف کیا عمل کر سکتا۔ تاہم مسٹر نوبل میں کسی بھی قیمت پر یہ پسند نہیں کروں گا کہ میرا ذہن کسی کے کنٹرول میں رہے لیشر بہت اچھی لڑکی ہے۔ وہ جس انداز میں سوچے گی وہ میرے حق میں برا نہیں ہو گا آپ بہت اچھے انسان ہیں۔ میں آپ کی زندگی چاہتا ہوں۔ ہر قیمت پر آپ دونوں کی زندگی چاہتا ہوں۔ اپنے محسن کو کوئی نقصان پہنچانا پسند نہیں کرتا۔ لیکن میری پہلی خواہش یہی ہے کہ میرا ذہن لیشر کے ذہن

سے آزاد ہو جائے آپ نے ابھی کہا تھا کہ ایسا ممکن ہے کسی طرح؟ نوبل مجھے دیکھنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔"

"دو صورتیں ہیں......... ہم اس لیباریٹری کو کھو بیٹھے ہیں جہاں یہ شعاعی آپریشن کیا جاسکتا تھا لیکن مجھے آپریشن کرنے کا کوئی موقع درکار ہے اور یہ آپریشن تمہارا نہیں ہو گا بلکہ لیشر کا ہو گا۔ میں اس کے ذہن سے وہ ڈسک نکال دوں گا۔ درحقیقت یہ سب کچھ میں نے جس لیے کیا ہے تم اچھی طرح جانتے ہو اگر میں ایسا نہ کرتا تو اپنے ہاتھ بھی کٹوا بیٹھتا اور تمہیں بھی ان لوگوں کے حوالے کر دیتا۔ لیشر کم از کم اس وقت ہماری زندگی بچانے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ تو مائی ڈیئر دو ہی صورتیں ہیں یا تو تم ہمیں زندگی سے محروم کر دو لیشر کو قتل کر دو۔ اس کا سر پتھروں سے کچل دو یا پھر اس وقت تک انتظار کر لو جب تک کہ مجھے آپریشن کرنے کے بہتر مواقع حاصل نہ ہو جائیں۔ لیشر کو میں حکم دیتا ہوں کہ وہ اپنی ذہنی قوتوں کو کسی بھی جگہ اب تم پر استعمال نہ کرے اور یقیناً" وہ ایسا نہیں کرے گی۔ ہم تمہیں کسی بھی طرح مجبور نہیں کریں گے اگر تم ہمیں زندگی کا موقع دو۔ ورنہ دوسری صورت تمہارے سامنے ہے۔"

"میں نے صبر و سکون سے سوچا ایک طرح سے اس کا کہنا بالکل درست تھا۔ ظاہر ہے باپ بیٹی کی موت نہیں چاہتا ہو گا اور مجھے بھی یہ درندگی نہیں کرنی چاہیے تھی میں نے کہا۔ "ٹھیک ہے مسٹر سولڈر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم یہاں سے نکلیں گے کیسے کیا آپ کو ان راستوں کی جغرافیائی کیفیت معلوم ہے۔"

"ہاں کیوں نہیں۔ لیجن فور میں رہ کر میں نے بہت کچھ معلومات حاصل کی ہیں۔ بالآخر ہمیں سمندری راستہ تو اختیار کرنا ہی پڑے گا اور اس کے لیے ظاہر ہے ہمیں جانے کیا کیا خطرات مول لینا پڑیں گے لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ لیجن فور سے ایک ایسی شہری آبادی کا فاصلہ زیادہ نہیں ہے جہاں سے ہم اپنے لیے نئے راستے منتخب کر سکتے ہیں۔"

"اور یہ انتہائی مشکل کام ہے۔ آپ کو اندازہ ہے۔"

"ہاں میں جانتا ہوں اور یہی سوچ رہا ہوں کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ سب سے زیادہ خطرہ اس بات کا ہے کہ کہیں وہ لوگ فوری طور پر ہماری تلاش نہ شروع کر دیں ایسے حالات میں کیا یہ بہتر نہیں کہ ایک طویل تر مفاد حاصل کرنے کے لیے ہم یہاں خاصا وقت

Scanned and Uploaded by Nadeem

گزار دیں۔ ان کا ذہن جہاں جہاں تک پہنچے ہم وہاں وہاں ان سے اپنا بچاؤ کر سکیں۔ یہ سب کچھ اگر ممکن ہو تو ٹھیک ہے ورنہ پھر جیسا تم مناسب سمجھو۔"

"نہیں جہاں تک آپ نے لیشر کی زندگی کی بات کہی تو میں انسان ہوں جانور نہیں مسٹر نوبل۔ بہرحال ٹھیک ہے۔ بس یہی خیال میرے ذہن میں تھا لیکن اگر کبھی مجھے یہ احساس ہوا کہ ذہنی طور پر مجھے جانوروں کی طرح استعمال کیا جا رہا ہے تو شاید میں اپنا یہ معیار برقرار نہ رکھ سکوں۔"

"میں خود تمہیں اس کی اجازت دیتا ہوں۔ نوبل نے کہا اور پھر لیشر سے بولا۔"

"لیشر یقینی طور پر تم ہماری گفتگو سن رہی ہو۔ لیشر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ تب نوبل نے آہستہ سے کہا۔"

"لیشر تمہیں اس بارے میں مسٹر ڈانیش کو مطمئن کرنا ہوگا اور جواب میں لیشر کی سسکیاں سنائی دی تھیں۔ میں چونک پڑا۔ نوبل نے اسے دیکھا۔ لیشر زار و قطار رونے لگی تھی۔ اس نے میری طرف دیکھ کر کہا۔"

"میں بری لڑکی نہیں ہوں مان صور میں بری لڑکی نہیں ہوں۔ ڈیڈ نے جو کچھ مجھ سے کہا میں نے اسی کے مطابق آپ کو ہدایت دی۔ اگر آپ یہ محسوس کرتے ہیں کہ کہ......... وہ ہچکیاں لے لے کر رونے لگی اور میں اپنے دل میں شرمندہ ہوگیا۔ بلاشبہ لیشر کے ساتھ جتنا ساتھ رہا تھا اس میں مجھے وہ ایک نسبتاً" پاکیزہ اور اچھی فطرت کی مالک لڑکی نظر آئی تھی اس کے اپنے احساسات اس کے بارے میں نجانے کیا کیا ہوں گے۔ میں نے کہا۔"

"نہیں مس لیشر......... آپ یقین کریں مجھے آپ پر مکمل بھروسہ ہے اور یہ بھروسہ مسٹر نوبل کے کہنے سے نہیں بلکہ میرے اور آپ کے ذاتی تعلقات جو رہے ہیں ان کی بنیاد پر ہے۔ آپ براہ کرم میرے الفاظ کو محسوس نہ کریں بلکہ میرے احساسات کو محسوس کریں اور اگر ایسا ہوا تو مجھے امید ہے کہ آپ مجھے قابل معافی تصور کریں گی۔"

"میں جانتی ہوں پلیز میں جانتی ہوں۔ آپ مجھے شرمندہ نہ کریں اور یہ بات میں ڈیڈ کے سامنے کہہ رہی ہوں کہ میں آپ کو اپنے طور پر کبھی کوئی حکم نہیں دوں گی بلکہ آپ یقین کرلیں اب میں ڈیڈ کا بھی ایسا کوئی حکم نہیں مانوں گی جس میں وہ آپ کو کنٹرول کرنے

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے لیے کہیں۔ میرا آپ سے وعدہ ہے اور......... اور......... وہ سسکیاں لیتی ہوئی خاموش ہوگئی۔ میں نے اسے تسلیاں دی تھیں پھر میں نے کہا۔

اور اب بہتر طریقہ یہ ہے کہ ہم لوگ آرام کی نیند سو جائیں۔ نوبل نے بھی مجھ سے اتفاق کیا تھا۔ نیند نجانے کس وقت آئی تھی۔ میرا اپنا ذہن سوچوں میں گھرا رہا تھا۔ نجانے کیا کیا خیالات تھے۔ یہ تصور بھی تھا کہ بالآخر ان تمام ہنگاموں سے نمٹ کر مجھے اپنے وطن واپس پہنچنا ہے۔ ویسے مجھے اس تجربے سے جو کچھ مل گیا تھا وہ میرے لیے ناقابل یقین تھا۔ میں اپنی اندرونی کیفیات محسوس کرتا تو لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ میں ہوں۔ فیصل وہ فیصل جو کبھی اتنا بے بس اور بے سہارا تھا کہ اسے زندگی گزارنا مشکل ہوگیا تھا۔ آہ زندگی بھی کیا چیز ہوتی ہے۔

نیند نے یہ تمام احساسات چھین لیے۔ دوسری صبح ہم نے غذائی گولیاں کھا کر جسمانی تسکین کی لیکن وہ تشنگی بھلا کہاں مٹتی ہے جو اصل غذا کے کھانے سے ہوتی ہے۔ دوسرا دن انتظار کرتے رہے۔ البتہ تشویش سب کو تھی اور یہ سوچ رہے تھے کہ فرض کیجئے اگر وہ لوگ ہمیں تلاش نہیں بھی کرتے تو پھر لیجن فور کو عبور کرنا کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔ مس سولڈر اور نوبل کا بھی یہی خیال تھا کہ ان برفانی تودوں کی جانب رخ کرنا موت کو قریب بلانا ہے۔ جنہیں ناقابل عبور سمجھا جاتا ہے۔ پہاڑی تودوں کا یہ سلسلہ یہیں سے شروع ہوتا تھا۔ جہاں ہم آچھپے تھے لیکن آگے جا کر یہ اس طرح ایک دوسرے میں گڈمڈ ہو جاتا تھا کہ صحیح اندازہ لگانا بھی مشکل تھا ایک طرح سے ہم لوگوں نے یہ تصور تو ذہن سے نکال ہی دیا تھا کہ سمندر کو اسٹیمر وغیرہ کے ذریعے عبور کرنے کے علاوہ اور بھی کوئی چارہ کار ہوسکتا ہے۔ دن تیزی سے گزر گیا۔ مکمل خاموشی طاری تھی۔ یہ بات تو کچھ عجیب سی محسوس کی جاتی کہ وہ لوگ اس لیبارٹری میں ہماری موت بھی تصور کرلیتے لیکن پوری رات اور پورا دن گزر جانے کے بعد یہی اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ حقیقتوں کو پانے میں ناکام رہے ہیں۔ تاہم یہ بات بے شک سوچنے والی تھی کہ انہوں نے لیبارٹری کی تباہی ایک سانحہ یا حادثہ کیوں سمجھ لی۔ یہ تو سوچنا ہی پڑا ہوگا انہیں کہ لیبارٹری کی تباہی میں کسی کا ہاتھ ضرور ہے اور وہ ہاتھ کس کا ہوسکتا ہے۔ بہرطور ان کی ہماری طرف سے بے پروائی ہمارے لیے ہی سود مند تھی لیکن ایسا نہیں ہوا۔ وقت نے تبدیلی کا اعلان کیا اور یہ تبدیلی رات کے کسی حصے میں

نمودار ہوئی تھی۔ دن میں ہمارے درمیان کوئی خاص اور اہم گفتگو نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ ہم نے ایک دو بار یہاں سے واپسی کے بارے میں سوچا تھا۔ مالمو جانے کا خیال بھی دل میں آیا تھا لیکن وہاں پہنچنا بھی اتنا آسان نہیں تھا۔ لیجن فور کی جغرافیائی کیفیت کچھ ایسی ہی تھی۔ بہرطور رات کو کچھ بیزاری کے سے انداز میں سونے کے لیے لیٹے۔ ذہن کو آزاد ہی چھوڑنا زیادہ بہتر تھا۔ کیونکہ اسے الجھائے رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا لیکن پھر رات کا وہ نجانے کون سا حصہ تھا جب اچانک ہی میری آنکھ کھل گئی اور آنکھ بلاوجہ نہیں کھلی تھی۔ مجھے گولیوں کی آواز سنائی دی تھی اور یہ گولیاں زیادہ دور نہیں چل رہی تھیں۔ میں اچھل کر بیٹھ گیا۔ حالانکہ غار میں مکمل تاریکی پھیلی ہوئی تھی لیکن نگاہیں اس تاریکی میں بھی جائزہ لے سکتی تھیں۔ ایک لمحے میں مجھے احساس ہوگیا کہ نوبل سولڈر اور لیشر غار میں موجود نہیں ہیں۔ میں اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ ایک ہی خیال ذہن میں آسکتا تھا وہ یہ کہ ان لوگوں نے ہمارے بارے میں اندازہ کرلیا۔ شبہ تو ہونا ہی تھا انہیں سو ہوگیا لیکن وہ اتنی صحیح جگہ۔ پہنچ جائیں گے اس کا مجھے یقین نہیں تھا۔ گولیوں کی آوازیں خاصی تیز تھیں اور یقینی طور پر سب مشین گن استعمال کی جارہی تھی۔ ایک لمحے تک میں یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتا رہا کہ آواز کی سمت کون سی ہے اور اندازہ لگانے کے بعد آہستہ آہستہ رینگتا ہوا غار کے دہانے کے قریب پہنچ گیا لیکن میرا ذہن جاگ رہا تھا۔ میں سینے کے بل رینگتا ہوا غار سے باہر نکل آیا اور باہر تاروں کی چھاؤں میں میں نے وہ مناظر دیکھ لیے جن سے میری بات کی تصدیق ہوگئی تھی۔ غار کے دہانے سے کوئی چالیس گز کے فاصلے پر میں نے تاریکی میں ایک ہیلی کاپٹر کا ہیولا دیکھا۔ اس کے ساتھ ساتھ ہی ہیلی کاپٹر سے کوئی دس گز کے فاصلے پر ایک ٹیلے کی آڑ سے گولیاں برسائی جارہی تھیں۔

ان کا رخ کس جانب تھا۔ یہ اندازہ صحیح طور پر نہیں ہو پایا تھا۔ میں اسی طرح رینگتا ہوا بے آواز آگے بڑھتا رہا۔ صورت حال سے صحیح واقفیت بہت ضروری تھی۔ میں نے یہ تو اندازہ اچھی طرح لگالیا تھا کہ گولیاں برسانے والے کم از کم نوبل اور لیشر نہیں ہوسکتے۔ ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے۔ زیادہ سے زیادہ نوبل کے پاس وہ شعاعی گن تھی جسے اس نے ہیلی کاپٹر پر استعمال کیا تھا۔ میں رینگتا ہوا اس جگہ سے کوئی پانچ گز پیچھے رک گیا جہاں میں دو سایوں کو دیکھ رہا تھا۔ وہ ایک خاص سمت کا نشانہ لے کر گولیاں برسا رہے تھے لیکن

ان کی سمت کا مجھے اندازہ نہیں ہوسکا کیونکہ دوسری طرف سے کوئی جوابی کارروائی نہیں ہو رہی تھی۔ لیشر اور نوبل کہاں گئے کیا یہ جنگ انہی سے کی جارہی ہے مگر یہ لوگ غار میں کیوں نہیں داخل ہوئے۔ انہیں یہ کیسے علم ہے کہ ادھر کوئی دشمن چھپا ہوا ہے جدھر سے گولیاں برسا رہے ہیں۔ صورت حال سمجھ میں نہیں آرہی تھی تب مجھے اپنے عقب میں کوئی دو گز کے فاصلے پر ایک ٹیلا نظر آیا۔ یہ ٹیلا بھی اچھا خاصا بلند تھا ٹیلا کیا ایک مضبوط چٹان تھی جو اپنی جگہ سے کبھی اکھڑ گئی ہوگی لیکن یہاں اب اس نے مضبوط جڑیں بنالی تھیں۔ میں ایک لمحے تک سوچتا رہا اگر اس ٹیلے پر چڑھنے کے بعد میں ان دونوں افراد پر حملہ کرنے کی کوشش کروں تو مجھے یقینی طور پر کامیابی ہوسکتی ہے۔ وہ گھٹنوں کے بل جھکے ہوئے سب مشین گنوں سے گولیاں برسا رہے تھے میں نے ایک لمحے میں یہ فیصلہ کرلیا کہ مجھے ان پر حملہ کرنا چاہیے چنانچہ میں ٹیلے کی جانب بڑھا اور چند لمحات کے بعد ٹیلے کی بلندی پر پہنچ گیا۔ یہاں سے اپنے جسم کو تول کر ان لوگوں پر ایک کامیاب چھلانگ لگائی تھی اگر ناکام رہتا تو مشکلات پیدا ہو جائیں گی چنانچہ اپنے آپ کو پوری طرح مستعد کرکے پاؤں چٹان پر جما کر بالآخر میں کسی بہت بڑی چیل کی طرح اپنے ہاتھ پھیلائے ان پر پرواز کرگیا اور میرا اندازہ بالکل درست تھا میں ان دونوں کے اوپر جا پڑا۔ دونوں کی گردنیں بری طرح زمین سے ٹکرائی تھیں چونکہ پتھریلی زمین تھی اور نیچے نوکیلے پتھر بھی چنانچہ میری کوشش انتہائی کارگر رہی۔ ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں اور انہوں نے سب مشین گنیں پھینک کر خود کو سنبھالنا چاہا لیکن یہ اندازہ مجھے بخوبی ہوگیا تھا کہ وہ میرے ساتھی نہیں تھے بس اتنا ہی کافی تھا ان کے علاوہ جو کوئی بھی ہوتا وہ دشمن کے علاوہ اور کون ہوسکتا تھا چنانچہ میں نے انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں دیا ان کی گردنیں میرے ہاتھوں کے شکنجے میں تھیں اور میں نے ان کے چہرے بری طرح ان پتھروں پر رگڑنا شروع کردیے تھے اس سے زیادہ کچھ کرنے کی ضرورت نہیں پیش آئی۔ ان کے حلق سے شاید آخری ہی کراہیں نکلی تھیں کیونکہ جس قوت سے میں نے سر ٹکرائے تھے اس کے بعد ان میں زندگی بحال رہنا ممکن نہیں تھا۔ نیند کے عالم میں جاگا تھا اور ذہن پر وحشت چھائی ہوئی تھی اس لیے یہ کارروائی بھی بڑی بے خوفی سے کر ڈالی۔ ورنہ عام حالات ہوتے تو میں انہیں زندہ رکھنے کی کوشش ہی کرتا کسی کی موت سے بہرطور مجھے کوئی دلچسپی نہیں تھی

Scanned and Uploaded By Nadeem

لیکن کیا کیا جاتا میں نے انہیں پلٹ کر سیدھا کر دیا۔ چہرے تو ناقابل شناخت ہی ہو گئے تھے اور ویسے بھی رات کا وقت تھا کوئی اندازہ نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ کون ہیں۔ البتہ یہ خوف ضرور تھا کہ ان کی چیخوں سے ان کے دوسرے ساتھی ہوشیار ہو گئے ہوں گے چنانچہ ذہن نے فوراً" ہی عمل کیا۔ میں نے ایک سب مشین گن پر قبضہ کر لیا ان تمام چیزوں کا استعمال اب میرے لیے اجنبی نہیں رہا تھا اور اس سلسلے میں میں یقینی طور پر آرگنائزیشن والوں کو دعائیں دے سکتا تھا۔

سب مشین گن سیدھی کر کے میں فوراً" ہی اپنی پوزیشن سنبھال لی اور انتظار کرتا رہا کہ کوئی قریب آئے۔ میرے کان دور دور تک کی آوازیں سن رہے تھے۔ تاحد نگاہ خاموشی چھائی ہوئی تھی اور کوئی سرسراہٹ تک بلند نہیں ہو رہی تھی۔ ان دونوں کے جسم ساکت ہو گئے تھے اور وہ اس طرح ہاتھ پاؤں پھیلائے پڑے ہوئے تھے جیسے ان کی روحیں پرواز کر گئی ہوں۔ جب دیر تک مجھے کوئی ایسا شبہ نہ ہو سکا کہ اور کوئی بھی یہاں موجود ہے تو میں ان لوگوں کے قریب پہنچا۔ جھک کر ان کا معائنہ کیا وہ دونوں موت کا شکار ہو گئے تھے۔ سب مشین گن میں نے اپنے پاس ہی رہنے دی۔ مجھے یقین نہیں آ رہا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں صرف یہ دو افراد آئے ہوں گے۔ ہیلی کاپٹر کافی بڑا تھا ہو سکتا ہے کسی کو یہ احساس ہو گیا ہو کہ جنگ ہو رہی ہے اور وہ چھپ گیا ہو اور طویل انتظار کر رہا ہو۔ بہرحال اب اس انتظار میں رات تو نہیں گزاری جا سکتی تھی۔ میں آگے بڑھ کر ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچا۔ اس میں اندر جھانکا اس کے اطراف میں دیکھا لیکن کوئی موجود نہیں تھا پھر مجھے نوبل اور لیشر کا خیال آیا آواز دیئے بغیر چارہ کار نہیں تھا۔ میں نے پہلے دو بار آہستہ اور اس کے بعد باآواز بلند انہیں پکارنے لگا۔ چند لمحات کے بعد فضا میں مجھے ایک نیلا شعلہ نظر آیا میں چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ مجھے اندازہ ہو گیا کہ جس سمت یہ دونوں افراد گولیاں برسا رہے تھے یہ وہی سمت ہے جہاں سے نیلا شعلہ ابھرا تھا اور یہ نیلا شعلہ یقینی طور پر اس شعاعی گن کا کارنامہ تھا جس سے ہیلی کاپٹر تباہ کیا گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہی میرے دل میں ایک اور خیال آیا۔ نوبل نے مجھے جواب کیوں نہیں دیا۔ بہرطور جو کچھ بھی تھا ادھر جانا یقینی تھا چنانچہ میں احتیاط کے ساتھ تو آگے بڑھنے لگا۔ ہیلی کاپٹر سے کوئی پچاس گز دور گیا ہوں گا کہ میں نے زمین پر کچھ دھبے دیکھے۔ دھبے غیر متحرک تھے۔

چند لمحات ان کا جائزہ لیتا رہا۔ سب مشین گن ہاتھ میں موجود تھی اگر وہ کوئی حرکت کرتے تو جواب دے سکتا تھا لیکن وہ جس طرح ساکت پڑے ہوئے تھے اس سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ اگر انسان ہیں بھی تو بہتر حالت میں نہیں ہیں تیزی سے چلتا ہوا ان کے قریب پہنچ گیا اور میرے اندازے کی تصدیق ہو گئی لیکن جھک کر ان کے جسموں کو ٹٹولا تو اچھل پڑا۔ ان کے جسم کوئلہ ہو چکے تھے۔ ان کی انسانی شکل جوں کی توں برقرار تھی لیکن پورا بدن کوئلے میں تبدیل ہو چکا تھا۔ فوراً" ہی نوبل کی اس شعاعی گن کا خیال آیا جس کا کارنامہ ایک بار دیکھ چکا تھا۔ گویا یہ نوبل کا شکار ہوئے ہیں۔ اس سیدھ کا ابھی تک اندازہ تھا جہاں سے نیلا شعلہ لپکا تھا چنانچہ میں انہیں چھوڑ کر اس جانب چل پڑا۔ نوبل اس قدر خاموش کیوں ہے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد میں اس ٹیلے کے قریب پہنچ گیا جہاں سے شعلہ ابھرا تھا۔ دل میں ایک خدشہ سر ابھر رہا تھا اور وہاں پہنچ کر اس خدشے کی تصدیق ہو گئی۔ دو انسانی لاشیں یہاں بھی پڑی ہوئی تھیں۔ ان میں ایک نوبل کی تھی اور دوسری لیشر کی۔ دل بری طرح پھڑپھڑا کر رہ گیا۔ ایک لمحے کے لیے شدید غم کا اظہار ہوا تھا حالانکہ ان دونوں سے میرا کوئی رابطہ نہیں تھا لیکن دل کے گوشوں میں یہ بات گھر کر چکی تھی کہ وہ بے شک غلط لوگ ہیں۔ یا پھر میرے سامنے غلط انداز میں آئے ہیں لیکن فطری طور پر برے نہیں ہیں۔ خصوصاً" نوبل سولڈر اور اس کی بیٹی اس نے اپنی جو کہانی سنائی تھی اب حرف بہ حرف سچ ثابت ہو گئی تھی۔ لیکن.......... لیکن ان دونوں نے یہ کیا حماقت کی۔ میں تو گہری نیند سو گیا تھا۔ اگر ہیلی کاپٹر کی آواز سنی تھی انہوں نے اور ہیلی کاپٹر اتنے قریب آ کر اترا تھا تو مجھے بھی ہوشیار کر دینا ضروری تھا۔ صورت حال عملی شکل میں سامنے آ رہی تھی۔ نوبل اور لیشر میرا تحفظ کرنے کے لیے شعاعی گن لے کر باہر نکلے انہوں نے جگہ تبدیل کر لی۔ مقابلہ کیا اور اس کے بعد ان لوگوں کی گولیوں کا شکار ہو گئے۔ میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی لاشیں دیکھتا رہا۔

لیشر کا سر نوبل کے سینے پر رکھا ہوا تھا اور اس کا جسم گولیوں سے داغ دار تھا۔ اور اس سے خون بہہ رہا تھا۔ نوبل سولڈر کے پورے جسم میں بھی بہت سی گولیاں پیوست تھیں۔ یقیناً" انہی سب مشین گنوں کا شکار ہوئے ہوں گے اور اس وقت تک کم از کم نوبل ضرور زندہ ہوگا جب میں نے اسے آوازیں دی تھیں وہ نیلا شعلہ اس نے اپنی طرف

Scanned and Uploaded By Nadeem

متوجہ کرنے کے لئے ہی فضا میں بلند کیا تھا اور اس کے بعد مر گیا تھا۔ لیکن حماقت کی تھی ان لوگوں نے اگر مجھے بھی جگا لیتے تو شاید۔ مگر ان کی ایثار پسندی نے انہیں موت سے ہمکنار کر دیا۔ میں رنج و غم کے عالم میں ڈوبا رہا۔ لیکن پھر فوراً" ہی سنبھل گیا ہیلی کاپٹر...... اور ان لوگوں نے صحیح جگہ کا اندازہ کیسے لگالیا۔ آرگنائزیشن والے بہرطور اتنے احمق نہیں تھے کہ لیبارٹری کی تباہی کو نظرانداز کر دیتے اور اسے ایک اتفاقیہ حادثہ سمجھتے تمام تر توجہ میری ہی جانب گئی ہوگی اور انہیں اس بات کا اندازہ ہے کہ میں بہترین صلاحیتوں کا مالک بن چکا ہوں۔ ہنسی بھی آرہی تھی۔ انہوں نے اپنے لئے ایک خطرناک دشمن تیار کرلیا تھا اور شدید نقصان سے دوچار ہوئے تھے۔ اگر ان تمام باتوں کو سوچنے کی بجائے یہ سوچنا چاہیے کہ کیا کیا جائے۔ جب ایک ہیلی کاپٹر یہاں پہنچا ہے اور اس سے پانچ افراد یہاں تک آئے ہیں تو ان کے پیچھے دوسرے بھی آسکتے ہیں۔ اس وقت تو بہتر طریقہ یہی ہے کہ اپنے بچاؤ کا معقول بندوبست کرلیا جائے۔ ان دونوں لاشوں کو ان کی جگہ سے ہلانا بھی بیکار تھا اب ان کے پاس کیا رکھا تھا۔ وہ بیگ جس میں غذائی گولیاں اور دوسرا سامان موجود تھا میرے لئے اب باعث دلچسپی تھا۔ میں نے کبھی اس کا جائزہ نہیں لیا تھا۔ لیکن نوبل اپنی تمام ضرورتیں اسی سے پوری کرتا تھا۔ ان دونوں پر ایک آخری نگاہ ڈالی اور واپس چل پڑا۔ راستے میں ایک اور خیال آیا۔ لیشر ختم ہو چکی ہے اور اب اس کے بعد وہ تمام رابطے بھی ٹوٹ چکے ہیں آہ یہ سب کچھ بڑے عجیب و غریب انداز میں ہوگیا تھا۔ حالانکہ میں نے بارہا دل میں سوچا تھا کہ میرا ذہنی کنٹرول لیشر کے پاس ہے۔ کہیں کسی وقت وہ کسی دباؤ کے تحت مجھے مجبور نہ کرڈالے اور اس سلسلے میں میرا ذہن ہمیشہ ہی الجھا رہتا تھا۔ لیکن اب یہ ساری کہانی ختم ہوچکی تھی۔ میرا ذہن اب ہر قسم کے کنٹرول سے آزاد تھا۔ جہاں تک اس میں موجود کسی بیرونی شبہ کا معاملہ تھا تو اس کے لئے نہ میں کچھ کر سکتا تھا اور شاید کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا۔ بہرطور یہ مستقبل کی بات تھی۔ فی الحال اس وقت دیکھنا تھا کہ مجھے کیا کرنا ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا کیا جاسکتا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر کو لے کر یہاں سے نکل جاؤں تیز رفتاری سے واپس اس غار کے قریب پہنچا اندر داخل ہوا نوبل کا وہ تھیلا اٹھایا اور ہیلی کاپٹر کی جانب بڑھ گیا۔ ہیلی کاپٹر اڑانے کی کوئی تربیت میں نے کبھی نہیں حاصل کی تھی۔ لیکن جو خفیہ صلاحیتیں میرے ذہن میں محفوظ کی گئی تھیں ان کے

تحت میں نے باآسانی پہلی ہی بار ہیلی کاپٹر پائلٹ کرلیا تھا اور اس وقت بھی مجھے اس میں کوئی دقت نہیں ہوئی۔ ہیلی کاپٹر کا قبول وغیرہ میں نے دیکھ لیا تھا۔ چنانچہ سمت کا تعین کرنے کے بعد میں نے فضا میں ایک سیدھ اختیار کرلی۔ رات کا وقت تھا اور صبح ہونے میں شاید ابھی اچھی خاصی دیر تھی۔ نیچے سمندر تھا۔

نوبل نے راستوں کے بارے میں بحث کرتے ہوئے جب سمت کا تعین کیا تھا تو میں نے اسے اچھی طرح ذہن میں رکھا تھا۔ حالانکہ اس وقت ایسی کوئی بات دل میں نہیں تھی کہ اس طرح کبھی بلکہ فوری طور پر پرواز کی ضرورت پیش آئے گی۔ لیکن اس وقت یہ سب کچھ بڑا کارآمد ثابت ہوا تھا۔ سمندر کے اوپر پرواز کرتا ہوا میں فضا میں نگاہیں جمائے سینکڑوں خیالات کا شکار ہیلی کوپٹر کو آگے بڑھاتا رہا اور پھر بہت زیادہ وقت نہیں گزرا رات کی تاریکیاں بدستور قائم تھیں جب میں نے مدھم مدھم روشنیاں دیکھیں۔ یہ روشنیاں بہت دور تک پھیلی ہوئی تھیں۔ میرے دل میں خوشی کی ایک لہر جاگی اس کا مقصد ہے کہ کم از کم میں نے درست ہی سمت اختیار کی ہے اور کسی شہری آبادی تک پہنچ گیا ہوں۔ یہ پتا نہیں تھا کہ یہ مالمو سے کتنی دور ہے۔ لیکن بہرطور اتنا ہی کافی تھا۔ کم از کم ایک ایسی جگہ تو ہاتھ لگی تھی جہاں زندگی کو آگے بڑھانے کے لئے جدوجہد کی جاسکتی تھی۔ میں اس سمت نگاہیں جمائے ہیلی کاپٹر پائلٹ کرتا رہا کچھ دیر کے بعد خشکی سامنے آگئی سرسبز و شاداب علاقہ معلوم ہوتا تھا گو رات کی تاریکی میں اس کے نشانات پوری وضاحت کے ساتھ نہیں دیکھے جاسکتے تھے لیکن ضرورت بھی نہیں تھی۔ مجھے تو بس ایسی کوئی جگہ درکار تھی جہاں میں ہیلی کاپٹر کو نیچے اتار سکوں۔ درختوں کے جھنڈ سامنے آتے رہے۔ ہیلی کاپٹر کافی نیچے لے آیا تھا اور پھر ایک ایسا علاقہ نظر آ ہی گیا جہاں میں ہیلی کاپٹر کو باآسانی اتار سکتا تھا۔

===☆☆☆☆===

Scanned and Uploaded By Nadeem

مجھے خطرہ یہ تھا کہ روز آرگنائزیشن نے آریس نام ایک شخص کو میرا مشکل بنا دیا ہے جس کو وہ لارڈ کے نام سے پکارتے تھے۔ اگر وہ پاکستان چلا گیا اور میری پوزیشن کو غلط استعمال کیا تو پھر کیا ہوگا۔ لیکن پھر مجھے اعتماد ہو جاتا کہ رشید ناگی جیسا انسان وہاں بیٹھا ہے جو مافوق الفطرت صلاحیتوں کا مالک تھا۔ مجھے حوصلہ ہو جاتا تھا۔ اسے میں نے کسی ہوٹل چلنے کا کہا اور پچھلی سیٹ پر نیم دراز ہوگیا۔

خاموشی سے ٹیکسی میں بیٹھا سڑک کو دیکھتا جارہا تھا بالآخر ایک ہوٹل کے نیون سائنس نظر آئے۔ ٹیکسی رک گئی میں نے بل ادا کیا۔ نوبل سولڈر کے بیگ سے کچھ رقم مل گئی تھی۔

ہوٹل میں داخل ہونے کے بعد کمرہ حاصل کیا ہوٹل کے رجسٹر میں میں نے فرضی نام شان لکھوایا تھا۔ غرض یہ کہ ہوٹل میں بالکل ایک عام آدمی کی حیثیت سے مقیم ہوگیا۔

صبح جب میں ہوٹل کے ریسٹورنٹ میں ناشتہ کر رہا تھا تو میرے عقب سے ایک آدمی نکلا اور میرے شانے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

"میرا نام جیگر ہے"۔ تم جیگر سے دوستی کرلو۔

"میرا نام شان ہے"۔ میں نے خوش دلی سے جواب دیا۔

آؤ۔ ڈیئر شان میں اس دوستی کی خوشی میں تمہیں کچھ پلاؤں۔"

"کافی کے علاوہ میں اور کچھ نہیں پیتا۔"

ارے تعجب ہے۔ چلو ٹھیک ہے میں بھی تمہارے ساتھ کافی ہی پیوں گا۔" ہم دونوں ایک میز پر آبیٹھے۔ جیگر نے مجھ سے کہا۔

"تمہیں اگر کچھ رقم کی ضرورت ہے تو مجھ سے قرض لے لو ویسے تم رہتے کہاں ہو۔"

"کہیں بھی نہیں۔ اور تم مجھے قرض دے کر ہمیشہ افسوس کرتے رہو گے۔ کیونکہ میرے پاس قرض کی واپسی کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

تو پھر دوستی کے نام پر صحیح۔ اچھے آدمی ہو۔ مائی ڈیئر مسٹر شان۔ میرا خیال ہے میرے ساتھ کچھ وقت گزار سکتے ہو۔"

لیکن ایک قلاش آدمی کے لئے کوئی جگہ کہیں بھی نہیں ہوتی۔" میں نے کہا۔

"میرے دل میں ہے۔ کیا سمجھتے ہو تم مجھے۔ جیگر بہت بڑے دل کا مالک ہے اس کے واقف کاروں کا یہی کہنا ہے۔ ویسے تم کرتے کیا ہو؟

"آوارہ گرد ہوں۔ سیاحت کرتا ہوں۔ ملک ملک مارا مارا پھرتا ہوں۔"

اوہو۔ گڈ۔ اچھی زندگی ہے۔ اور اخراجات کہاں سے پورے ہوتے ہیں۔؟ میں ایک آنکھ دبا کر مسکرا پڑا اور جیگر ہنسنے لگا۔ پھر بولا۔

تب تو تمھیں مسٹر مائیکل ڈون کے پاس جانا چاہیئے۔ کیونکہ مائیکل ڈون کو ایسے لوگوں کی تلاش رہتی ہے جو اس کے لئے کام کریں۔"

مجھے اس کا پتہ نہیں معلوم ہے۔" میں نے جواب دیا۔

بہت آسان۔ ہائی لائن چلے جاؤ۔ کاٹیج نمبر ہیں میں وہ ملتا ہے۔

"ویری گڈ۔ کیا وہ مائیکل ڈون کی پرائیویٹ رہائش گاہ ہے۔"؟

نہیں بلکہ یوں سمجھو کہ وہ مائیکل ڈون کا دفتر ہے اور وہ عموماً" وہیں ملتا ہے۔"

"بہت بہت شکریہ مائی ڈیئر مسٹر جیگر۔ جیگر کے ساتھ کافی پینے کے بعد میں نے اس سے پر جوش مصافحہ کیا اور جیگر نے زبردستی کچھ کرنسی میری جیب میں ٹھونس دی میں نے اس کا مزید شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اگر مائیکل ڈون کے ہاں کام مل گیا تو اسی جوئے خانے میں واپس آکر میں اسے یہ کرنسی واپس کردوں گا اور جیگر نے ہنستے ہوئے کہا کہ یہ صرف دوستی کے نام پر ہے۔ البتہ جب بھی مجھے اس کی تلاش ہو میں اسے اسی جوئے خانے میں تلاش کر سکتا ہوں وہ عموماً" یہیں ملتا ہے۔ مائیکل ڈون کی رہائشگاہ کے بارے میں

Scanned and Uploaded By Nadeem

تفصیل معلوم ہوگئی تھی اور یہ ہاری جانے والی رقم کے مقابلے میں بہت کم تھی البتہ
نے جلد بازی نہیں کی دوسرے دن تقریباً ڈھائی اور تین بجے کے درمیان میں
ہوٹل سے باہر نکل آیا۔ اس وقت بھی میں نے ذرا عجیب سا حلیہ بنا رکھا تھا۔ ٹیکسی
میں اس علاقے میں پہنچا اور ہائی لائن کے کالج نمبر بیس کے سامنے میں نے ٹیکسی رکوا
اور نیچے اتر گیا۔ کالج بہت خوبصورت تھا۔ لوگ آجا رہے تھے۔ اور میں کچھ دیر تک
کھڑا اندر کے ماحول کا نظارہ کرتا رہا تھا۔ پھر خود بھی آگے بڑھ گیا تھا۔ گیٹ سے اندر
ہونے کے بعد میں برآمدے میں پہنچا تو ایک آدمی جو مسلح تھا اور بڑے دروازے پر
تھا میری جانب متوجہ ہوگیا۔ اس نے کرخت نگاہوں سے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں کہو کیا بات ہے۔"

"مسٹر مائیکل ڈون سے ملنا ہے مجھے۔"

"کیوں؟"

"یہ میں مسٹر مائیکل ڈون ہی کو بتا سکتا ہوں۔" ویسے ایک بات میں آپ سے
دوں مسٹر۔ اگر آپ نے مجھے مائیکل ڈون سے ملنے سے روکا تو اس نقصان کے ذمہ
آپ ہوں گے جو مسٹر مائیکل ڈون کو پہنچے گا۔" وہ شخص میرے ان الفاظ سے کچھ متاثر
اور پھر بولا۔

"میں تمہیں خود مسٹر مائیکل ڈون کے پاس لیے جاتا ہوں۔ اگر وہ اندر آنے کی
اجازت دے دیں گے تو ٹھیک ہے ورنہ پھر تمہیں واپس جانا ہوگا۔"

"مجھے منظور ہے۔ وہ مجھے لیے ہوئے ایک بڑے سے کمرے کے سامنے پہنچ
نجانے اس دفتر میں مائیکل ڈون کیا کرتا تھا۔ بھاری بھر کم جسامت کا بلڈوگ نما آدمی
ہوا میز پر رکھے کچھ کاغذات کو دیکھ رہا تھا۔ میری طرف گردن اٹھا کر دیکھا، دیکھتا رہا اور
دفعتاً اس کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے اس کی آنکھیں کچھ حیران سی
تھیں۔ وہ اپنی کرسی سے کھڑا ہوگیا اور اس نے متحیرانہ انداز میں کہا۔"

"ہیلو ہیلو۔ آؤ کون ہو تم۔ آؤ اندر آجاؤ۔ پلیز اندر آجاؤ۔ خیریت۔ آؤ۔ آؤ
اس کے الفاظ میں کچھ عجیب سی گھبراہٹ محسوس کر رہا تھا۔ ساتھ لانے والا آدمی واپس
گیا۔ مائیکل ڈون کرسی کے پیچھے سے نکلا میرے قریب آیا۔" میرا چہرہ دیکھتا رہا پھر

مڑا اور دروازہ اندر سے بند کر دیا۔ اس کے بعد اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا
ریسیور اٹھا کر بولا۔

"اس وقت میں کسی سے نہیں ملوں گا۔ براہ کرم کسی کو اندر نہ آنے دیا جائے یہ
کہہ کر اس نے ریسیور رکھ دیا اور متحیرانہ نگاہوں سے کہنیاں میز پر ٹکا کر میری جانب
دیکھنے لگا۔ پھر سرسراتے لہجے میں بولا۔"

"کیا میں تمہارا تعارف حاصل کر سکتا ہوں۔ ڈیئر؟"

"میرا نام شان ہے۔"

"کہاں کے باشندے ہو؟"

"ایشیائی ہوں۔"

"یہاں کب سے ہو؟"

"کچھ دن ہوئے۔"

"ایشیا کے کون سے ملک سے تعلق ہے؟"

"پاکستان سے۔ میں نے جواب دیا۔"

"کتنے عرصے سے یہاں آئے ہوئے ہو۔"

"یہاں آئے ہوئے تو زیادہ عرصہ نہیں ہوا لیکن پاکستان سے نکلے ہوئے تقریباً
سات سال ہوگئے۔"

"کیا۔ اس نے حیرانی سے منہ کھول دیا۔"

"ہاں۔ پاکستان سے نکلے ہوئے تقریباً سات سال ہوگئے ہیں۔"

"وہاں تمہارا کیا کاروبار تھا؟"

"کچھ نہیں مسٹر۔ بس یوں سمجھ لیں۔ ایک دیہات سے تعلق تھا۔ اور وہیں زندگی
گزاری اس کے بعد کچھ ایسے گھریلو حالات پیش آئے کہ گھر چھوڑ کر ایک جہاز پر چلا گیا۔
ملک ملک گھومتا رہا۔ اور اس کے بعد اس ملک میں اتر گیا اور اپنے طور پر زندگی گزارنا
شروع کر دی۔ آپ میری وجہ سے اتنے حیران کیوں ہیں۔"

"اوہ۔ اوہ۔ مائی ڈیئر مسٹر شان کیا تم جو کچھ کہہ رہے ہو بالکل درست ہے۔"

"مسٹر مائیکل ڈون میں آپ سے غلط نہیں کہہ رہا ہوں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"مگر تمہارا مشغلہ کیا ہے؟"

"بس آوارہ گردی۔ آپ جیسے لوگوں کی تلاش آپ جیسے لوگوں کے لیے چھوٹے موٹے کام کرلیتا ہوں اور زندگی گزارنے کا ذریعہ مل جاتا ہے۔"

"ناممکن ناممکن۔"

"میں سمجھا نہیں مسٹر مائیکل ڈون۔"

"تم سمجھو گے بھی نہیں۔ میرے دوست میرے عزیز میری جان تم سمجھو گے بھی نہیں۔ مائیکل ڈون کے رویے سے دبا دبا جوش ظاہر ہو رہا تھا۔ پھر اس نے پر خیال انداز میں آنکھیں بند کرلیں اور ایک دم چونک پڑا۔"

"ارے ہاں تم یہ بتاؤ میں تمہیں کیا پلاؤں۔"

"اگر آپ واقعی مہمان نوازی کرنا چاہتے ہیں مسٹر تو جو آپ کا دل چاہے منگوا لیجئے شراب کے علاوہ۔"

"اوہو ایشیائی ہو پاکستانی ہو۔ ظاہر ہے شراب نہیں پیتے ہوگے۔ اچھا ٹھیک ہے کافی منگواتا ہوں میں تمہارے لئے۔ آہ میری جان میرے دوست۔ تم۔ تمہارا قیام کہاں ہے؟"

"آپ کے شہر کی سڑکوں پر۔"

"مطلب۔"

"مطلب یہ کہ میرے پاس پیسے ختم ہو چکے ہیں۔"

"اس کی تو تم فکر مت کرو۔ جتنی رقم چاہو لے لو۔ مائیکل ڈون کے مہمان ہو کسی معمولی آدمی کے نہیں۔ مگر خوش بختی اس طرح اپنے قدموں سے چل کر کسی کے پاس آتی ہے یہ آج میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"سمجھاؤں گا سمجھاؤں گا آرام سے سمجھاؤں گا۔ تم یوں سمجھ لو کہ مائیکل ڈون کے پاس آنے کے بعد تم دنیا کی ہر فکر سے بے نیاز ہوگئے۔ میں' میں بس تقدیر مجھے کچھ دینا چاہتی ہے۔ میری حالت خراب ہونے لگی تھی۔ اس شخص کو کیا ہوگیا مجھے دیکھ کر یہ اسقدر دیوانہ کیوں ہوگیا ہے۔ میری پر تجسس نگاہیں اس کا جائزہ لیتی رہیں وہ مسکراتا رہا۔ کافی آگئی اور اس کے بعد اس نے بڑی محبت سے کافی کی پیالی مجھے پیش کرتے ہوئے کہا۔"

"یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ میرا دوست میرے شہر میں سڑکوں پر مارا مارا پھرے۔ مگر ایک بات بتاؤ۔ تم میرے پاس پہنچے کیسے۔"

"میں نے آپ کے بارے کسی سے سنا تھا۔"

"کس سے؟ مائیکل ڈون ایک دم سنبھل گیا۔"

"مسٹر جیگر سے۔"

"تم انہیں کیسے جانتے ہو؟"

"سڑکوں پر ملاقات ہوئی تھی۔"

"پکی۔"

"ایک اور سوال کرنا چاہتا ہوں مسٹر شان۔ یہ نام بتایا تھا نا آپ نے۔"

"جی مسٹر مائیکل۔"

"مسٹر شان آپ کی میرے پاس آمد صرف اس کے تحت ہے کہ جیگر نے آپ سے میرے بارے میں تذکرہ کیا تھا۔"

"ہاں۔"

"اور آپ کو ایسے کسی کام کی ضرورت ہے۔ جس سے آپ کی ضروریات پوری ہو جائیں۔"

"ہاں۔"

"میری جان مسٹر شان میں دلی طور پر اس بات کا خواہشمند ہوں کہ تم میرے پاس قید ہو جاؤ۔"

"میں سمجھا نہیں۔"

"میرا مطلب ہے کہ میرے پاس رہ ہو جاؤ۔ بھول جاؤ کہ تمہیں کوئی مالی پریشانی ہے۔ میرا نام مائیکل ڈون ہے اور سچی بات یہ ہے کہ تم میرے لیے اس قدر کارآمد ہو کہ میں تم پر ہر وہ رقم خرچ کرسکتا ہوں جس کی تمہیں ضرورت ہو۔"

"تو پھر ٹھیک ہے میں نے بھی آپ کو اپنی بات بتادی مسٹر مائیکل ڈون۔ آپ اگر چاہیں گے تو میں طویل عرصے تک آپ کے ساتھ رہ کر کام کرسکتا ہوں۔"

"تو پھر میں تمہارے لئے پہلے رہائش گاہ کا بندوبست کرتا ہوں۔ ذرا ایک منٹ کی

Scanned and Uploaded By Nadeem

مہلت دو مجھے۔ اس نے کہا اور میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی۔ کام بن رہا تھا مائیکل ڈون کی دلچسپی جو کچھ بھی ہو لیکن میں بھی اس سے اتنی ہی دلچسپی رکھتا تھا۔ مائیکل ڈون نے ٹیلیفون اٹھا کر ایک نمبر ڈائل کیا اور ریسیور کان سے لگالیا کچھ دیر وہ ریسیور کان سے لگائے رہا اور جب دوسری جانب سے رابطہ قائم ہوگیا تو اس نے کہا۔"

"اوہ ڈیئر لیرا۔ کیا کر رہی ہو تم۔ ٹھیک ہے میرے پاس آجاؤ۔ ہاں براہ کرم فوراً میرے پاس آجاؤ۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔ اس نے فون بند کر دیا۔ پھر خاموش ہو کر مجھے دیکھتا رہا۔ اس کے انداز میں جو عجیب سی کیفیت پائی جاتی تھی وہ میرے لیے بھی باعث حیرت تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ انتظار کرنا پڑا۔ اس کے بعد ایک خوبصورت سی لڑکی اندر داخل ہوگئی دبلے پتلے بدن کی مالک اور نہایت سبک نقوش رکھتی تھی۔ وہ مسکراتی ہوئی اندر آئی تو مائیکل نے اس سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہا۔"

"میری بیٹی لیرا ڈون۔"

"ہیلو۔ میں نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا۔ مسکراتی آنکھوں والی یہ لڑکی مجھے بھی پسند آئی تھی۔ چہرے پر شوخی شرارت معصومیت سب کچھ تھا۔ یوں لگتا تھا۔ جیسے وہ اپنے باپ کے معمولات سے متعلق نہ ہو۔ مائیکل ڈون نے پھر کہا۔"

"لیرا یہ ہمارے معزز مہمان ہیں۔ اور میں نے طے کیا ہے کہ ان کی میزبانی تمہیں سونپ دی جائے۔"

"آپ کا نام مسٹر۔ اس نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔"

"شان۔"

"گڈ۔ بہت خوبصورت نام ہے۔ میرا نام تو ڈیڈی آپ کو بتا ہی چکے ہیں۔ لیرا ڈون۔ اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا اور میں نے نرمی سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔"

"میں آپ کو ایک معزز مہمان کی حیثیت سے خوش آمدید کہنے کے لیے تیار ہوں۔"

"اور ڈیئر پھر ان کے ساتھ فی الحال تمام تر دلچسپیاں محدود رہیں گی۔ میرا مطلب ہے انہیں تحفظ چاہیے۔ ہمیں انہیں اپنی کوٹھی ہی میں محدود رکھنا ہوگا۔"

"ہمارے پاس کافی انڈور گیم ہیں اور میرا خیال ہے مسٹر شان ہمارے گھر میں بور نہیں ہوں گے۔"

"کیوں نہیں۔ میں نے جواب دیا۔"

"تو پھر تم اپنی گاڑی میں انہیں اپنے گھر لے جاؤ۔ اور ذرا احتیاط رکھنا۔"

"اوکے ڈیڈی۔" اس نے ایک گہری سانس لے کر کہا۔ مائیکل ڈون میری جانب رخ کر کے بولا۔

"اور اس احتیاط کا مطلب یہ نہیں کہ لیرا تم سے محتاط رہے۔ بلکہ میں نے اسے یہ ہدایت دی ہیں کہ اطراف سے ذرا ہوشیار رہے اور تمہیں بہت زیادہ لوگوں کے سامنے پیش نہ کرے۔ اس تمام کارروائی کی وجہ میں بہت جلد تمہیں بتادوں گا ڈیئر شان۔ اس سلسلے میں فکر مند نہ ہونا۔"

"آپ کے پاس آنے کے بعد اور آپ سے دوستی ہونے کے بعد میں نے ہر فکر کو ذہن سے نکال دیا ہے۔ ویسے بھی میں فکر مند ہونے کا شوق نہیں رکھتا مسٹر ڈون۔ بلکہ کوشش کرتا ہوں اگر ان میں ناکام ہو جاتا ہوں تو مزید کوششیں کرتا ہوں یہی میرا طریقہ کار ہے۔"

"خطرناک بہترین اور نفیس۔ ڈون نے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور لیرا کے ساتھ باہر نکل آیا۔"

لیرا کی کار بہت خوبصورت تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ اسی نے سنبھالی اور میں اس کے نزدیک بیٹھ گیا۔ وہ بہت تیز رفتاری سے ڈرائیونگ کرنے کی عادی تھی اور اس تیز رفتاری کی وجہ سے راستے میں اس سے گفتگو کرنا ممکن نہیں ہوسکا۔ میں خاموشی سے اس کا کھلنڈرا پن دیکھ رہا تھا۔ کار مختلف راستے طے کرتی ہوئی ایک رہائشی علاقے میں داخل ہوگئی۔ سرسبز و شاداب اور حسین رہائشی علاقہ تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ مائیکل ڈون کے بارے میں مجھے جو اطلاع ملی تھی وہ بالکل درست تھی۔ وہ کاٹیج اس کا دفتر ہی تھا رہائش گاہ بہت خوبصورت تھی اور خصوصیت یہ تھی کہ یہاں ان لوگوں نے طرح طرح کے ننھے ننھے پرندے پال رکھے تھے۔

"جن کی رہائش کے لیے قدرتی ماحول مہیا کیا گیا تھا اور اس کے لیے اس عمارت کا بہت بڑا حصہ وقف کیا گیا تھا۔ رہائشی حصہ بہت چھوٹا تھا صرف چند کمروں پر مشتمل۔ لیرا

Scanned and Uploaded By Nadeem

مجھے اندر لے آئی اور میں نے ہنستے ہوئے کہا۔"

"آپ نے اپنی زندگی میں کتنے حادثے کیے ہیں۔"

"کبھی نہیں۔"

"بہت تیز رفتار ڈرائیونگ کرتی ہیں آپ۔"

"شہر سے باہر میری ڈرائیونگ دیکھیے شہر میں تو کچھ بھی نہیں۔"

"یہ بھی بہت کچھ تھا۔ ویسے آپ کا گھر بہت خوبصورت ہے۔"

"یہ پرندے میرے اور ڈیڈی کے مشترک شوق سے تعلق رکھتے ہیں۔ ڈیڈی کو بھی حسین پرندوں کو جمع کرنے کا اتنا ہی شوق ہے۔ ہم دنیا کے مختلف گوشوں میں پرندوں کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں اور ان میں بیشتر نہایت قیمتی ہیں۔ میں آپ کو بڑی تفصیل سے سب کچھ سمجھاؤں گی۔ ویسے اگر آپ ہمارے ہاں قیام کریں گے مسٹر شان تو آپ کو لباس وغیرہ کی پریشانی نہیں ہوگی۔"

"ہاں میرے کپڑے ایک ہوٹل میں ہیں۔"

"میں وہاں سے منگوا لوں گی۔ آپ بالکل فکر نہ کریں بلکہ ڈیڈی کو فون کردوں گی۔ آیئے فی الحال میرے اپنے چھوٹے سے گھر کا نظارہ کیجیے۔" مجھے ہر چیز سے نفاست ٹپکتی محسوس ہوئی تھی۔ پھر کہنے لگی۔

"ڈیڈی تو اپنے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ مگر ان کی دیکھ بھال مکمل طور پر میرے سپرد ہے۔"

"اور آپ کی ممی یا دوسرے لوگ۔"

"ممی نہیں ہیں۔ میں نے تو کبھی ممی کو دیکھا ہی نہیں بس جب آنکھ کھولی اور ہوش سنبھالا تو ڈیڈی میری نگاہوں کے سامنے تھے۔"

"آپ کے ڈیڈی کا کاروبار کیا ہے؟"

"ڈیڈی نے مجھ سے سختی سے منع کیا تھا۔ ایک بار کہا بھی میں کبھی ان کے کاروبار کے چھان بین نہ کروں اور صرف اپنی دلچسپیوں سے سروکار رکھوں سو میں نے ایسا ہی کیا کبھی نہیں پوچھا کہ میرے ڈیڈی کیا کرتے ہیں لیکن خوشحال لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔ دیکھیے عارضی طور پر آپ کے لیے یہ کمرہ مناسب رہے گا۔ یہی کمرہ ہم اپنے خاص

مہمانوں کے لیے مخصوص رکھتے ہیں۔ وہ میرا کمرہ ہے اور وہ ڈیڈی کا۔ یہ ڈائننگ ہال ہے۔ اور اسی ڈائننگ ہال کو آپ ڈرائنگ روم کی حیثیت بھی دے سکتے ہیں کیونکہ ہم نے رہائشی جگہ بہت چھوٹی بنائی ہے۔ زیادہ لوگوں کو ہم کبھی مدعو نہیں کرتے۔ ویسے بھی ہمارے گھر میں کبھی کبھی ہی کوئی آکر رہ جاتا ہے۔ آپ کی آمد سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔"

"آپ کی اور مصروفیات کیا ہیں مس لیرا؟"

"بس یوں سمجھ لیجیے سب سے بڑی مصروفیت یہ پرندے ہیں۔ اس کے علاوہ شطرنج کھیلتی ہوں اور ٹینس کھیل لیتی ہوں۔ تاش کھیل لیتی ہوں۔ یہ دو تین مشغلے ہیں۔ میری دوست بھی کبھی کبھی میرے پاس آجاتی ہیں لیکن رات کے قیام کی اجازت یہاں نہیں ہے۔"

"آپ سے مل کر واقعی خوشی ہوئی آپ بہت خوبصورت آدمی ہیں۔ خاص طور سے آپ کے چہرے پر ایک عجیب سے کیفیت پائی جاتی ہے جو میں نے عام لوگوں میں نہیں دیکھی معاف کیجیے گا میں ہر بات کو بے تکلفی سے کہہ دینے کی عادی ہوں۔ لیکن آپ یہ نہ سمجھیں کہ اس کے بعد میں آپ سے اظہار عشق کروں گی۔ میں نے اپنی زندگی کے لیے ایک فیصلہ کیا ہے۔ وہ یہ کہ ڈیڈی کے ساتھ عمر کا آخری حصہ تک گزار دوں گی۔ عشق وشق جیسی چیزوں کا میری زندگی میں کوئی دخل نہیں ہے۔ آدمی خواہ مخواہ بیوقوف بن کر رہ جاتا ہے۔ ویسے مسٹر شان آپ عشق و محبت کے قائل ہیں؟"

"نہیں۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور وہ خوشی سے اچھل پڑی۔"

"کیا واقعی۔"

"جی۔"

"تب تو ہمارے اور آپ کے درمیان بڑی اچھی دوستی چلے گی مجھے نوجوان اسی لیے ناپسند ہیں کہ ملاقات کے دوسرے ہی دن وہ اپنی آنکھوں میں نشیلی کیفیت پیدا کرکے اپنے مدمقابل کو دیکھنا شروع کر دیتے ہیں جیسے کوئی بھکاری سڑک پر کھڑا بھیک مانگ رہا ہو۔"

میں ہنس پڑا۔

"اور آپ بھی بہت دلچسپ ہیں۔ مس لیرا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"شکریہ۔ بے حد شکریہ۔ لیرا نے تھوڑی دیر کے لیے ذہن شگفتہ کر دیا تھا اور اپنے آپ کو فکروں سے آزاد پا رہا تھا۔ پھر رات کو تقریباً" ساڑھے آٹھ بجے مسٹر ڈون مائیکل واپس آئے لمبی سی خوبصورت کار پارکنگ پر آ کر رکی اور مسٹر ڈون مائیکل ہاتھ میں ایک بریف کیس لیے ہوئے اندر آتے ہوئے نظر آئے۔ ہم نے برآمدے ہی میں ان کا استقبال کیا تھا۔ مسکراتے ہوئے بولے۔"

"ویری گڈ۔ دونوں خوش نظر آ رہے ہیں اس کا مقصد ہے کہ آپ لوگوں کے درمیان خوب دوستی ہو گئی۔"

"مسٹر شان مجھے بے حد پسند آئے ہیں ڈیڈی بہت اچھے انسان ہیں یہ۔"

"مسٹر شان۔ ڈون مائیکل نے مجھے معنی خیز نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ سے بولے۔"

"مسٹر ڈون بہت سے لوگوں کے لیے خوشی اور خوش بختی کا باعث ہے آئیے۔"

رات کا کھانا ہم لوگوں نے ساتھ ہی کھایا اور کھانے کے بعد مسٹر مائیکل ڈون نے کہا۔

"لیرا اب اگر تم مجھے اجازت دو تو میں اپنے مہمان کے ساتھ کچھ دیر تنہائی میں بسر کر لوں۔"

"یقیناً" ڈیڈی ہم لوگ تو پورا دن ہی ساتھ رہے ہیں۔ او کے او کے میں ذرا اپنے پرندوں پر ایک نگاہ ڈال لوں۔ الوداعی نگاہ۔ میرا مطلب ہے رات کی آخری نگاہ لیرا نے کہا اور باہر نکل گئی۔ ڈون مائیکل مسکراتا ہوا بولا۔"

"اور یقیناً" اس لڑکی کی سادگی نے تمہیں پریشان نہ ہونے دیا ہو گا۔ بس میں اس کے بارے میں تفصیل نہیں بتانا چاہتا۔ یوں سمجھ لو میں نے اس کے ذہن کی ایک خاص تربیت کی ہے اور یہ اپنی فطرت بھی نہیں کھو پائی جتنی اس کی عمر ہے اتنی ہی معصوم ہے۔ لیکن جتنی وقت کی ضرورت ہے اتنی ہی سمجھدار بھی۔"

"میں نے اندازہ لگایا ہے مسٹر مائیکل ڈون۔" مائیکل ڈون مجھے لیے ہوئے اپنے کمرے میں آیا اور پھر ایک کرسی کی طرف اشارہ کر کے خود بستر پر جا بیٹھا۔

"دن بھر کی مصروفیات اب تھکا دیتی ہیں۔ عمر خود اپنا اظہار کر دیتی ہے کہ اب وہ کس منزل تک پہنچ گئی ہے۔"

"مسٹر مائیکل ڈون۔ جیگر نے آپ کے بارے میں جو کچھ بتایا تھا آپ کی شخصیت میں نے اس سے بہت مختلف پائی ہے۔"

خیر اب ہمارے اور تمہارے درمیان وہ ضروری گفتگو ہو گی جس کے لیے میرا خیال ہے تم بھی بے چین ہو گے اور میں بھی۔"

"یقیناً" مسٹر ڈون مائیکل۔" میں نے جواب دیا اور سوالیہ نگاہوں سے مائیکل ڈون کا چہرہ دیکھنے لگا جو ایک بار پھر کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ جیسے اپنے ذہن میں خیالات جمع کر رہا ہو پھر میری طرف دیکھ کر اچانک مسکرایا اور بولا۔

"میں نے زندگی کا ایک بڑا حصہ جرم کی دنیا میں گزارا ہے مسٹر شان۔ آپ یہ سمجھ لیجئے کہ میں یہ اعتراف کرتے ہوئے جھجک نہیں محسوس کرتا اور یقینی طور پر آپ کو بھی جب میرے بارے میں علم ہوا ہو گا تو آپ نے میری شخصیت کا کچھ نہ کچھ اندازہ ضرور لگایا ہو گا۔ میں جھوٹ بولوں یا اپنے آپ کو کسی نئی حیثیت سے پیش کرنے کی کوشش کروں تو ابتدا ہی غلط ہو جائے گی۔ یعنی آپ وہ اعتماد نہیں کر پائیں گے مجھ پر جو میں آپ سے چاہتا ہوں۔ ہم ہر آدمی کا ایک مقام متعین کرتے ہیں اور اسی کے مطابق اس سے گفتگو کی جاتی ہے۔ بعض جگہ جھوٹ کا سہارا لینا بھی بے حد ضروری ہوتا ہے لیکن بعض جگہ حقیقتوں کا اس طرح کھل کر بیان کر دینا ہوتا ہے کہ کوئی سوچ بھی نہ سکے۔ اور اس سے یقینی طور پر فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔ یہ میرا زندگی بھر کا تجربہ ہے۔ میں آپ کو جو کچھ بتا رہا ہوں مسٹر شان اس میں ذرا برابر جھوٹ نہیں ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ میری زندگی کا بیشتر حصہ جرم کی دنیا میں بسر ہوا ہے۔ اور میں نے ہر طرح کی مجرمانہ کارروائی کی ہے۔ جو کہانی میں آپ کو سنانے جا رہا ہوں مسٹر شان وہ انتہائی عجیب و غریب تو نہیں ہے اور جرم کی دنیا بہر طور سنسنی خیز واقعات سے بھری ہوئی ہوتی ہے۔ ہم لوگ اپنے اپنے چھوٹے گروہ بنا کر کام کرتے ہیں۔ میرے گروہ میں اس وقت بیالیس افراد ہیں جو میرے لیے کام کرتے ہیں۔ جو مختلف ممالک میں تعینات ہیں۔ جگہ جگہ اپنے عمل کرتے ہیں۔ کچھ گروہ چھوٹے ہوتے ہیں اور کچھ بڑے بڑے گروہ چھوٹے گروہوں پر اپنا تسلط جمانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بعض جگہ ہم ان کا شکار ہو جاتے ہیں اور بعض جگہ وہ ہماری گرفت میں آ جاتے ہیں۔ پھر ہمارے درمیان سمجھوتے ہوتے ہیں اور یہ سمجھوتے بعض

Scanned and Uploaded By Nadeem

اوقات کارآمد ہوتے ہیں۔ لیکن کسی بھی چھوٹے سے مسئلے پر ایک بار پھر ہم دشمنوں کی طرح آمنے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایروسائن ایک بہت بڑا گروہ ہے۔ اور اس کے لیے تقریباً" ڈھائی سو افراد کام کرتے ہیں۔ اس کے وسائل بھی بہت زیادہ ہیں اور اس میں کئی افراد شامل ہیں جن میں قابل ذکر نام مسٹرپالی میٹرس اور مسٹرایورے گرے کے ہیں۔ مسٹرپالی میٹرس' ایورگرے وہ افراد ہیں جنھوں نے ایروسائن تشکیل دیا ہے۔ اور وہی اس کے سربراہ ہیں۔ باقی کچھ اور لوگ بھی ہیں جو ایروسائن کے لیے کام کرتے ہیں اور الگ حیثیت رکھتے ہیں لیکن بہرحال وہ لوگ ایورگرے اور پالی میٹرس کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ایک اور دلچسپ انکشاف کرنا چاہتا ہوں مسٹرشان۔ آپ کو میری باتوں میں پوری پوری دلچسپی لینی چاہیے۔"

"میں پوری طرح آپ کی جانب متوجہ ہوں' مسٹرڈون۔" میں نے جواب دیا۔

"دنیا مختلف قسم کے جرائم میں ملوث ہے اس وقت حکومتیں سیاسی بنیاد پر جرائم کرتی ہیں۔ سرمایہ دار معاشی بنیاد پر جرائم کرتے ہیں۔ اور ان جرائم سے انھیں کہیں بھی فرار حاصل نہیں ہے۔ ایک نیک نیت آدمی اپنا سرمایہ لے کر کاروباری دنیا میں آتا ہے اس کی خواہش ہوتی ہے کہ جو کچھ بھی وہ کرے اس میں سچائیاں ہوں۔ وہ اپنے طور پر ان سچائیوں کو استعمال کرتا ہے۔ مگر جب اس کا رابطہ بین الاقوامی دنیا سے ہوتا ہے تو اسے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس وقت اسے دو ہی فیصلے کرنے ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنا سرمایہ سمیٹ کر گوشہ نشین ہو جائے۔ اور خاموشی سے بیٹھا وقت گزارتا رہے۔ یا پھر اگر اسے اس سرمائے کو تحفظ دینا ہوتا ہے تو وہ کہیں نہ کہیں کسی نہ کسی ایسے گروہ سے جاملتا ہے جو معاشی دنیا میں سرپرستی کرتا ہے۔ اور اس کے بعد وہ بھی عام آدمی بن جاتا ہے۔ اس وقت کاروبار زندگی اسی انداز میں چل رہا ہے۔ اور اس میں منفرد ہونے کی کوشش تباہی اور بربادی کے علاوہ کچھ نہیں۔ یورپ' امریکہ' افریقہ' جتنے براعظم ہیں جن میں ایشیا بھی شامل ہے اپنی اپنی معیشت کے لیے الگ پالیسی رکھتے ہیں لیکن جگہ جگہ انھیں دوسرے لوگوں سے بھی تعاون کرنا ہوتا ہے۔ یوں تو دنیا میں معاشی بنیادی پر کئی ادارے قائم ہوتے ہیں جن کا تعلق حکومتوں سے نہیں ہوتا بلکہ سرمایہ داروں کی اپنی الگ حکومت ہوتی ہے۔ اور یہ ایک ٹھوس بات ہے کہ اصل حکومت سرمایہ داروں ہی کی ہوتی

ہے۔ سیاسی بنیاد پر وہ بظاہر سامنے نہیں آتے لیکن درپردہ وہ ہر ملک کی سیاست سے دلچسپی رکھتے ہیں کیونکہ اسی میں ملکوں کی بقا چھپی ہوتی ہے اور اسی میں ملکوں کو معاشی استحکام حاصل ہوتا ہے۔ دو ایسے بڑے اداروں کے نام میں تمہارے سامنے لے آیا ہو جو اس وقت صنعتی سرمایہ کاری پر چھائے ہوئے ہیں ان میں سے ایک کا نام ڈان سینٹر ہے۔ اور دوسرا روز آرگنائزیشن کے نام سے روشناس ہے۔ اگر ہم یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ ان میں سے کون سا ادارہ زیادہ طاقتور ہے تو ہمیں انتہائی مشکل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دونوں ادارے اپنے طور پر انتہائی مضبوط اور طاقتور ہیں۔ اور اپنا کام بخیرو خوبی چلا رہے ہیں۔ ان دونوں اداروں کے درمیان بھی وہی چپقلش رہتی ہے جس کا تذکرہ میں چھوٹے گروہوں کے سلسلے میں کرچکا ہو۔ ڈان سینٹر اپنے طور پر چھایا ہوا ہے۔ تو روز آرگنائزیشن کے جو معمولات سامنے آتے ہیں ان سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بھی ڈان سینٹر سے کسی طور پیچھے نہیں ہے۔ امریکی معیشت آزاد ہے بلکہ یہ سمجھ لو کہ یہ دونوں ادارے امریکی معیشت کے زیر اثر ہیں۔ کچھ عرصے پہلے کے حالات ذرا مختلف تھے۔ کیونکہ ایشیا میں روس ایک بہت بڑا حصہ سنبھالے ہوئے تھا اور امریکی اور یورپین ممالک روس کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھتے تھے۔ لیکن بہر طور روس اپنی مصیبتوں کا شکار ہوگیا اور اس کے پس پردہ بھی بہت بڑی سیاستیں کارفرما ہیں۔ لیکن یہ بات طے ہو چکی ہے کہ روس کی قوت ختم ہو جانے سے خصوصاً" امریکہ اور اس کے ساتھیوں کو عظیم الشان مفادات حاصل ہوئے ہیں۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہوتی۔ نیو ورلڈ آرڈر کی تکمیل کرانے کے لیے اعلیٰ پیمانے پر کارروائیاں ہو رہی ہیں۔ اور اس سلسلے میں یہ ساری دنیا میں تہلکہ خیز عمل جاری ہے۔ ایشیا کے بارے میں ہمیشہ یہی یورپین ممالک اور مغربی ممالک تشویش کا شکار رہے ہیں کیونکہ وہ ایک سرکش دنیا ہے۔ اور اس دنیا نے اپنی تمام تر پسماندگی کے باوجود یورپین برتری پورے طور پر تسلیم نہیں کی۔ اس کی بے شمار مثالیں سامنے ہیں۔ اس سرکشی کو ہمیشہ تشویش کی نگاہوں سے دیکھا جاتا رہا ہے۔ اور اس کے خلاف ایک طویل عمل جاری ہے۔ لیکن کامیابی ابھی تک حاصل نہیں ہوئی۔ بے شمار ممالک ہیں جو ایشیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ وہ تمام تر کوششوں کے باوجود ترقی کی منزلیں طے کر رہے ہیں۔ جاپان دنیا کی معیشت پر حاوی ہوتا جارہا ہے۔ ان کی حکومت پھیلتی جارہی ہے۔ چین اپنے طور پر ایک

Scanned and Uploaded By Nadeem

مضبوط قوت حاصل کرتا جارہا ہے۔ چھوٹے چھوٹے ممالک میں صنعتی انقلاب برپا
کوریا تائی وان اور ایسے بے شمار ممالک جنہوں نے امریکی معیشت پر کاری ضربیں
ہیں۔ اور امریکی برتری قبول کرنے کو تیار نہیں یہ امریکہ کے لیے بڑی تشویش کا
ہے۔ اور وہ جہاں تک ممکن ہوسکتا ہے کوششیں کر رہا ہے کہ اس کی اپنی انفرادیت
ہو جائے۔ اس سلسلے میں اس کے تمام ساتھی ہی اس کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور
انوکھا عمل جاری ہے۔ یہ گروہ جو ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کے نام سے
دنیا بھر کے صنعت کاروں کے گروہ ہیں۔ اور ان کا تعاون مختلف ممالک سے ہے۔
طور پر بھی عمل پیرا ہیں۔ اور طاقتور ممالک کے احکامات کی تعمیل بھی کر رہے ہیں۔
سینٹر اور روز آرگنائزیشن ایک دوسرے کے حریف ہیں اور آپس میں بھی ان کے
سے ایسے عمل ہوتے رہتے ہیں جن سے بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے۔
چھوٹے مسئلے کو نظرانداز نہیں کرتے۔ ان کی کوششیں ہوتی ہیں کہ دنیا کے ہر
ان کے نمائندے ہوں اور مضبوط حیثیت اختیار کر جائیں۔ پچھلے دنوں ڈان سینٹر
کارکن تمہارے ملک میں ڈان سینٹر کے مفادات کو قائم نہیں رکھ سکا اور
روز آرگنائزیشن نے اس معلومات کے حصول کے بعد فوری طور پر کوششیں
دیں کہ وہاں اپنی اجارہ داری قائم کر لے۔ اور اس سلسلے میں جہاں اور بہت سے
رہے ہیں وہاں ایک نام سامنے آیا ہے۔ اور یہ نام ہے دانش منصور۔ تمہارا
ایک سرمایہ دار ہے۔ لیکن نجانے کیوں یہ بہت سی نگاہوں کے لیے دلچسپی کا باعث
ہے۔ پچھلے دنوں دانش منصور یورپی دنیا کے دورے پر نکلا ہوا ہے۔ اور اس نے
کئی ملکوں کا دورہ کیا ہے۔ اس وقت بھی وہ یورپ میں ہے اور فرانس میں مقیم
سینٹر اس سلسلے میں کارروائیاں کر رہا ہے۔ اور اس نے ایروسائن سے بھی تعلق
کیے ہیں۔ اور اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ ایک لڑکی پچھلے دنوں اچانک روز آر
کے ہاتھ سے نکل گئی ہے۔ پتہ یہ چلا ہے کہ اس کے پاس روز آرگنائزیشن کے
راز موجود ہیں جن سے روز آرگنائزیشن کو بدترین نقصانات کا سامنا کرنا پڑ سکتا
لیے روز آرگنائزیشن اس کی تلاش میں ہے۔ لیکن تازہ ترین اطلاع یہ ہے کہ وہ
ان علاقوں سے نکل گئی ہے۔ جبکہ کچھ دن پہلے تک اس کی یہاں موجودگی کے

تھے۔ لیکن اب یہ متفقیہ طور پر علم ہو چکا ہے کہ لڑکی اس ملک میں موجود نہیں ہے۔
چنانچہ اس کا مسئلہ ایک حد تک پس پشت چلا گیا ہے ڈان سینٹر نے روز آرگنائزیشن پر ایک
ضرب کاری لگانے کے لیے ایک اور فیصلہ کیا تھا۔ جس کے سلسلے میں اس نے ایروسائن
سے رابطہ قائم کیا اور ایروسائن کے مسٹر پال میٹرن اور ایور گرے آس سلسلے میں ہمارے
جیسے چھوٹے چھوٹے گروہوں سے رابطہ قائم کر رہے ہیں۔ ڈان سینٹر کے لیے وہ دانش
منصور کے سلسلے میں عمل کرنا چاہتے ہیں۔ دانش نامی یہ شخص اس وقت فرانس میں موجود
ہے اور ڈان سینٹر چاہتا ہے کہ اسے اغوا کر کے کسی ایسی شخصیت کو اس کی جگہ دے دی
جائے جو ڈان سینٹر کے مفادات کے لیے کام کرے۔ اور اس شخصیت کو ایشیا میں بہت بڑی
طاقت دے کر اس کام کے لیے آمادہ کر لیا جائے۔ کہ وہ وہاں ڈان سینٹر کے مفادات کی
نگرانی کرے۔ ہم اس سلسلے میں باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ ہمارے درمیان میٹنگیں ہو رہی
تھیں اور ہم یہ سوچ رہے تھے کہ فرانس میں موجود اس ایشیائی باشندے کو اغوا کر کے کسی
ایسے شخص کو اس کی جگہ دے دی جائے جو وہاں جا کر ڈان سینٹر کے لیے کام کرے۔ چاہے
روز آرگنائزیشن اسے اپنا نمائندہ ہی کیوں نہ مقرر کر دے۔ لیکن جب وہ ہمارا آدمی ہوگا تو
پھر وہ ڈان سینٹر کے لیے کام کرے گا۔ تمہیں دیکھ کر ایک عجیب سا خیال ذہن میں ابھرا
ہے اور یہ صرف تمہاری شکل و صورت اور جسامت کی بنیاد پر ہے۔ کیا تم اس بات پر
یقین کرو گے میرے دوست کہ تم اس اصل شخص کے ہو بہو ہمشکل ہو۔"

"جس کا نام منصور ہے اور جو اس وقت فرانس میں مقیم ہے۔ تمہیں دیکھ کر فوراً
ہی یہ تصور میرے ذہن میں ابھرا ہے کیونکہ ایک دن پہلے ہی ایک میٹنگ میں ہمیں اس
آدمی کے بارے تمام تفصیلات بتائی گئی تھیں اور اس کی تصویر دکھائی گئی تھی۔ تمہیں دیکھ
کر میری جو کیفیت ہوئی تھی مجھے یقین ہے اب تم اس کا صحیح طور پر اندازہ لگانے میں
کامیاب ہوگئے ہوگے اور اگر تم ہمارے اس مقصد کی تکمیل کے لیے تیار ہو جاؤ تو یوں
سمجھ لو کہ تمہیں وہ عظیم الشان خزانہ مل جائے گا جس کا اس روئے زمین پر رہنے والا
دوسرا کوئی فرد تصور نہیں کر سکتا۔ اتنا بڑا مقام ہوگا تمہارا کہ تم خود اپنے آپ پر حیران رہ
جاؤ گے۔ اور یہ سب کچھ صرف تمہاری شکل و صورت کی بنیاد پر ہے۔ باقی جہاں تک
تمہاری صلاحیتوں کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں تمہاری ہر طرح کی مدد کی جائے گی اور تم

Scanned and Uploaded By Nadeem

سے تعاون کیا جائے گا۔ یہ میرا منصوبہ ہے۔ جو ابھی صرف میرے ذہن میں ہے لیکن تم سے گفتگو کرنے کے بعد میں اسے آگے بڑھانے کے لیے تیار ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم ذرا بھی سمجھدار انسان ہیں تو اس سے بڑا کوئی فائدہ تمہیں اپنی زندگی میں حاصل نہیں ہوسکتا اور تم یقینی طور پر مجھ سے تعاون کرو گے۔ دماغ ہل کر رہ گیا تھا یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے سر پر کوئی وزنی چیز رکھ دی گئی ہو۔ اور بھیجا بیٹھنے لگا ہو۔ عجیب و غریب بات تھی ایک ایسا انوکھا انکشاف جو ذہنی حالت جس قدر بھی خراب نہ کر دیتا کم تھا۔ کیا اچھی بات تھی۔ مجھے میری حیثیت دی جارہی تھی اور وہ شخص جو فرانس میں مقیم تھا در حقیقت روز آرگنائزیشن کا وہ نمائندہ تھا جسے انہوں نے عارضی طور پر میری صورت دے کر دنیا کے سامنے پیش کر دیا تھا اور اب مجھے اس کی جگہ دے کر ایک نیا کام شروع کیا جارہا تھا خدا کی پناہ۔"

☆☆☆☆

سعید خان کو ناگی نے شاید کچھ تفصیلات سمجھا دی تھیں۔ میرے سامنے میرے میک اپ ہی میں آیا تھا اور اسے دیکھ کر میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی میں نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔

"کہو سعید خاں کیسی گزر رہی ہے۔"

"ٹھیک ہوں جناب بس میری کوشش یہ ہوتی ہے کہ جو ذمہ داری بھی مجھے سونپی جائے اسے آپ کی منشا کے مطابق سرانجام دوں۔"

"میں چونک کر سعید خان کو دیکھنے لگا اس کی آواز بدلی ہوئی تھی۔"

"بہت خوب۔" سعید خان۔ مجھے ایسے باصلاحیت لوگوں کا سہارا حاصل ہوگیا ہے جن کا کوئی ثانی نہیں اور یہی وجہ ہے کہ آج تک اپنی حیثیت برقرار رکھنے میں کامیاب رہا ہوں۔"

"میں نے بے حد مشق کی ہے جناب کوشش یہی کی ہے کہ کوئی بھی آواز میں فرق محسوس نہ کر سکے۔"

"تم اس میں کامیاب ہو۔ اب صرف میرے دستخطوں کا مسئلہ اور رہ جاتا ہے اور اس کے بعد کسی بھی وقت تم یہ کہہ سکتے ہو کہ اصل دانش منصور تم ہی ہو۔" سعید خان ہنسنے لگا پھر اس نے کہا۔

"اور جس وقت میرے ذہن میں شیطان نے ایسا کوئی خیال ڈالا سر تو میں نے اپنے پاس ایک کیپسول رکھا ہوا ہے جس میں انتہائی طاقتور زہر موجود ہے۔ میں یہ کیپسول

Scanned and Uploaded By Nadeem

اپنے دانتوں سے چبا ڈالوں گا۔" سعید خان نے کہا اور میں نے قہقہہ لگا کر اس کا ہاتھ ہاتھ میں لے لیا۔

"بعض اوقات مذاق میں بھی احتیاط کرنی چاہیے غالباً" میرے مذاق سے تکلیف پہنچی ہے۔"

"نہیں سر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ آپ کے اور ہمارے درمیان اعتماد کا ... ہے۔ آپ ہر کام کا بھاری معاوضہ دیتے ہیں۔ ہمارے پاس میرا مطلب ہے سب ساتھیوں کے پاس اس وقت اتنا پیسہ آچکا ہے کہ اگر ہم چاہیں تو آپ سے الگ ہو کر شاہانہ زندگی گزار سکتے ہیں۔ مگر ہم نظریاتی طور پر آپ سے متفق ہیں اس لیے چار دن کی زندگی ہمارے لیے کوئی معنی نہیں رکھتی۔ اگر کسی بھی لمحہ ہم میں سے کسی کو یہ محسوس ہوا کہ ہمارا ارادہ کمزور پڑ رہا ہے تو وہ وقت کے آگے ہتھیار ڈالنے کے بجائے سانسوں کا رشتہ توڑ دے گا۔ یہ آپ پر احسان نہیں اپنے ضمیر کے سامنے سرخروئی ہوگی۔"

تم درست کہتے ہوں سعید خان۔ مجھے اپنے ساتھیوں پر ناز ہے بہرحال ہم ... باتیں کر چکے اب جو کچھ میں تمہیں سمجھانے جا رہا ہوں وہ انتہائی مشکل ہے۔ اور یاد رکھنے کے قابل۔ مجھے علم ہے کہ تم ان تمام مسائل کو سمجھ چکے ہو جو مجھے روز مرہ درپیش ہوتے ہیں لیکن مشن سے متعلق جو مسائل ہیں ان میں اب کچھ اضافہ ہوا ہے۔ اور اس احساس کے ساتھ کہ تمہیں تمام معلومات حاصل ہیں۔ میں روز آرگنائزیشن اور ڈان ... کا تذکرہ کروں گا۔ ہوا یوں ہے کہ روز آرگنائزیشن کی اس دعوت پر میں وہاں تک ... ہوں اور انہوں نے میرے ساتھ بے ایمانی کر ڈالی ہے انہوں نے مجھے اپنے ڈھب پر لانے کے لیے ایک طریقہ کار اختیار کیا۔ اور اس کے تحت مجھے بہت سی صلاحیتیں بخش دیں۔ لیکن اس کے بعد میں ان کے مطلب کا نہ رہ سکا اور ان کی گرفت سے نکل ... لارڈ نامی ایک آدمی کو انہوں نے اس دوران میری حیثیت دے دی تھی۔ جب وہ مجھے مشینی عمل سے گزار رہے تھے۔ اور جب میں ان کے ہاتھ سے نکل گیا تو لارڈ جس کا تذکرہ کر چکا ہوں۔ دانش منصور بنا کر یہاں بھیج دیا گیا۔ یعنی میں۔ روز آرگنائزیشن کی نگاہوں میں لارڈ ہوں دانش منصور نہیں۔ اس کے ساتھ ایک اور سازش بھی ہوئی ...

ڈان سینٹر نے مجھے ایک اجنبی پاکستانی کی حیثیت سے دریافت کیا اور جو دانش منصور کا ہم شکل تھا۔ اور اس کے تحت انہوں نے مجھے لارڈ کی جگہ دے دی۔ یعنی روز آرگنائزیشن کا دانش منصور لارڈ کو قتل کر دیا گیا اور مجھے لارڈ اور نقلی دانش منصور کی حیثیت سے روز آرگنائزیشن کے پاس منتقل کر دیا گیا اور اس کے بعد روز آرگنائزیشن نے عارضی طور پر مجھے ایشیائی صنعتی معاملات سنبھالنے کے لیے یہاں بھیج دیا۔ اصل دانش منصور کو وہ لوگ تلاش کر رہے ہیں اور جب وہ مل جائے گا۔ تو اسے لارڈ کی جگہ منتقل کر دیا جائے گا۔ جبکہ یہ بات تم جانتے ہو کہ وہ انہیں کبھی نہیں ملے گا۔ ادھر ڈان سینٹر نے مجھے بریف کیا ہے۔ اور اس طرح اس نے اپنی دانست میں روز آرگنائزیشن کو بدترین دھوکا دیا ہے۔ ڈان سینٹر مجھے اپنا آدمی سمجھتا ہے۔ اور اسے اس بات کا علم ہے کہ میں روز آرگنائزیشن کا نمائندہ ہوں۔ اب ان دو اداروں میں جو کچھ بھی ہوگا۔ اس کا تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ میری بات سمجھ میں آرہی ہے نا۔" میں نے سعید خان کا چہرہ دیکھا اور وہ احمقانہ انداز میں گردن ہلانے لگا۔ میں ہنس پڑا۔

"کیوں پریشان ہوگئے نا یہ کہانی سن کر۔"

"سر اتنی الجھی ہوئی کہانی ہے کہ دماغ کا صحیح حالت میں رہنا ناممکن ہو جاتا ہے۔"

"میں طویل عرصے تک اس کہانی کو برداشت کرتا رہا ہوں اور اس کے بچے کھچے لمحے لے کر یہاں آیا ہوں۔ اور ان میں اب تمہیں اپنا حصہ دار بنا رہا ہوں۔ تو سعید خان ان تمام باتوں کو ذہن نشین کر لو میں وہ ساری تفصیلات ابھی تھوڑی دیر کے بعد تمہیں ... لارڈ یا نقلی دانش منصور کی حیثیت سے روز آگنائزیشن کی طرف سے مجھے بتائی گئی ہیں اور ایک اجنبی پاکستانی کو دانش منصور بنا کر ڈان سینٹر نے میرے حوالے کی ہیں۔ ان تمام تفصیلات سے تمہیں اس بات کا علم ہو جائے گا کہ تمہارا کردار یہاں کیا ہوگا۔ یہ ہے وہ مختصر سی تفصیل جو تمہیں تمہارے نئے کردار کے بارے میں' میں نے بتائی ۔ تم یہاں اس کوٹھی میں رہو گے۔ اور میں سامنے والی کوٹھی میں موجود رہوں گا۔ رشید تاگی سے طے ہوگیا ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان رابطے کے کیا ذرائع رہیں گے۔ یوں سمجھ لو ایسے انتظامات کر دیے جائیں گے کہ کسی بھی لمحے تم میری جگہ اور میں تمہاری جگہ لے سکتے ہیں۔ روز آرگنائزیشن کی طرف سے ایک عورت کو ہمارے پاس بھیجا جائے گا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

جو نقلی دانش منصور کو ان تمام کاموں کے لیے ہدایات دے گی جو اسے کرنے ہیں۔ میرے خیال میں بات تمہاری سمجھ میں آگئی ہوگی۔ کیونکہ اصل دانش منصور روز آرگنائزیشن سے غداری کر کے نکل چکا ہے۔ چنانچہ ایک طرف تو وہ اس کی تلاش میں رہیں گے اور دوسری طرف یہاں بھی اپنا کام جاری رکھیں گے۔ روز آرگنائزیشن والے یہ بات نہیں جانتے کہ نئے دانش منصور سے ڈان سینٹر کا کوئی رابطہ ہے۔ ہم لوگ نہایت اعلیٰ پیمانے پر کھیلیں گے۔"

"اوکے سر۔" سعید خان بولا تو اس کے لہجے میں اعتماد کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

"اب میں اپنے فرائض آپ کی منشا کے مطابق ادا کروں گا۔ آپ کو اس سلسلے میں شکایت نہ ہوگی۔

سعید خان کے ساتھ تقریباً چار گھنٹے نشست رہی تھی۔ میں نے اسے آسانی فراہم کی تھی کہ وہ ضروری پوائنٹ کاغذ پر نوٹ کرتا جائے اور اس نے اس آسانی سے پورا پورا فائدہ اٹھایا تھا۔ میں نے اسے یہ بھی بتایا کہ روزی کو یہاں سے ہٹا دیا گیا ہے۔ اور اب صرف ایسے چند ملازم ہیں جو براہ راست یہاں تک نہیں پہنچتے۔ یعنی دانش منصور تک اس لیے اسے آسانی بھی حاصل ہو جائے گی وہ اس تمام وقت میں ایک ایک چیز کے بارے میں سوالات کر کے اپنی تسلی کرتا رہا تھا۔ اور اس کے بعد یہ کام ختم ہوگیا تھا۔ میں جانتا تھا کہ روز آرگنائزیشن کی جانب سے فوری طور پر اقدامات شروع نہیں ہوں گے بلکہ جو گروہ اس نے میرے تعاقب میں روانہ کیا ہے وہ پہلے یہ جائزہ لے گا کہ میں خود کو دانش منصور کی حیثیت سے یہاں ایڈجسٹ کر چکا ہوں یا نہیں۔ یہ لوگ ابھی میرے علم میں نہیں لائے گئے تھے۔ لیکن میں جانتا تھا کہ خفیہ طور پر وہ میرے اردگرد پھیل گئے ہوں گے۔ اور مجھے ان کے اطمینان کے لیے بھی کچھ کارروائیاں کرنی تھیں۔ جن کا آغاز ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی مجھے مسلسل یہ کام کرنا ہے کم از کم ایک نئے آدمی کو وہ بھی جس کا تعلق غیر ملک سے ہو یہاں اصل دانش منصور کے شناساؤں سے تھوڑا سا اجنبی تو ہونا ہی چاہیے۔ اور اس کے لیے مجھے انتہائی اعلیٰ پیمانے پر کام کرنا تھا۔ چنانچہ جیم خانہ دوسرے کلبوں وغیرہ میں، میں جاتا تو تھا لیکن اکثر میرے شناسا یہی بات کہا کرتے تھے کہ میں ذہنی طور پر کچھ غیر متوازن ہوگیا ہوں۔ ایسا کیوں ہے۔ ان لوگوں کو بھی پوری

طرح ہموار کرنا ہوتا تھا۔ اور اس طرح ایک دلچسپ زندگی کا آغاز ہوگیا تھا درحقیقت ناگی نے مجھے سنبھال لیا تھا۔ اور اس بات کا اعتراف میں بارہا کر چکا تھا کہ اگر میں تنہا ہوتا تو یہ سب کچھ کرنا میرے بس کی بات نہیں تھی۔ ناگی کی شکل میں مجھے الہ دین کے چراغ کا ایک جن مل گیا تھا۔ جو میری ہر خواہش کی تکمیل کر دیتا تھا۔ کام اتنا پھیل گیا تھا کہ بعض اوقات تمام چیزوں کو یاد رکھنا بھی مشکل ہوتا تھا۔ لیکن رشید ناگی ایک نظام تھا۔ ایک کائنات تھی۔ جو نجانے کتنی وسعتوں میں پھیل گئی تھی۔ بڑا تنظیمی صلاحیتوں کا مالک تھا۔ عام لوگ اس قدر منظم نہیں ہوتے میں اس کا اعتراف دل سے کرتا تھا۔ اس نے چاروں طرف ہاتھ پاؤں پھیلا رکھے تھے۔ طریقہ کار بھی شاندار اختیار کیا تھا۔ اگر میں اس سلسلے میں نام نہاد حیثیت نہ رکھتا ہوتا تو ہر کام کا سہرا رشید ناگی کے سر تھا۔ جہاں اس کے تمام منصوبے روبہ عمل تھے وہیں نئے نئے منصوبوں پر کام بھی ہو رہا تھا۔ ایک جانب اخبار نکل رہا تھا۔ جسے فولاد ناصری صاحب اور سائرہ حسن سنبھالے ہوئے تھے۔ میں نے اپنی کوٹھی میں ہاکر کو یہ اخبار ڈالتے ہوئے دیکھا اور جب اخبار پر نگاہیں پڑیں تو جی خوش ہوگیا۔ منصوبے کے مطابق اس اخبار کو ایک انتہائی دلچسپ اور دلکش مواد سے آراستہ کیا گیا تھا۔ تاکہ وہ پبلک میں ایک مقام حاصل کر لے اور اور اس نے ایسا ہی کیا تھا جب اس اخبار کی ایک ساکھ بن جائے گی۔ تو پھر اس میں وہ تمام مقاصد تفصیلی طور پر سامنے آئیں گے۔ جو درحقیقت میرے ذہن کی پیداوار تھے فولاد ناصری اور سائرہ حسن نے میرے اس منصوبے کو سمجھ کر اخبار کو جو رنگ دیا تھا ایک قاری کی حیثیت سے اسے دیکھ کر میں دنگ رہ گیا تھا۔ ان لوگوں نے اس میں بے پناہ صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا تھا۔ اس کے بعد رشید ناگی نے اپنے پہلے کام کی تفصیل میرے سامنے پیش کر دی۔ یعنی سامنے والی کوٹھی۔ جس کا نمبر چار سو گیارہ تھا۔ مکمل طور پر ہماری تحویل میں آگئی۔ رشید ناگی نے بے شمار افراد کے ساتھ اس میں ایک باقاعدہ نظام قائم کر دیا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک ایسی کارروائی کی جو ایک طرح سے خطرناک تھی لیکن دوسری شکل میں نہایت کارگر اور کامیاب۔ یعنی اس نے مخصوص ذرائع سے زیر زمین دونوں عمارتوں کا رابطہ کر دیا تھا۔ اور اس میں ایک آپریشن روم بنایا گیا تھا۔ اور اس آپریشن روم میں بھی کمال کی کاریگری دکھائی گئی تھی۔ یعنی آپریشن روم کے اندر دوسری کوٹھی کے ہر گوشے کی تصویریں ہر وقت ٹیلیویژن پر نظر

آتی رہتی تھیں چودہ ٹیلیویژن سیٹ اس آپریشن روم میں لگائے گئے تھے اور لاتعداد ڈ فون نصب کیے گئے تھے۔ جو کوٹھی کے ایک ایک حصے کی تفصیلی آواز پیش کرتے تھے یعنی اس آپریشن روم میں دانش منصور والی کو ی کی تمام تصویریں موجود رہتی تھیں اور ایک ایک جگہ ہونے والی گفتگو یہاں سنی جاسکتی تھی۔ اصولی طور پر تو اسے ہی میری خواب گاہ ہونا چاہیے تھا اور اس خواب گاہ میں رہ کر میں ایک لمحے کی خبر رکھ سکتا تھا لیکن ناگی نے یہاں بھی اپنی ذہانت کے کرشمے دکھائے تھے۔ اس نے یہاں ایسے کمپیوٹر نصب کرائے تھے جو میری غیر موجودگی میں بھی ایک ایک ن یادداشت کو نہ صرف محفوظ رکھتے بلکہ کسی مشکل وقت میں ان کے ذریعے مجھے میری اصل خواب گاہ میں اطلاع بھی مل سکتی تھی کہ کیا ہو رہا ہے۔ رشید ناگی نے ساری چیزیں مجھے دکھاتے ہوئے کہا۔

"اس وقت جب آپ یہاں موجود نہیں ہوں گے اور سعید خان اس آپریشن کنٹرول کر رہا ہوگا۔ یہ صورتحال بھی سامنے رہے گی کہ اگر کوئی فوری مشکل پیش آجائے تو آپ جہاں بھی ہوں آپ کو اس کی اطلاع مل جائے۔" میں نے مطمئن انداز میں گردن ہلائی۔ کافی دن گزر گئے تھے۔ ایک طرح سے مجھے حیرت بھی تھی کہ روز آرگنائزیشن کا کوئی بھی نمائندہ ابھی تک مجھ سے نہیں مل سکا تھا۔ باقی مسئلہ میں نے فوری طور پر ذہن سے دور کر دیا تھا۔ یعنی یہ کہ میں اپنے بارے میں بالکل نہیں سوچ رہا تھا۔ جو کاروباری نوعیت کے کردار سامنے آسکتے تھے ان سے تو میری ملاقاتیں رہتی تھیں لیکن جو میری ذاتی شخصیت سے تعلق رکھتے تھے انہیں میں نے بالکل نظر انداز کر دیا تھا۔ جس کوٹھی کو ہم نے اپنی تحویل میں لیا تھا اس کے مالک کا نام فراز شیخ تعین کیا گیا تھا اور فراز شیخ کی بھی اپنی ایک حیثیت تھی۔ یعنی صدر بازار میں ان کا گھڑیوں کا ایک بہت بڑا شو روم تھا۔ یہ شو روم بھی میرے لیے رشید ناگی نے خرید لیا تھا۔ شو روم کی اپنی ایک الگ کہانی تھی۔ وہاں رہ کر بھی میں اپنے مقاصد کو کنٹرول کر سکتا تھا۔ اس کارروائی میں بہت مختصر وقت صرف ہوا تھا۔ میں منتظر تھا کہ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کی طرف سے مجھ سے رابطہ قائم ہو اور اسی انتظار میں لمحات گزر رہے تھے۔ اس دوسری کوٹھی سے مجھے بے اندازہ فائدے حاصل ہوئے تھے۔ یہاں رہ کر ہم تمام کارروائیاں کرسکتے تھے۔ اور اصل دانش منصور کی کوٹھی مشتبہ نگاہوں سے محفوظ رہ سکتی تھی۔ اس دن موسم بہت خوشگوار تھا۔

سمندر پر کہر اتری ہوئی تھی۔ کراچی کے ماحول میں ایسا موسم بہت ہی قیمتی سمجھا جاتا ہے۔ میں اپنی اس نئی رہائش گاہ کے ایک بلند حصے میں بیٹھا سمندر کا جائزہ لے رہا تھا کہ نیچے سے رشید ناگی کی آمد کی اطلاع ملی۔ میں نے اسے بھی اپنے پاس ہی بلوالیا تھا۔ رشید ناگی مسکراتا ہوا میرے سامنے پہنچ گیا۔ وہ اپنے ساتھ کچھ کاغذات لے کر آیا تھا۔"

"کہو۔ کوئی اہم بات۔"

"جی سر۔ ساری ہی باتیں اہم ہوتی ہیں۔ اور پچھلے دنوں سے میں ایک کام میں مصروف تھا۔ اس کی تکمیل ہو گئی ہے تو آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں۔"

"چلو ٹھیک ہے۔ موسموں کو ہم پر اثر انداز نہیں ہونا چاہیے۔ کیا بات تھی۔ کیا نیچے چلنا ضروری ہے۔"

"یہاں ہوا تیز ہے۔ نیچے ہی چلیں تو بہتر ہے۔" میں ناگی کے ساتھ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے ایک لفافے سے وہ کاغذات نکال کر میرے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

"سر یہ ہمارے اثاثوں کی تفصیل ہے۔ میں نے یہ ضروری سمجھا کہ اس موضوع پر آپ سے گفتگو کرلی جائے۔ جو اخراجات ہوتے رہے ہیں ان کا بس ایک ٹوٹل بنا کر لے آیا ہوں۔ اس کے علاوہ جو رقومات ہمارے پاس محفوظ ہیں ان کی تفصیل بھی لے آیا ہوں۔ درحقیقت اب ضرورت اس بات کی محسوس ہو رہی ہے کہ ہمارے سرمائے میں اضافہ ہونا چاہیے۔ تاکہ ہمارا کوئی کام نہ رکے جو آمدنی ہو رہی ہے ابھی وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ کیونکہ ہم منصوبے کے مطابق ان گنے چنے چند افراد کو مالی طور پر مطمئن کرنا چاہتے ہیں جنہیں ہم نے سہولتیں دی ہیں۔ ہماری ایکسپورٹ ابھی ہمارے پسند کے مطابق نہیں ہے۔ ظاہر ہے پروڈکشن بھی ابھی بہت زیادہ نہیں ہوتی ہے۔ ہمارے نمائندے بیرونی منڈیوں کی تلاش میں ملک سے باہر نکل گئے ہیں۔ لیکن ابھی تک کوئی ایسی رپورٹ نہیں حاصل ہو سکی جسے انتہائی تسلی بخش کہا جاسکے۔ میں کچھ نئے منصوبوں اور اثاثوں کی تفصیل کے ساتھ حاضر ہوا ہوں۔"

"سرمایہ جو کچھ بھی ہے ناگی اسے اپنی جگہ یونہی رہنے دو یہ سوچو کہ جن منصوبوں پر کام ہو رہا ہے سرمائے کی کمی کی بنا پر وہ متاثر تو نہیں ہو جائیں گے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"امکانات ہیں سر۔ اس بات کے کہ ہمیں چند جگہوں پر کام روکنا پڑے گا۔"

"یہ نہیں ہونا چاہیے تم نے کچھ تفصیلات اور بھی بتائی تھیں۔"

"جی سر۔ درحقیقت جو لوگ ہمیں سرمائے کی فراہمی کا ذریعہ بنے ہیں ان میں سے کچھ افراد باغی ہوگئے ہیں۔ انہیں گھیرنے کے لیے ہمارے پاس ذرائع موجود ہیں۔ لیکن جو تفصیلات ہمارے علم میں آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ اب وہ ہمیں مزید کچھ دے نہیں سکتے۔ اگر ہم نے ان پر زیادہ سختی کی تو پھر وہ دیوالیہ ہونے کا اعلان کرکے کسی گوشے میں جا بیٹھیں گے یا ملک سے باہر چلے جائیں گے۔ میرے خیال میں ایسے کچھ لوگوں کو آزادی دے دینی چاہیے نہ صرف آزادی بلکہ اپنے کیے گئے وعدے کے مطابق انہیں آسانیاں فراہم کی جائیں تاکہ وہ ایک ہی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو جائیں اور ہمارے لیے سرمائے کی فراہمی کا ذریعہ بنیں۔"

"یقیناً میں تم سے اتفاق کرتا ہوں۔"

"اس کے علاوہ سر۔ ملکی پیمانے پر ہمارے پاس بہت زیادہ وسائل نہیں ہیں۔ میری تجویز ہے کہ ہمیں ایسی فہرست تیار کرنی چاہیے جو ملکی سرمایہ داروں کی ہو۔ ملک بھر میں پھیلے ہوئے ان تمام سرمایہ داروں کی جو مختلف ذرائع سے جائز اور ناجائز طریقے سے دولت حاصل کر رہے ہیں۔ ایک باقاعدہ ڈپارٹمنٹ ان پر کام کرے اور ہمیں ان کے بارے میں تمام تفصیلات فراہم کرے۔ ان کا طرز زندگی سرمایہ کاری ان کے اثاثے ان کی سرگرمیاں ان کے دوسرے ممالک سے رابطے یہ تمام تفصیل ہمارے پاس ہونی چاہیے۔"

"ہاں یہ مناسب بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس پر کام شروع کر دیا جائے۔"

"سر آپ کو اس سے اختلاف تو نہیں ہے؟"

"بالکل نہیں۔"

"تو پھر یہ اطلاع دے کر مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ یہ کام میں نے کچھ دن پہلے ہی شروع کر دیا تھا۔ اور میرے پاس انتہائی شاندار رپورٹیں موجود ہیں۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ کام کرنے کے لیے ان پر آپ کی منظوری درکار ہے۔ بہت سے ایسے نام ہیں سر' جن کے بارے میں مجھے یہ علم ہوا ہے کہ یہاں جو سرمایہ گردش میں ہے وہ دس فیصد بھی نہیں ہے۔ نوے فیصد سرمایہ انہوں نے باہر کے ملکوں کو منتقل کر دیا ہے۔ اور اس میں کئی نام

Scanned and Uploaded By Nadeem

میرے سامنے ہیں۔"

"ویری گڈ۔ ویری گڈ۔ لیکن میری ایک خواہش ہے رشید ناگی وہ یہ کہ ہم جو کچھ بھی کریں۔ موثر پیمانے پر کریں اگر ہم بہت زیادہ پھیلاؤ اختیار کر لیتے ہیں تو اس سے ہمیں بہت سے خطرات کا سامنا بیک وقت کرنا پڑے گا۔ میں سمجھتا ہوں ایک دو دو کرکے ان لوگوں پر کام شروع کیا جائے اور ہمیں اپنے اثاثوں میں اضافہ کرنے کا بہتر موقع حاصل ہو سکے۔ اگر بہت زیادہ پھیلاؤ اختیار کر لیا گیا تو ہمیں بہت سی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔"

"ٹھیک ہے سر۔ تو پھر چند نام خصوصی طور پر آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ یہ پانچ افراد میں نے منتخب کیے ہیں۔ جن پر کام شروع کیا جا سکتا ہے۔" ناگی نے ایک الگ کاغذ میرے سامنے رکھ دیا اور میں ان ناموں پر غور کرنے لگا۔ بہت دیر تک ہم اس موضوع پر گفتگو کرتے رہے اور میں نے اور ناگی نے ان ناموں کے سلسلے میں منصوبے ترتیب دیے جہاں تک ہمارے ایک اور منصوبے کا یعنی قمرو سیٹھ کے نام کا تعلق تھا اسے ہم نے اس وقت تک کے لیے ملتوی کر دیا تھا جب تک کہ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کا مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ ان دونوں اداروں کو پاکستان میں وہ بدترین شکست دینا تھی ہمیں کہ اس کے بعد وہ اس جانب رخ کرکے نہ دیکھیں۔ درحقیقت ہمیں ان کے بارے میں بہت تفصیلی خبریں ملی تھیں ہمیں علم ہوا تھا کہ امریکہ کے بہت بڑے بڑے سرمایہ دار یہودی ان اداروں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ اور انہوں نے مختلف مسلم ممالک کے لیے ایک معاشی طرز عمل اختیار کیا تھا جس کے تحت وہ ان ممالک کو ایسے نقصانات پہنچانا چاہتے تھے کہ یہ طاقتور ہو کر کبھی اسرائیل کی مخالفت پر بھرپور انداز میں نہ آسکیں۔ مشرق وسطیٰ کے بہت سے ممالک بھی ان کی فہرست میں تھے لیکن وہاں وہ مکمل طور سے اس لیے کام نہیں شروع کر سکتے تھے کہ وہ بھی مالی طور پر انتہائی مضبوط تھے۔ لیکن پاکستان اور ایسے گنے چنے ممالک جو مسلم تھے اور ابھی ترقی کی منازل طے کر رہے تھے خصوصی طور پر ان کا شکار تھے۔ بلکہ پاکستان میں تو ان کا یہ کام شروع بھی ہو چکا تھا اور بدقسمتی یہی تھی کہ ان کے آلہ کار بھی ہمارے اپنے ہی ساتھی تھے۔ اسی ملک کے رہنے والے۔ جو ملک کی بنیاد پر نہیں سوچتے تھے۔ بلکہ ذاتی مفاد کو ملکی مفاد پر ہمیشہ فوقیت دیتے تھے۔ اور ایسے ہی کچھ نام

اس وقت ہمارے سامنے آئے تھے۔ رشید ناگی نے خصوصی طور پر انہی کا انتخاب کیا تھا۔ بہرحال ہمارے اپنے دل میں بہت کچھ تھا۔ جس کی تکمیل ہمیں اپنی حیثیت کے مطابق کرنا تھی۔ دوسرے تمام مشاغل بھی جاری تھے میں کلب وغیرہ بھی چلا جاتا تھا۔ پرانے شناساؤں سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس دوران حیرتناک طور پر نہ تو نازاں باجی سے کوئی رابطہ قائم کیا تھا نہ ہی غزنوی صاحب کے گھر سے کوئی پیغام آیا تھا جس کی وجہ سے ان لوگوں سے ملاقات ہوتی۔ میں بھی کوئی عجیب سی کیفیات کا شکار تھا۔ ابھی اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھا سکا تھا۔ اس لیے دل کو کوئی اور تصور نہیں دینا چاہتا تھا۔ نازاں باجی اگر خود ہی اس سلسلے میں کوشش کریں تو دوسری بات ہے۔ ورنہ ابھی ان سے الگ تھلگ رہنا ہی مناسب تھا۔ جب تقدیر میں ہوگا ان لوگوں سے بھی ملاقات ہو جائے گی۔ اسی دوران ایک ایسی تقریب ہوئی جس میں شاہنواز کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقع ملا۔ شاہنواز مصروف انسان تھے۔ ظاہر ہے ایک وزارت چلا رہے تھے۔ ویسے بہت نفیس شخصیت تھی۔ آج تک وہ میری مدد کو نہیں بھولے تھے اور اس بات کا خلوص دل سے اعتراف کرتے تھے کہ اگر انہیں میری بھرپور مدد حاصل نہ ہوتی تو وہ یہ عہدہ کبھی نہ حاصل کر سکتے تھے۔ بارہا انہوں نے مجھ سے پہلے بھی کہا تھا کہ میں نے انہیں ایک منصب بخش دیا مگر خود ان سے کوئی کام نہیں لیا۔ اس وقت بھی وہی موضوع زیر بحث آ گیا تھا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”آپ اپنا شعبہ بڑی دیانت داری سے چلا رہے ہیں۔ میرے لیے یہی بہت کافی ہے مسٹر شاہنواز۔“

”سر حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے دل میں لاکھوں منصوبے رکھتا ہوں آپ کی وطن دوستی تو میرے لیے مشعل راہ ہے لیکن بارہا یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ آپ کو وہ مقام ابھی تک نہیں مل سکا جو ملنا چاہیے۔“

”مسٹر شاہنواز آپ کے دل میں میرا جو مقام ہے جو محبت ہے میں سمجھتا ہوں اس سے اعلیٰ مقام کوئی نہیں ہو سکتا البتہ کچھ آرزوئیں ایسی ہیں۔ جو ابھی پوری ہوتی نظر نہیں آتیں۔ تمہارا کیا خیال ہے کیا ہم ملکی پیمانے پر کوئی ایسی نمایاں تبدیلی لا سکیں گے۔“

”رشید صاحب کے ذریعے مجھے آپ کے تمام منصوبوں کی مختصر تفصیلات معلوم ہوتی رہتی ہیں۔ جو انسٹیٹیوٹ آپ نے قائم کیے ہیں اور ان کے جو مقاصد سامنے آئے

ہیں آپ کو شاید اس بات کا علم ہوگا کہ میں نے ذاتی طور پر ان کاموں میں دلچسپی لی ہے اور اس بات سے بڑی امید رکھتا ہوں کہ ہماری حکومت رہے یا نہ رہے۔ لیکن جو بنیاد آپ نے ڈال دی ہے اور ہم نے جو تھوڑا بہت اس میں تعاون کیا ہے اس کے نتائج بے حد شاندار نکلیں گے۔ پاکستان درحقیقت ایک ایسی ہی سرزمین ہونی چاہیے جسے دنیا میں مثال کی حیثیت سے پیش کیا جا سکے۔ میں آپ کے ان تمام خیالات سے بالکل متفق ہوں جو آپ نے اخبارات کو بیان کی شکل میں دیے ہیں۔ بلاشبہ اگر ہم علامہ اقبال کے خواب کو یہ سچائیاں دے سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا کام پورا ہو جائے گا۔“

”بہت سی ایسی باتیں ہیں مسٹر شاہنواز جو میرے دل و دماغ میں چکراتی رہتی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے میرے وسائل آفاقی حیثیت نہیں رکھتے۔ بس اپنے خوابوں میں سے اگر چند خوابوں کی تکمیل بھی کر سکوں تو سمجھوں گا کہ اپنا کام پورا کر لیا ہے۔ ہاں ایک تحریک ضرور پیدا کرنا چاہتا ہوں ہر دل و دماغ میں۔ ایک جذبہ ضرور چاہتا ہوں وہ یہ کہ جس سرزمین پر تم بیٹھے ہوئے ہو وہ خدا کا عطیہ ہے۔ اس کا چپہ چپہ ذرہ ذرہ تمہاری محبت کا حقدار ہے۔ اپنے آپ سے سوال کرو۔ اپنے دل میں سوچو کہ اس زمین کو تم کیا دے سکتے ہو۔ آہ کاش یہ خیال بارہ کروڑ افراد کے دل میں پیدا ہو جائے۔ یہ ہم پر فرض ہے یہ ہم پر فرض ہے۔ میں حکومت یا سیاست کے بارے میں کچھ نہیں جانتا مسٹر شاہنواز۔ لیکن ایک بات میں ہی کیا ہر شخص جانتا ہے کہ ملک انسانوں سے بنتے ہیں۔ اگر ہمارے ملک کے عوام ذہنی طور پر بنیادی چیزوں سے مطمئن ہو جائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان میں مزید محنت کی لگن پیدا ہوگی۔ وہ اپنے مسائل سے جھنجلائے ہوئے ہیں۔ وہ مشکلات کا شکار ہیں۔ آہ کاش ہم ان مشکلات میں سے مشکلات ہی دور کر سکیں۔ غریب طبقے کا بنیادی مسئلہ ان کے اپنے گھریلو مسائل ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر ہم تھوڑی بہت کوئی کارروائی کر سکیں تو ہم سمجھیں گے کہ ہم نے اپنے فرض کا ایک حصہ پورا کر دیا ہے۔“

”میں پورے طور پر عملی پوزیشن میں ہوں مسٹر دانش منصور صاحب۔ آپ جہاں میری ضرورت محسوس کریں مجھ سے کہیں۔“

”دیکھو نا غذائی معاملات میں عوام کے متعلق تھوڑی بہت خبریں اخبارات شائع کرتے رہتے ہیں۔ روزمرہ کی ضروریات زندگی میں اتنی گرانی ہوگئی ہے کہ ہر شخص

Scanned and Uploaded By Nadeem

وحشت زدہ نظر آتا ہے۔ ہم چند بنیادی چیزوں کو اگر عوام کے لیے آسان بنادیں تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہمیں بہت سے فائدے حاصل ہوں گے۔"

"ہاں مگر جو مشکلات حکومت کو در پیش ہیں انہیں بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ہمارے پاس دولت کے وسائل اتنے نہیں ہیں کہ سرکاری طور پر ہم ان اشیاء میں اپنا سرمایہ شامل کرکے انہیں سستا بناسکیں۔"

"بے شک اور اس کے لیے شاہنواز ہمیں وہ مسائل پیدا کرنا ہوں گے۔"

"سر اگر کوئی ایسی تجویز ہو جس میں میرا حصہ ہوسکے تو آپ یقین کیجئے میں بڑی خوشی محسوس کروں گا۔"

"میرے ذہن میں کچھ منصوبے ہیں شاہنواز بہت جلد میں تمہیں ان سے آگاہ کروں گا۔" میں نے کہا اور شاہنواز نے خلوص دل سے مجھے یقین دلایا کہ وہ اپنے تمام وسائل کو بروئے کار لاکر میری ان خواہشات کو اور تجاویز کو تکمیل کرانے کی کوشش کریں گے۔ بڑی موثر ملاقات رہی تھی۔ اور اسی تقریب میں میری ملاقات ایک اور شخصیت سے ہوگئی۔ گٹھے ہوئے جسم کا مالک فرنچ کٹ داڑھی والا ایک خوبصورت آدمی تھا۔ عمر پچاس و پچپن کے درمیان ہوگی۔ بہت قیمتی لباس اور چشمے میں ملبوس آگے بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کرتے ہوئے بولا۔

"معذرت کے ساتھ مسٹر دانش منصور آپ مجھے نہیں جانتے ہوں گے۔ لیکن میں آپ سے بخوبی واقف ہوں۔"

"تو پھر آپ کو اپنا تعارف کرانے کی زحمت کرنا ہی پڑے گی۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا نام جمشید وارنا ہے۔ میں بھی یہاں چھوٹی موٹی مشینیں چلاتا ہوں۔ اور بس وقت گزار رہا ہوں۔"

میرے ذہن میں چھناکا سا ہوا۔ جمشید وارنا کا نام اس فہرست میں موجود تھا جو رشید ناگی نے مجھے دی تھی میں پوری طرح اس شخص کی جانب متوجہ ہوگیا۔

"میری بدقسمتی مجھے کچھ ایسے ساتھی نہیں مل سکے جو مجھے میرے وطن کے بڑے بڑے لوگوں سے متعارف کراسکیں اور سچی بات یہ ہے کہ میں خود بھی تھوڑا بہت احساس

Scanned and Uploaded By Nadeem

کمتری کا شکار ہوں۔ کہاں آپ جمشید وارنا صاحب اور کہاں میں' میں تو بس یوں سمجھئے کہ چھوٹے چھوٹے ہی سے کام کر رہا ہوں بلکہ درحقیقت ابھی کچھ کیا ہی کہاں ہے۔"

آپ نے کچھ کیا ہو یا نہ کیا ہو لیکن نام بہت کمایا ہے آیئے بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ میں آپ کو اپنی ایک دوست سے ملاؤں۔ آپ کو اس سے مل کر یقیناً خوشی ہوگی۔" جمشید وارنا نے کہا۔ اور میں نے فوراً" اس کے ساتھ آگے بڑھنے پر آمادگی ظاہر کردی۔ سرکاری تقریب تھی اور رسمی طور پر تمام لوگ ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔ ایک بڑے لان پر اس تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جمشید وارنا مجھے جس میز پر لے گیا وہاں ایک بہت ہی حسین اور بڑے دلکش خدوخال کی مالک کوئی چھبیس سالہ خاتون بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے خدوخال مشرقیت لیے ہوئے تھے۔ لیکن کچھ چیزوں سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مقامی نہیں۔ مجھے دیکھ کر وہ مسکراتی ہوئی کھڑی ہوگئی۔ میں نے اس کی آنکھوں میں بڑی گہرائی پائی تھی۔ جمشید وارنا نے اس کا تعارف رومنس ماریانہ کے نام سے کرایا۔ اس نے کہا۔

"یہ میرے ایک صنعتکار دوست کی بیٹی ہیں۔ باہر سے یہاں آئی ہیں۔ بہت ہی نفیس شخصیت کی مالک ہیں۔ میں نے غائبانہ طور پر آپ کا تعارف ان سے کرادیا ہے۔"

رومنس ماریانہ نے مجھ سے پرجوش مصافحہ کیا اور کہنے لگی۔

"مسٹر دانش منصور درحقیقت آپ ایک بین الاقوامی شخصیت اختیار کرچکے ہیں۔ آپ کو یہ سن کر یقینی طور پر خوشی ہوگی کہ میں آپ سے اجنبی نہیں ہوں۔ میں اپنے وطن میں آپ کا نام سن چکی ہوں۔"

"میں اسے اپنی خوش بختی کے علاوہ اور کیا کہہ سکتا ہوں مس ماریانہ!" میں نے بھی اس سے پرجوش مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"بہرحال آپ سے مل کر بے حد مسرت ہوئی۔"

"اور اب میں اپنے کچھ دوستوں کے درمیان جارہا ہوں۔ میں نے اپنا یہ فرض پورا کردیا اور مس ماریانہ میں اس بات کا خواہش مند ہوں کہ میرے اور مسٹر دانش منصور کے درمیان تعلقات مستحکم کرنے میں میری مدد کریں گی۔"

"کیوں نہیں مسٹر جمشید۔" ماریانہ نے کہا جمشید کا اس طرح چلے جانا میرے لیے کسی قدر حیرت کا باعث تھا وہ خود مجھ تک پہنچا تھا۔ تعارف حاصل کیا تھا اور پھر مس

ماریانہ سے ملاقات کرا کے خود وہاں سے آگے بڑھ گیا تھا۔ اس سے یہ بات تو صاف محسوس کی جاسکتی تھی کہ وہ مجھے رومنس ماریانہ تک لانا چاہتا تھا مگر کیوں اور یہ مشکل رومنس ماریانہ نے حل کردی۔

"اور یہ میری خواہش تھی مسٹر جمشید وارنا سے میں نے یہ درخواست کی تھی کہ مجھے آپ سے متعارف کرایا جائے مسٹر دانش منصور۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ سے تعارف حاصل کرنے کے بعد مجھے آپ کی رہائش گاہ تک پہنچنا ہے۔ کیا آپ کچھ اس قسم کے حالات پاتے ہیں کہ اس وقت آپ مجھے اپنی رہائش گاہ تک نہ لے جائیں۔"

"میں سمجھا نہیں۔ مس ماریانہ۔" میں نے کسی قدر حیران لہجے میں کہا اور رومنس ماریانہ نے ایک نگاہ چاروں طرف ڈالی کسی کو اپنی طرف متوجہ نہ پاکر وہ آہستہ سے بولی۔

"درحقیقت میرا تعلق روز آرگنائزیشن سے ہے اور میں وہ ہوں جس کے بارے میں آپ کو اطلاع دی گئی تھی مسٹر لارڈ کہ میں آپ کو یہاں گائیڈ کروں گی۔" اس نے کہا اور میرے بدن میں سنسنی کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی میں خاموش نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا اس نے آہستہ سے کہا۔

"اس بات پر تو میں ذرہ برابر شک نہیں کرسکتی کہ آپ نے میرے الفاظ نہ سمجھے ہوں گے مسٹر لارڈ اور یقینی طور پر میرے اس طرح مخاطب کرنے سے آپ کو یہ اندازہ بھی ہوگیا ہوگا کہ میں اس شہر کی نہیں ہوں۔"

"کیا ہم یہ گفتگو ایسی جگہ نہیں کر رہے مس ماریانہ جو ہمارے لیے موزوں نہیں ہے۔"

نہیں پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ میں نے سوچ سمجھ کر ہی یہاں آپ سے ملاقات کا فیصلہ کیا تھا۔ درحقیقت بہت سی ایسی تفصیلات ہیں جو تنہائی میں آپ کو بتائی جاسکتی ہیں۔ پریشان ہونے کی ضرورت بالکل نہیں۔ آپ کو اس بات کا تو علم ہوگا کہ مجھے ایک مناسب وقت پر آپ کے پاس پہنچنا تھا اور روز آرگنائزیشن کے اپنے نظریات کے مطابق یہ وقت مناسب ترین ہے۔ تقریب کے خاتمے پر ہم لوگ ساتھ اٹھیں گے جمشید وارنا کے ساتھ ساتھ باہر نکلیں گے اور پھر میں آپ کی کار میں بیٹھ جاؤں گی۔ کیا آپ کے ساتھ ڈرائیور ہے۔

"جی۔" میں نے جواب دیا۔

"کوئی فرق نہیں پڑتا اس سے........ آپ مجھے ایک معزز دوست کی حیثیت سے اپنی کوٹھی لے جائیں گے۔"

"کیا جمشید وارنا کو حالات کا کچھ علم ہے.........؟"

"زیادہ نہیں لیکن وہ یہ بات جانتا ہے کہ مجھے آپ سے ملاقات کرنی ہے اور میرے آپ کے ساتھ جانے پر نہ اسے اعتراض ہوگا نہ حیرت۔"

میں خاموش ہوگیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ماریانہ کے بارے میں مجھے پہلے ہی مطلع کردیا گیا تھا کہ مجھ سے رابطہ کرے گی اور مجھے کنٹرول کرے گی اب اتنے عرصے کے بعد روز آرگنائزیشن نے حالات کو بہتر پایا ہے ویسے بھی یہ ایک مناسب قدم تھا کیونکہ اس عرصے میں ان لوگوں کو میرے سلسلے میں یہ جائزہ لینا تھا کہ میں اپنی حیثیت کو کنٹرول کرپاتا ہوں یا نہیں۔ میں نے بہرحال خاموشی اختیار کرلی تھی لیکن ذہن میں ایک لائحہ عمل ترتیب دے لیا تھا اور اسی کے مطابق کام کرنا چاہتا تھا۔ تقریب جاری رہی اور پھر اس کا اختتام ہوگیا۔ جمشید وارنا نے اس دوران دوبارہ ہمارے درمیان مداخلت کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ جمشید' ناگی کی فراہم کی ہوئی لسٹ پر موجود تھا۔ لیکن اس کا تعلق روز آرگنائزیشن سے ہوگا اس بات کا کوئی علم مجھے نہیں ہوسکا تھا۔ اچھا تھا ایک شخص اور سامنے آگیا تھا۔ اب بھلا کام کا آغاز کرنے کے لئے اس سے بہتر شخصیت اور کسی کی ہوسکتی تھی۔ سب لوگ رخصت ہونے لگے۔ جمشید وارنا پھر ہمارے پاس پہنچ گیا تھا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا۔

"معزز دوست بڑے اہتمام سے ایک دوسرے سے گفتگو کر رہے ہیں۔ خیر کوئی بات نہیں اب باہر چلا جائے۔ میرے خیال میں میری رہائش گاہ آپ کی مزید گفتگو کے لیے موزوں ہوگی۔" باہر نکلنے کے بعد ماریانہ نے کہا۔

"آپ کی رہائش گاہ پر دوبارہ ایک نشست کی جائے گی مسٹر وارنا فی الحال میں دانش منصور کے ساتھ جارہی ہوں۔ جمشید وارنا نے ایک بے مقصد سا قہقہہ لگایا اور شانے ہلا کر اداکاری کرتا ہوا بولا۔"

"مجھے بھلا دو معزز افراد کے درمیان مداخلت کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ ہاں میڈم

Scanned and Uploaded By Nadeem

ماریانہ یہ بتایئے اس کے بعد آپ کو لینے کے لئے میں اپنی کار بھیجوں یا آپ خود آجائیں گی۔"

"بس یوں سمجھ لیجئے مسٹر وارنا کہ میں مناسب وقت پر خود ہی آپ کے پاس پہنچ جاؤں گی آپ اپنے مشاغل جاری رکھیں۔"

ماریانہ نے یہ جملہ میرے ساتھ کار کی پچھلی نشست پر بیٹھتے ہوئی کہا میرے ڈرائیور نے مودبانہ انداز میں اپنی سیٹ سنبھالی اور کار اسٹارٹ کرکے آگے بڑھا دی راستے میں ماریانہ نے صرف چند الفاظ کہے۔ مثلاً "یہ کہ آپ کا شہر بے حد خوبصورت ہے اور یہاں کافی ترقیاتی کام ہوئے ہیں اور یہ کہ یہ شہر کسی بھی طرح یورپ کے کسی جدید شہر سے کم نہیں ہے۔ راستے بھر وہ عمارتوں اور شہر کی صفائی وغیرہ کی تعریف کرتی آئی تھی اور اس کے بعد ہم اپنی کوٹھی میں داخل ہوگئے تھے میں کسی قدر سنسنی کا شکار تھا ویسے تو حالات میرے کنٹرول میں تھے اور میں جانتا تھا کہ کوئی ایسی بات درمیان میں نہیں ہوگی جس سے مجھے مشکلات کا سامنا کرنا پڑے لیکن پھر بھی تھوڑی بہت سنسنی تو تھی ہی ماریانہ میرے ساتھ اندر آگئی اور پھر اس نے کہا۔

اس عمارت میں وہ ایسا کون سا کمرہ ہے جہاں ہماری گفتگو یقینی محفوظ رہے گی۔ میں اسے ساتھ لئے ہوئے ایک اندرونی کمرے میں داخل ہوگیا اور میں نے اسے بیٹھنے کی پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"ہماری گفتگو ہر حالت میں محفوظ ہے مس ماریانہ۔ آپ براہ کرم یہاں تشریف رکھئے۔ میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔"

"اوکے۔" وہ ناقدانہ نظروں سے میرا جائزہ لیتے ہوئے بولی اور اپنے ساتھ رکھے ہوئے ہینڈ بیگ میں سے چھوٹا سا آئینہ اور لپ اسٹک نکال کر میک درست کرنے لگی میں دوسرے کمرے میں پہنچا لباس تبدیل کیا ایک پستول ساتھ لیا اور اس کے بعد ماریانہ کے پاس واپس پہنچ گیا وہ مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔

"مس ماریانہ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ نے جو گفتگو کی ہے وہ بڑی اہمیت کی حامل ہے لیکن آپ کا کیا خیال ہے روز آرگنائزیشن کے دو اتنے اہم نمائندے بغیر کسی خصوصی تعارف کے ایک دوسرے پر اعتبار کرسکتے ہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"میں سمجھی نہیں۔" ماریانہ نے کہا۔

"آپ کو انتہائی ٹھوس بنیادوں پر اپنے بارے میں یہ ثبوت پیش کرنا ہوگا کہ آپ کا تعلق روز آرگنائزیشن سے ہے۔"

"اوہو کیا اتنا کافی نہیں ہے کہ حالات اور شواہد میری آمد کی اطلاع دیتے ہیں اس کے علاوہ میں نے تمہیں مسٹر لارڈ کہہ کر پکارا ہے اور یہ نام ظاہر ہے عام لوگوں کو نہیں معلوم۔"

"میں اس پر مکمل اعتبار نہیں کرتا۔"

"تو پھر میں مزید ثبوت پیش کئے دیتی ہوں۔" اس نے قریب رکھا ہینڈ بیگ اٹھایا اور میں نے پستول اس کی جانب سیدھا کرلیا۔ ماریانہ نے ہینڈ بیگ میں ہاتھ ڈالا اور ایک کارڈ نکال لیا وہ مسکرا کر بولی.........

"نہایت مناسب درحقیقت یہ بھی آپ کے امتحان کا ایک حصہ تھا۔ خوبصورت عورت آپ پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے اس کا جائزہ لے لینا بھی ضروری تھا ویسے مجھے خوشی ہے کہ آپ ایک مکمل انسان ہیں اور میرے حسن کے جال میں گرفتار ہونے کی بجائے آپ نے میری شناخت کے لئے ٹھوس ثبوت طلب کئے براہ کرم یہ کارڈ۔" اس نے کارڈ میری طرف بڑھا دیا اور میں نے وہ کارڈ اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ آرگنائزیشن کا ایسا کارڈ تھا جسے ناقابل تردید کہا جاسکتا تھا۔ میں نے شکریہ کے ساتھ وہ کارڈ اسے واپس کر دیا اور مسکراتے ہوئے بولا۔

"آپ کا بے حد احسان مند ہوں مس ماریانہ حالانکہ یہ بات میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ آپ کو یہاں آنے کے بعد مجھے کنٹرول کرنا ہے۔ لیکن جو گستاخی میں نے کی ہے آپ اسے میری مجبوری سمجھئے۔"

"مجبوری نہیں یہ آپ کی فٹنس ہے اور یقینی طور پر یہ بات رپورٹ میں لکھی جائے گی۔"

"بہت شکریہ اس کا مقصد ہے کہ میں نے صحیح قدم اٹھایا۔"

"بلاشبہ بس ایک چھوٹی سی غلطی کی ہے آپ نے۔"

"وہ کیا مس ماریانہ۔"

"آپ کو چاہیے تھا مسٹرلارڈ کہ آپ مجھے اس ہینڈ بیگ میں دوبارہ ہاتھ نہ ڈال دیتے۔ ہینڈ بیگ کے اندر پستول ہوسکتا تھا اور میں اسے ڈائرکشن میں آپ کے سامنے لاسکتی تھی کہ اس کے اندر موجود پستول کی نال کا نشانہ آپ کا سینہ ہوتا میرے لئے ٹرائیگر دبا دینا کون سا مشکل کام تھا لیکن اس کے نتائج کیا ہوتے آپ کو اندازہ ہے۔" وہ نے حیران انداز میں آنکھیں پھاڑیں اور گردن ہلاتا ہوا بولا۔

"آپ کا کہنا بالکل درست ہے اس غلطی کو میں تسلیم کرتا ہوں۔"

"تاہم یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے جس پر آپ سے پوچھ گچھ کی جائے۔ اچھا اگر میری جانب سے مطمئن ہوگئے ہوں گے اب یہ پستول تو واپس رکھ لیجئے گا۔ ویسے آپ کی شخصیت اتنی شاندار ہوگی مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا۔ مسٹرلارڈ۔ حالانکہ پچھلے دنوں میں بڑی تعریفیں آپ کی سنتی رہی ہوں۔"

"تعریفیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بولا۔ "لیکن ٹھہریئے اور بتائیے آپ کیا پینا پسند کریں گی۔"

"اس وقت کچھ نہیں۔ تقریب میں جو کھاپی لیا ہے وہی مشکل ہو رہا ہے۔ ہاں اگر کسی چیز کی ضرورت محسوس ہوئی تو بے تکلفی سے آپ سے کہہ دوں گی۔"

"ٹھیک ہے۔" میں نے کہا۔

"آپ تعریفوں کی بات کر رہے تھے تو حقیقت یہ ہے مسٹرلارڈ کہ ان دنوں آپ آرگنائزیشن کے لئے اہم ترین موضوع بنے رہے ہیں۔"

"وہ کیوں۔"

"اس بات کی امید نہیں تھی کہ آپ اتنی خوبصورتی سے یہ صورت حال سنبھال لیں گے۔ بیرون ملک ایسے لوگوں کے ساتھ ڈیل کرنا زیادہ مشکل کام نہیں ہے جو گہرے شناسانہ ہوں لیکن اندرون ملک اپنے ساتھیوں کے درمیان آکر آپ نے جس طرح ہر شخص کو کنٹرول کیا اور کہیں بھی اپنے آپ کو شبہہ کا موقع نہیں دیا۔ یہ بات قابل تعریف ہے اور آرگنائزیشن کا خیال ہے کہ آپ کی صورت میں انہیں ایک انتہائی اہم اور کارآمد کارکن مل گیا ہے۔ جس کا اسے خود بھی اعتبار نہیں تھا۔"

"آرگنائزیشن نے میرے تحفظ کے لئے کیا اقدامات کئے ہیں۔"

"کچھ افراد یہاں پر آپ کے ساتھ ساتھ ہی پہنچے تھے اور ان میں سے ہر شخص کی یہ ذمہ داری تھی کہ لمحہ لمحہ آپ پر نگاہ رکھے اور آپ کسی مشکل میں ہوں تو فوری طور پر آپ کی مدد کی جاسکے۔ لیکن تمیں افراد کی مشترکہ رپورٹ ہے کہ ایک بھی ایسا موقع نہیں آیا کہ آپ کو ان کی مدد کی ضرورت پیش آئی ہو۔ بلکہ آپ نے نہایت اعتماد کے ساتھ بے شمار افراد سے ملاقات کی ہے۔ معاف کیجئے گا مسٹرلارڈ درحقیقت ان لوگوں نے آپ کی مائیکرو فلمیں بھی بنائی ہیں اور ان مائیکرو فلموں میں خصوصیت یہ ہے کہ جن لوگوں نے آپ سے ملاقات کی ہے ان سے آپ کی گفتگو بھی ریکارڈ کی گئی ہے۔ بعض جگہ آپ کے انداز میں ان لوگوں کے سامنے گفتگو کرتے ہوئے جھجک کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن صرف اتنا جتنا ایک اجنبی دوسرے اجنبی سے مل کر جھجک ضرور محسوس کرتا ہے۔ البتہ یہ نہیں ہوا کہ آپ کے مدمقابل کو آپ پر ذرا بھر شک محسوس ہوا ہو اس دوران میں آپ کی تمام مصروفیات کی فلمیں دیکھ چکی ہوں۔"

میری آنکھوں میں حیرت کے آثار پھیل گئے یہ انتہائی سنسنی خیز انکشاف تھا۔ میں نے ایک لمحے میں اپنی مصروفیات پر نگاہ دوڑائی اور مجھے بہت سے انوکھے احساسات کا احساس ہوا۔ تاہم میں ابھی ان کی تصدیق نہیں کر سکتا تھا۔ دراصل سب سے زیادہ تشویش مجھے اس بات کی تھی کہ ناگی سے میری ہونے والی گفتگو کو تو نہیں ریکارڈ کرلیا گیا اگر ایسا ہوتا تو ظاہر ہے کچھ ایسے حالات سامنے آتے جن میں شبے کی کیفیت پائی جاتی۔ اس کا مقصد ہے کہ کوٹھی کے اندر جو کچھ ہوا ہے وہ ان لوگوں کے پاس محفوظ نہیں ہے۔ کم از کم اس کا اندازہ میں خود بھی لگا سکتا تھا۔ میں نے اپنے چہرے پر سکون قائم رہنے دیا ماریانہ کہنے لگی۔

"اور سچی بات یہ ہے کہ آپ کی اسی ذہانت کی بنیاد پر آرگنائزیشن ایک بہت بڑے فائدے سے دوچار ہونے والی ہے۔ ابتدائی طور پر تو یہ طے کیا گیا تھا کہ ایشیائی مارکیٹ پر کنٹرول حاصل کرنے کے لیے آپ کا سہارا حاصل کیا جائے لیکن مسٹرلارد کیونکہ دانش منصور ابھی تک ہمارے ہاتھ نہیں لگا اور دو شبہات پائے جاتے ہیں اس کے بارے میں۔"

"کیا" میں نے سوال کیا۔

"اس کی تمام تفصیلات معلوم کرلی گئی ہیں لیکن اس کی اپنی موجودگی کا کہیں اندازہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

نہیں ہوسکا ایک جگہ کچھ ایسے شواہد ملتے ہیں جن سے یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ ہلاک ہوگیا اور اگر ایسا ہوا ہے تو بہت اچھی بات ہے ہرچند کہ آرگنائزیشن نے اس پر بڑی محنت کی تھی اور بڑی امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں اس سے لیکن اگر وہ ہلاک بھی ہوگیا تو ہمیں نقصان اس لیے نہیں ہوا کہ اس کی شکل میں مسٹر لارڈ جیسی شاندار شخصیت ہمیں حاصل ہوگئی ہے تاہم اس کے باوجود یہ کوششیں جاری رہیں گی کہ اگر اسے کہیں اس ملک میں واپس آتے ہوئے دیکھا جائے تو پھر چاہے کتنا بڑا جانی نقصان کیوں نہ کرنا پڑے اسے ختم کر دیا جائے گا۔ مثلاً" اگر وہ کسی جہاز میں سفر کرتا ہوا پایا گیا اور ہمارے علم میں آگیا تو پھر اس طیارے کا ایک بھی مسافر زندہ نہیں بچ سکے گا۔"

"میں نے جھرجھری سی لی اور خاموش نگاہوں سے ماریانہ کو دیکھنے لگا۔ وہ مسکرائی ہوئی بولی۔"

"اور اب میں بے شک جلدبازی کر رہی ہوں لیکن ہر کام کی ابتدا جس قدر جلد ہو جائے بہتر ہوتی ہے۔ چنانچہ میں آپ کو ان حالات سے آگاہ کرنا چاہتی ہوں جن کے تحت آرگنائزیشن نے آپ کو باعمل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیا آپ ذہنی طور پر اس تفصیلی گفتگو کے لیے تیار ہیں۔"

"اگر آپ یہ بہتر سمجھتی ہیں مس ماریانہ کہ فوری طور پر یہ تفصیلی گفتگو شروع کر دی جائے تو مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔" میں نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تو بس یوں سمجھ لیجیے کہ مقامی طور پر میں ان سارے معاملات کو کنٹرول کرنے کی ذمہ دار قرار دی گئی ہوں لیکن اس سے یہ مقصد بالکل نہیں ہے کہ آپ کی اپنی حیثیت دو نمبر پر آجاتی ہے بلکہ یوں سمجھ لیجیے کہ میری اور آپ کی حیثیت یکساں ہے اور میں اور آپ مل کر ہی اس عظیم الشان پروجیکٹ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے باقی ہمارے ساتھ تمیں کارکن ہیں جو صرف ہمارے احکامات کی تعمیل کریں گے۔ مجھے اس سلسلے میں آرگنائزیشن نے مکمل اختیارات دیے ہیں۔"

روز آرگنائزیشن کو ایک بہت بڑا پروجیکٹ ملا ہے ہمیں امید نہیں تھی کہ یہ پروجیکٹ ہمارے حوالے کر دیا جائے گا۔ یوں سمجھ لیجیے کہ یہ پروجیکٹ دنیا کے تین بڑے ملکوں کی جانب سے آرگنائزیشن کو دیا گیا ہے اور اس میں آرگنائزیشن کو اربوں ڈالر کا

فائدہ حاصل ہوگا۔ غالباً" آرگنائزیشن کی اس زندگی میں یہ پہلا پروجیکٹ ہے جس میں اسے صنعتی پیمانے پر کچھ نہیں کرنا پڑا بلکہ ان تین ممالک کے لیے اتنے بڑے معاوضے پر کام کرنے کا موقع ملا ہے۔ اچھا اب آپ یہ بتایئے سب سے پہلے مسٹر لارڈ کہ مقامی اخبارات کے ذریعے اس ملک کی پالیسیوں سے آپ واقف رہے ہیں یا نہیں۔

"میں اس کا کھلے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ نہیں اور اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ مجھے اس کی ہدایت نہیں کی گئی تھی۔ البتہ جو چند بنیادی باتیں دانش منصور کی حیثیت سے میرے علم میں آسکتی تھی وہ آگئی ہیں۔"

"کوئی حرج نہیں ہے۔ ویسے بھی آپ کو کسی ایک جانب متوجہ نہیں کیا گیا تھا۔ بہرحال میں آپ کو تفصیل بتائے دیتی ہوں۔ موجودہ حکومت ایک آزاد پالیسی اختیار کیے ہوئے ہے اور اس نے بہت عرصے پہلے سے اس ملک پر مسلط کسی حکومت کا تسلط قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اس نے اپنی معاشی صنعتی پالیسی بالکل الگ سے بنائی ہے اور انتہائی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے اس پالیسی کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ ابتدا میں یہ خیال تھا کہ معاشی مشکلات کا شکار ہوکر اور مختلف مسائل میں گرفتار ہوکر یہ حکومت ہتھیار ڈال دے گی اور پرانی ہی پالیسی کو اپنانے کی کوشش کرے گی لیکن اب ان لوگوں کو یقین ہوگیا ہے کہ موجودہ حکومت مکمل طور پر ایک جامع پروگرام کے تحت اپنی پالیسی کی تشکیل کر رہی ہے اگر یہ پالیسی دس سے لے کر پندرہ سال تک قائم رہ گئی تو یوں سمجھ لیں کہ یہ ملک غیر ملکی تسلط سے پوری طرح آزاد ہو جائے گا اور یقینی طور پر اسے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا موقع بھی مل جائے گا جبکہ ایشیا میں یہ چھوٹا سا ملک بڑی اہمیت کا حامل ہے اور اس کے ذریعے ہزاروں منصوبے روبہ عمل لائے جاسکتے ہیں۔ ان حالات میں بھلا وہ بڑی حکومتیں یہ کیسے قبول کرسکتی ہیں کہ موجودہ حکومت جاری رہ سکے لیکن کچھ اس طرح کہ حالات پیدا ہوئے ہیں کہ کوئی کوشش خصوصی طور پر کارگر نہیں ہو پا رہی۔ تاہم تلاش جاری تھی کہ کوئی ایسا نکتہ ہاتھ آئے جس کے تحت وہ حکومتیں اپنے کام جاری رکھ سکیں۔ مسٹر لارڈ ہو سکتا ہے آپ کو آرگنائزیشن کی طرف سے دنیا کی صنعتی ترقی کی تفصیلات بتائی گئی ہوں اور آپ کو معلومات فراہم کی گئی ہوں لیکن میں اپنا فرض پورا کرتے ہوئے وہ گفتگو بھی کروں گی جو آپ کے لیے اس وقت بہت زیادہ دلکش نہیں ہوگی

Scanned and Uploaded By Naveed

آپ کو اس بات کا علم ہے کہ یہودی برادری کاروباری معاملات میں پوری دنیا میں چھائی ہوئی ہے۔ خصوصی امریکی یہودیوں نے پوری دنیا پر اپنی اجارہ داری قائم کر رکھی ہے اور تقریباً" آدھی دنیا کا صنعتی اور کاروباری کنٹرول ان کے ہاتھ میں ہے۔"

"ہاں میں یہ بات جانتا ہوں۔"

"تو پھر یہودی برداری یہ کیسے پسند کرے گی کہ ایک چھوٹی سی جگہ اس کے تسلط سے آزاد ہو بلکہ اس ملک کی آزاد پالیسیاں اس کے وقار کو ختم کر رہی ہو۔ یہاں بہت سے صنعتی منصوبے زیر تکمیل ہیں۔ مقامی حکومت نے بیرونی سرمایہ کاروں کو سرمایہ کاری کی دعوت دی لیکن بہت سی پابندیوں کے ساتھ ایسی پابندیاں جن کی بنا پر یہودی منصوبے بالکل فیل ہو جاتے ہیں ہم اسے مقامی حکومت کا بہت بڑا قدم کہہ سکتے ہیں بلاشبہ یہ جرات مندانہ قدم کبھی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔ مسلم ممالک میں براہ راست نہ سہی کچھ واسطوں سے یہودی برادری اپنا تسلط قائم کرنے میں خاصی حد تک کامیاب ہے اور مختلف ذرائع سے اس کے اپنے مقاصد حاصل ہو رہے ہیں۔ ادھر بات کسی ایک ملک کی نہیں چند اور ممالک بھی یہودی تسلط سے آزادی میں مصروف ہیں۔ مثلاً" جاپان' تائیوان' کوریا' ہانگ کانگ' سنگاپور وغیرہ۔ یہ بات اب راز میں نہیں رہی ہے کہ ان چھوٹے چھوٹے ممالک نے خصوصاً" تائیوان' کوریا اور سنگاپور وغیرہ نے جاپان کی تقلید کرتے ہوئے اپنا بہت بڑا مقام حاصل کرلیا ہے اور صنعتی دنیا پر چھاتے جارہے ہیں۔ انہوں نے بہت سے ایسے یونٹ لگا رکھے ہیں جو اب دنیا میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ جاپان نے تو صنعتی میدان میں صحیح معنوں میں دوسروں کو چت کر دیا ہے۔ چین بھی اپنی بساط بھر کوشش کر رہا ہے اور بہت بڑے بڑے مفادات حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا ہے۔ یہودی برادری نے مختلف ذرائع سے ان ممالک میں سرمایہ کاری کرکے ان کی صنعتوں کو اپنے کنٹرول میں لینا چاہا تھا لیکن انہوں نے یہودی برادری کو اس کا بالکل موقع نہیں دیا بلکہ یوں لگتا ہے جیسے خصوصی طور پر یہودی سرمایہ کاروں سے محفوظ رکھنے کے لیے موثر اقدامات کیے ہیں بھلا ہم کیسے کر سکتے ہیں کہ ہماری صنعتی اجارہ داری ختم ہو جائے۔ معیشت پر ہمارا کنٹرول نہ ہو۔ ہم نے اپنا ایک ملک بنالیا ہے اور اب اس ملک کے لیے ہم پوری دنیا کو تسخیر کرنا چاہتے ہیں یہی ہمارا ہزاروں سال پرانا منصوبہ ہے۔ ہم اس منصوبے کو بھلا پس

پشت کیسے ڈال سکتے ہیں۔"

"ایک منٹ" میں نے انگلی اٹھا کر مسکراتے ہوئے کہا۔ "میڈمماریانہ ایک منٹ آپ نے ہم کا لفظ استعمال کرکے میرے ذہن میں ایک سوال پیدا کردیا ہے کیا نسلاً" آپ بھی یہودی ہیں؟"

"ہاں......... روفس ماریانہ خالص یہودی ہے۔ میرا تعلق امریکہ سے ہے اور میرا گھرانہ ایک بڑا صنعتی گھرانہ ہے لیکن آرگنائزیشن کے لیے کام کرتے ہوئے میں اپنے مفادات کا بھی خیال کرتی ہوں۔ خصوصاً" یہ منصوبہ تو یوں سمجھ لیجئے میرے لیے ایک عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔"

"گڈ......... ویری گڈ......... بہرحال یہ سوال میرے ذہن میں آیا تھا اور میں نے آپ سے اس سلسلے میں پوچھ ڈالا۔"

"تو میں آپ کو بتارہی تھی کہ کوریا' تائیوان' جاپان' چین' ہانگ کانگ وغیرہ یہودی سرمائے سے اپنا کاروبار قطعی طور پر جاری رکھنے کے لیے تیار نہیں ہیں اور اس کے بغیر انہوں نے جو کامیابی حاصل کی ہے خصوصاً" یہودی برادری کے لیے وہ انتہائی تشویشناک ہے ہم یہاں پاکستان میں اس کا آغاز کرنا چاہتے ہیں۔ یہاں جو سرمایہ کاری کی دعوت دی گئی ہے وہ بے شک بہترین ہے لیکن اس سلسلے میں بھی خصوصی خیال رکھا جائے گا کہ یہودی برادری یہاں کاروبار میں کامیاب نہ ہوسکے۔ واسطہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن یہ لوگ کسی بھی طور یہودیوں کو یہاں اپنے قدم نہیں جمانے دیں گے پھر بھلا ہم یہ کیسے پسند کر سکتے ہیں کہ ایسا ہو جائے۔ چنانچہ اس کے لیے ابتدائی مرحلہ یہ ہے کہ مقامی حکومت کو تبدیل کیا جائے۔"

میں نے ایک بار پھر ماریانہ کی صورت دیکھی۔ وہ خیلات میں ڈوبی ہوئی تھی اور اس کی نگاہیں دیوار پر جمی ہوئی تھیں۔ ہاتھ میں بال پوائنٹ پکڑا ہوا تھا اور وہ اسے بار بار کاغذ پر چلا رہی تھی۔ اس نے کہا۔

"اس کے لیے تین افراد کا انتخاب کیا گیا ہے جن کا تعلق اس ملک سے ہے کبھی کسی زمانے میں وہ اس ملک کی سیاست میں نمایاں کارنامے سرانجام دے چکے ہیں لیکن بعد میں انہیں ملک سے فرار ہونا پڑا تھا۔ وہ دنیا کے مختلف ممالک میں موجود ہیں لیکن

آرگنائزیشن کو ہدایت کی گئی ہے کہ ان سے رابطے قائم کرے اور آرگنائزیشن نے اس کام میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کام کا آغاز کس طرح کریں چنانچہ اس کے لیے جو منصوبہ ہے وہ میں آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں مسٹر دانش منصور۔ منصوبہ یہ ہے کہ مقامی حکام نے صرف تین افراد کا انتخاب کیا ہے ہمیں یہ تین افراد ہٹ کرنے ہیں۔ ان تین افراد کے ہٹ ہونے کے بعد خودبخود ایک ایسا بحران پیدا ہو جائے گا جس کی بنا پر مقامی حکومت کا وجود تقریباً" ناممکن ہو جائے گا۔ اس دوران وہ تین افراد مختلف ممالک سے چل پڑیں گے اور یہاں پہنچ جائیں گے اس کے لیے جو انتظامات کیے جائیں گے وہ آپ کے لیے نہیں ہیں بلکہ اس کی ذمہ داری دوسروں کے سپرد ہے چونکہ وہ شعبہ بالکل ہی مختلف ہے۔ ہمارے پاس جو یہ تیئس افراد ہیں یہ انتہائی تربیت یافتہ افراد ہیں اور یہ ذمہ داری انہی کی ہے کہ مقامی حکومت کے ان تین افراد کو ہٹ کریں جن کے ہٹ ہونے کے بعد وہ تین افراد منظر عام پر لائے جائیں گے جو اس ملک سے باہر تھے لیکن اب یہاں پہنچ چکے ہوں گے اس کے بعد ہم پوری امید کرتے ہیں کہ حکومت تبدیل ہو جائے گی الیکشن ہوں گے اور وہ تینوں افراد انتہائی شاندار پیمانے پر منتخب ہو جائیں گے۔ بے شک یہ ایک طویل کام ہے لیکن ہمیں اس کا آغاز تو بہرحال کرنا ہے۔ جب نئی حکومت آجائے گی اور اس کے کلیدی عہدے ان لوگوں کے پاس ہوں گے جو ہمارے اپنے آدمی ہوں گے تو پھر ہمیں اس ایریا پر صنعتی کنٹرول کرنا مشکل نہیں ہوگا جس کا منصوبہ ذہن میں بنالیا گیا ہے۔ یہ آزاد علاقہ ہوگا اور یہاں لاتعداد صنعتی یونٹ لگائے جائیں گے۔ اس کے بارے میں بہت عرصے پہلے سے کاغذی کارروائیاں ہو رہی ہیں لیکن حکومت تبدیل ہو جانے کی وجہ سے یہ کارروائیاں بند کی گئی ہیں۔ ہم نے اس سلسلے میں جو پروگرام ترتیب دیا ہے وہ بھی انتہائی شاندار ہے۔ "مثلاً" یہ کہ آزاد علاقے میں یہ صنعتی یونٹ لگالیے جائیں گے۔ ادھر دنیا بھر میں جاپان' کوریا' تائیوان اور چین وغیرہ کے مال کی خریداری ہوگی اور یہودی سرمایہ کار زبردست سرمایہ کاری کرکے یہ مال خرید لیں گے اور اس کے بعد یہ مال یہاں منتقل کر دیا جائے گا۔ اس آزاد علاقے میں پوری طرح ہمارا کنٹرول ہوگا اور یہی ظاہر کیا جائے گا کہ بھاری مشینری کے ذریعے یہ تمام چیزیں یہاں تیار ہو رہی ہیں لیکن حقیقت یہ ہوگی کہ دنیا بھر کے ان

ممالک کا تیار کیا ہوا مال یہاں صرف تبدیل کیا جائے گا اور ایک مقامی حیثیت سے یہ مال دنیا کی منڈیوں میں پھیل جائے گا خصوصاً" ایشیائی منڈیوں میں۔ یہ ابتدائی کام ہوگا اور اس کے بعد یہاں ہماری تربیت جاری رہے گی۔ آپ کو شاید اس بات کا علم ہوگا کہ یہاں لیبر نہایت سستی مل جاتی ہے یہاں کے انجینئرز ذہین ہیں۔ بہت مختصر وقت میں وہ یہاں صنعتی یونٹوں پر اپنا مال تیار کرنے لگیں گے۔ ادھر چین' کوریا' تائیوان' جاپان وغیرہ کا مال دنیا کے مختلف ممالک سے پیچھے چلا جائے گا۔ چونکہ ہم اس کی خریداری کر چکے ہوں گے چنانچہ وہاں اس مال کی کمی پیدا ہو جائے گی اور اس وقت ہم انتہائی اعلیٰ پیمانے پر مقامی مال کو آگے بڑھا کر یہ اجارہ داری قائم کر سکتے ہیں۔ یوں وہ ناکامی جو کہ ان ممالک میں سرمایہ کاری کے سلسلے میں ہماری برادری کو ہوئی ہے ختم ہو جائے گی اور ہمارے مقاصد پورے ہو جائیں گے۔ بے شک یہ ایک طویل کام ہوگا لیکن اس وقت آرگنائزیشن کے پاس اس سے بڑا اور کوئی کام نہیں ہے اور آپ کو فخر کرنا چاہیے مسٹر لارڈ کہ اس سلسلے میں آپ کا انتخاب کیا گیا ہے یعنی اتنے بڑے کام کو سرانجام دینے والے اس ملک میں آپ ہوں گے۔"

میرا بدن آہستہ آہستہ کانپ رہا تھا۔ غصے کی شدت سے میرا خون کھول رہا تھا۔ آہ.......... آہ.......... یہ سب کچھ کیا ہے۔ یہ سب کچھ کیا ہے۔ میرا پاکستان میرا جگمگاتا ہوا پاکستان کیسی کیسی نحوستوں کا شکار ہے۔ ہمارے اطراف میں کیسے کیسے خونخوار اژدھے منہ کھولے کھڑے ہمیں بھوکی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم اپنی اس دنیا کو گل زار ہستی بنا دینا چاہتے ہیں لیکن یہ بات دنیا کے تقریباً" تمام ہی ممالک جانتے ہیں کہ ہم کس کیفیت اور کس شخصیت کے افراد ہیں۔ ہم وہ کر سکتے ہیں جو دنیا کے تصور میں بھی نہ آئے اور یہ جان کر وہ لوگ ہمیں تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کاش ہم میں سے ہر فرد یہ بات سوچ لے کہ پاکستان کو قائم رکھنا ہے۔ اس کے لیے ان اژدھوں سے لڑنا ہے جو ہم میں سے نہیں ہیں۔ ہمارے اطراف ان اژدھوں کے غول کے غول منہ کھولے کھڑے ہوئے ہیں اور ہم ان سے بے پروا اپنے مسائل کا شکار ہیں۔ کاش کاش اس سرزمین کو بچانے کے لیے ہر فرد اپنے طور پر ایک گھنٹہ صرف کر دے۔ صرف ایک گھنٹہ اپنی زندگی میں یہ سوچنے پر گزار دے کہ خدانخواستہ اگر ہمارے اس ملک کو کچھ ہوگیا تو ہمارا کیا بنے گا۔ ہم

Scanned and Uploaded By Nadeem

کہاں رہیں گے۔ ہم کون کہلائیں گے۔ ہماری شناخت کیا ہوگی۔ کاش صرف ایک صرف ایک گھنٹہ یہ سوچنے میں صرف کر دیا جائے۔ یہ منصوبہ میرے علم میں آیا تھا اور میرے لیے ایک فرض بن گیا تھا اگر مجھے لاکھوں بار زندگی ملے اور مجھے اس منصوبے کو ختم کرنے کے لیے مرنا پڑے تو خدا کی قسم میں لاکھوں بار مرنے کے لیے تیار تھا لیکن اپنے جذبات کو دبا کر مجھے پوری باتیں سننا تھیں۔ ایک یہودی عورت میرے سامنے موجود تھی میرا رواں رواں اس کے وجود سے نفرت کا شکار تھا لیکن مکاری کو مکاری سے ختم کیا جاسکتا ہے اور مجھے اس وقت اپنے آپ پر قابو پاکر اس مکار عورت کا سامنا مکاری سے کرنا تھا۔ میں اس کے منصوبے پر غور کرتا رہا۔ اس کی باتیں سنتا رہا۔ ایسی ایسی باتیں کر رہی تھی وہ جو میرے تصور میں بھی نہیں آسکتی تھی۔ بلاشبہ یہودی برادری کب یہ چاہے گی کہ مسلم ممالک سر اٹھا کر جینے کے قابل ہو سکیں۔ یہ سرمایہ دار دنیا چاروں طرف سے ہمارے ملک پر دباؤ ڈال رہی ہے اور ہمیں اگر پوری قوت سے اس کا مقابلہ کرنے کی اہلیت نہ حاصل ہوئی تو......... تو خدا جانے ہمارا مستقبل کیا ہوگا۔ ماریانہ کو میرے احساسات کا اندازہ نہیں ہو سکا تھا۔ وہ اپنا پورا پروگرام مجھے بتا رہی تھی اس نے کہا۔

"چنانچہ اس سلسلے میں آپ کو فوری طور پر کام شروع کر دینا ہے۔ یہ بات ہم سب کے علم میں ہے اور آپ کو بھی اس دوران اندازہ ہو گیا ہوگا کہ یہاں آپ کی ایک سوشل حیثیت ہے اور دانش منصور کو ہر قسم کی سیاسی اور سرکاری تقاریب میں مدعو کیا جاتا ہے۔ مسٹر لارڈ دانش منصور بہت کم ان تقاریب میں دلچسپی لیتا تھا لیکن آپ دانش منصور کی حیثیت سے اب اپنا رویہ تبدیل کریں گے۔ بات بہت زیادہ طویل نہیں ہے لیکن پھر بھی اتنا وقت ضرور دیا جا رہا ہے آپ کو کہ آپ اپنی ایک سوشل حیثیت تسلیم کرانے میں کامیاب ہو جائیں اور اس کے لیے آپ کو تمام تقاریب میں شرکت کرنا ہوگی۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کو اس طرح ان لوگوں کے قریب پہنچنے کا موقع ملے گا۔ میں یہ نہیں کہتی کہ آپ ان اہم سیاسی اور حکومتی شخصیتوں کے بالکل قریب پہنچ جائیں لیکن کم از کم ان سے متعلق ارکان آپ کے قریب ضرور آسکتے ہیں اور ہمیں انہی سے ا[illegible] مستقل پروگرام چاہیے۔ ویسے اشارتاً میں آپ سے ایک بات ضرور کہوں گی وہ یہ کہ ایک بہت بڑی سیاسی شخصیت کے ہاں اس کی بیٹی کی شادی کی تقریب ہے اور یہ بات میرے علم میں

مسٹر جمشید وارنا کے ذریعے آئی ہے کہ یہ تینوں ہی اہم شخصیتیں اس تقریب میں شرکت کریں گی کیونکہ جس بڑی شخصیت کی بیٹی کی شادی ہے وہ ان تینوں سے گہری دوستی رکھتی ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو وہ دن ہمارے کام کا بہترین دن ہوگا مگر یہ سب تقدیر کی بات ہے ممکن ہے ایسا نہ ہو ہمیں دونوں پہلو مدنظر رکھنے ہیں تاہم یہ ایک یقینی امر ہے کہ ان میں سے دو یا ایک یا پھر تینوں اس تقریب میں شرکت ضرور کریں گے اور وہاں اپنے پہلے کام کی تکمیل کر لینی ہے جو کچھ بھی ہاتھ آجائے سمجھ رہے ہیں نا آپ میری بات!" میں زبردستی مسکرایا اور میں نے کہا۔

"اچھی طرح سمجھ رہا ہوں مس ماریانہ۔"

"تو پھر آپ آج سے اپنے معمولات کا جائزہ لیجیے اور اپنا نیا پروگرام اسی انداز میں ترتیب دیجیے۔"

"بہتر ہے......... میں یہ بات پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ میں ایسی اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک نہیں ہوں بلکہ اس سلسلے میں ہر لمحہ میں آپ کی طرف سے ملنے والی ہدایات کا منتظر رہوں گا۔"

"میں آپ کے ساتھ ہوں کیا آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ مجھے یہاں اپنے ساتھ ٹھہرنے کی دعوت نہیں دیں گے۔" ماریانہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں ہنس پڑا۔

"اس کا کوئی جواز نہیں ہے مس ماریانہ۔"

"کیا مطلب۔"

"میرا مطلب ہے کہ میری دعوت بے معنی ہے میں تو ایک طرح سے آپ کے نمائندے کی حیثیت سے یہاں مقیم ہوں۔"

"اوہو......... نہیں نہیں۔ آپ نے بہرحال اپنی شخصیت کا لوہا منوا لیا ہے اگر آپ کی جگہ کوئی اور ہوتا تو اتنی آسانی سے اس نئی شخصیت میں اپنے آپ کو اس طرح نہ ڈھال لیتا جس طرح آپ نے ڈھالا ہے۔ ہم سب آپ کا جائزہ لیتے رہے ہیں اور کہیں بھی یہ احساس نہیں ہے کہ آپ نے کسی کو شبہ کا موقع دیا ہو۔"

"اس میں بھی میرے سرپرستوں کا ہاتھ ہے۔ انہوں نے مجھے جو تربیت دی اس میں کہیں بھی مجھے تشنہ نہیں چھوڑا گیا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"اچھا چلیے۔ ٹھیک ہے۔ ویسے یہ بتائیے کہ مقامی ماحول میں آپ کو گزر کرنے میں کوئی دقت تو نہیں ہو رہی ہے!"

"بالکل نہیں۔"

"ٹھیک......... اچھا اب یہ بتائیے کہ آپ کے اپنے ذہن میں اس ساری تفصیل کو سننے کے بعد کچھ سوالات ابھرتے ہیں۔"

"پھر وہی بات کہوں گا کہ جو منصوبہ بنایا گیا ہے وہ میری ذہنی پہنچ سے بہت بلند ہے۔ میں درحقیقت اس منصوبے کی روح پر غور کر کے کانپ اٹھا ہوں اور یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا ہوں کہ کیا واقعی اتنا بڑا کام میں سرانجام دے سکتا ہوں۔"

"آپ یقیناً" یہ کام سرانجام دے سکتے ہیں یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہہ رہی بلکہ اتنا جانتی ہوں کہ آرگنائزیشن کبھی کسی غلط آدمی کا انتخاب نہیں کرتی اگر اس کے لیے آپ پر بھروسہ کیا گیا ہے تو پورے یقین کے ساتھ کیا گیا ہے اور میں اتنا ضرور جانتی ہوں کہ آرگنائزیشن کے کرتا دھرتا کچے کام کبھی نہیں کرتے۔"

"تعجب ہے مجھے خود اپنی حیثیت کا اس قدر اندازہ نہیں ہے جتنا آرگنائزیشن نے لگا لیا۔" ماریانہ ہنسنے لگی پھر بولی۔

"ویسے آپ کی شخصیت میں دلکشی تو ہے اور خصوصاً" اس میک اپ میں تو آپ......... میرا مطلب ہے کہ میں بار بار آپ کو دیکھنے پر مجبور ہو جاتی ہوں۔"

ماریانہ کے انداز میں ایک تبدیلی رونما ہوئی اور میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ میڈم خان نے مجھے جن راستوں کی طرف راغب کیا تھا اپنی اصل حیثیت میں آ کر میں ان راستوں سے پھر پیچھے ہٹ گیا تھا لیکن ماریانہ میرے مقاصد کے لیے بہت ضروری تھی اس لیے میں اسے کسی طور پر مایوس نہیں کر سکتا تھا۔ پھر میں نے ماریانہ سے ایک اور سوال کیا۔

"جن تیس افراد کے بارے میں آپ نے مجھے بتایا ہے مس ماریانہ ان کا قیام کہاں ہے۔"

"گرین ہاؤس نامی ایک عمارت ہے یہ عمارت جمشید وارنا کی ملکیت ہے اور پہلے ہی میرا مطلب ہے آپ کے آنے کے ساتھ ساتھ اس عمارت کے لیے جمشید وارنا سے بات

کر لی گئی تھی اور وارنا نے بخوشی یہ عمارت ہمارے سپرد کر دی۔"

"گڈ......... اس کا مطلب ہے کہ یہ کام اس انداز میں مکمل ہو گیا وہ لوگ میرے اطراف بھی پھیلے رہتے ہوں گے۔"

"ہاں کیوں نہیں۔" ماریانہ نے جواب دیا۔

بہرحال اس کے بعد کوئی اور گفتگو باقی نہیں رہ گئی تھی۔ ماریانہ نے اس بات کا اظہار کیا تھا میرے ساتھ ہی قیام کرے گی۔ میں اس سوچ میں گم تھا کہ اس نے مجھ سے سوال کر ڈالا۔

"اچھا اب آپ یہ بتائیے کہ میرے یہاں قیام کرنے سے آپ کو تو کوئی دقت نہیں ہو گی۔"

"کیوں!" میں نے حیرانی سے اس سے پوچھتے ہوئے کہا۔

"نہیں، نہیں۔ بس انسان کی اپنی فطرت ہوتی ہے۔ بعض چیزوں میں آپ کی رائے لینا بھی تو بے حد ضروری ہے۔"

"آپ کے یہاں قیام سے مجھے خوشی ہو گی مس ماریانہ........."

"تو پھر یہاں موجود افراد کا مجھ سے تعارف کرائیے۔" ماریانہ نے کہا اور میں وہاں موجود لوگوں کے بارے میں اسے تفصیلات بتانے لگا۔ ماریانہ نے گردن ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک شخصیت بھی ایسی نہیں ہے جو ہمارے لئے باعث پریشانی ہو۔"

"بالکل نہیں۔" میں نے جواب دیا۔ ماریانہ کے ساتھ خاصہ وقت گزرا۔ مجھے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ اس طرح مجھ پر مسلط ہو جائے گی۔ کچھ کام کرنے کا موقع بھی نہیں ملا تھا۔ رشید خان یا سعید خان کو ہدایت بھی نہیں دے سکا تھا۔ لیکن ایک بات پر ہمیشہ فخر کرتا تھا میں کہ یہ لوگ اتنے ذہین تھے کہ ساری صورتحال کو سمجھ لیا کرتے تھے اور اس وقت بھی انہوں نے مجھے کسی پریشانی میں مبتلا نہ ہونے دیا۔ ایک بھی میری جانب نہیں پھٹکا تھا۔ بلکہ یوں لگتا تھا جیسے وہ پوری طرح محتاط ہوں۔ البتہ یہ اندازہ لگانا۔ بھی میرے لئے ضروری تھا کہ ماریانہ کے کہنے کے مطابق آرگنائزیشن کے جو نمائندے میری نگرانی کرتے رہے تھے کیا اب بھی وہ میرے آس پاس موجود ہیں۔ لیکن اس کے لئے انتظار ضروری تھا۔ ماریانہ سے سوال کرنے کا مطلب اسے مشکوک کرنا تھا وقت گزرتا گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

رات گئے تک ماریانہ سے گفتگو ہوتی رہی بحیثیت لارڈ میں اس سے انحراف نہیں کر سکتا تھا چنانچہ اس کے ہر جذبہ کی پذیرائی کرتا رہا۔ تاکہ اسے مجھ پر کسی قسم کا شک نہ ہو۔ اس دوران جمشید وارنا کے بارے میں مختلف خیالات ذہن میں آئے تھے اور میں نے جذبوں کے بے لگام طوفان کے درمیان ماریانہ سے پوچھ گچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔

"یہ جمشید وارنا آرگنائزیشن کا نمائندہ کب سے ہے؟"

"بہت عرصے سے۔" وہ بے ترتیب سانسوں کے درمیان بولی۔ "یہ ہمارے لئے سرمایہ کاری کرتا ہے۔ ویسے تمہیں حیرت ہوگی لارڈ کہ جمشید وارنا کے اربوں ڈالر سوئٹزر لینڈ میں محفوظ ہیں۔ اس نے اپنی دولت کا جو حصہ یہاں سامنے رکھا ہے وہ یوں سمجھ لیجئے کہ صرف آٹھ فیصد ہے۔ باقی بانوے فیصد سرمایہ اس کا سوئٹزر لینڈ اور دنیا کے چند دوسرے ممالک کے بینکوں میں محفوظ ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ دنیا میں کسی بھی جگہ سرمایہ کاری کر سکتا ہے لیکن اب صورت حال بالکل مختلف ہے ہو سکتا ہے وہ ہمارے اس منصوبے میں اپنا محفوظ سرمایہ بھی شامل کر دے۔ کیونکہ ابتدا میں ہمیں خاصے نقصانات اٹھانا پڑیں گے۔ لیکن ان کی پروڈکشن کا بحران پیدا کرنے کے بعد ہم اپنا مال مارکیٹ میں لائیں گے اس میں دنیا کے مختلف حصوں میں ہم نے یہ طے کیا ہوا ہے کہ کہاں اس کی قیمت کیا رکھی جائے گی۔ اس طرح تھوڑا سا توازن بھی قائم رکھنا ہے۔"

وارنا کے بارے میں یہ اطلاع میرے لئے خاصی دلچسپ تھی کیونکہ یہ شخص بھی میری فہرست میں تھا۔ اس کے بعد باقی ذمہ داری جو تھی وہ ماریانہ کو یہاں خوش آمدید کہنے کی تھی اور مسز خان کا تربیت یافتہ ہونے کی وجہ سے مجھے اس میں بھی وقت نہیں پیش آئی چنانچہ میں رات گئے ماریانہ سے اچھی خاصی معلومات حاصل کر کے بظاہر گہری نیند سو گیا۔ لیکن میں نے صرف سونے کی اداکاری کی تھی۔ کافی وقت گزارا اور جب یہ اندازہ ہو گیا کہ ماریانہ کی نیند پختہ ہو چکی ہے تو میں خاموشی سے اپنے بستر سے نیچے اترا اور باتھ روم کی جانب چل پڑا باتھ روم کے دروازے سے اندر داخل ہو کر میں نے دروازہ اندر سے لاک کیا۔ لائٹ جلائی اور شاور ہلکا سا کھول دیا تاکہ پانی گرنے کی آواز سنائی دیتی رہے۔ اور اس کے بعد میں باتھ روم کے اس مخصوص حصے کی جانب بڑھ گیا جو میرے لئے کار آمد بنا دیا گیا تھا۔ میں نے باتھ روم کی فٹنگ کو ایک مخصوص انداز میں جنبش دی اور باتھ روم میں ایک ننھا سا دروازہ نمودار ہو گیا۔ جس میں سے صرف ایک آدمی اندر گزر سکتا تھا میرے دوسری طرف پہنچنے کے بعد وہ دروازہ خود بخود بند ہو گیا۔ میں راہداری میں پہنچا۔ وہاں سے اس جگہ پہنچ گیا جہاں سے مجھے کوٹھی نمبر چار سو گیارہ تک پہنچنے کا راستہ مل سکتا تھا۔ میں تھوڑا سا آگے بڑھا تھا کہ مجھے سعید خان نظر آیا جو اسی سمت آ رہا تھا۔ سعید خان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

"ارے تم۔" میں نے اسے حیرت سے دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ اس وقت اس کے چہرے پر میرا ہی میک اپ تھا۔ مکمل اور جامع میک اپ۔

"یس سر۔"

"مگر تم میرا مطلب ہے اس وقت یہاں۔"

"میں آپ کے پاس آ رہا تھا۔ سر چونکہ مجھے آپ کے وہاں سے چل پڑنے کا علم ہو گیا تھا۔" میں نے ایک گہری سانس لی۔

"سنو میں مختصر الفاظ میں تمہیں اس کے بارے میں بتائے دیتا ہوں تم میری جگہ لے لو۔" میں نے کہا اور ماریانہ کے بارے میں مختصر ترین الفاظ میں تمام تفصیلات اسے سمجھانے کے بعد میں کوٹھی نمبر چار سو گیارہ پہنچ گیا اب میں یہاں ہر کام کے لئے آزاد تھا۔ مجھے دوسرے لوگوں نے بتایا کہ کس طرح میرا اپنا رابطہ قائم ہے۔ چنانچہ اس طرف بھی ذرا ذہن رکھنا تھا۔ اپنے طور پر میں جو کچھ سوچ رہا تھا اس پر فوراً عمل کرنے کا خواہشمند تھا اس سلسلے میں زیادہ سوچ بچار بے معنی تھی حالانکہ ماریانہ نے مجھے بتایا ہوا تھا کہ جو کام یا جو منصوبہ وہ آرگنائزیشن کی طرف سے لے کر آئی ہے وہ طویل المیعاد ہے اور اس میں مجھے خاصی محنت کرنے کے بعد اپنا عمل کرنا ہے۔ لیکن میں پاک سرزمین پر کسی بھی ناپاک سازش کو ایک لمحے کے لئے بھی برداشت کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ چنانچہ اب اس سلسلے میں زیادہ غور کرنا بے معنی تھا جو کچھ مجھے کرنا تھا وہ فوری طور پر کرنا تھا۔ میں نے تیاریاں کیں اور اس کے بعد کرک ولسن سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرنے لگا جو ڈان سینٹر کا نمائندہ تھا اور جس کے بارے میں مجھے تفصیلات بتا دی گئی تھیں اور جس سے آج تک میرا کوئی رابطہ قائم نہیں ہوا تھا۔ بس اب دل میں یہ خیال تھا کہ اپنی جگہ مل جائے تاکہ میں اپنے منصوبے کو مستعدی سے سرانجام دے سکوں۔ رات چونکہ کافی گزر چکی تھی اور

Scanned and Uploaded By Nadeem

یہ امکان نہیں تھا کہ ولسن سے فوراً ہی رابطہ قائم ہو جائے گا۔ بظاہر ہے اس وقت کوئی ٹیلیفون ریسیو کرنے کے لئے مستعد نہیں ہوتا لیکن دوسری طرف سے فوراً ہی فون ریسیو کیا گیا تھا اور دلچسپ بات یہ تھی کہ دوسری طرف ولسن ہی بول رہا تھا۔

"میرا نام دانش منصور ہے۔" میں نے کہا۔

"مسٹر دانش میں کرک ولسن بول رہا ہوں آپ کے ٹیلیفون کا منتظر تھا۔"

"کیوں۔" میں نے سرد لہجے میں پوچھا۔ یہ بات مجھے کچھ عجیب سی لگی تھی۔ ولسن کی ہلکی سی ہنسی سنائی دی پھر اس نے کہا۔

"اس لئے مسٹر دانش کہ میڈم ماریانہ آج ہی آپ کے پاس پہنچی ہیں اور یہ بات میرے علم میں ہے کہ وہ آپ کے ہاں قیام پذیر ہیں۔" ولسن نے کہا اور میں دنگ رہ گیا۔ اس قدر شاندار معلومات' یقینی طور پر ڈان سینٹر کے نمائندے بہت مستعد ہیں۔ میں نے بے اختیار ولسن کو اس سلسلے میں داد دی تھی۔ میں نے کہا۔

"مسٹر ولسن آپ کی اس مستعدی سے مجھے بے حد خوشی ہوئی ہے اس کا مقصد ہے کہ آپ کو ساری تفصیلات معلوم ہیں۔"

"سر میں کوئی ڈرامائی سچویشن پیدا کرنا نہیں چاہتا۔ لیکن آپ اپنی مصروفیت کے بارے میں جو کچھ بھی مجھ سے پوچھنا چاہیں پوچھ سکتے ہیں۔" ولسن نے جواب دیا۔ اور میں ایک لمحے کے لیے سنسنی کا شکار ہو گیا۔ بہت بڑا دعویٰ تھا یہ تو اس کا مقصد ہے کہ دونوں گروہوں نے بڑے خوفناک انداز میں اپنا کام شروع کیا ہے۔ اور میں دونوں کی نگاہوں کا مرکز ہوں چند لمحات خاموش رہنے کے بعد ولسن نے کہا۔

"اور میرے ان الفاظ کے ساتھ کہ میں آپ کے ٹیلیفون کا منتظر تھا آپ کو یہ اندازہ ضرور ہو گیا ہو گا کہ میں یہ انتظار آدھی رات کو کیوں کر رہا تھا۔"

"حیران کن بات یہ ہے ولسن کہ ڈان سینٹر کی جانب سے مجھے اس قدر ذمہ داریاں سونپے جانے کے باوجود ان لوگوں کے بارے میں کوئی تفصیلات نہیں بتائی گئی کہ وہ میرے معاون ہوں گے۔"

"آپ یہ سمجھ لیجئے کہ یہ نہایت دانشمندانہ قدم ہے۔ اگر ہم ابتدائی مرحلے پر ہی آپ کے سامنے پہنچ جاتے تو پہلی بات تو یہ کہ آپ بالکل اجنبی انداز میں اپنا کام نہ

کر سکتے۔ دوسری بات یہ کہ جس طرح ہم ماریانہ کے بارے میں معلومات حاصل کر چکے ہیں اسی طرح آرگنائزیشن کے لوگ بھی ہمارے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے تھے۔ آپ کو آزادی سے کام کرتے دیکھتے رہے ہیں ہم........ اور میں پوری طرح ڈان سینٹر کو یہ اطلاعات بھجواتا رہا ہوں کہ مسٹر دانش نے اپنی ذمہ داریاں شاندار طریقے سے سنبھال لی ہیں۔ اور بڑے اعتماد کے ساتھ کام جاری رکھا ہوا ہے۔"

"اچھا خیر ٹھیک ہے۔ ہنگامی بنیاد پر آپ پر پورا پورا اعتماد کرنا پڑتا ہے۔ ولسن لیکن بہرحال تھوڑا بہت تعارف باقی رہ گیا ہے۔ ڈان سینٹر کی جانب سے آپ کو کیا اختیارات دیئے گئے ہیں؟"

"یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کے خادم کی حیثیت سے مجھے ہر طرح کے اختیارات حاصل ہیں۔ آپ کی طرف سے ہونے والی کسی بھی فوری کارروائی کے لیے میں اپنے آدمیوں کے ساتھ مستعد ہوں۔ باقی جہاں تک رہا معاملہ آپ کے مشکوک ہونے کا تو آپ یوں سمجھ لیں کہ آپ نے اسی جگہ فون کیا ہے اور میری ملاقات آپ سے بالکل صحیح وقت پر ہوئی ہے۔ اس طرح آپ کو ہم پر اعتماد آجانا چاہیے۔"

"نہیں نہیں میرا مقصد یہ نہیں تھا کہ مجھے تم پر اعتماد نہیں ہے بس ڈان سینٹر کے تحفظ کے لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ کہیں کسی غلط آدمی سے میری بات نہ ہو جائے۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بالکل مطمئن رہیں۔ اچھا اب کیا میں آپ سے یہ پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ ماریانہ کس سلسلے میں آپ تک پہنچی ہیں؟" ولسن نے کہا۔

"دراصل ولسن ایسی خوفناک اور سنگین صورتحال میرے علم میں آئی ہے کہ میں بدحواس ہو گیا ہوں ماریانہ نے جو منصوبہ پیش کیا ہے وہ اس قدر دہشت ناک ہے کہ میں سن کر بھی وحشت زدہ ہو گیا ہوں۔"

"براہ کرم تفصیل بتا دیں۔" ولسن نے کہا اور میں آرگنائزیشن کے پورے منصوبے کی تفصیلات سناتا رہا۔ بات چونکہ خاصی طویل تھی اور ولسن انتہائی سنجیدگی سے یہ تمام باتیں سن رہا تھا اس لیے میرے بولنے کے علاوہ اور کوئی آواز باقی نہیں رہ گئی تھی۔ میں آرگنائزیشن کے منصوبے کی ایک ایک تفصیل ولسن کو بتاتا رہا اور وہ سنتا رہا جب مکمل تفصیل بتا دی میں نے تو اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded by Nadeem

"ہیلو کرک۔"

"یس سر سن رہا ہوں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ بہت پریشان ہو گیا ہوں۔"

"کیوں ولسن۔"

"اس لیے کہ اس قدر اختیارات تو مجھے بھی نہیں دیے گئے۔ روز آرگنائزیشن کے جتنے ایسے پروگرام ہیں جن کا تعلق براہ راست معیشت سے ہے اور ہمیں اس میں مداخلت کرنی ہے وہ تو سب کچھ میرے علم میں ہے اور مجھے اس کے لیے اختیارات دیے گئے ہیں لیکن یہ منصوبہ اتنا ہولناک ہے کہ درحقیقت میں اس بارے میں اپنے طور پر کوئی فیصلہ ہی نہیں کر سکتا۔"

"تو پھر کیا کرو گے؟"

"مجھے اوپر سے ہدایات حاصل کرنا ہوں گی۔"

"یہ مشکلات ابھی ہمارے لیے باقی ہیں۔"

"لیکن جناب اس سلسلے میں ایک بات اور عرض کروں گا آپ سے۔ وہ یہ کہ خود آپ اپنے ذہن میں کوئی فیصلہ کرتے ہیں اور کسی منصوبے پر مکمل طور پر اعتماد کر لینے کے بعد ہم سے کام لینا چاہتے ہیں تو ہم اس کے لیے حاضر ہیں میرا مطلب ہے اگر آپ کے ذہن میں کوئی پروگرام ہے جس کے تحت یہ ساری کارروائی روکی جا سکے تو آپ مجھے ہدایات دے سکتے ہیں۔ کیونکہ یہاں آپ کو اس کا حق حاصل ہے۔ میرے اپنے جو اختیارات ہیں وہ ایک حد تک ہیں۔ اور اس سے آگے کے اختیارات آپ کے پاس ہیں لیکن بات اگر ایسی ہو جو ہم دونوں کی پہنچ سے باہر ہو تو پھر اس کے لیے اوپر سے احکامات کیسے لیے جا سکتے ہیں۔"

"مگر میرے پاس نہ تو اس کے لیے ذرائع موجود ہیں اور نہ ہی صورتحال ایسی ہے کہ میں یہ کام کر سکوں۔"

"نہیں سر۔ یہ آپ کی ذمہ داری نہیں ہے یہ کام مجھے ہی کرنا ہے۔"

"مگر ہمارے پاس بہت زیادہ وقت تو نہیں ہے۔ ان لوگوں کے اس منصوبے کو آگے بڑھنے دینا ہے یا اسے راستے میں روکنا ہے۔ اس کا فیصلہ اگر ڈاؤن سینٹر کی طرف سے ہو جائے تو کیا یہ مناسب نہیں ہو گا۔"

"بالکل مناسب ہو گا۔ اور آپ بالکل مطمئن رہیں میں فوری طور پر رابطے کی کوشش کرتا ہوں جس قدر جلد ممکن ہو سکا یہ رابطہ قائم کر کے آپ کو اطلاع دوں گا۔"

"ہوں۔ بہرحال میرے دوست یہ سب کچھ انتہائی ضروری ہے۔"

"سر۔ ڈاؤن سینٹر کے ہر مفاد کا خیال رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ ہاں ذرا یہ بتائیے کہ وہ افراد جو آرگنائزیشن کی طرف سے اس کام کے لیے بھیجے گئے ہیں کہاں قیام پذیر ہیں۔"

"اوہ تم کیا یہ بات نہیں جانتے؟"

"نہیں سر!"

"دراصل ہماری نگاہ صرف ماریانہ پر تھی۔ یقیناً بقیہ لوگ مختلف اوقات میں تنہا آئے ہوں گے اسی لیے ہماری نظروں سے اوجھل رہے۔"

"گرین ہاؤس نامی ایک عمارت ہے۔ اس کی تفصیل میں تمہیں بتائے دیتا ہوں ولسن لیکن میرا خیال ہے کہ فوری طور پر کوئی ایسی کارروائی نہ کی جائے جس سے ان لوگوں کو کوئی شبہ ہو سکے۔"

"آپ مطمئن رہیے۔" مسٹر دانش میں اس سلسلے میں تمام احکامات حاصل کرنے کے بعد فوراً" آپ کو اطلاع دوں گا۔"

"مگر۔ اطلاع دینے کے لیے تمہیں کیا طریقہ کار اختیار کرنا ہے اس کا تمہیں اندازہ ہے۔"

"آپ مطمئن رہیں یہ بات میرے علم میں ہے کہ ماریانہ سائے کی طرح آپ کے ساتھ ہو گی اس کا خیال رکھا جائے گا۔"

اس کے بعد ولسن سے رابطہ منقطع ہو گیا۔ میں گہری گہری سانسیں لے رہا تھا۔ جو کچھ بھی ہوا تھا وہ میرے لیے انتہائی سنسنی خیز تھا لیکن بہرطور اپنی منصوبہ بندی کو اسی انداز میں آگے بڑھایا جا سکتا تھا۔ پھر میں' میں چار سو گیارہ سے واپس پلٹ پڑا۔ اور انتہائی احتیاط کے ساتھ اپنی رہائش گاہ میں پہنچ گیا۔ نجانے کیا' کیا چکر چلانے پڑ گئے تھے لیکن ملک کو دشمنوں سے بچانا میری ذمہ داری تھی اور اس سلسلے میں جس حد تک میں عمل کر سکتا تھا کر رہا تھا۔ سعید خان کو جھانک کر دیکھا اور ایک لمحے میں یہ اندازہ ہو گیا کہ جاگ رہا

Scanned And Uploaded By Nadeem

ہے۔ میں نے غسل خانے کے دروازے پر ہلکی سی آہٹ پیدا کی۔ اور اس کے بعد سعید خان فوراً ہی اٹھ کر غسل خانے میں داخل ہوگیا۔ میں نے اس سے صورتحال پوچھی تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی سر اب وہ گہری نیند سو رہی ہے۔ لیکن تھوڑی دیر پہلے وہ جاگی تھی۔"

"اوہو۔ پھر؟"

"جاگ کر بغور میرا چہرہ دیکھتی رہی تھی اور اس کے بعد اٹھ کر غسل خانے میں داخل ہوگئی تھی۔ میں سوتا ہی رہا واپس آنے کے بعد وہ جس انداز میں سوگئی اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ اسے مجھ پر کوئی شبہ نہیں ہوا۔"

"ٹھیک اب تم نکل جاؤ۔ بعد میں جو کچھ بھی ہوگا میں تمہیں اطلاع دے دوں گا۔"

سعید خان چلا گیا اور میں واپس آکر اپنی مسہری پر لیٹ گیا۔ ماریانہ کروٹ بدلے آرام سے سو رہی تھی۔ لیکن میرے ذہن میں طوفان اٹھ رہے تھے میں آنے والے لمحات کے بارے میں سوچ رہا تھا اور اس بات پر ہنس رہا تھا کہ میرا عمل اس وقت نجانے کیا ہے۔ جبکہ حقیقت میں ان تمام چیزوں کا اہل نہیں تھا۔ لیکن اب اس سلسلے میں سوچنا بھی حماقت ہی محسوس ہوتی تھی۔ دوسری صبح ماریانہ جاگ گئی اور نہایت مطمئن انداز میں اس نے میرے ساتھ ناشتہ کیا۔ وہ مسرور نظر آرہی تھی دوران گفتگو میں نے اس سے پوچھا۔

"ماریانہ عام حالات میں آپ ایک بالکل عام سی معلوم ہوتی ہیں۔ لیکن درحقیقت آپ کو بڑی محنت کرنا پڑتی ہوگی آرگنائزیشن کے لیے۔"

"محنت کو ہم عبادت کا درجہ دیتے ہیں۔ دانش ہماری زندگی ہی یہ ہے اگر سچی بات پوچھیں آپ تو میں یہ کہنے میں کوئی دقت نہیں محسوس کرتی کہ آرگنائزیشن کے ذریعے بے پناہ دولت کمانے کے ساتھ میری زندگی کا ایک مشن بھی ہے۔"

"وہ کیا۔؟"

"بھئی دیکھو ہمارے مذہبی معاملات بھی تو ہیں۔ مگر یہ بات آپ سے کہنا کچھ اچھا نہیں لگتا اگر آپ درحقیقت دانش تصور ہوتے۔ بات یہ ہے لارڈ کہ جو کچھ بھی ہے اس میں میرے اپنے جذبات کا دخل بھی ہے۔ یہ مسلم ممالک اس حد تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ ان کے خلاف جو کچھ بھی کیا جاسکے ضرور کیا جائے ورنہ ہمارا اپنا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ اور ہم اپنے طور پر ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔" میں نے گہری سانس لی اور آہستہ سے بولا۔

"تم بالکل ٹھیک کہتی ہو۔ ماریانہ۔ درحقیقت کوئی بھی کام اگر جذبات کے ساتھ کیا جائے تو زیادہ اہمیت کا حامل ہو جاتا ہے لیکن دل ہی دل میں' میں ماریانہ کے ان الفاظ سے بری طرح پھنک کر رہ گیا تھا۔ اگر یہ یہودی لڑکی اپنے مذہب اور اپنے وطن کے لیے اس قدر ہمدردی یا دلچسپی رکھتی ہے تو کیا میں اپنے مذہب اور وطن کے لیے یہ دلچسپی نہیں رکھ سکتا۔ اگر میں چاہتا تو وہ اس کوٹھی سے زندہ واپس نہیں جاسکتی تھی لیکن یہ کوئی بات نہ ہوتی حقیقت تو یہ ہے کہ اسے زندہ رکھ کر اس کے خلاف کام کرنا تھا۔ تاکہ یہ بھی یاد رکھے کہ اس کا واسطہ کس قوم اور کس نسل سے پڑا ہے اور اس کے لیے مجھے صبر سے کام لینا تھا۔ میں کافی دیر تک سوچتا رہا۔ دفعتاً" ہی ماریانہ کے لباس میں لگے ہوئے ایک خوبصورت بٹن کا رنگ تبدیل ہونے لگا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز بھی ابھری۔ میں نے چونک کر اسے اس جانب متوجہ کیا تو وہ مسکرا کر بولی۔"

"یہ ٹرانسمیٹر ہے۔"

"اوہو۔ گڈ ویری گڈ کیا یہ سارے بٹن ٹرانسمیٹر ہیں؟"

"ایک منٹ۔ میں بعد میں اس کا جواب دوں گی۔" ماریانہ نے کہا اور اس کے بعد اس نے میرے سامنے ہی بٹن کو آہستہ سے دبایا بٹن کے دباتے ہی اوپر کا ڈھکن کھل گیا۔ اور اندر سے باریک باریک جالیاں سی نظر آنے لگیں باقاعدہ ٹرانسمیٹر تھا اور اس ننھے سے ٹرانسمیٹر سے جو آواز بلند ہوئی تھی اسے سن کر یہ اندازہ ہی نہیں ہوتا تھا کہ یہ آواز اتنے چھوٹے سے ٹرانسمیٹر سے نکل رہی ہے۔ ماریانہ نے کہا۔

"ہیلو۔"

"میڈم ماریانہ کیا آپ تنہا ہیں۔ ہم آپ کو ایک خاص خبر دینا چاہتے ہیں۔" ماریانہ نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری ایک بار میری طرف دیکھا اور بولی۔

"کہو کیا خبر ہے۔"

"میڈم انتہائی سنسنی خیز خبر ہے۔"

"کہو۔ کیا بات ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں ماریانہ کی کیفیت کے بارے میں اندازہ لگا رہا تھا کہ وہ کشمکش کا شکار ہو گئی ہے۔ ظاہر ہے میرے سامنے رازداری نہیں برت سکتی تھی۔ کیونکہ میرا تعلق بھی آرگنائزیشن ہی سے تھا۔ چند لمحات دوسری طرف خاموشی رہی پھر کہا گیا۔

"میڈم آپ کو یاد ہوگا ہمیں ایک شخص سے کچھ نقصانات پہنچے تھے۔ بعد میں اس کے بارے میں علم ہوا تھا کہ وہ ڈان سینٹر کا نمائندہ ہے۔ کیا آپ کے ذہن میں اس شخص کا نام موجود ہے۔"

"کیوں نہیں۔ کیا تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ اس کا نام ایرس وول تھا۔"

"گڈ۔ بالکل درست خیال ہے آپ کا۔ میڈم اور ایرس وول نامی یہ شخص ہمارے لیے کافی خطرناک ثابت ہوا تھا۔"

"تم اس کی تعریف کیے جاؤ گے یا مجھے یہ بتاؤ گے کہ تم نے اس شخص کا حوالہ کیوں دیا ہے۔"

"اس لیے کہ اس وقت وہ شخص ہمارے قبضے میں ہے۔"

"کیا ماریانہ نے شدت حیرانگی سے کہا۔"

"ہاں۔ میڈم ہم نے اسے پکڑ لیا ہے۔"

"لیکن کہاں سے؟"

"گرین ہاؤس کے عقبی حصے سے ایک درخت کے نیچے سے۔" اس شخص نے جواب دیا ماریانہ شدید سنسنی کا شکار ہو گئی وہ چند لمحات خاموش رہی پھر کہا۔

"دیکھو مجھے مکمل تفصیل بتاؤ۔ اور بے فکر ہو کر بتاؤ۔ کیا ہوا ایرس یہاں کہاں سے پہنچ گیا۔ وہ تو ڈان سینٹر کا نمائندہ ہے۔"

"میڈم وہ اس عمارت کی نگرانی کر رہا تھا۔ اتفاق کی بات یہ ہے کہ بلندی سے اسے دیکھ لیا گیا۔ وہ آخری وقت تک کوشش کر رہا تھا کہ ہماری نگاہوں میں نہ آنے پائے لیکن ہم نے اسے دیکھ لیا۔ اب وہ بے بسی کی حالت میں ہمارے قبضے میں ہے"

"اوہ اچھا۔ یہ انتہائی خطرناک ہے۔ بے حد خطرناک اس کی کڑی نگرانی رکھو۔ میں آرہی ہوں۔" ماریانہ نے کہا اور پھر میری جانب مڑ کر بولی۔

"تم نے صورتحال سن ہی لی ہوگی مسٹر لارڈ میں جا رہی ہوں۔ ذرا یہ اندازہ لگانا چاہیے کہ ڈان سینٹر کا یہ آدمی آخر ہمارے اطراف کہاں سے پہنچ گیا۔" میں خاموشی سے ماریانہ کو دیکھنے لگا اس نے کہا۔

"تم بالکل مطمئن رہو میں تمہیں بھی ساتھ لے جاتی مگر میں نہیں چاہتی کہ تم کسی کی نگاہوں میں آؤ۔ ڈان سینٹر کے بارے میں شاید تمہیں کچھ تفصیلات معلوم ہوں ہمارے لیے وہ کیا شے ہے اس کا اندازہ تمہیں بخوبی ہوگا یوں سمجھ لو ہمیں جس قدر خطرہ ڈان سینٹر سے رہتا ہے اتنا دنیا میں کسی بھی ملک کی حکومت تک سے نہیں رہتا۔ اب مجھے اجازت دو میں فوری طور پر اس سلسلے میں کارروائی کروں گی اور پھر تمہیں تفصیلات سے آگاہ کروں گی۔ کیونکہ ہمارے اس منصوبے کی تکمیل کے لیے یہ نہایت ضروری ہے کہ ڈان سینٹر یا اس جیسے کسی ادارے کو ہماری کارروائیوں کا علم نہ ہو سکے۔"

"میں تمہارے ساتھ چل سکتا ہوں۔ ماریانہ۔"

"پلیز نہیں۔ ہم تمہیں انتہائی محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ اور سنو اگر اس بات کے امکانات پیدا ہوئے کہ ڈان سینٹر کی مداخلت کو محسوس کر لیا گیا تو ہو سکتا ہے ہمیں اس منصوبے کو کچھ عرصے کے لیے ترک کرنا پڑے۔ ویسے بھی یہ کوئی ایسا فوری منصوبہ نہیں ہے جس پر یک دم عمل کیا جائے۔ اچھا تو میں اجازت چاہتی ہوں۔ جونہی مجھے فرصت ملی تم سے رابطہ قائم کر کے تمام تفصیلات بتا دوں گی۔ یا یہ بھی ممکن ہے کہ میں خود ہی یہاں پہنچ جاؤں۔"

"اوکے ماریانہ میں تو بس یہ چاہتا تھا کہ اس سلسلے میں میری مدد کی ضرورت ہو تو تکلف نہ کرنا۔"

"تم سے جتنا تکلف میں کر سکتی ہوں اس کا اندازہ تو تمہیں خود ہو گیا ہوگا لارڈ۔" ماریانہ نے کہا اور میں نے مسکرا کر گردن ہلا دی۔ کچھ دیر کے بعد میں نے اسے رخصت کر دیا تھا اور جب وہ یہاں سے چلی گئی تو مجھے اپنے منصوبوں پر عمل کرنے کے لیے فوری طور پر تیار ہو جانا پڑا۔ رشید ناگی کو ہنگامی طور پر میں نے طلب کیا تھا۔ ناگی جانتا تھا کہ اسے کیسے مواقع پر طلب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ میں نے ناگی کو تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"پہلے تو میں نے یہ سوچا تھا ناگی کہ اس مسئلے کو ذرا تھوڑی سی آہستگی سے آگے بڑھاؤں۔ لیکن اب فوری طور پر میں نے اپنے منصوبہ ترک کر کے نئے فیصلے کر ڈالے

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہیں۔"

"حکم دیجئے دانش صاحب۔" رشید ناگی نے کہا۔

"رشید۔ ہمیں فوراً ہی ایک ایسا عمل کرنا ہے جو شاید اس سے پہلے ہم نے نہیں کیا۔ تیس افراد کی ہلاکت اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک غیرانسانی عمل ہے لیکن وطن کی بقاء کے لیے جو جنگیں ہوتی ہیں ان میں دشمن کو صرف دشمن سمجھا جاتا ہے۔ اور یقینی طور پر اس وقت یہ دونوں ادارے ہمارے بدترین دشمن ہیں۔ اور ہم کسی بھی طرح انہیں نظرانداز نہیں کرسکتے۔" رشید ناگی میرا مقصد سمجھ گیا تھا۔ ایک لمحے سوچنے کے بعد اس نے کہا۔

"آپ کی مراد ہے کہ آرگنائزیشن کے ان تیس نمائندوں کو ہلاک کردیا جائے۔"

"ہاں یہ بے حد ضروری ہے۔"

"سر۔ ٹھیک ہے۔ مجھے اس کے لیے خاصی تیاریاں کرنا پڑیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ پورا منصوبہ آپ سے معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"یہ بات تمہارے علم میں لائی جاچکی ہے ناگی کہ روز آرگنائزیشن کے یہ خطرناک نمائندے ہمارے ملک میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ وہ جمشید وارنا کے گرین ہاؤس میں مقیم ہیں۔ چنانچہ تمہیں آج رات ان کا حساب کتاب کرنا ہے۔ میں معلومات کرتا ہوں کہ صورتحال کیا رہی۔ غالباً ڈان سینٹر کا ایک آدمی وہاں گرفتار کیا گیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ ایسا کیسے ہوا۔ ڈان سینٹر کے نمائندے کو میں نے تفصیلات بتاتے ہوئے گرین ہاؤس کا حوالہ بھی دیا تھا۔ چنانچہ لازمی طور پر اس نے فوراً ہی اپنے ایک آدمی کو گرین ہاؤس کی نگرانی پر مقرر کر دیا اور وہ آدمی اپنے آپ کو صحیح طور پر محفوظ نہ رکھ سکا۔ اور آرگنائزیشن کے نمائندوں کی نگاہوں میں آگیا اور گرفتار کرلیا گیا خدشہ یہ بھی ہے کہیں یوں نہ ہو کہ آرگنائزیشن کے یہ نمائندے اس سے معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چل جائے کہ ڈان سینٹر کا رابطہ مجھ سے ہے۔" رشید ناگی کے چہرے پر تشویش کے آثار پھیل گئے پھر اس نے کہا۔

"اگر ایسا ہوا سر تو یہ ڈان سینٹر کی بہت بڑی غلطی ہوگی۔ میرا خیال ہے انہیں اس قدر جلد بازی نہیں کرنا چاہیے تھی۔"

"مگر اس طرح میری پوزیشن بھی شدید خطرے کا شکار ہوجائے گی۔"

"خیر اس کی تو کوئی فکر نہیں ہے۔ بعد میں دیکھ لیا جائے گا۔ لیکن فوری طور پر جو عمل کرنا ہے اس کے لیے آپ کا کیا منصوبہ ہے۔"

"اگر ماریانہ نے مجھ سے شام تک رابطہ قائم نہ کیا تو میں رات کو خود وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اور تمہیں جو کچھ کرنا ہے گرین ہاؤس ہی میں کرنا ہے۔ میرے پاس ٹرانسمیٹر موجود ہوگا اور اس ٹرانسمیٹر کے ذریعے میرا مطلب سمجھ گئے ہو نا۔ جی۔ تھری کے بارے میں کہہ رہا ہوں میں۔"

"جی بالکل میں سمجھ گیا۔ رشید ناگی نے کہا۔"

"جی تھری پر ہمارا پورا منصوبہ تم سن ہی لوگے۔ معلومات حاصل ہو جائیں گی تمہیں۔ بہرحال اس کے بعد تمہیں رات کو بڑی ہوشیاری کے ساتھ گرین ہاؤس پر ریڈ کرنا ہے اس بات کے امکانات تو نہیں ہیں کہ وہاں شدید مقابلہ ہوگا کیونکہ بہرطور وہ لوگ ابھی محتاط ہیں۔ اور انہیں ایک بہت بڑے منصوبے پر کام کرنا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی حیثیت کو محفوظ رکھنا چاہیں گے۔ لیکن پھر بھی یہ خیال رکھنا پڑے گا کہ ہوسکتا ہے مقابلہ کیا جائے۔ میں نہیں چاہتا کہ ہمارے کسی آدمی کو کوئی نقصان ہو۔ اس کے علاوہ ناگی جو خاص بات میں تم سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہوسکتا ہے اس وقت میں وہاں موجود نہ ہوں۔ حالانکہ اس بات کے امکانات ہیں کہ میں وہیں پر ملوں گا۔ ماریانہ کو خصوصی طور پر تمہیں نظرانداز کرنا ہے۔ لیکن اسے شبہ نہیں ہونا چاہیے میں ماریانہ کو وہاں سے لے کر نکل جاؤں گا۔ کیونکہ اس کے بعد مجھے اس سے بہت سے کام لینا ہوں گے۔" رشید ناگی پر خیال انداز میں گردن ہلا رہا تھا پھر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں ساری صورتحال سمجھ گیا ہوں آپ اطمینان رکھیے۔ بہرطور یہ پہلا ایسا عمل ہوگا۔ لیکن اس کے بعد کچھ اور مسائل بھی پیدا ہو جائیں گے۔ خیر ہم ان کے بارے میں بعد میں گفتگو کرلیں گے۔"

چنانچہ اس نے اس سلسلے میں مجھ سے مزید گفتگو نہیں کی اور ہدایات لینے کے بعد رخصت ہوگیا اور میں بھی اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ کر منصوبہ بندی کرنے لگا۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ آرگنائزیشن نے مجھ پر زبردست احسانات کیے تھے میں نے وہاں

Scanned and Uploaded By Nadeem

جو کچھ سیکھا تھا بلاشبہ میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ میں اتنی جلدی اس قدر مہارت نہیں حاصل کر سکتا تھا۔ اور پھر ظاہر ہے انہوں نے مجھے جو قوت جو حیثیت بخشی تھی اور مشینی اور سائنسی نوعیت کی تھی میں اب فیصلے کرتے میں بہت زیادہ وقت نہیں محسوس کرتا تھا۔ نہ ہی میرا دماغ ایسے کسی مسئلے پر کسی شدید الجھن کا شکار ہوتا تھا۔

"پھر تقریباً" ساڑھے سات بجے میں تیار ہو کر کوٹھی سے نکل آیا۔ میں اپنے منصوبے کے مطابق یہ سب کچھ کر رہا تھا۔ بہت دیر تک میں سڑکوں پر مارا مارا پھرتا رہا اور اس کے بعد "گرین ہاؤس" کی جانب رخ کر لیا۔ اس وقت تقریباً" پونے نو بجے تھے جب میں "گرین ہاؤس" کے گیٹ پر پہنچا۔ میں نے جی تھری نامی ٹرانسیٹر آن کر دیا تھا۔ یہ میری گھڑی کے ایک چھوٹے سے حصے میں لگا ہوا تھا۔ یعنی وہ حصہ جو چابی کی جگہ ہوتا ہے یا سوئیاں سیٹ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ جی تھری کا یہ ٹرانسیٹر مجھے ناگی ہی نے جرمنی سے منگوا کر دیا تھا۔ بے حد حساس اور بہت ہی محفوظ تھا۔ اگر کوئی میری کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالتا اور ماہر آدمی ہوتا تو اس کے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ اس گھڑی میں کوئی اور بھی خوبی ہے۔ لیکن وہ چھوٹی سی جگہ اتنی حساس تھی کہ اسے آہستہ سے دبا دینے کے بعد ایک مخصوص حصے میں ہونے والی ساری گفتگو اس جیسے دوسرے ٹرانسیٹر سے باآسانی سنی جاسکتی تھی۔ میرے اور ناگی کے درمیان یہ رابطہ خصوصی طور پر رہتا تھا۔ اور ناگی ایسے لمحات میں یہ بتا دیا کرتا تھا کہ ہمیں جی تھری استعمال کرنا ہے۔ عمارت کے صدر دروازے سے اندر داخل ہوا پوری عمارت خاموش اور سنسان سی پڑی ہوئی تھی لیکن جب اندرونی حصے میں پہنچا تو فوراً" ہی دو آدمی باہر نکل آئے۔ انہوں نے مئودبانہ انداز میں مجھے سلام کیا۔ اور ان میں سے ایک نے کہا۔

"اندر تشریف لے آیئے۔ جناب۔"

"تم مجھے پہچانتے ہو؟"

"یس سر تشریف لایئے۔" میں اندر پہنچ گیا۔ مجھے ایک ڈرائینگ روم میں بٹھایا گیا تھا۔ میں نے اس شخص سے کہا۔"

"میڈم موجود ہیں؟"

"جی نہیں سر۔ ساڑھے چھ بجے باہر نکلی ہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"اوہ۔ کہاں گئی ہیں؟"

"یہ بات تو ہمیں نہیں معلوم۔"

"میڈم کی واپسی کا کب تک امکان ہے؟"

"میرا خیال ہے بہت زیادہ وقت نہیں لگائیں گی۔ کچھ ایسے ہی حالات ہیں۔"

"ہوں۔ تم سب لوگ بالکل محفوظ ہو۔ کوئی گڑبڑ تو نہیں محسوس کر رہے۔"

"نہیں سر۔ میڈم نے البتہ تھوڑی سی نگرانی قائم کرادی ہے اور اس وقت ہمارے چند افراد ایسی جگہوں پر موجود ہیں جہاں سے وہ آس پاس نگاہ رکھتے ہیں۔"

"کیا کوٹھی سے باہر؟" میں نے سوال کیا۔

"نہیں سر۔ کوٹھی کے اندر ہی ہیں۔"

"ہاں۔ باہر نکلنا اس وقت خطرناک ہے۔" میں نے کہا اور دو آدمی سوالیہ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے۔ میں نے آہستہ سے کہا۔"

"ہو سکتا ہے کچھ اور لوگ بھی ہماری نگرانی کر رہے ہوں۔"

"سر بڑی سنسنی خیز صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔"

"وہ شخص کہاں ہے جسے گرفتار کیا گیا ہے؟"

"یہیں اسی عمارت میں۔ لیکن براہ کرم آپ ہم سے گفتگو کرنے کے بجائے میڈم کا انتظار کریجیے۔"

"میں نے محسوس کیا کہ وہ دونوں مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے کچھ پریشان ہو گئے ہیں۔ میں اس کا مطلب سمجھتا تھا وہ باہر چلے گئے۔ اور میں انتظار کرتا رہا تھا۔ تقریباً" ساڑھے نو بجے جب میں اس انتظار سے اکتا گیا تھا اچانک ہی ماریانہ اندر داخل ہو گئی۔ وہ مطمئن نظر آرہی تھی اور اس کے ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔"

"پہلے تو مجھے پتا نہیں چل سکا تھا لیکن یہاں آنے کے بعد علم ہو گیا کہ آپ یہاں موجود ہیں مسٹر لارڈ۔"

"تم نے پورا دن مجھ سے کوئی رابطہ قائم نہیں کیا مس ماریانہ۔" میں نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ یقین کیجیے مسٹر لارڈ۔ شدید مصروفیات میں مبتلا رہی ہوں۔ ایرس وول نے

خود کشی کرلی۔"

"کیا۔" میں اچھل پڑا۔

"ہاں۔ اس نے ایک کیپسول کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کرلیا۔ اور یہ چیز میرے لیے انتہائی تشویش کا باعث ہے اس کا مقصد ہے کہ ڈان سینٹر یہاں پوری طرح ہماری جانب متوجہ ہے۔ اور کوئی ایسا عمل کرنا چاہتا ہے جو ہمارے لیے خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔"

"اس سلسلے میں کیا ہمیں اوپر سے رابطہ قائم کرنا چاہیے۔"

"میں پریشان ہوں۔ بلکہ میری تو رائے ہے کہ اس بارے میں تمام کارکنوں کو جمع کرکے مشورہ لے لیا جائے۔ اگر ڈان سینٹر ہماری نگرانی کر رہا ہے تو اس کا مطلب ہمارے پروگرام میں گڑبڑ بھی ہو سکتی ہے۔ میں نے آج پورا دن انہی مصروفیات میں گزارا ہے کہ اگر ڈان سینٹر یہاں مصروف عمل ہے تو وہ کیا کارروائی کر رہا ہے۔"

"کیا آپ کے پاس اس کے ذرائع تھے۔"

"ذرائع تو نہیں تھے لیکن چند نام میرے علم میں تھے جن سے ڈان سینٹر کے تعلقات ہو سکتے ہیں۔ اور میں نے انہی ناموں کو ٹرائی کیا ہے۔"

"تو پھر کچھ پتہ چلا؟"

"کوئی خاص بات پتا نہیں چل سکی اور یہی چیز باعث پریشانی ہے۔" ماریانہ نے کہا اور میں کسی گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ ویسے یہ عجیب عورت تھی ایک ہی رات میں آپ سے تم اور پھر تم سے آپ پر اتر آئی تھی مجھے بھی موقع کی نزاکت سے کام لینا پڑ رہا تھا کچھ دیر تک تو وہ نیم وا آنکھوں سے مجھے دیکھتی رہی اور پھر انگڑائی لیتے ہوئے بولی۔

"اچھا چھوڑیے ان باتوں کو اس موضوع پر تو ہم گفتگو کریں گے یہ بتائیے کہ آپ کی یہاں کچھ خاطر مدارات ہوئی یا۔ آپ کافی دیر سے یہاں موجود ہیں۔"

"میں خاطر مدارت کے لیے نہیں آیا ماریانہ اور نہ ہی یہ آپ کا گھر ہے۔ ان رسمی باتوں کو چھوڑیے۔ جو سنگین صورتحال ہمیں درپیش ہے اس کے بارے میں میری بھی یہی رائے ہے کہ تمام کارکنوں سے مشورہ کرلیا جائے۔ لیکن کیا آپ یہ مشورہ کرنا ضروری سمجھتی ہیں۔"

"یہ کارکن جو یہاں بھیجے گئے ہیں روز آرگنائزیشن کے ایسے نمائندے ہیں جو بڑی حیثیت رکھتے ہیں کام کی اہمیت ہی ایسی ہے۔ اس لیے عام آدمیوں کا انتخاب نہیں کیا گیا بلکہ ان میں سے ہر شخص اپنے طور پر کسی نہ کسی سیکشن کا انچارج ہے دراصل روز آرگنائزیشن کے لیے یہ مسئلہ جس قدر اہمیت کا حامل ہے آپ کو اس کا اندازہ تو ہو گیا ہوگا۔"

"کیوں نہیں کیوں نہیں۔ ٹھیک ہے ان سب کو جمع کرلو۔"

"ماریانہ باہر نکل گئی۔ یہ میرے منصوبے کی تکمیل تھی۔ اب دیکھنا یہ تھا کہ ناگی کس انداز میں کام کرتا ہے۔ ویسے بڑے سنسنی خیز لمحات آہستہ آہستہ قریب آتے جا رہے تھے۔ اور میں بہرحال انسان تھا۔ تھوڑا بہت متاثر تو تھا ان لمحات سے۔ اپنے آپ کو محفوظ بھی رکھنا چاہتا تھا اور اس کے لیے مجھے اندازہ تھا کہ مجھے کتنی محنت کرنا ہوگی۔ وقت گزرتا رہا تھوڑی دیر کے بعد مجھے ماریانہ کی صورت نظر آئی۔ وہ اندر آگئی تھی۔"

"تمام لوگوں کو میں نے طلب کرلیا ہے۔"

"ایرس کی لاش کہاں ہے؟"

"وہ یہیں ایک کمرے میں موجود ہے۔ وہ اگر زندہ رہ جاتا تو میرے خیال میں ہمیں اتنی مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اور یہ پتہ چل جاتا کہ ڈان سینٹر کے نمائندے کہاں کہاں ہیں اور کس کس کارروائی میں مصروف ہیں۔ درحقیقت ایرس بھی انتہائی چالاک آدمی تھا۔ اگر ہمارا پہلے اس سے رابطہ قائم نہ ہو چکا ہوتا تو ہمیں اس کا اندازہ نہ ہوتا۔"

"یہ ایک افسوس ناک بات ہے میڈم ماریانہ ہمیں ایسے آدمی کو ہر قیمت پر محفوظ رکھنا چاہیے تھا۔"

"سر وہ ایسے انداز میں مرا ہے کہ ہم سوچ بھی نہیں سکتے تھے اس کے بارے میں۔ ایسے یہ بہت بڑا جذبہ ہوتا ہے کہ انسان اپنی زندگی دے دے۔"

"ہم کانفرنس ہال میں پہنچ گئے۔ یہ شاید ڈائننگ ہال تھا۔ ایک میز پڑی ہوئی تھی۔ لیکن اتنی بڑی نہیں تھی کہ اس کے گرد تیس افراد بیٹھ سکتے۔ تاہم ادھر ادھر سے کرسیاں لا کر ان سب کے بیٹھنے کا بندوبست کرلیا گیا تھا۔ میں نے ایک نگاہ اس کانفرنس ہال پر ڈالی۔" ہمارے لیے دو کرسیاں خالی رکھی گئی تھیں۔ میں بیٹھ گیا تو ماریانہ نے ان لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"ہمیں جو ذمہ داری سونپی گئی ہے اس کے بارے میں آپ لوگوں سے تھوڑی سی گفتگو کرنا ہے اور آپ میں سے ہر شخص آزادانہ طور پر رائے دینے کا حق رکھتا ہے کیونکہ بنیادی طور پر اگر ہم میں سے کسی سے بھی کسی خامی کا اظہار ہوا تو سب ہی کی زندگی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ اس بات کو نظر میں رکھا جائے۔ بات آپ سب کے علم میں ہے جو کام ہمیں کرنا تھا اس کی منصوبہ بندیاں بھی مکمل نہیں ہو پائی تھیں کہ اچانک ہم ڈان سینٹر کی نگاہوں میں آ گئے۔ اور اب یہ سوچنا ہے کہ ڈان سینٹر کے خلاف ہمیں کیا کارروائی کرنا چاہیے۔"

"میڈمماریانہ درحقیقت کسی ایسے ملک میں بیٹھ کر جہاں ہمیں طویل عرصے تک کام کرنا ہے ایسی کوئی کارروائی جو قتل و غارت گری پر مبنی ہو میرے اپنے اندازے کے مطابق مناسب نہیں رہے گی کیونکہ اس سے ہمارے راستے رک سکتے ہیں۔ ظاہر ہے دوسرے لوگ بھی احمق نہیں ہوتے۔ تحقیقات ہوگی پتا چلایا جائے گا کہ جو کچھ ہوا ہے کس انداز میں ہوا ہے کن لوگوں نے کیا ہے اور اگر یہ پتہ چل گیا تو یوں سمجھ لیجئے کہ ہم اپنے منصوبوں میں ناکام بھی رہ سکتے ہیں۔ جبکہ ہمارا منصوبہ آرگنائزیشن کے لیے بڑا اہمیت کا حامل ہے۔" ایک شخص نے کہا۔

"میں آپ سے بالکل متفق ہوں مسٹر کراوز۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب ہمیں کرنا کیا چاہیے۔"

"اصولی بات ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں اوپر سے احکامات لینا ہوں گے کیونکہ اختیارات ہمیں دیئے گئے ہیں یہ مسئلہ ان اختیارات سے تجاوز کرتا ہے۔"

"ماریانہ سوچ میں ڈوب گئی۔ اس نے میری طرف دیکھا اور آہستہ سے بولی۔"

"آپ کا اس سلسلے میں کیا خیال ہے۔ مسٹر لارڈ۔"

"میں مسٹر کراوز سے متفق ہوں۔ کیونکہ آپ کو علم ہے کہ میرے اختیارات بھی ایک حد تک ہی ہیں مجھے جس بنیاد پر یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے اس کی وجہ صرف اتنی ہی ہے کہ میں نے کامیابی سے یہاں اپنا کردار سرانجام دے لیا ہے۔ لیکن ذہنی طور پر میں اس قدر بلند نہیں ہوں کہ کوئی ایسا معاملہ درپیش آئے تو اس میں بہتر مشورہ دے سکوں میں ہر قیمت پر آپ کے تحت کام کرنا چاہتا ہوں مس ماریانہ اور اس سلسلے میں ان افراد کے سامنے کھل کر یہ بات کہہ دینا چاہتا ہوں کہ جو بھی ذمہ داری ہوگی مس ماریانہ کی ہوگی۔ میرا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ ہاں میں ان کے احکامات سے انحراف بھی نہیں کروں گا اور یہی مجھے آرگنائزیشن کی جانب سے بتایا گیا تھا۔"

"آپ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں لارڈ حقیقت یہ ہے کہ ہم دوستانہ طور پر یہ ساری باتیں کر رہے ہیں۔ اس میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ہے جسے کسی دوسرے کے خلاف استعمال کر کے اپنی جان بچائی جا سکے۔" ماریانہ نے کہا اور میں خاموش ہو گیا۔

تمام ہی لوگ سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے لیکن میرا ذہن چیخ رہا تھا میں ایک ایک لمحہ انتظار کر رہا تھا۔ میں نے بڑی چالاکی سے ان سب کو ایک جگہ جمع کر لیا تھا اور اب میرے کان آہٹوں کے منتظر تھے اور پھر یہ آہٹیں مجھے سنائی دے ہی گئیں۔ صرف مجھے ہی نہیں بلکہ شاید دوسرے لوگوں نے بھی ان دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سن لی تھیں جو اسی سمت آ رہی تھیں۔

"یہ کیسی آوازیں ہیں؟" ماریانہ ایک دم اپنی کرسی کھسکا کر کھڑی ہو گئی لیکن دوسرے لوگ کوئی فیصلہ بھی نہ کر پائے تھے کہ دفعتاً ہی دروازہ پر شور آواز کی ساتھ کھلا اور اس کے بعد بھرا مار کر بہت سے لوگ اندر گھس آئے۔ ان کے ہاتھوں میں اسٹین گنیں دبی ہوئی تھیں صرف ایک لمحہ انہوں نے ماحول کا جائزہ لیا اور دوسرے لمحے اسٹین گنوں سے فائر کھول دیئے۔ بے شمار چیخیں فضا میں گونجیں۔

میں نے پھرتی سے ماریانہ کا ہاتھ پکڑا اور ایک لمبی چھلانگ لگا کر بڑی سی میز کی آڑ میں پہنچ گیا اور اس کے بعد نیچے رینگ گیا۔ ناگی کے آدمی برق رفتاری سے ان لوگوں کا صفایا کرنے لگے ان میں سے کچھ نے جیب سے پستول نکال کر مقابلہ کرنے کی کوشش کی لیکن ان کے ہاتھ جیبوں سے باہر بھی نہ نکلے تھے کہ ان کی پیشانیاں داغ دار ہو گئیں ناگی اور اس کے ساتھی بڑے محتاط اور مستعد انداز میں اپنا کام سرانجام دے رہے تھے اور میں آہستہ آہستہ ماریانہ کو گھسیٹتا ہوا ایک دروازے کی جانب کھسک رہا تھا یہ اس ہال کا اندرونی دروازہ تھا۔ میں جانتا تھا کہ مجھے جان بوجھ کر نظر انداز کیا جائے گا۔ ماریانہ سخت وحشت زدہ نظر آ رہی تھی۔ میں نے اتنی برق رفتاری اور مستعدی سے یہ کام سرانجام دیا کہ خود میرے اپنے ذہن میں بھی نہیں تھا۔ لیکن میں اس دروازے کے دوسری جانب

Scanned and Uploaded By Nadeem

پہنچنے میں کامیاب ہوگیا اور جیسے ہی ہم دروازے کے دوسری طرف پہنچے میں نے ماریانہ کا بازو مضبوطی سے پکڑا اور پھرتی سے اندر کی جانب دوڑنے لگا۔ میں نے سرگوشی کے انداز میں کہا۔

"کیا۔ کیا باہر نکلنے کا کوئی راستہ ہے۔"

"اس طرف۔ اس طرف۔" ماریانہ نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے کہا اور میں اسی جانب دوڑنے لگا۔ آگے چل کر ایک چھوٹی سی راہداری تھی اور یہ راہداری اس عمارت کے بغلی حصے میں کھلتی تھی۔ یہاں ایک چھوٹا سا احاطہ تھا۔ اس احاطے سے کود کر ہی باہر نکلا جاسکتا تھا۔ ویسے اس طرف کوئی بھی نہیں تھا۔ اندر سے فائرنگ کی مسلسل آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ میں نے ماریانہ کو سہارا دے کر دیوار پر چڑھایا اور وہ دوسری جانب کود گئی اور دوسرے لمحے میں خود بھی دوسری جانب پہنچ گیا۔ پھر میں نے انگلی سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس طرف۔" اور ماریانہ میرے اشارے پر دوڑنے لگی۔ اندھیرا پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے اطراف میں کوئی موجود بھی نہیں تھا اور نظر بھی نہیں آرہا تھا۔ چنانچہ ہم لوگ دوڑتے رہے۔ میں ایک ذیلی سڑک پر آیا اور پھر وہاں سے ایک ایسی سڑک پر پہنچے جسے چوڑی سڑک کہا جاسکتا تھا۔ یہ بھی صرف اتفاق ہی تھا کہ اس وقت ایک شخص نے وہاں گاڑی روکی تھی اور دوسرا آدمی اس میں سے اتر رہا تھا۔ غالباً کوئی کسی کو چھوڑنے کے لئے آیا تھا۔ ہم دونوں اس کار کے بالکل قریب ہی تھے۔ میں نے سب سے پہلے نیچے اترنے والے آدمی کے چہرے پر گھٹنا رسید کیا اور دوسرے لمحے اس کے جبڑے ہل گئے۔ اسی دوران ماریانہ نے جلدی سے ایک پستول نکال کر ڈرائیور کرنے والے کی کنپٹی پر رکھ دیا تھا اور غراتے ہوئی لہجے میں اسے نیچے اترنے کو کہا۔ وہ شخص دہشت سے کانپتا ہوا نیچے اتر گیا۔ ڈرائیونگ سیٹ ماریانہ نے سنبھال لی اور میں فوراً ہی اس کے قریب آگیا۔ ماریانہ نے گاڑی آگے بڑھا دی۔ اور برق رفتاری سے اسے ایک جانب دوڑانے لگی۔ میں چور نگاہوں سے اس کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا اس کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔ اور وہ بار بار خشک ہونٹوں پر زبان پھیر رہی تھی۔ مجھے بھی اس طرح کی اداکاری کرنی تھی جیسے میں بہت زیادہ بدحواس ہوگیا ہوں اور کوشش کے باوجود میرے منہ سے آواز نہ نکل

پا رہی ہو۔ ماریانہ نے بھی غالباً اسی طرح میرا جائزہ لیا تھا جس طرح میں اس کا جائزہ لیتا رہا تھا۔ چند لمحات کے بعد اس نے کہا۔

"لارڈ خود کو سنبھالو ہمارے انداز مشکوک نہیں ہونے چاہیں۔ کھیل بری طرح بگڑ گیا ہے۔ ہمیں اس کا اندازہ نہیں تھا۔" میں نے پھر ہونٹ کھولے لیکن آواز نہ نکل سکی کچھ دیر کے بعد ہم ایک پر رونق بازار میں داخل ہوگئے اور ماریانہ نے ایک طرف کر کے کار روک دی میں نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تو وہ جلدی سے بولی۔

"ظاہر ہے اس کار میں ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ یہ ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتی ہے آؤ۔"

میں خاموشی سے نیچے اتر کر اس کے ساتھ چل پڑا۔ ماریانہ نے چابی کار میں لگی رہنے دی تھی۔ ہم لوگ کافی دور تک پیدل چلتے رہے تھے پھر ایک ٹیکسی کو اشارہ کر کے اس میں بیٹھ گئے میں سمجھ گیا تھا کہ ماریانہ کیا کر رہی ہے۔ تاہم میں نے بھی خاموشی اختیار کی تھی اور پھر ٹیکسی نے ہمیں اس علاقے میں پہنچا دیا۔ جہاں جمشید وارنا کی کوٹھی تھی۔ یہی میرا بھی اندازہ تھا۔ تاہم ماریانہ نے ٹیکسی کوٹھی سے کافی فاصلے پر چھوڑ دی اور نیچے اتر کر ڈرائیور کو پیسے دینے لگی۔ اس کے بعد وہ بڑے دوستانہ انداز میں میرے بازو میں بازو ڈال کر آگے بڑھ گئی جب ٹیکسی اسٹارٹ ہو کر واپس پلٹ گئی تو اس نے میرا بازو چھوڑ دیا اور آہستہ سے بولی۔

"بہت برا ہوا ہے۔ بہت ہی برا ہوا ہے۔ آہ ہمیں یہ امید نہیں تھی کہ ڈان سینٹر والے اتنی تیزی دکھائیں گے۔ غالباً انہیں اپنے آدمی کی موت کا علم ہوگیا ہوگا۔"

"وہ۔ وہ۔ وہ۔ اسٹین گنیں۔ اسٹین گنیں چلا رہے تھے.........."

ہاں میں نے اپنی آنکھوں سے اپنے بارہ ساتھیوں کو مرتے ہوئے دیکھا ہے اور جس انداز میں فائرنگ ہو رہی تھی اس سے یہ احساس ہوتا تھا کہ شاید ان میں سے کوئی بھی نکل جانے میں کامیاب نہیں ہوسکا۔؟ اوہ۔ مائی گاڈ۔ وہ سب مارے گئے وہ روز آرگنائزیشن کے بہترین دماغ تھے۔ جنہیں سالہا سال کی محنت سے تیار کیا گیا تھا۔ جمشید وارنا کی کوٹھی پر چوکیدار موجود تھا۔ غالباً ماریانہ کو پہچانتا تھا۔ فوراً ہی سلام کیا۔

"جمشید موجود ہیں۔" ماریانہ نے سوال کیا۔

Scanned and Uploaded By Waseem

"یس میڈم۔ چوکیدار غالباً پڑھا لکھا آدمی تھا اور انگریزی سمجھتا تھا۔ ماریانہ نے اسے اشارہ کر کے اندر داخل ہو گئی اور پھر سامنے کا راستہ طے کرنے کے بعد کوٹھی کے اندرونی حصے میں پہنچ گئی۔" ایک ملازم سے اس نے کہا۔

"پلیز۔ جمشید وارنا کو اطلاع دو کہ ماریانہ آئی ہے۔" ملازم نے گردن خم کی اور دونوں کو ڈرائنگ روم میں پہنچا دیا۔

جمشید وارنا چند ہی لمحات کے بعد سلیپنگ سوٹ پہنے ہوئے کسی قدر پریشان اندر داخل ہوا تھا اس نے ہم دونوں کو دیکھا اور پھر میری طرف رخ کر کے بولا۔

"اوہ مسٹر۔ مسٹر۔" لیکن اس نے جملہ پورا نہیں کیا تھا اور ماریانہ کی جانب متوجہ ہو گیا تھا۔ "خیریت۔ خیریت مس ماریانہ۔

"بالکل خیریت نہیں ہے مسٹر جمشید بہت خوفناک حادثہ ہو چکا ہے۔ ایسا حادثہ جس کا ہم خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتے تھے۔" جمشید وارنا کا چہرہ اتر گیا اس نے عجیب سی نگاہوں سے ماریانہ کو اور پھر مجھے دیکھا اور پھر دہشت زدہ لہجے میں بولا۔

"کک۔ کیا ہپ۔ پولیس ادھر آ رہی ہے۔"

"اوہو۔ نہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ مم۔ مگر وہ دراصل ہمارے دشمنوں کو ہمارے ٹھکانے کا علم ہو گیا اور انہوں نے ہمارے آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔"

"تت۔ تمام۔ تمام۔" جمشید وارنا جیسے چکرانے لگا تھا۔ ایک صوفے پر بیٹھ کر اس نے گردن صوفے کی پشت سے ٹکا دی۔ مس ماریانہ اس دوران اپنے آپ کو پرسکون کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔" بڑی مشکل سے جمشید وارنا نے کہا۔

"آپ کا مطلب ہے کہ........ کہ۔"

"مسٹر وارنا براہ کرم فضول باتوں سے گریز کریں۔ بہت ہی خوفناک صورتحال ہو گئی ہے مم........ مجھے میری۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ تمہارا کیا خیال ہے لارڈ۔"

"میرا خیال۔" میں نے تھوک نگلتے ہوئے کہا۔

"آپ کی کیفیت خود بہتر نہیں معلوم ہوتی۔ اوہ میرے خدا۔ مجھے........ مجھے اس کی امید نہیں تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈان سینٹر بڑی قوتوں کے ساتھ یہاں موجود ہے۔ ہم تباہ ہو گئے اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارا سارا منصوبہ خاک میں مل

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور........ اور یہ ساری ذمہ داری مجھ پر عائد ہوتی ہے اوہ مسٹر وارنا ذرا یہ تو بتایئے کہ کیا وہ کوٹھی آپ ہی کے نام سے ہے۔"

"آپ مجھے تمام صورتحال تو بتایئے میڈم۔" جمشید وارنا نے کسی قدر شکایتی انداز میں کہا۔

"دشمنوں کو ہماری اس رہائش گاہ کے بارے میں علم ہو گیا۔ اس وقت میرے تمام ساتھی ڈائننگ روم میں موجود تھے اور ہم ایک اہم مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے۔ جب اچانک ہی ڈان سینٹر کے آدمی اندر داخل ہو گئے اور انہوں نے اسٹین گنوں سے ہم پر فائر کھول دیا سب مارے گئے مجھے یقین ہے ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچ سکا۔"

"تت۔ تیس آدمی تھے۔"

"ہاں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ وہ کوٹھی تو گئی۔" جمشید وارنا گہری سانس لے کر بولا اور ماریانہ اسے خونخوار نگاہوں سے دیکھنے لگی۔

"آپ ایک کوٹھی کی بات کر رہے ہیں میں اپنے بہترین ساتھیوں کو کھو چکی ہوں۔ اگر مسٹر لارڈ اس وقت ذہانت سے کام نہ لیتے تو........ تو شاید ہم دونوں کی لاشیں بھی ان لوگوں کی لاشوں میں شامل ہوتیں۔"

"میرے خدا۔ میرے خدا۔"

"آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا مسٹر وارنا۔"

"نہیں میڈم۔ وہ کوٹھی میرے نام سے نہیں ہے۔ وہ ایک جعلی نام سے خریدی گئی ہے۔ اس طرح کم از کم میں تو منظر عام پر نہیں آتا۔ لیکن اب ظاہر ہے وہ پولیس کی تحویل میں ہو گی اور وہاں جو سامان موجود ہے بس مجھے یہی خطرہ ہے کہ کہیں وہ میرے لئے مصیبت کا باعث نہ بن جائے۔" جمشید وارنا نے کہا۔

"گڈ۔ اس کا مقصد ہے کہ وہ اس کوٹھی سے آپ کے بارے میں کچھ نہیں معلوم کر سکتے۔"

"نہیں۔ لیکن میں اب اس کوٹھی کی طرف رخ بھی نہیں کر سکتا پولیس کو ہمیشہ اس بات کی تلاش رہے گی کہ اس کوٹھی کا مالک کون تھا اور پھر یہ دیکھنا ہے کہ پولیس اس

بارے میں کیا معلومات حاصل کرسکتی ہے۔"

میں خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے اس وقت ایک احمق ہی کا کردار ادا کرنا تھا رشیدا نے اپنا کام بھرپور طریقے سے سرانجام دے دیا تھا اور میری حیثیت مشکوک ہونے سے بچ گئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد جمشید وارنا نے کہا۔

"اور جب فائرنگ ہوئی ہے تو ظاہر ہے آس پاس کے لوگوں کو بھی آوازیں سنائی دی ہوں گی اور اب...... یقیناً" پولیس نے اس کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہوگا۔ کچھ بھی نہیں کہا جاسکتا اس طرف کا تو رخ بھی نہیں کیا جاسکتا۔"

"رخ کرنے کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ میرا خیال ہے لارڈ آپ بھی رات میرے ساتھ ہی قیام کریں۔ ہم صبح کے اخبارات دیکھیں گے اگر اخبارات کو یہ خبر نہیں مل سکی تو پھر ہم معلوم کریں گے کہ وہاں کیا ہوا۔ پولیس نے کیا کیا برآمد کیا اور اور...... اوہ میرے خدا۔ وہاں ایرس کی لاش بھی موجود تھی۔ ایرس وول ہمارے ہاتھوں ہلاک ہوگیا۔ ہوسکتا ہے...... ہوسکتا ہے کہ...... مسٹر وارنا آپ براہ کرم ہمارے لئے قیام کا بندوبست کردیں۔"

"ٹھیک ہے ہو جائے گا۔"

"اس کے علاوہ مسٹر وارنا آپ اس وقت ایسی کوئی کوشش نہیں کریں گے جس سے آپ کو کوٹھی کی خیریت معلوم ہوسکے۔ اس وقت ہماری معمولی سی سرگرمی بھی ہمارے لئے عذاب بن سکتی ہے۔ میں بھی پھنس جاؤں گی۔"

"نہیں میری اتنی ہمت کہاں ہے میڈم کہ میں ایسی کوئی کارروائی کرنے کی کوشش کروں۔"

"پلیز ہمارے لئے آرام کا بندوبست کردیجئے۔ میں بری طرح پریشان ہوں میرا سر چکرا رہا ہے۔"

جمشید وارنا نے ہمارے لئے ایک ہی کمرے کا بندوبست کیا تھا۔ میں نے غسل خانے میں جاکر منہ ہاتھ دھویا اور پھر جوتے اتار کر مسہری پر دراز ہوگیا۔ میں خود بھی بہت زیادہ پریشانی کی اداکاری کر رہا تھا اور میں نے محسوس کیا تھا کہ ماریانہ نے کئی بار مجھے عجیب سی نگاہوں سے دیکھا ہے کچھ دیر کے بعد وہ میرے قریب آکر بیٹھ گئی میں اٹھنے لگا تو اس نے

کہا۔

"نہیں پلیز لیٹے رہو۔ آرام کرو۔ کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے۔ بس میں پریشان ہوں۔ تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتی ہوں۔ کیا تم اپنی ذہنی قوتوں پر قابو پاسکے ہو۔"

"ماریانہ درحقیقت میں اس فیلڈ کا آدمی نہیں ہوں۔ میں نے جو کچھ بھی اب تک کیا ہے وہ صرف ذہانت سے کیا ہے۔ لیکن...... لیکن انسانی زندگی اوہ میرے خدا۔ تین افراد۔ جب اتنی لاشیں ملیں گی وہاں سے۔ کیا نتیجہ ہوگا اس کا۔ مجھے تو خوف محسوس ہو رہا ہے کہ کہیں میں منظر عام پر نہ آجاؤں۔"

ماریانہ نے تشویش زدہ نگاہوں سے میرا چہرہ دیکھا۔ غالباً" اس نے میری تشویش کو محسوس کرلیا تھا۔ پھر اس نے آہستہ سے کہا۔

"ذہنی طور پر تم کسی سے کمتر نہیں ہو لارڈ۔ چنانچہ صورت حال کا پورا پورا جائزہ لو اور اس کے بعد فیصلہ کرنا۔ میرے خیال میں ابھی تمہیں دانش منصور کی کوٹھی میں واپس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جمشید وارنا ہمارے ساتھ بھرپور تعاون کرے گا۔"

"جمشید وارنا۔ ہوسکتا ہے ان حالات کے تحت وہ بھی آرگنائزیشن سے غداری کر جائے۔"

"نہیں یہ اس کے لئے ممکن نہیں ہوگا۔ اگر اس نے آرگنائزیشن سے غداری کرنے کی کوشش کی تو یہ اس کا سب سے خوفناک فیصلہ ہوگا۔ جو اس کی موت پر ہی ختم ہوسکتا ہے۔ مگر خیر اب صبح ہی کا انتظار کرنا ہوگا۔ میں ذہن سے ان پریشانیوں کو جھٹکنا چاہتی ہوں۔ تاکہ...... تاکہ ذہنی سطح اعتدال پر آسکے۔ تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا۔"

میں نے خاموش ہو کر آنکھیں بند کرلی تھیں۔

دوسری صبح ماریانہ کے چہرے سے یہ اندازہ ہو رہا تھا جیسے رات کو کوئی ایسا واقعہ پیش ہی نہ آیا ہو۔ وہ نکھری نکھری نظر آرہی تھی۔ میں نے بغور اس کا چہرہ دیکھا اور اس کے بعد غسل خانے میں غسل کرنے چلا گیا۔ جمشید وارنا خود ہی تقریباً" ساڑھے آٹھ بجے ہمارے کمرے میں آگیا تھا اس کے ہاتھ میں کئی اخبارات تھے اور ہمیں خود بھی شدت سے اخبارات ہی کا انتظار تھا۔ میں نے جمشید وارنا کا چہرہ دیکھا۔ ہلدی کی طرح پیلا پڑ رہا تھا۔ بہت خوفزدہ نظر آتا تھا وہ ماریانہ نے اس سے سوال کیا؟

Scanned and Uploaded By Nadeem

"کہیئے مسٹر وارنا کیا اخبارات کو رات کے واقعے کی اطلاع مل گئی۔"

"میڈم تمام اخبارات نے اس واقعے پر خوب تبصرہ آرائی کی ہے۔"

اس نے اخبارات ہمارے سامنے ڈال دیئے اور خود ایک صوفے پر بیٹھ کر گہری گہری سانسیں لینے لگا۔ کئی اخبار تھے۔ چند اخبار ماریانہ نے اٹھا لئے اور ایک دو میں نے۔ پہلے ہی اخبار میں بہت بڑی سرخی لگائی گئی تھی۔ میں پوری تفصیل پڑھنے لگا۔ پوری خبر بڑی سنسنی خیز تھی اور پڑھ کر میری آنکھوں میں بھی حیرانی کے آثار پھیل گئے۔ خود میرا اخبار بھی موجود تھا اور اس نے بھی بڑی تفصیلی رپورٹ لکھی تھی۔ لکھا تھا گرین ہاؤس کے سامنے والے چوکیدار نے بتایا ہے کہ اس نے ایک غیر ملکی عورت کو وہاں آتے جاتے دیکھا ہے۔ چوکیدار عورت کی صحیح نشاندہی تو نہیں کرسکا لیکن اس کا کہنا ہے کہ وہ یادداشت کی بنا پر اس عورت کے خدوخال کی تصویر بنوا سکتا ہے۔ پولیس نے چوکیدار کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ تاکہ اس کی یادداشت کی مدد سے عورت کی تصویر بنائی جاسکے۔ یہ عورت اس مسئلے میں سب سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ حکومت میں اس واقعے سے ہلچل مچ گئی ہے اور اعلیٰ پولیس افسران کو تحقیقات پر مامور کیا جارہا ہے۔ میں خبریں پڑھتا رہا۔ دوسرے اخبارات میں بھی اسی انداز کی خبریں تھیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ ماریانہ کا چہرہ بھی دیکھ رہا تھا جمشید وارنا تو پہلے ہی عذاب میں گرفتار نظر آتا تھا۔ لیکن خبروں کی تفصیل پڑھ پڑھ کر ماریانہ کے ہونٹ بھی خشک ہوگئے تھے۔ تفصیلی خبریں پڑھنے کے بعد اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے میری طرف اور پھر وارنا کی طرف دیکھا اور پھر کسی قدر غصیلے لہجے میں بولی۔

"تم پر کیوں موت نازل ہو رہی ہے۔ جمشید۔" جمشید وارنا بری طرح چونک پڑا۔

"مم۔ میڈم۔ میڈم۔ مم۔ میں۔ میں۔"

"جس قدر جلد ممکن ہوسکے مسٹر وارنا مجھے یہاں سے نکالنے کا بندوبست کرو ایک بات سمجھ لو اچھی طرح کہ اگر تم نے اس میں کوئی کوتاہی کی اور یہ کام نہ ہوسکا تو ہوسکتا ہے میں گرفتار ہو جاؤں لیکن اس کے بعد تمہارے ساتھ جو کچھ ہوگا اس کا تم تصور بھی نہیں کرسکتے۔"

"مم۔ میڈم۔ میں بھلا آپ کے حکم سے انحراف کرسکتا ہوں۔ لیکن لیکن آپ کی روانگی۔"

"بالکل خاموشی سے آپ میرے لئے دنیا کے کسی بھی ملک روانگی کا بندوبست کردیں۔ آپ کے یقینی طور پر اس قدر تعلقات تو ضرور ہوں گے۔"

"اور اگر ایئرپورٹ پر آپ کو۔"

"جمشید وارنا۔" ماریانہ نے غراتے ہوئے انداز میں کہا۔

"نہیں میڈم میرا یہ مطلب نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تو پھر مجھے اجازت دیجئے آپ فوری طور پر یہاں سے نکل جانا چاہتی ہیں۔"

"جس قدر جلد ممکن ہوسکے۔ دن کے کسی بھی حصے میں۔" ماریانہ نے کہا۔

"تو پھر میں فورا" ہی جاتا ہوں۔ بندوبست کرتا ہوں۔ آپ' آپ مسٹر......... دانش منصور۔ آپ' آپ۔ کیا آپ یہیں قیام کریں گے۔ ویسے اندازہ ہے اخباری خبروں سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ کسی کو آپ پر کوئی شبہ نہیں ہوسکا ہے۔"

"آپ کا خیال بالکل درست ہے مسٹر جمشید وارنا۔"

"میری گزارش ہے کہ آپ اس وقت اس کوٹھی سے واپس اپنی رہائش گاہ میں چلے جائیں۔"

"اس سے کیا فائدہ ہوگا؟" میں نے سوال کیا۔

"بس جو مصیبت آئے گی ہم پر اکیلے ہی آئے گی۔ یا پھر یا پھر جیسا آپ پسند کریں۔" فورا" ہی ماریانہ نے جمشید وارنا کی بات اچک لی۔

"ٹھیک ہے مسٹر وارنا آپ اپنے کام سے جایئے۔ مسٹر دانش منصور تھوڑی دیر کے بعد چلے جائیں گے۔" وارنا گردن ہلا کر باہر نکل گیا۔ ماریانہ تشویش زدہ نگاہوں سے مجھے دیکھتی رہی پھر بولی۔

"ہمارا سارا منصوبہ خاک میں مل چکا ہے اور اس کے علاوہ اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ ڈان سینٹر والوں نے یہ قدم اٹھایا ہے اس سے پہلے بھی ڈان سینٹر ہمارے راستے کا کانٹا رہا ہے۔ لیکن ہمارے درمیان خونریزی کی نوبت کبھی نہیں آئی تھی۔ میرا اپنا اندازہ ہے لارڈ کو کسی طرح ڈان سینٹر کو اس بات کا علم ہوگیا ہے کہ ہم یہاں کوئی کارروائی کرنا چاہتے ہیں اور اتنی عظیم الشان کارروائی کو روکنے کے لئے فوری طور پر اس نے یہی فیصلہ کیا

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہے۔ میرا خیال ہے اب آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے تعلقات میں بدترین خرابی پیدا ہو جائے گی اس کے نتائج اچھے نہیں نکلیں گے آہ کاش میں یہاں پر کامیاب ہو جاؤں۔ میں بہت زیادہ خوفزدہ نہیں ہوں۔ لیکن کون زندہ رہنا نہیں چاہتا۔ دانش اگر زندگی رہی اور سارے معاملات بہتر ہوگئے تو تم سے دوبارہ ملاقات کی کوشش کروں گی۔ ویسے میں جانتی ہوں کہ آرگنائزیشن آپ کو نظر انداز نہیں کرے گی۔ بہت بڑی ذمہ داری تمہیں سونپی گئی ہے تم یہ بتاؤ کہ کیا تم اس حیثیت سے اپنی شخصیت برقرار رکھ سکتے ہو۔"

"ہاں۔ اگر پولیس کے علم میں یہ بات نہ آجائے کہ مجھے بھی تمہارے ساتھ دیکھا گیا ہے۔"

"میں جانتی ہوں یہ سمجھ رہی ہوں میں اور اسی لئے میں بھی کم از کم جمشید وارنا کی اس بات سے متفق ہوں کہ اب تمہیں فوراً اپنی کوٹھی میں منتقل ہو جانا چاہیے بہ کچھ عرصہ تمہیں نہایت محتاط گزارنا پڑے گا۔ بہتر یہ ہوگا کہ تم دن کی اور رات بھر کی مصروفیات کسی ایسے انداز میں ترتیب دو کہ اگر کوئی شبہ تم تک پہنچے بھی تو تم خود کو محفوظ رکھ سکو۔" میں نے پر تشویش انداز میں گردن ہلائی اور بولا۔

"ہاں میں جانتا ہوں کہ اب مجھے اپنے آپ کو قائم رکھنے کے لئے سخت محنت کرنا ہوگی لیکن ماریانہ اگر تم کامیابی سے یہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو جاؤ تو آرگنائزیشن کے سربراہوں کو میری جانب سے یہ پیغام ضرور دے دینا کہ اگر بات میری زندگی پر آئی تو میں خاموشی سے اپنے آپ کو یہاں کے ماحول میں گم کرلوں گا اور جیسے ہی بہتر موقع ملا میں خود کو منظر عام پر لاکر آرگنائزیشن کو یہ بتادوں گا کہ میں خیریت سے ہوں۔"

"فی الحال تم وہیں مقیم رہو۔ ہم انتہائی کوشش کریں گے کہ تمہیں مطمئن کیا جاسکے۔ آرگنائزیشن نے تم پر جو اعتماد کیا ہے وہ معمولی نوعیت کا نہیں ہے۔ تمہارے لئے ہزار آدمی کٹوائے جاسکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی کامیابی آرگنائزیشن کے لئے مستقبل میں بہت سی کامیابیوں کے دروازے کھول دے گی۔"

"تو پھر اب میرے لئے کیا حکم ہے۔"

"تم براہ کرم یہاں سے چلے جاؤ۔ جس طرح بھی ممکن ہوسکے۔"

میں نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی اور دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔ یہ تو

Scanned and Uploaded by Nadeem

میرا بھی منصوبہ تھا۔ یہ بات باآسانی جمشید وارنا سے پتہ چل جائے گی کہ ماریانہ ملک سے نکلنے میں کامیاب ہوگئی یا نہیں۔ لیکن میرا بھی اپنا یہ خیال تھا کہ اسے نکل جانا چاہیے۔ تاکہ آرگنائزیشن کے علم میں ساری تفصیلات آجائیں اور اس کے بعد وہی ہوا یعنی ڈان سینٹر اور آرگنائزیشن میں مقابلہ اور اس طرح کم از کم بڑے پیمانے پر نہ سہی لیکن میرے ملک میں ان دونوں شرمناک گروہوں کا خاتمہ ہو جائے۔ یہی میرا مقصد تھا اور اسی کے لئے میں نے یہ شاندار چال چلی تھی۔ لڑکی سے آخری ملاقات کرنے کے بعد میں باہر نکل آیا۔ وہ اس قدر تھکی تھکی اور نڈھال سی تھی کہ مجھے باہر تک چھوڑنے نہیں آئی تھی۔ جمشید وارنا شاید باہر نکل گیا تھا۔ میں نے ایک گہری سانس لی اور اس کے بعد بیرونی دروازے کی جانب قدم بڑھا دیئے۔ اب یہاں سے مجھے اپنی کوٹھی تک پہنچنا تھا ذریعہ کوئی نہیں تھا میں باہر نکلا ہی تھا ایک کار اندر آکر رکی اور اس میں سے دو افراد باہر نکل آئے یہ ایک خوبصورت نوجوان تھا اور ایک انتہائی حسین لڑکی تھی جو نرم و نازک خدوخال کی مالک تھی۔ دونوں نے تعجب سے مجھے دیکھا ادھر میں بھی کھڑے ہو کر انہیں دیکھنے لگا تھا دفعتاً ہی لڑکی کے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل گئے۔ وہ تیزی سے دو قدم آگے بڑھی اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو مسٹر دانش منصور۔" میں چونک کر اس کی صورت دیکھنے لگا اس سے پہلے میں نے اس لڑکی کو کبھی نہیں دیکھا تھا نوجوان نے بھی چونک کر لڑکی کا چہرہ دیکھا اور بولا۔

"کون ہیں یہ۔ کیا تم انہیں جانتی ہو؟"

"اوہ ڈیئر زاہد۔ تم انہیں نہیں پہچانتے ہوگے۔ کیونکہ تم زیادہ تر باہر رہتے ہو لیکن یہ........ یہ تو یہاں کی انتہائی مشہور شخصیت ہیں۔ بہت شاندار' پراسرار اور طلسمی شخصیت۔ مسٹر دانش منصور۔" اس نے گہری اور شوخ نگاہوں سے میرا جائزہ لیتے ہوئے کہا لیکن میں اسے بالکل نہیں پہچان سکا تھا۔ تب وہ دو قدم آگے بڑھی اور اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام مونا جمشید ہے۔ جمشید وارنا کی بیٹی ہوں اور یہ مجھ سے ایک سال چھوٹا میرا بھائی زاہد جمشید۔"

"اوہ۔ آپ۔"

"لیکن آپ یہاں کہاں دانش صاحب۔" لڑکی نے سوال کیا؟ اور میں سوچنے لگا کہ اس وقت ان دونوں کا آنا مناسب نہیں رہا ہے۔ میں تو خود ذہنی انتشار کا شکار ہوں۔ تاہم جواب دینا ضروری تھا۔ لڑکی نے بڑی بے تکلفی سے آگے بڑھ کر میرا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"ایسی طلسمی اور پر اسرار شخصیت کا ہمارے یہاں آنا اور ہمارا اس سے ملاقات نہ کرنا بڑا عجیب ہے۔ آپ یقینی طور پر ڈیڈی سے ملنے آئے ہوں گے۔ ایک سرمایہ دار سرمایہ دار ہی سے ملنے آتا ہے۔ لیکن ضروری تو نہیں ہوتا کہ بات صرف بزنس مین تک ہی محدود ہو آخر دوستی بھی تو ایک چیز ہوتی ہے۔ میں آپ سے کبھی دوستی حاصل نہیں کر سکی لیکن میرے دوستوں نے آپ کی بڑی تعریفیں کی ہیں۔"

"آپ کی دوست۔"

"ہاں سب سے پہلے تو میں نیلاب شمشاد بیگ ہی کا نام لوں گی۔ نیلاب شمشاد بیگ میری گہری دوست ہے اور شاید آپ کی بھی۔"

"اوہ۔ ہاں۔ یقیناً"۔ آپ دونوں سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے۔ لیکن۔ لیکن۔"

"بالکل نہیں جناب۔ بالکل نہیں۔ آپ کو ہمارے ساتھ ایک کپ چائے پینا پڑے گی اور اس کے بعد آپ جہاں چاہیں جاسکتے ہیں۔ لیکن اس شرط پر کہ اب جبکہ آپ ہمارے سامنے آہی گئے ہیں تو ہمارے اور آپ کے درمیان دوستی ضرور ہوگی۔"

"عجیب مصیبت میں پڑ گیا تھا۔ سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ کیا کروں۔ چند لمحات کے بعد میں نے کہا۔"

"اگر آپ اس وقت مجھے جانے کی اجازت دے دیں مس وارنا تو میں آپ کا شکر گزار ہوں گا۔ ویسے بھی مسٹر جمشید وارنا باہر گئے ہیں اور موجود نہیں ہیں۔ لیکن آپ لوگ کہاں سے آرہے ہیں۔"

"ڈیڈی موجود نہیں ہیں۔ پھر آپ۔ پھر آپ۔"

"آپ اندر جائیے۔ کچھ اور مہمان بھی آپ کے منتظر ہیں۔"

"لیکن آپ۔ اوہ میرے خدا۔ کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ڈیڈی اندر موجود نہیں ہیں اور آپ اندر سے آرہے ہیں۔" میں آہستہ سے ہنس پڑا اور میں نے کہا۔

"آپ لوگ کہاں سے آرہے ہیں۔ مس جمشید اور مسٹر زاہد۔"

"اوہو میں اور زاہد اپنی ایک دوست کے پاس ایک دوسرے شہر گئے ہوئے تھے۔ ہم لوگ بذریعہ کار گئے تھے اور چوتھے دن واپس آئے ہیں۔"

"تو پھر میری رائے ہے کہ پہلے آپ اندر جا کر اپنی مہمانوں سے مل لیجئے اس کے بعد ہمارا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ تعارف ہو چکا ہے دوبارہ کسی بھی وقت ملاقات ہو جائے گی۔" بمشکل تمام میں نے ان دونوں سے اپنا پیچھا چھڑایا اور برق رفتاری سے گیٹ کی جانب چل پڑا۔ مونا جمشید اور زاہد جمشید شانے ہلا کر معنی خیز انداز میں مجھے دیکھتے رہے تھے اور پھر اندر واپس مڑ گئے تھے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

کچھ دیر کے بعد میں اپنی کوٹھی میں واپس پہنچ گیا۔ پرسکون اور مسرور تھا۔ جو منصوبہ ترتیب دیا گیا تھا وہ انتہائی شاندار پیمانے پر مکمل ہوگیا تھا اور یہ لمحات میرے لیے انتہائی پرمسرت تھے۔ میں نے جس کام کا آغاز کیا تھا اس کی تکمیل میری پسند کے مطابق ہوگئی تھی۔ آگے نگاہیں دوڑاتا تو اتنی وسعتیں نظر آئیں کہ دل باغ باغ ہو جاتا۔ بڑے اعلیٰ پیمانے پر کام شروع ہوگیا تھا۔ کچھ دیر کے بعد چار سو گیارہ سے اطلاع موصول ہوئی کہ ناگی اور اس کا پورا گروہ وہاں پہنچ گیا ہے۔ ناگی نے خود ہی رابطہ قائم کیا تھا اور کہا تھا کہ اگر ملاقات کرنا چاہوں تو وہ اس وقت کوٹھی نمبر چار سو گیارہ میں موجود ہے۔ باہر کے معاملات پرسکون تھے۔ ناگی کا ہر عمل اہم تھا کہ اس نے میرے لیے مشکلات ہی نہیں چھوڑی تھیں یہاں اس کوٹھی میں بھی میرے خلاف سازش ہوتی تو اس کا علم ایک لمحے میں مجھے ہو جاتا۔ ٹیلیفون لائن میں ایسے آلات نصب کردیے گئے تھے کہ اگر کہیں سے ہمارا ٹیلیفون ٹیپ ہو تو فوراً ہی ایک مشین اسے آگاہ کردیتی تھی۔ ٹیلیفون کے علاوہ دوسرے جاسوسی کے آلات کا بھی خیال رکھا گیا تھا اور ایک وسیع و عریض کمرہ محفوظ بنا دیا گیا تھا۔ یہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اور اس کی دیواروں میں ایسے آلات نصب کیے گئے تھے کہ اگر کہیں کوئی الیکٹرونک آلہ کام کر رہا ہو تو فوراً ہی اس کی نشاندہی ہو جائے اور ایسے آلات دیواروں میں نصب کیے گئے تھے یہ ساری کارروائی رشید ناگی کے فراہم کیے ہوئے اعلیٰ پائے کے انجینئروں نے کی تھی۔ میں نے رشید ناگی کو یہیں طلب کرلیا اور کچھ دیر کے بعد وہ مسکراتا ہوا میرے پاس آگیا اور ہنس کر کہنے لگا۔

”سر آپ اس تمام کارروائی سے مطمئن ہیں؟“

”ہاں اور تمہارے آدمی تو محفوظ ہیں نا؟“

”یقیناً“ جناب......... کوئی مشکل پیش نہیں آئی“ ہم اپنا کام کرکے بڑے آسانی سے واپس پہنچ گئے ہیں۔“

”اور اب اس بات کے امکانات ہیں ناگی کہ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن ایک دوسرے سے دست و گریباں ہو جائیں اور ان کے درمیان خوب چلے۔“

”سر۔ یہ تو اچھی بات ہے جو منصوبہ روز آرگنائزیشن کی نمائندہ لے کر آئی تھی وہ ویسے بھی ہمارے لیے بے حد ہولناک تھا اس سے آپ یہ اندازہ لگالیجیے سر کہ بیرونی دنیا ہمارے معاملات میں کس قدر مداخلت کرنے کی خواہش مند ہے اور ہمیں تمام راستوں پر آگے بڑھنے سے روک دینا چاہتی ہے۔“

”ناگی ہم لوگ بہت چھوٹے سے ہیں ہمارے وسائل ان کے مقابلے میں نہ ہونے کے برابر ہیں لیکن اپنی بساط بھر جو کچھ بھی کام کرلیں اس سے ہمیں کم از کم یہ سکون تو حاصل ہوگا کہ ہم نے اپنا چھوٹا موٹا فرض ادا کردیا۔ میں تو اس بات کا خواہش مند ہوں کہ دنیا بھر میں روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر کے ان سربراہوں کی تفصیلات ہمیں معلوم ہوں جو ان کے کرتا دھرتا ہیں تو ہم براہ راست ان پر ہاتھ ڈالیں اور جس طرح بھی ہوسکے انہیں فنا کرنے کی کوشش کریں۔ یہ تمام کام خاموشی ہی سے ہوگا لیکن جو کچھ بھی ہم کرلیں ظاہر ہے اس کا فائدہ وطن عزیز کو پہنچے گا اور کوئی جانے نہ جانے وطن کی مٹی تو جان لے گی کہ اس کا نمک کھانے والوں نے اپنی بساط بھر اس کے لیے کام کیا۔“

”جی سر۔ جذبوں کی کوئی قیمت نہیں ہوتی اور جذبے بذات خود اپنی محنت کی ادائیگی ہوتے ہیں تو سر اور کوئی ایسا حکم جسے فوری طور پر سرانجام دینا ہو۔“

”میرے خیال میں تھوڑا سا آرام کرلو ناگی عمل ہو چکا ہے۔ ردعمل کا اندازہ ہو جائے گا اسکیمیں تو سینکڑوں ہیں ہمارے پاس لیکن ایک ایک کرکے سامنے آنی چاہئیں۔ جلدی کریں گے تو نقصان اٹھائیں گے۔“

”او کے چیف بس یہی مشورہ کرنا تھا آپ سے۔“ رشید ناگی نے کہا اور پھر مسکراتا ہوا مجھ سے رخصت ہوگیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

دن گزر گیا کوئی خاص بات نہیں ہوئی تھی یہ شام بھی میں نے گھر پر ہی گزاری تقریباً ساڑھے سات بجے ہوں گے اس وقت جب میرے ایک ملازم خاص نے غزنوی صاحب کی آمد کی اطلاع دی۔ یہ آمد غیر متوقع تھی چنانچہ انہیں احترام کے ساتھ اندر بلا لیا گیا وہ تنہا ہی آئے تھے میں نے پرتپاک انداز میں ان کا خیر مقدم کیا تھا۔ لیکن غزنوی صاحب کے چہرے پر نحوستیں برس رہی تھیں۔ یہ وہ شخص تھا جس کا میں نے ایک زمانے میں اپنے باپ کی مانند احترام کیا تھا۔ اگر کبھی وہ نرم لہجے میں مجھ سے بات کر لیتا تو مجھے یوں محسوس ہوتا جیسے مجھے کوئی خزانہ مل گیا ہو لیکن اس شخص نے میرے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا تھا اور میں یہ سلوک بھول نہیں سکتا تھا۔ تاہم اب تو میرے انداز تبدیل ہو گئے تھے۔ بیٹھنے کی پیشکش کی اور کہا۔

"آپ لوگوں سے تو واقعی بالکل ہی ملاقات نہیں ہوتی غزنوی صاحب" میں بے حد شرمندہ ہوں کہ پڑوسی کے حقوق ادا کرنے کی اہلیت نہیں رکھتا۔

"چھوڑو دانش منصور یہ رسمی باتیں۔ میں جانتا ہوں تم اس پائے کے آدمی نہیں ہو جن کے ہاں رسمیں اور اقدار ہوتی ہیں۔ تم دوسری ہی شخصیت ہو۔"

"آپ بزرگ ہیں غزنوی صاحب۔ اگر آپ مجھے اقدار سے دور کا انسان سمجھتے ہیں تو یقینی طور پر آپ کو میری ذات سے کوئی ایسی ہی تکلیف ہوئی ہوگی جس کا نتیجہ یہ الفاظ ہیں۔"

"ہاں مجھے تمہاری ذات سے ایسی ہی تکلیف پہنچی ہے۔ مسٹر دانش منصور۔"

"اتنا ضرور عرض کروں گا غزنوی صاحب کہ وہ میرے علم میں نہیں ہے۔"

"دانش میں تم پر کسی طرح کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ بیشتر ایسے معاملات آئے ہیں جہاں میرا اور تمہارا براہ راست سامنا ہوا ہے۔ اس کے باوجود میں ایسا کوئی لمحہ نہیں پا سکا جسے بنیاد بنا کر میں تم سے اپنے کسی حق کی بات کروں۔"

"اس کے باوجود میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ کو جو پریشانی میری ذات سے لاحق ہوئی ہے وہ میرے علم میں ضرور لایئے ہو سکا تو میں آپ کی شکایت دور کرنے کی کوشش کروں گا۔"

"ایک بالکل ہی الگ بات ہے۔ ایک ایسی بات جو مجھے نہیں کہنی چاہیے۔ لیکن

بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جو زندگی کی بنیاد بن جاتے ہیں۔ میں زیادہ الٹ پھیر میں نہیں پڑوں گا۔ رفیق احمد کے بارے میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔"

"رفیق احمد۔"

"ہاں۔ رفیق احمد جاگیردار۔ جو کہیں کوئی جاگیر نہیں رکھتا کوڑی کوڑی کا محتاج ہو کر گوشہ نشین ہو گیا تھا۔ جس کے اندر اتنی ہمت بھی نہ رہی تھی کہ اپنی گھر کی ضروریات ہی پوری کر لے۔ اسی رفیق احمد جاگیردار کی بات کر رہا ہوں میں۔ جواب ایک بار پھر اپنے آپ کو رفیق احمد جاگیردار کہہ کر دوسروں سے متعارف کرانے لگا ہے۔"

"آپ کا ان سے کوئی اختلاف ہے۔ غزنوی صاحب"

"میرا اس سے جو اختلاف ہے اس کی تفصیل اتنی ذاتی ہے کہ میں اپنے قریب ترین ساتھیوں کو بھی نہیں بتا سکتا لیکن یہ اختلاف اس قدر وسیع ہے کہ اس کے خاتمے کے امکانات تصور بھی نہیں کئے جا سکتے۔"

"ٹھیک ہے۔ اگر یہ آپ کا اتنا ہی ذاتی معاملہ ہے تو یقیناً میں اسے کریدنے کی کوشش نہیں کروں گا۔ بہرحال آپ ان صاحب کے سلسلے میں مجھ سے کیا گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔"

"دانش منصور تمہاری وجہ سے وہ ایک بار پھر اپنے قدموں پر کھڑا ہونے کے قابل ہوا ہے۔"

"جی ہاں۔ میں نے رفیق احمد صاحب کے ساتھ ایک کاروباری سلسلہ شروع کیا ہے اور جہاں تک میرے پاس اس کے بارے میں رپورٹیں ہیں مسٹر جاگیردار بہت کامیابی سے اپنا یہ کام سرانجام دے رہے ہیں۔"

"ایک پٹا ہوا مہرہ ایک ایسا شخص جو بالکل زمین بوس ہو چکا تھا دوبارہ سر ابھار رہا ہے اور یہ بات مجھے ناپسند ہے۔"

"کیوں۔" میں نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ میں نے بے پناہ سرمایہ خرچ کر کے اسے ان پستیوں تک پہنچایا تھا۔"

"مگر آپ نے ایسا کیوں کیا؟"

"کہانا۔ میرا اس سے اختلاف بالکل ذاتی نوعیت کا ہے۔" غزنوی صاحب بولے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"آپ عجیب باتیں نہیں کر رہے غزنوی صاحب۔ کیا آپ کو اس بات کا احساس نہیں ہے جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں وہ اخلاقیات کی کسی بھی حد کو مستحکم نہیں کرتا۔"

"میں جانتا ہوں کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ بالکل اجنبی ہے تمہارے لئے مسٹر دانش منصور ایک بار پھر میں یہی کہوں گا کہ اسے زمین کی گہرائیوں میں اتارنے کے لئے میں نے اتنا کھویا ہے کہ آج تک اسے دوبارہ نہیں حاصل کر سکا اور اپنی زندگی میں کبھی نہیں پاؤں گا۔"

"اول تو میں اس سوچ پر ہی آپ کی مذمت کرتا ہوں کہ آپ نے کسی شخص کو ترقی کرنے کے لئے سہارا دینے کے بجائے اسے دھکا دے کر زمین پر گرایا ہے۔ ایسا کیوں کیا ہے آپ نے یہ آپ جانیں اور مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ بے شک میں نے رفیق احمد جاگیردار کو ہر طرح کی سرمایہ داری کی سہولتیں مہیا کی ہیں اور آئندہ بھی میرا یہی ارادہ ہے کہ ان کے تمام منصوبوں کی تکمیل کرتا رہوں گا لیکن آپ نے جو کچھ اب تک کہا ہے اس سے مجھے یہ اندازہ نہیں ہو سکا کہ آپ کس موضوع پر بات کرنا چاہتے ہیں۔"

"اسی موضوع پر دانش منصور اسی موضوع پر میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی پشت سے اپنا ہاتھ ہٹالو۔"

"خوب۔ اور آپ اس کے عوض مجھے کیا دیں گے۔"

"دیکھو اس وقت میں وہ بات کرنے آیا ہوں جو انتہائی پست آدمی کر سکتا ہے لیکن میں نے رفیق احمد کو برباد کرنے کے لئے جو کچھ کیا ہے وہ اتنا زیادہ ہے کہ میں اسے برقرار رکھنے کے لئے مزید پستیوں میں جا سکتا ہوں۔"

"کہتے رہیں غزنوی صاحب۔"

"میں تم سے ہر طرح کے رشتے استوار کرنا چاہتا ہوں۔ میرے علم میں لایا گیا ہے کہ تم ہمارے خاندان میں شامل ہونے کے خواہشمند ہو۔ ڈھکی چھپی بات نہیں کرنا چاہتا کیا تم میری پوتی رخسار سے شادی کرنے کے خواہشمند ہو دانش منصور۔"

"فرض کیجئے اگر ایسا ہے تو۔ غزنوی صاحب۔"

"تو پھر میں اس رشتے کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے تم سے سب سے پہلا مطالبہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

یہ کروں گا کہ رفیق احمد کی سرپرستی ختم کردو۔ جو کچھ اس پر صرف کیا ہے اسے واپس لے لو۔ اسے پھر کوڑی کوڑی کا محتاج کردو۔ اس کی تباہی میرے لئے زندگی کی ضامن ہے۔"

"آپ برے انسان نہیں ہیں غزنوی صاحب۔ میرا آپ سے ایک تعلق ہے اور اس تعلق کی بنیاد پر میں وہ الفاظ کم از کم زبان پر نہیں لاسکوں گا جو آپ کی ان باتوں سے میرے دل میں پیدا ہوئے ہیں۔ میں آپ کی کوئی توہین نہیں کروں گا۔ آپ نے جو پیشکش مجھے کی ہے یہ میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ لیکن اس کی قیمت پر میں کسی شخص کو نقصان پہنچانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا۔ اگر یہ بات آپ کے علم میں لائی گئی ہے کہ میں رخسار سے دلچسپی رکھتا ہوں تو میں اس کی تردید یا تائید نہیں کروں گا آپ کی یہ پیشکش میرے لئے باعث فخر ہے۔ لیکن غزنوی صاحب یہ ممکن نہیں ہے........ رفیق صاحب کو بھی اس دنیا میں رہنے کا حق ہے۔ جس طرح آپ کو۔ چنانچہ میں ان کے ساتھ مزید بہتر کاروباری تعلقات قائم کر سکتا ہوں' انہیں کوئی نقصان پہنچانا میرے لئے کسی طور ممکن نہیں ہوگا۔ میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔"

"گویا میری یہ پیشکش ٹھکرا رہے ہو۔"

"اس بات پر ہاں کہتے ہوئے مجھے افسوس ہے۔ لیکن ایسی ہی بات ہے۔"

"تو دانش منصور یہ سمجھ لو کہ اب میرا شمار تمہارے دشمنوں میں ہوگا مجھے جب بھی اور جہاں بھی موقع ملا میں تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کروں گا پہلے سے تمہیں آگاہ کر رہا ہوں۔"

"اس کے جواب میں آپ کو نقصان پہنچانے کی ابتدا میں فوراً کر سکتا ہوں۔ آپ اسے میرا دفاعی نظام بھی کہہ سکتے ہیں۔ لیکن غزنوی صاحب میرے نزدیک آپ اس پائے کے آدمی نہیں ہیں کہ میں آپ کو نقصان پہنچانے کے بارے میں سوچوں چنانچہ آپ کا جو جی چاہے کرتے رہیں۔ آپ جو بھی کریں گے اس کے جواب میں میں آپ کو معاف کرتا رہوں گا۔ اس طرح میری اور آپ کی سطح قائم ہوگی۔" غزنوی صاحب غرا کر کھڑے ہوگئے۔ انہوں نے کہا۔

"میں تمہارے اثاثوں کی تفتیش کراؤں گا۔ تمہارے وسائل کے بارے میں تحقیقات کراؤں گا۔ رفیق احمد کو برباد کرنے میں میں نے جو سرمایہ کاری کی ہے اتنی ہی

سرمایہ کاری اب میں تمہارے خلاف کروں گا۔ دانش منصور اب تمہاری کوٹھی سے جو شخص نکل رہا ہے وہ تمہارا دشمن ہے۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"غزنوی صاحب زندگی میں صرف دوست ہی کام نہیں آتے۔ دشمن بھی ضروری ہوتے ہیں اس طرح آدمی کو مستعد رہنے کا موقع ملتا ہے اور مستعدی جسم میں چستی پیدا کرتی ہے۔ آیئے میں آپ کو باہر تک چھوڑ دوں۔ میرے قدم آگے بڑھانے سے پہلے ہی غزنوی صاحب تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے تھے۔ پھر میں نے انہیں کوٹھی کے گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا۔ جب انہوں نے میری جانب رخ کیا تو میں نے الوداعی انداز میں ہاتھ ہلایا اور وہ گردن موڑ کر آگے بڑھ گئے۔ میں دلچسپ نگاہوں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا تھا۔ اچھا خاصا عمر رسیدہ شخص تھا یہ........ پراسرار کردار کا مالک۔ کوٹھی میں اس وقت تک جب تک میں وہاں رہا تھا۔ اس شخص کا رویہ ہمیشہ میری سمجھ سے باہر رہا اور اب رفیق احمد بیچارے وہ تو ویسے ہی ایک مرنجان مرنج شخصیت کے مالک تھے اور ان کی ذات میں ایسی کوئی چیز موجود نہیں تھی جسے کوئی نفرت کی نگاہوں سے دیکھ سکے۔ پھر یہ شخص اور کیا واقعی اس نے رفیق احمد کو تباہ کرنے میں کوئی کردار ادا کیا تھا۔ انوکھا انکشاف تھا میرے لئے۔ تعجب خیز لیکن ہوسکتا ہے کوئی گھریلو چپقلش ہو۔ کوئی ایسی بات جس کا تعلق کسی بڑی بات سے ہو تعجب ہے کبھی ان دونوں کے درمیان کوئی بہت بڑا رابطہ سامنے نہیں آیا تھا۔ میں دلچسپی تو لے رہا تھا اس سلسلے میں لیکن اب اتنی بھی نہیں کہ اس کے بارے میں تفتیش کرنے بیٹھ جاؤں۔ کچھ دیر کے بعد میں نے ان حالات کو ذہن سے نکال پھینکا تھا۔ بہت سے تعمیری معاملات تھے جن پر ذہنی قوتیں صرف کرنا ضروری تھا۔ دوسرے دن کے اخبارات بھی انتہائی دلچسپی کا باعث تھے۔ صبح کو چائے پیتے ہوئے میں نے اخبارات سامنے رکھ لئے ایک اچھے اخبار کے پہلے ہی صفحے پر ایک مصور کی بنائی ہوئی تصویر چھپی ہوئی تھی لیکن انتہائی باکمال انداز میں یہ تصویر اسکیچ کی گئی تھی خدوخال کم از کم اسی فیصد ماریانہ سے مل رہے تھے۔ یہ تصویر اس چوکیدار کی نشاندہی پر بنائی گئی تھی میں نے دلچسپی سے اسے دیکھا۔ بہت معمولی سا فرق تھا۔ اگر ماریانہ کسی طرح سامنے آجاتی تو یقینی طور پر اس تصویر کی مدد سے اسے گرفتار کرلیا جاتا۔ پھر اخبارات میں اس واقعہ کے متعلق خبریں پڑھنے لگا۔ جو بڑی سنسنی خیز تھیں۔ جمشید وارنا سے ان

دوران کوئی رابطہ قائم نہیں ہوسکا تھا میں نے جان بوجھ کر اسے نظرانداز کر رکھا تھا۔ خبروں کی تفصیل اسی پراسرار عورت اور اس کوٹھی میں پیش آنے والے حادثے سے متعلق تھی۔ نامہ نگار نے لکھا تھا کہ پراسرار عورت اس سلسلے میں بڑی بنیادی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ اس کی لاش ان لوگوں کے درمیان نہیں مل سکی جو وہاں ہلاک ہوئے تھے۔ اگر یہ عورت مل جائے تو بہت سے سنسنی خیز انکشافات ہوسکتے ہیں پولیس نے یہ خیال بھی ظاہر کیا تھا کہ یہ عورت غالباً ملک سے باہر نکل گئی یا اندرون ملک کہیں روپوش ہے۔ تفصیلات میں اس کوٹھی کے بارے میں بھی لکھا گیا تھا جس کی ملکیت کے سلسلے میں پولیس نے زبردست تفتیش کی تھی۔ کوٹھی کافی عرصے پہلے فروخت ہوئی تھی اور اس سے پہلے وہ جس شخص کی ملکیت تھی وہ ایک نیک نام آدمی تھا اور ملک چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ کوٹھی ایک پراپرٹی ڈیلر کے ذریعے فروخت کی گئی تھی اور پراپرٹی ڈیلر کے ریکارڈ میں نئے مالکان کا درست اندراج نہیں مل سکا۔ جنہوں نے یہ کوٹھی خریدی تھی اور اس کی ادائیگی کی گویا یہ علم نہیں ہوسکا تھا کہ کوٹھی کا اصل مالک کون ہے اور یہ بات بھی پراسرار نوعیت کی حامل تھی پولیس کا خیال تھا کہ ملک دشمن افراد نے اس سلسلے میں ایک باقاعدہ سازش کے تحت منصوبہ بندی کی تھی اور اس میں یقینی طور پر کسی بہت بڑے بین الاقوامی گروہ کا ہاتھ تھا جو یہاں کچھ پراسرار کارروائیوں میں مصروف تھا۔ یہ بھی تفصیل لکھی گئی تھی کہ جن لوگوں کی لاشیں وہاں سے دستیاب ہوئی ہیں ان کے بارے میں ایک بھی کاغذ اس عمارت سے دستیاب نہیں ہوسکا جس سے ان کی آمد ان کی قومیت اور دوسری تفصیلات کا علم ہوسکتا اس کا مقصد تھا کہ یہ لوگ یا تو غیرقانونی طور پر یہاں داخل ہوئے تھے یا پھر اس ملک میں آنے کے بعد انہوں نے اپنے کاغذات سے چھٹکارا حاصل کرلیا تھا اور یہاں مستقل قیام کئے ہوئے تھے۔ یہ بھی خیال ظاہر کیا گیا تھا کہ ہوسکتا ہے ان کے تمام کاغذات ان کے ملک کے سفارتخانے کے پاس موجود ہوں۔ لیکن کوئی ایسا نشان نہیں ملا تھا جس سے ان کے ملک کے سفارتخانے سے بھی رابطہ قائم کیا جاسکے۔ غرض یہ کہ یہ معاملہ بالکل ہی گول مول ہوگیا تھا اور ابھی تک کچھ نہیں معلوم ہوسکا تھا تاہم اس واقعہ کو انتہائی سنسنی خیز قرار دیا گیا تھا اور اس سلسلے میں مختلف قیاس آرائیاں کی جارہی تھیں۔ یہ تمام تفصیلات پڑھنے کے بعد میں نے گہری سانس لی۔ ظاہر ہے روز آرگنائزیشن نے انتہائی

Scanned And Uploaded By Nadeem

مضبوط بنیادوں پر یہاں اپنی کارروائیاں کی ہیں۔ یہی صورتحال ڈان سینٹر کی بھی تھی۔ کرک ولسن نے بھی ابھی تک مجھ سے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا۔ حالانکہ مجھے یہ اندازہ تھا کہ وہ ابھی خاموشی اختیار کئے رکھے گا کیونکہ یہی اس کے حق میں بہتر تھا۔ تاہم ہمارے پاس ایسے ذرائع تھے کہ ہم خفیہ طور پر اس سے گفتگو بھی کر سکتے تھے۔ میں نے کئی بار اخبار کی ان خبروں پر نظریں دوڑائیں اور اس کے بعد کرک ولسن سے رابطے کا فیصلہ کرلیا۔ لیکن دوسری طرف ہوا کی لہروں کے علاوہ اور کوئی آواز نہیں سنائی دی۔ کئی بار کی کوشش کے بعد بھی ناکام ہوئی تو میں سمجھ گیا کہ کرک ولسن اپنے آدمیوں سمیت یہاں سے فرار ہو گیا ہے یا اس نے روپوشی اختیار کرلی ہے۔ ظاہر ہے ڈان سینٹر اپنے تحفظ کا بھی بندوبست کرے گا لیکن حیران کن بات یہ تھی کہ ولسن نے مجھے اطلاع نہیں دی تھی کہ ایسی کوئی خاص وجہ ہے یا پھر صرف خوف اور مقامی طور پر اسے گرفتاری کا خدشہ ہے کچھ امکانات اس کے بھی تھے کہ وہ اس واقعہ میں میرا ہاتھ سمجھ رہا ہو۔ کیا اس طرح ڈان سینٹر مجھ سے مشکوک ہو جائے گا۔ بہرحال اب جو کچھ ہو گا اسے دیکھنا ہی تھا۔ اسی شام تقریباً" رات نو بجے ایک گاڑی میری کوٹھی میں داخل ہوئی۔ میں اس وقت باہر چہل قدمی کر رہا تھا۔ گاڑی کو پہچان نہیں پایا لیکن جب پورچ میں روشنی ہوئی تو میں نے اس گاڑی سے اترنے والے کو دیکھا تو میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی وہ جمشید وارنا تھا۔ میں نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا۔ جمشید وارنا کو میں نے پہلے بھی دیکھا تھا اس وقت جب میرا اس سے تعارف ہوا تھا اور اس نے ماریانہ کو مجھ سے ملایا تھا اور اس وقت بھی وہ میرے سامنے تھا لیکن اس کی شکل بالکل تبدیل ہو گئی تھی یوں لگتا تھا جیسے اس کے پورے چہرے سے خون نچوڑ لیا گیا ہو۔ چہرہ سفید پڑا ہوا تھا اور آنکھوں میں سراسیمگی کے آثار نظر آرہے تھے۔ میں اسے بڑے احترام سے اندر لے گیا اور ڈرائنگ روم میں اسے بٹھاتے ہوئے اس سے اس کی اس وقت کی خواہش کے بارے میں پوچھا۔"

"کوئی بھی ٹھنڈی چیز منگوالیں دانش صاحب۔ میں جل رہا ہوں تپ رہا ہوں۔ اندر ہی اندر سلگ کر ختم ہوا جا رہا ہوں۔ میری بہت بری حالت ہے۔ کوئی بھی ٹھنڈی چیز منگوالیں۔" جمشید وارنا نے کہا۔ میں نے ملازم کو طلب کرکے مشروب لانے کے لئے کہا اور پھر حیرانی سے وارنا کو دیکھتا ہوا بولا۔

"خیریت وارنا صاحب کیا بات ہے۔"

"آہ۔ آپ کس معصومیت سے پوچھ رہے ہیں کہ خیریت وارنا صاحب کیا بات ہے۔ آپ کے خیال میں کوئی بات ہی نہیں ہے۔" وارنا نے کہا۔

"آپ مجھے بتایئے تو سہی کس مشکل کا شکار ہیں آپ کیا مس ماریانہ ملک سے باہر نہیں نکل سکیں۔"

"ارے نہیں بھائی اسے تو میں نے فوراً" ہی روانہ کر دیا تھا۔ وہ بھلا پھنستی' مصیبت ہو جاتی ہمارے لئے تم اخبار نہیں دیکھ رہے۔"

"اخبار تو دیکھ رہا ہوں مگر آپ اتنے پریشان کیوں ہیں اس کی وجہ نہیں سمجھ سکا۔"

"انہوں نے اس کی تصویر بنالی۔ ارے وہ تو نکل گئی ہے۔ مانتا ہوں کہ پکڑی نہیں جائے گی اب مگر ہمارا کیا ہو گا۔ دانش بھائی ہمارا کیا ہو گا۔"

"کیوں آپ کو کیا تکلیف ہے۔"

"اسے میرے ساتھ دیکھا گیا ہے کئی جگہوں پر میرے ساتھ دیکھا گیا ہے اگر کسی نے خاص طور سے توجہ دی ہو گی تو بس پولیس پہنچنے ہی والی ہو گی تفتیش کے لئے میرے پاس بتاؤ کیا کروں گا کیا جواب دوں گا۔" اس وقت میں نے بدستور حیرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔

"وارنا صاحب آپ بڑے آدمی ہیں۔ پولیس کی یہ مجال ہے کہ آپ پر کسی شبہ میں ہاتھ ڈال سکے۔"

"اپنی پولیس کو ہم ہی جانتے ہیں۔ اگر ہاتھ ڈالنا چاہے گی تو اسے کیا وقت ہو گی بھلا کچھ معلوم بھی نہیں ہے تمہیں دانش۔ کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔ ارے اگر کسی بڑے آدمی نے نشاندہی کر دی تو یہ معاملہ ایسا نہیں ہے کہ پولیس رعایت برت جائے۔ تین غیر ملکی ہلاک ہو گئے ہیں بتاؤ بھلا چھوڑ دے گی پولیس اور اسے خاص طور سے مشکوک سمجھا جا رہا ہے سمجھ رہے ہو نا۔ کہیں سے بھی نشاندہی ہو گئی تو گردن بچانا مشکل ہو جائے گی۔ مجھے تو یوں لگ رہا ہے دانش منصور کہ آگیا وقت ہمارا۔ بس آگیا۔"

"آپ ضرورت سے زیادہ ہی فکر مند ہو رہے ہیں وارنا صاحب اور یہ چیز آپ کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ مجھے تعجب ہے کہ آپ جیسا آدمی روز آرگنائزیشن جیسے خطرناک

Scanned and Uploaded By Naeem

ادارے کا اتنا سرگرم کارکن کیسے ہوگیا۔"

"ارے بھاڑ میں جائے روز آرگنائزیشن اور بھاڑ میں جائے اس کا کارکن۔ ہم تو زر پیسے کے دھندے کے لئے اس طرف متوجہ ہوئے تھے۔ ہمیں کیا معلوم تھا گلے ہی پڑ جائے گا یہ دھندا۔ بڑے بڑے سبز باغ دکھائے گئے تھے ہمیں۔ کہا گیا تھا کہ ایشیا میں ہمیں کوٹن کنگ بنا دیا جائے گا۔ ہم اسی چکر میں تھے اور یہاں بھنگی بنا کر رکھ دیا انہوں نے ہمیں لینا نہ دینا۔ پھنس گئے بس پھنس گئے۔"

مجھے اس شخص کی کیفیت پر ہنسی آرہی تھی۔ لیکن ایسی کوئی خاص بات نہیں تھی بنیا ذہنیت ایسی ہی ہوتی ہے۔ تاہم میں نے وارنا کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اس طرح آپ اپنی شخصیت کو مشکوک بنالیں گے۔ بہتر ہے کہ اپنے آپ پر قابو رکھیں میں نے اخبارات پڑھے ہیں۔ آپ کی کوٹھی کا معاملہ تو ابھی حل نہیں ہو رہا۔ ظاہر ہے کوئی بھی یہ نہیں پتہ لگا سکے گا کہ وہ کوٹھی آپ کی ملکیت ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہی وارنا صاحب وہ لڑکی بھی نکل گئی ہے اب اگر کہیں سے یہ نشاندہی ہو بھی جائے تو صاف انکار کر دیجئے گا کہ اس لڑکی کو تو آپ نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا کسی اور لڑکی کا تذکرہ کیا جائے تو آپ کسی کا بھی نام لے دیں۔ آپ تسلیم نہیں کریں گے تو پولیس بھلا آپ کو کیسے گرفتار کرے گی۔"

"ایک بات کہیں دانش بھیا برا تو نہیں مانو گے۔" جمشید وارنا نے کہا ملازم نے اسی وقت مشروب لاکر سامنے رکھ دیا تھا میں نے مشروب گلاس میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

"آپ بے دھڑک جو کہنا چاہتے ہیں کہیں میں بالکل برا نہیں مانوں گا۔"

"دیکھو بھیا ہمیں صرف یہ بتایا گیا تھا کہ مقامی طور پر تمہیں تمام اختیارات دے کر بھیجا گیا ہے اور تم سیاہ سفید کرنے کے مالک ہوگے۔ ہم سب کو تمہارے ساتھ کام کرنا ہوگا اور بعد میں بھی یہاں جتنے ممبر روز آرگنائزیشن کے بنیں گے اور وہ سب تمہاری تحویل میں کام کریں گے۔ اب تو ہمارے سامنے ایک تم ہی ہو اور تم صرف دانش تم یہ بات جانتے ہو کہ ہم کس پھیر میں ہیں۔ ہمیں تو یہ بھی خطرہ ہے کہ اگر کبھی تم ہم سے بگڑ گئے تو ہمارا کیا ہوگا۔ ارے ہماری تو پوری زندگی ہی مصیبت میں گرفتار ہوگئی۔"

"نہیں وارنا صاحب میں بھلا آپ سے کیوں بگڑنے لگا۔ میرے اور آپ کے

درمیان کون سی دشمنی ہے آپ بے دھڑک اپنا کام کرتے رہیں میں کوشش کروں گا کہ آپ کسی پریشانی کا شکار نہ ہوں۔" میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ وہ بری طرح سے گھبرایا ہوا تھا۔ مجھے اس کی کیفیت پر ہنسی بھی آرہی تھی اور افسوس بھی ہو رہا تھا۔ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ پھر بولا۔

"میں فی الحال بچوں کو تو سوئٹزرلینڈ بھجوا رہا ہوں کم از کم وہ تو محفوظ ہو جائیں۔ ہم پر جو بیتے گی بعد میں دیکھ لیں گے۔ ہم تو سوچ رہے ہیں کہ ہم بھی نکل جائیں کچھ عرصے ملک سے باہر رہ کر حالات پر نظر رکھیں اور اگر ہمارے خلاف کوئی کام نہ ہو تو پھر واپس آجائیں۔ کام تو ہمارا چل ہی رہا ہے۔ لیکن اتنی بڑی دولت ہم نے یہاں لگا رکھی ہے کہ ہائے کیا کریں۔"

"آپ جو کچھ بھی کرنا چاہیں ضرور کریں لیکن صرف ایک کام نہ کریں۔"

"وہ کیا؟" جمشید وارنا نے آنکھیں پھاڑ کر پوچھا۔

"اس قدر پریشان نہ ہوں اور نہ ہی پریشانی کا اظہار کریں۔ ورنہ بلاوجہ مشکوک ہو جائیں گے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔ یہ تو ہے اسی لئے تو ہم مشورہ کرنے آگئے تھے اب دل کو بڑی ڈھارس مل گئی ہے۔ اب سکون ہوگیا ہے۔"

"ویسے وارنا صاحب آپ روز آرگنائزیشن میں شامل کب ہوئے؟"

"بس بہت زیادہ عرصہ نہیں ہوا ہے۔ پھر بات کریں گے۔ ہم بچوں سے کہہ دیں کہ وہ لوگ تیاریاں کرلیں اور نکل جائیں یہاں سے۔ پھر بات کریں گے۔ جب کہو گے آجائیں گے۔ جب دل چاہے ٹیلیفون کر کے بلا لینا بڑا شکریہ بہت بہت شکریہ۔" جمشید وارنا نے بات آگے نہیں کی تھی میں نے بھی مصلحتاً خاموشی اختیار کرلی اور اسے چھوڑنے کے لئے باہر تک آیا۔ کچھ دیر کے بعد اس کی کار کوٹھی سے باہر نکل گئی تھی۔ جمشید وارنا کی گفتگو سے بہت سی باتوں کی وضاحتیں ہوئی تھیں۔ میرے لئے سوچ کی نئی راہیں کھلی تھیں اور اس کے علاوہ کچھ دلچسپ انکشافات بھی ہوئے تھے جمشید وارنا اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک اہم شخصیت تھی میری جنگ تو صرف ان لوگوں سے تھی جو میرے وطن کی سرزمین پر عیش کی زندگی گزار رہے تھے۔ لیکن اسی کی جڑیں کھوکھلی کرنے پر

Scanned and Uploaded By Nadeem

تلے ہوئے تھے۔ وطن کی تعمیر کے لئے ایک اینٹ رکھنے والا بھی میرے لئے قابل احترام تھا بجائے اس کے کہ یہاں ہر طرح کا تحفظ حاصل ہونے کے باوجود اسی کے خلاف کام کیا جارہا تھا۔ رشید ناگی نے ایک طویل فہرست تیار کرلی تھی اور اپنے طور پر کاموں میں مصروف تھا۔ لیکن انفرادی طور پر ابھی ہم نے کسی بھی ایک شخص کو اپنا ٹارگٹ نہیں بنایا تھا۔ رشید ناگی نے تو بہت معمولی پیمانے پر کام کیا تھا اور بے شک طریقہ کار مجرمانہ تھا۔ لیکن مجبوری بھی تھی کوئی اور ذریعہ ہمارے پاس موجود نہیں تھا۔ بہر طور دارنا کے سرمائے کے بارے میں مجھے علم ہوچکا تھا اور یہ علم بھی ہوچکا تھا کہ وہ روز آرگنائزیشن کا نمائندہ ہے اور ان لوگوں میں شامل ہے۔ جو غیروں کے لئے اپنوں سے غداری کررہے ہیں۔ فی الحال اسے ہی راہ راست پر لے آیا جائے اور اسی سے کام نکالا جائے اور اس کے لئے فوراً ہی ایک منصوبہ میرے ذہن میں آگیا تھا اور منصوبے کی تکمیل کے لئے ظاہر ہے مجھے فوری طور پر رشید ناگی کی ضرورت تھی۔ کیونکہ وقت کم تھا اور مقابلہ سخت۔ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچنے کے بعد میں ٹیلیفون پر ناگی سے رابطہ قائم کرنا ہی چاہتا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور میں نے چونک کر ریسیور اٹھالیا۔

"آپ کا خادم۔" دوسری طرف سے رشید ناگی کی آواز سنائی دی۔

"خادم ہی نہیں۔ مسٹر ناگی میں آپ کو بڑے اعتماد کے ساتھ اپنا ہم زاد کہہ سکتا ہوں۔"

"وہ کیوں جناب"

"اس لئے کہ ٹیلیفون کے نزدیک اسی لئے آیا تھا کہ آپ سے رابطہ قائم کروں۔"

"سر حاضری چاہتا ہوں۔"

"تو پھر۔ یہاں تک آنے میں دیر کیوں کررہے ہو۔"

"کچھ دیر قبل جمشید دارنا آپ کے پاس موجود تھا۔ بس اس کے جانے کا انتظار کر رہا تھا۔ ویسے سر چند افراد آپ سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنے ساتھ لارہا ہوں۔"

"لے آؤ۔" میں نے کہا۔

"سر آپ نے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کون ہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"ناگی میرے خیال میں اب تمہیں مجھ سے یہ سوال نہیں کرنا چاہیے۔"

"اوہ۔ تھینک یو' تھینک یو ویری مچ سر۔ لیکن مختصراً میں آپ کو ان کے بارے میں بتائے دے رہا ہوں۔ میرے قابل اعتماد ساتھی ہیں اور انہوں نے ہر طرح سے اپنے آپ کو میرا داہنا بازو ثابت کرکے دکھا دیا ہے ہمارے انتہائی سرگرم کارکن اس قدر اعتماد قائم کرلیا ہے انہوں نے اپنا کہ اب بہت سی باتیں میں ان سے چھپا نہیں سکتا۔ وہ آپ کے بارے میں جانتے ہیں اور بہت کچھ جانتے ہیں کئی بار انہوں نے خواہش کا اظہار کیا کہ میں آپ سے ان کی ملاقات کراؤں آج میں وعدہ پورا کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں سمجھ رہا ہوں ناگی۔ اچھی طرح جانتا ہوں کہ تم کبھی کسی ایسے شخص کو میرے پاس نہیں لاؤ گے جو کسی طور میرے لئے باعث الجھن بن سکے۔"

"ہم حاضر ہو رہے ہیں سر۔ وہ لوگ بھی یہیں موجود ہیں۔ میں نے اسے اجازت دے دی اور اس کے بعد ٹیلیفون بند کردیا۔ رشید ناگی جن افراد کے ساتھ آیا تھا وہ سب خوش پوش خوش لباس اچھی شکلوں والے نوجوان تھے۔ ان میں چار مرد ایک لڑکی تھی خوبصورت اور نرم و نازک سی' میں نے حیرت سے خصوصاً لڑکی کو دیکھا اور اس کے ساتھ ساتھ ہی ان لوگوں میں سے موجود ایک نوجوان کو اور میرے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ نیاز مندی سے مجھ سے ہاتھ ملا کر میرے اشارے پر سامنے بیٹھ گئے تھے ان کی پرشوق نگاہیں میرا جائزہ لے رہی تھیں۔" میں نے مسکراتے ہوئے رشید ناگی سے کہا۔

"اتفاق سے دوستوں کو متعارف کرانے والے بھی تم ہی ہو ناگی اور میزبان بھی۔"

"میں یہ فرض پورا کرتا ہوا آیا ہوں چیف۔" ناگی نے کہا۔ تب تک تعارف کی رسم ہو جائے میرا خیال ہے ہر شخص اپنا تعارف خود کرادے تو بہتر ہے۔

"میں نے اس بات پر آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے ایک شخص کی طرف دیکھا تو وہ کھڑا ہوگیا۔"

"سر میرا نام داراب ہے۔ میں نے سوشل ورک میں ایم اے کیا ہے اور اس کے بعد انہی روایتی حالات کا شکار ہوگیا جو کہ ہمارے طبقے کے نوجوان ہوتے ہیں۔"

"بس........." رشید ناگی نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ "تعارف کا دوسرا مرحلہ اس تعارف کے بعد ہوگا۔" اس نے دوسرے آدمی کو اشارہ کیا اور وہ کھڑا ہوگیا۔

"میرا نام جہانگیر احمد ہے۔ سول انجینئر ہوں اور بعد کے الفاظ وہی ہیں جو مسٹر داراب نے ادا کیے۔" تیسرا آدمی خود بخود کھڑا ہو گیا تھا۔

"سر میرا نام ناظم فاروقی ہے۔ ناظم تو بہت دور رہ گیا ہے اب صرف فاروقی ہے میں نے بھی انگلش ادب میں ایم اے کیا ہے۔" چوتھے آدمی نے کہا۔

"میرا نام نیر ہے سر اور میں نے بھی بہت سا وقت تعلیم حاصل کرنے میں گزارا ہے۔ یہ میری بہن صوفیہ ہے اور آپ کی خادمہ........"

"اوہو گڈ گڈ۔ میں یہی غور کر رہا تھا کہ تم دونوں کے خدوخال آپس میں کافی ملتے جلتے ہیں۔ مس صوفیہ آپ بھی ہمارے لئے کام کرتی ہیں۔"

سر آپ بس یوں سمجھ لیجئے کہ ابتدا ذرا مختلف انداز میں ہوئی تھی۔ انتہا تو نہیں کہہ سکتی لیکن جو کچھ چل رہا ہے وہ یوں سمجھ لیجئے کہ ہم لوگوں کے لئے ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔

"بات ایک بار پھر مجھ تک آجاتی ہے اور یہاں ان لوگوں کی گفتگو ختم کر کے میں مداخلت کر رہا ہوں۔" رشید ناگی نے کہا اور میں دلچسپ نگاہوں سے ناگی کو دیکھنے لگا۔ بڑا لطف آرہا تھا اس تعارف میں۔ ناگی نے کہا۔

"سر میں اپنے پروگرام کے تحت عمل کر رہا تھا اور اس سلسلے میں نے اپنی تیکنیک کا آپ سے کبھی اظہار نہیں کیا۔ لیکن میں نے اپنے مقصد کے لئے جن لوگوں کو حاصل کیا انہیں بڑے تیکنیکی انداز میں حاصل کیا۔ ایک بینک کے قریب میں نے ایک گاڑی کو رکتے ہوئے دیکھا اور نجانے کیوں مشکوک ہو گیا۔ گاڑی سے چند افراد نقابوں میں ملبوس اترے ان کے پاس اسلحہ موجود تھا ان کی تعداد پانچ تھی لیکن اس سے پہلے کہ یہ بینک کی جانب بڑھتے میرے پندرہ آدمیوں نے انہیں گھیر لیا۔ ان سے اسلحہ چھینا گیا اور اس کے بعد ہم انہیں انہی کی گاڑی میں لئے ہوئے اپنے ایک ٹھکانے پر پہنچ گئے یہاں پہنچنے کے بعد انہیں ہم نے اپنے خصوصی کمروں میں رکھا اور ان سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کی گئیں۔ سر یہ پانچ افراد کا گروہ اس بینک میں ڈاکہ ڈالنے کے لئے نکلا تھا اور اس گروہ نے مجبوری کی حالت میں جوش اور جذبات کے عالم میں جو کہانی سنائی وہ یہ تھی کہ مسٹر داراب تعلیم کے حصول کی تمامتر کوششیں کر کے ناکام ہونے کے بعد اپنے گھریلو

حالات کی مجبوری کی بنا پر اس بات پر تل گئے کہ ایک گروہ بنایا جائے اور ڈاکہ زنی کی جائے اس کے لئے انہوں نے اپنے دوست جہانگیر سے رابطہ قائم کیا جو سول انجینئر تھے اور جہانگیر نے وہ بلا لائسنس پستول اپنے دوست داراب کو دکھایا جو انہوں نے صرف اسی غرض سے خریدا تھا کہ اب اپنا حق وہ ملازمتوں کی بھیک مانگ کر نہیں بلکہ پستول کے ذریعے حاصل کریں گے گویا یہ دونوں دوست ذہنی طور پر یکجا ہو گئے تھے اور پھر جہانگیر نے فاروقی کی نشاندہی کی۔ جو اسی قسم کے خیالات کا اظہار بارہا کر چکے تھے اور فاروقی کے ذریعے نیر اور صوفیہ سامنے آئے۔ مس صوفیہ میڈیکل کی طالبہ تھیں۔ لیکن کچھ ایسے واقعات پیش آئے کہ یہ اپنی آخری تعلیم مکمل نہ کر سکیں۔ مالی پریشانیاں ہو گئی تھیں اور ان پریشانیوں نے ان کے والدین کو اس قدر ذہنی طور پر متاثر کیا کہ وہ دونوں گھل گھل کر ہلاک ہو گئے۔ اس طرح ان کے دلوں میں انتقامی جذبہ پیدا ہوا اور بالا آخر یہ اس گروہ میں شامل ہو گئے۔ انہوں نے بہت اعلیٰ پیمانے پر بینک میں ڈاکہ ڈالنے کی مشق کی اور ان کی ذہانتوں نے انہیں بہت سے ایسے گر سکھائے جو آگے چل کر بڑے کار آمد ہو سکتے تھے اور یہ ان کی پہلی ہی کوشش تھی جس پر ہم نے انہیں گرفتار کر لیا۔ جہاں تک معاملہ اس بات کا ہے کہ یہ اپنی پہلی کوشش میں کامیاب نہ ہو سکے تو سر میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرا ایک عظیم کارنامہ ہے کہ میں نے چند مہذب اور تعلیم یافتہ افراد کو قانون کا مجرم بننے سے روک لیا اور مجرموں کا مجرم بنا دیا۔ بات یہ نہیں ہے سر کہ ہم شریفانہ انداز میں کام کرتے ہیں بات صرف یہ ہے کہ ہمارا ہر قدم اپنے وطن کی تعمیر کے لئے اٹھتا ہے۔ اب وطن سے شرمندگی اپنی جگہ ہے کہ ہمیں جائز طریقوں سے کام کرنے کا موقع نہیں مل سکا ہے ابھی تک لیکن سر جب کسی شیطانی قوت سے جہاد کیا جاتا ہے تو اس کے مقابلے کے لئے ہاتھ پاؤں ہلانا بے حد ضروری ہوتے ہیں ہم ان بری قوتوں کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ جو ہمارے وطن کی دشمن ہیں اب اس کے لئے ہمیں جس انداز میں کام کرنا پڑ رہا ہے وہ ذرا مختلف ہے۔ بہرحال میں اپنی بات درمیان میں لے آیا۔ ان پانچوں کو میں نے اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ انہیں اپنے مقاصد کے بارے میں بتایا اور اس کے بعد انہیں باقاعدہ تربیت دی ان کے مسائل حل ہوئے تو یہ ذہنی طور پر مطمئن ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے جس انداز میں اپنے کارناموں کا آغاز کیا اور اپنے طریقہ کار سے مجھے مطمئن کیا اس نے میری

نگاہوں میں ان کی عزت اسقدر بڑھادی کہ جب انہوں نے فرمائش کی کہ وہ اس سارے مسئلے کے کرتا دھرتا مسٹر دانش منصور سے ملنا چاہتے ہیں تو میں آپ سے ان کی سفارش کئے بغیر نہیں رہ سکا۔" میں نے متاثر نگاہوں سے ان سب کو دیکھا اور پھر آہستہ سے کہا۔

آپ لوگ میرے مقصد کی تکمیل نہیں کر رہے آپ لوگ میرے لئے کام نہیں کر رہے آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس کے بارے میں آپ کو اب الفاظ میں بتانا میرے لئے ضروری نہیں ہے۔ بلکہ ایک طرح سے یہ اپنی اجارہ داری قائم کرنے کے مترادف ہوگا کہ میں آپ سے یہ کہوں کہ آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ میرے اس منصوبے کے تحت کر رہے ہیں ۔ یہ منصوبہ میرا نہیں ہے ہر اس محب وطن کا ہے جسے یہ احساس ہے کہ سرزمین پاکستان اس کے سر پر ایک ایسا سائبان ہے جو اسے ہر طرح کی دھوپ سے بچائے ہوئے ہے جو اسے آغوش مادر کی طرح اپنے بازوؤں میں لئے ہوئے ہے۔ اگر خدا نہ کرے وطن کی سرزمین کو کوئی نقصان پہنچا تو آپ یہ سمجھ لیجئے کہ ہمارے لئے سمندروں میں بھی کوئی ٹھکانہ نہ ہوگا۔ یہ جذباتی الفاظ ضرور ہیں لیکن حقیقت سے اتنے قریب ہیں کہ اس سے قریب اور کوئی شے نہیں ہے۔ آپ سمجھ رہے ہیں نا میری بات کاش آپ ملک سے باہر جاکر پڑوس کے ملک میں اپنے ہم وطنوں اپنے ہم مذہبوں کی بدحالی دیکھیں تو آپ کو احساس ہوگا کہ پاکستان آپ کے لئے آپ کے بچوں کے لئے کس قدر قیمتی ہے۔ اگر یہ احساس ہم میں سے ایک ایک کے دل میں پیدا ہو جائے تو ہم اس بات پر پورا پورا ایمان رکھتے ہیں کہ ہمیں خدا کی مدد حاصل ہوگی اور ہماری اپنی ذہانت پاکستان کو ایک ایسا ملک بنا دے گی کہ جس کی جانب کڑی نظروں سے دیکھنے والا بینائی سے محروم ہو جائے گا۔ یہ صرف جذباتی الفاظ نہیں ہیں میرے دوستوں بلکہ ایک اتنی بڑی سچائی ہے جسے جب چاہو پرکھ لو۔ خیر میرا خیال ہے میں کچھ جذباتی ہوگیا۔ ملک کا نام جب آتا ہے تو میرے خیال میں ہر شخص کے سینے میں کچھ نہ کچھ جذبے ابھرتے ہی ہیں ہم انہی لوگوں سے بات کر رہے ہیں۔ جو ان جذبوں سے عاری ہیں اور ہمارے وطن کی سرزمین پر بیٹھ کر ہمارے حق کو کھا رہے ہیں۔ میں ان میں سے ہر شخص کو سرزمین وطن کا ایک باشندہ سمجھتا ہوں لیکن بات صرف اتنی سی ہے کہ اپنا قرض پورا کرو۔ اپنی جدوجہد اور اپنی محنت کو وطن کی خوشحالی کے لئے وقف کردو۔ اپنے بچوں کو یہاں ہماری اس زمین سے اتنا دو کہ وہ خوشیوں

کے جھولے میں جھولنے لگیں۔ لیکن اس زمین کے لئے بھی کچھ کرو۔ یہ بھی ہمارا سرمایہ حیات ہے۔ تو مسٹر نیر مس صوفیہ' مسٹر فاروقی' جہانگیر اور داراب صاحب میں اپنی اس مدد پر آپ لوگوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو اپنے اس غریب خانے پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ اتفاق کی بات ہے کہ آپ لوگ جب یہاں آئے تو میں نے خصوصاً" مس صوفیہ کو دیکھا۔ مسٹر نیر کو دیکھا اور بڑے معنی خیز انداز میں مسکرایا۔ اس کی ایک وجہ ہے جو میں آپ کو بعد میں بتاؤں گا۔ لیکن بعد سے مراد چند روز بعد نہیں بلکہ چند گھنٹے کے بعد کا مسئلہ ہے۔ آپ لوگوں کو یہاں لاکر مجھ سے ملاقات کرانے میں مسٹر رشید ناگی کا ہاتھ ہے اور مسٹر رشید ناگی کے بارے میں میں یہ بات جانتا ہوں کہ وہ صرف وہ سوچتے ہیں جو غلط نہ ہو۔

"سر آپ مجھے بہت بڑا اعزاز دے رہے ہیں۔"

"کاش میں آپ کو وہ اعزاز دے سکتا مسٹر ناگی جو آپ کا حق ہے۔ خیر تو آپ لوگ جن جن شعبوں پر کام کر رہے ہیں ان میں کام کرتے ہوئے آپ مطمئن ہیں؟"

"سر ہم اس سے آگے کام کرنا چاہتے ہیں اور یہ چونکہ ہماری پہلی ملاقات ہے اور پہلا تعارف ہے اس لیے ہم بہت زیادہ تفصیل میں نہیں جائیں گے البتہ لاتعداد منصوبے ان تمام حالات سے واقف ہونے کے بعد ہمارے ذہنوں میں بھی پیدا ہوئے ہیں ہم ان کی مختصر لائن آپ کو بتانا چاہتے ہیں تاکہ آپ سے رہنمائی حاصل کرکے ان پر کام کرسکیں۔"

"درحقیقت ان سب نے مل کر ایک تفصیلی رپورٹ تیار کرلی ہے اور اس پر مسلسل کام کرتے رہے ہیں۔ ان کا خیال تھا کہ کسی مناسب موقع پر آپ کو وہ رپورٹ پیش کی جائیگی۔"

"میں انتظار کروں گا۔ تفصیل طور پر آپ جیسے ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ ایسی ہی تجاویز مجھے دے سکتے ہیں جو وطن کے لیے نہایت کارآمد ہوں اور میرے ذہن تک نہ پہنچی ہوں۔"

"سر آپ کا بے حد شکریہ۔" ان سب نے ایک ساتھ کہا۔ اس کے بعد کافی اور بسکٹوں سے ان کی تواضع کی گئی۔ اور پھر انہوں نے واپسی کی اجازت طلب کرلی۔ میں نے رشید ناگی کو روک لیا تھا۔

"یہ لوگ کہاں جائیں گے؟" میں نے ناگی سے سوال کیا۔

"فی الحال تو چار سو گیارہ میں ہی جا رہے ہیں۔"

"اگر کوئی اہم کام انہیں نہ ہو تو انہیں فی الحال وہیں روکے رکھو۔"

"سر! ہم وہاں موجود ہیں۔" نیر نے کہا وہ لوگ چلے گئے تو میں نے مسکرا کر رشید ناگی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"خیر ناگی اب بار بار تمہاری تعریف و توصیف کرنا مجھے مسخراپن محسوس ہوتا ہے اس وقت تم نے ایک اور بھی اہم کام کیا ہے جس کا کسی حد تک تصور میرے ذہن میں تھا۔ لیکن اچانک ہی تم نے اپنے ان مہمانوں کو لا کر ان تصورات کی تکمیل کر دی ہے۔" رشید ناگی دلچسپ نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگا۔ وہ میری گفتگو کے آگے بڑھنے کا منتظر تھا۔ میں نے کہا۔

"جمشید وارنا کو تم یہاں آتے اور واپس جاتے ہوئے دیکھ چکے ہو باقی تفصیلات بھی تمہارے ذہن میں ہوں گی۔ سوائے اس گفتگو کے جو میرے اور وارنا کے درمیان ہوئی۔"

"یقیناً سر..........."

"وارنا کا دم نکلا ہوا ہے اور اس کی پریشانی کی وجہ وہ کوٹھی اور ماریانہ ہے۔"

"ماریانہ تو واپس جا چکی ہے سر۔" ناگی نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن مختلف جگہوں پر ماریانہ کو جمشید کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔ تفصیلی طور پر جمشید وارنا نے اس کا تعارف بھی اپنے حلقے میں کہیں نہ کہیں کرایا ہوگا۔ دراصل وہ تصویر جو خیالی تصویر کی حیثیت سے اخبارات میں چھپ گئی ہے وہ وارنا کے لیے مصیبت کا باعث بن گئی ہے۔"

"میرے خیال میں یہ وارنا کا احساس ہے سر۔ ورنہ کیا ہو سکتا ہے اس بارے میں زیادہ سے زیادہ یہ کہ پولیس تفتیش کر سکتی ہے وارنا سے پوچھ سکتی ہے۔ وارنا بڑی آسانی سے یہ کہہ کر اپنی گردن چھڑا سکتا ہے کہ وہ لڑکی اسے بس کسی تقریب میں مل گئی تھی اس کے بعد ایک دو بار اس نے وارنا سے ملاقات کی۔ ظاہر ہے جب تک کوئی اس بات کی نشاندہی نہ کرے کہ لڑکی کا جمشید وارنا سے کوئی تعلق تھا وارنا کسی طرح گرفت میں نہیں

آتا۔"

"ہاں وہ ایک بزدل انسان ہے اور اس انداز میں اسی وجہ سے سوچ رہا ہے۔"

"خیر یہ بات تو ہمارے لیے دلچسپ ہے سر کہ وہ بزدل آدمی ہے۔"

"یقیناً۔ لیکن وہ کچھ اور دلچسپ حقائق کا انکشاف کر کے گیا ہے۔"

"وہ کیا؟"

"فوری طور پر وہ اپنی بیٹی مونا جمشید اور بیٹے زاہد وارنا کو سوئٹزرلینڈ روانہ کر رہا ہے۔"

"وہ کیوں؟"

"تاکہ اگر کوئی مصیبت اس پر نازل ہو تو وہ محفوظ رہیں وارنا اپنے طور پر سوچ رہا ہے اور میں سمجھتا ہوں اس کی اس سوچ میں اچھی خاصی ٹھوس کیفیت موجود ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ موجودہ ماحول میں وہ آسانی سے اپنی گردن نکال سکتا ہے لیکن بہرحال ہمیں یہ سوچنا نہیں ہے کہ وہ کیا ہے ہمیں یہ سوچنا ہے کہ اب ہمیں کیا کرنا ہے۔"

"جی سر یقیناً۔"

"وارنا تو اتفاق سے روز آرگنائزیشن کا رکن نکل آیا اور اس نے ماریانہ کو مجھ سے متعارف کرایا۔ لیکن حقیقتاً وہ ہماری فہرست میں تھا اور جب وہ خود ہم تک پہنچا ہے تو پھر فہرست میں اس کا نام سر فہرست میں کیوں نہ کر دیا جائے۔"

"کوئی حرج نہیں ہے سر۔ ظاہر ہے ٹارگٹ تو تلاش کرنا ہی تھا۔ ہم اسے ہی ٹارگٹ مانتے ہیں۔"

"بالکل میں بھی یہی کہہ رہا تھا۔ وارنا کی جو دولت بیرون ملک ہے اسے پاکستان واپس لانا ہے۔ ہمیں خود اس دولت پر قبضہ نہیں کرنا بلکہ جیسا کہ ہمارا منصوبہ ہے کہ ہمارے ملک سے کمائی ہوئی دولت ہمارے ہی ملک میں خرچ ہونی چاہیے۔ اس کے لیے وارنا کو تیار کرنا ہے میں بات کو زیادہ گھما پھرا کر نہیں کہوں گا رشید ناگی۔ میں نے ایک منصوبہ بنایا تھا جس کی آؤٹ لائن میری ذہن میں محفوظ تھی۔ مگر اتفاق سے اس وقت تم نے اس آؤٹ لائن کو گہرا کر دیا ہے۔"

"وہ کیا سر۔"

"میں نے یہ سوچا تھا کہ جمشید وارنا کی بیٹی اور بیٹے کو ہمارے قبضے میں ہونا چاہیے۔ اس جیسے لوگ کسی ٹھوس بنیاد پر ہی قابو میں آتے ہیں ورنہ نکلنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ وارنا کی بے پناہ دولت یہاں بھی لگی ہوئی ہے لیکن جیسا کہ تمہارے اعدادوشمار سے پتہ چلتا ہے اس کا یہاں سے کہیں زیادہ روپیہ بیرون ملک یعنی سوئٹزرلینڈ وغیرہ میں ہے۔ اس کی تفصیلات جیسا کہ تم نے کہا تمہارے پاس آچکی ہیں اور مزید تفصیلات ہمیں وہی بتائے گا۔ لیکن یہ تمام دولت واپس آنی چاہیے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اسے آمادہ کرنے کے لیے ہمارے پاس ٹھوس وسائل ہوں۔ اور اس وقت اس کی بیٹی اور بیٹے سے زیادہ شاندار چیز اور کوئی ہمارے پاس نہیں ہے۔" رشید دلچسپی سے مجھے دیکھ رہا تھا اس نے کہا۔

"تو پھر سر اس پروگرام کی بقیہ تفصیلات بتائیے۔"

"جمشید مونا اور زاہد کو سوئٹزرلینڈ بھیج رہا ہے۔ ان لوگوں کو ائرپورٹ تک جانا چاہیے لیکن اس سے آگے نہیں۔ اس سے آگے انہیں ہماری تحویل میں آنا ہوگا میرے خیال میں اس کھیل کو تھوڑا سا دلچسپ بنانے کے لئے یوں کیا جائے کہ مونا اور زاہد سوئٹزرلینڈ روانہ ہو جائیں لیکن اس کے بعد وہاں پر ان کی موجودگی کا کوئی چلے اور وہ گم ہو جائیں سمجھ رہے ہونا ہوگا یہ کہ ہمارے دو افراد زاہد اور مونا کی حیثیت سے سوئٹزرلینڈ کا سفر کریں گے اور پھر وہاں سے واپس آجائیں گے۔ یہ ہے صورتحال معاملے کو اگر ذرا سا الجھا دیا جائے تو وارنا کے شایان شان ہوگا اگر ہم آسانی سے دونوں کو اغوا کرلیں اور کام کا آغاز کردیں تو جمشید وارنا فوری طور پر ان کی بازیابی کے کوششیں شروع کردے گا اور کام اس پیمانے پر نہیں ہو سکے گا جس پر ہم کرنا چاہتے ہیں یہ دونوں ہمارے قبضے میں آجائیں تو وارنا کو اطلاع ملے کہ وہ سوئٹزرلینڈ پہنچ چکے ہیں اور پھر وہاں یہ گم ہو جائیں۔ تو زیادہ دلکش بات رہے گی۔ سمجھ رہے ہونا میری بات۔"

"سر! پوری طرح سمجھ رہا ہوں۔ بے شک یہ ایک لمبا کام ہوگا لیکن اس کے اثرات نفسیاتی طور پر جمشید وارنا پر اتنے ہی مضبوط مرتب ہوں گے جتنے ہم چاہتے ہیں۔"

"میرا یہی مقصد تھا۔ مائی ڈیئر مسٹر ناگی۔ ورنہ آسان طریقہ تو یہ تھا کہ ان دونوں کو یہیں اغوا کرلیا جائے اور ہم کام کا آغاز کردیں لیکن وارنا جیسے لمبے ہاتھوں والے شخص کو

لمبے ہی طریقے سے قابو میں لانا زیادہ کارگر رہے گا۔" اچانک ہی رشید ناگی اچھل پڑا اور اس نے حیرت و دلچسپی سے میرا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا۔

"سر آپ کے وہ الفاظ بھی میں سمجھ رہا ہوں۔ جو آپ نے ابھی ادا کیے تھے۔" یعنی یعنی۔ میں نے مسکراتی نگاہوں سے رشید ناگی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یار بعض اوقات بلاوجہ کچھ ایسی باتیں درمیان میں آٹپکتی ہیں جو موضوع سے بہت دور لے جاتی ہیں تو تم سمجھ گئے تھے کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں۔"

"جی سر......... آپ یقینی طور پر نیر اور صوفیہ کے بارے میں غور کر رہے ہیں۔"

"تمہارا خیال بالکل درست ہے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ وہ دونوں بھی بہن بھائی ہیں اور ہمیں ان کو دو بہن بھائیوں کی جگہ دینی ہے۔ اتنے فٹ ہیں ان دونوں بچوں سے یہ لوگ کہ شاید بہت معمولی سی محنت کرنا پڑے۔"

"ہاں انہیں صرف اصل پروگرام بتانا ہوگا اور ان کے چہرے تبدیل کرنا ہوں گے اور یہ کام مشکل نہیں ہے۔"

"بالکل مشکل نہیں ہے ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے پاس اس سلسلے میں کتنا وقت ہے لیکن میں خصوصی طور پر وارنا سے رابطہ قائم کرکے یہ تفصیلات بھی معلوم کرلوں گا اور اس کے لیے میرا خیال ہے کل کے اخبار کو ایک چھوٹی سی خبر دے دی جائے۔ جس سے وارنا کی کیفیت مزید خراب ہو جائے۔" رشید ناگی نے مسکراتی نگاہوں سے مجھے دیکھا اور بولا۔

"سر آپ نے مجھے کچھ تفصیلات بتائی ہیں۔ اور ان تفصیلات کی روشنی میں ہمیں روز آرگنائزیشن کا شکر گزار ہونا چاہیے۔"

"سمجھا نہیں۔"

"روز آرگنائزیشن نے آپ پر جو محنت کی ہے وہ بیکار نہیں جارہی ہے سر۔ آپ کی ذہنی سطح بہت بلند ہو چکی ہے اور آپ وہ باتیں سوچنے لگے ہیں جن کو اب میرا ذہن بھی نہیں سوچ سکتا۔ یہ بہترین آئیڈیا ہے۔ اخبار سے کام لینے کا شاندار ذریعہ۔"

"ہاں میرا خیال ایسا ہی ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔"

"تو پھر سر ٹھیک ہے۔ آپ وہ خبر بنالیں۔"

"وہ.......... اس کی تم فکر مت کرو۔"

"تو اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟"

"نیر اور صوفیہ کو تیار رکھنا تمہارا کام ہے۔ جس طرح بھی مناسب سمجھو ان لوگوں کی تصویریں حاصل کرلو۔ میری مراد وارنا کے بیٹے اور بیٹی سے ہے اور اس کے بعد تم اپنا کام کرلو۔ میرا خیال ہے چند افراد کو ان کی نگرانی پر بھی مامور کردیا جائے۔" جمشید وارنا کی کوٹھی کی نگرانی زیادہ مناسب ہوگی۔

"بس ٹھیک ہے سر یہ سارے کام میں خود سمیٹ لوں گا۔ بس آپ اپنا کام کیجئے گا۔"

تھوڑی دیر کے بعد ناگی چلا گیا اور میں اس معاملے کے مختلف پہلوؤں پر غور کرنے لگا۔

☆☆☆☆

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH:5556532
PROP:ALI KHAN

Scanned and Uploaded By Nadeem

KHAN BOOKS
STATIONARY AND LIBRARY
F/890/4 NISHTAR ROAD BHABRA BAZAR
RAWALPINDI PH:5556532
PROP:ALI KHAN

تھوڑے دیر بعد میں نے ایک چھوٹی سی خبر بنائی اور اس کے بعد ٹیلیفون پر فولاد ناصری سے رابطہ قائم کرنے لگا رابطہ قائم ہونے کے بعد میں نے کہا۔

"ناصری صاحب۔ دانش بول رہا ہوں۔"

"جی سر۔ فرمایئے کیسے مزاج ہیں۔"

"ٹھیک ہوں۔ آپ سنایئے؟"

"ایک چھوٹی سی خبر لگانی ہے۔ اخبار میں پہلے صفحے پر۔"

"بہت بہتر۔ ذرا ایک سیکنڈ۔" ناصری صاحب نے کہا اور اس کے بعد بولے۔ "جی سر۔"

"خبر یہ ہونی چاہیے کہ ایک کوٹھی میں پراسرار طریقے سے جو تین افراد کی لاشیں ملی ہیں ان کے بارے میں کچھ اور شواہد سامنے آئے ہیں جن کی تصدیق پولیس نے نہیں کی بلکہ کچھ پرائیویٹ ادارے اس سلسلے میں کام کر رہے ہیں۔ آپ خبر کو اپنے طور پر بنا لیں گے۔ ناصری صاحب میں آپ کو صرف تفصیل بتا رہا ہوں۔ خصوصاً" اس لڑکی کا تذکرہ کرنا ہے جس کی خیالی تصویر شائع ہوئی ہے۔ آپ اس خبر میں یہ درج کیجئے اسے ایک بڑے سرمایہ دار کے ساتھ دیکھا گیا ہے اور خفیہ طور پر اس سرمایہ دار کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جارہی ہیں۔ بس یہ خبر ہونی چاہیے۔"

"میں نے نوٹ کرلیا ہے۔ آپ مطمئن رہیں۔ خبر آپ کی پسند کے مطابق ہوگی۔"

فولاد ناصری نے کہا۔ بہرحال اس کے بعد مجھے انتظار کرنا تھا۔ دوسرے دن ناشتہ کر رہا تھا کہ

ٹیلیفون کی گھنٹی بجی میں نے ریسیور سوچ کر اٹھایا تھا کہ یہ جمشید وارنا کا ہونا چاہیے میرا اندازہ درست نکلا۔ دوسری طرف جمشید وارنا کی بھرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دانش منصور صاحب ہیں۔"

"میں ہی بول رہا ہوں۔ وارنا صاحب۔ خیریت۔"

"کہاں خیریت ہے؟ آپ نے اخبار میں خبر پڑھی ہے؟"

"کون سے اخبار میں۔ کون سی خبر۔" میں نے سوال کیا۔ "اور وارنا نے میرے اخبار کا نام لیا اور پھر اس خبر کے بارے میں بتانے لگا۔"

"اتفاق سے ابھی تک نہیں پڑھ سکا۔ مگر تفصیلی خبر کیا ہے۔" وارنا نے وہ پوری خبر دہرادی۔ جو میں نے رات کو فولاد ناصری صاحب کو لکھوائی تھی۔ میں نے تشویش بھرے انداز میں کہا۔"

"اوہو وارنا صاحب۔ یہ پولیس رپورٹ نہیں ہے۔"

"نہیں...... مگر یہ اخباری نمائندے کسی طرح پولیس والوں سے کم نہیں ہوتے۔ آہ اب کیا ہوگا۔"

"وارنا صاحب آپ مطمئن رہیں۔ میرا خیال ہے آپ کی نشاندہی نہیں ہوپائے گی۔"

"دانش اب میں آپ سے یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ مقامی طور پر آپ کو ہمارے مفادات کا نگراں بنایا گیا ہے۔ میں باقاعدہ کام کر رہا ہوں اور بہت عرصے سے ان کے مقاصد کے لیے اخراجات بھی کر رہا ہوں۔ مجھے اتنا تحفظ تو ملنا چاہیے۔ اب جبکہ یہ بات میرے علم میں آگئی ہے کہ آپ ہمارے سربراہ ہیں تو کم از کم مجھے اتنا تحفظ تو دیجئے گا۔"

"وارنا صاحب میں آپ کو اطمینان دلاتا ہوں کہ جو کچھ میری بساط میں ہے ضرور کروں گا۔"

"تو پھر مجھے اب آپ کے مشوروں کی ضرورت ہے۔ میں تو نڈھال ہوچکا ہوں۔"

"آپ اطمینان رکھیں میں ٹیلیفون پر آپ سے تفصیلی بات چیت نہیں کرسکتا۔ آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ آجاؤں آپ کے پاس۔"

"اگر آپ کو فرصت ہے تو ضرور آجایئے۔ ویسے یہ بتایئے کہ آپ نے اس کام کے

لیے کیا کیا؟"

"کس کام کے لیے؟"

"آپ بچوں کو روانہ کر رہے تھے۔"

"یہ تو میں آج ہی کرڈالوں گا۔ بس یوں سمجھ لیجئے ابھی سے شروع کیے دیتا ہوں۔ مجھے خوف ہوگیا ہے۔ میں اپنا یہ کام آج ہی مکمل کرلینا چاہتا ہوں اور یہ کام مشکل نہیں ہوگا۔ ابھی ٹریولنگ ایجنسیوں سے بات کرتا ہوں اور سارے انتظامات کرالیتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ تو پھر آپ آرہے ہیں۔"

"جی جی...... بالکل انتظامات کرنے کے بعد میں آپ کے پاس پہنچ رہا ہوں۔"

وارنا نے کہا۔ اور میں نے گردن ہلادی۔

"ٹھیک ہے وارنا صاحب میں آپ کا انتظار کروں گا۔"

جمشید وارنا سے رابطہ منقطع کرکے فوری طور پر رشید ناگی کو ٹرائی کیا پہلے کوٹھی نمبر چار سو گیارہ ہی میں دیکھ لینا مناسب سمجھا اور ناگی سے وہیں ملاقات ہوگئی۔ کوٹھی نمبر چار سو گیارہ رشید ناگی کے لیے بھی اتنی ہی سود مند ثابت ہوئی تھی جتنی میرے لیے اب وہ زیادہ تر اسے اپنا ٹھکانہ بنائے رکھتا تھا۔ میں نے اسے تفصیلات بتائیں۔ جمشید کے فون کے بارے میں بتایا اور اس بات کے امکانات ظاہر کیے کہ ہوسکتا ہے آج ہی مونا جمشید اور زاہد جمشید روانہ ہو جائیں۔ ناگی نے کہا۔

"سر ہمیں اور کوئی کام تو کرنا نہیں ہے۔ کاغذات پاسپورٹ سازو سامان سب انہی کا استعمال کرنا ہے اور جہاں تک ان کے میک اپ کا سوال ہے بس یوں سمجھ لیجئے وہ میں چند گھنٹوں میں مکمل کرلوں گا۔ نگرانی کے لیے آدمی بھیج دیئے گئے ہیں۔ باقی رہا انہیں حاصل کرنے کا مسئلہ تو اس موضوع پر آپ سے بعد میں بات کرلوں گا۔"

"وارنا بارہ بجے میرے پاس آرہا ہے۔ وہ آرگنائزیشن کے مقامی انچارج کی حیثیت سے مجھ سے تحفظ چاہتا ہے۔ اس موضوع پر اس سے گفتگو ہوگی۔ ویسے وہ خبر پڑھ لی اخبار میں تم نے۔"

"سر کہنا ہی بیکار ہے میں آپ سے پہلے ہی کہہ چکا ہوں کہ آرگنائزیشن نے ہم پر بڑے احسانات کیے ہیں۔" ناگی نے ہنس کر کہا اور میں بھی ہنسنے لگا۔

بہر حال جمشید وارنا کا استقبال کیا۔ وہ لرزتے قدموں سے میرے ساتھ آگے بڑھا اور نشست گاہ میں آ گیا۔ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وارنا صاحب آپ ضرورت سے زیادہ ہی نروس نظر آرہے ہیں۔" اس نے شکایتی نظروں سے مجھے دیکھا پھر میرے اشارے پر ایک جگہ بیٹھتا ہوا بولا۔

"مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔ دانش صاحب۔ کسی ایسے بے بس آدمی کا جو عمر کی اس منزل میں ہو جہاں وہ دوسروں سے جنگ نہ کرسکے۔ مصیبت کی ایسی منزل میں ہو جہاں اس کے پاس فرار کا کوئی راستہ نہ ہو۔ میں تو پھر بھی اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے ہوں میری جگہ کوئی اور ہوتا تو اس کا نجانے کیا حشر ہوتا۔"

"برا نہ مانیں تو ایک بات کہوں وارنا صاحب آپ نے میرے خیال میں اپنی بساط سے زیادہ ذمہ داریاں قبول کرلی ہیں جو آپ کے لیے نقصان دہ ثابت ہو رہی ہیں۔"

جمشید وارنا میری صورت دیکھتا رہا پھر اس نے کہا۔

"پانی منگوا دیجیے ٹھنڈا۔"

میں انٹر کام پر ملازم کو ہدایت دے کر وارنا کو دیکھنے لگا۔ وہ کرسی کی پشت گاہ سے ٹک گیا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

"آپ کہہ رہے ہیں میں ضرورت سے زیادہ نروس ہوں۔ آپ خود بتائیے کہ آپ نے وہ کام نہ کیا ہو جو آپ کا جرم بن گیا ہو اور آپ کے پاس اس کی تردید کے ذرائع بھی نہ ہوں تو کیا آپ نروس نہیں ہوں گے۔"

"بات ذرا الجھ جاتی ہے وارنا صاحب میں آپ کے ان الفاظ سے شاید اتفاق نہ کرسکوں۔"

"اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بات کرسکتے ہیں۔" وارنا نے کہا۔

"آپ کو فرصت ہے۔"

"ہاں۔ سارے کاموں کی تکمیل کے بعد آیا ہوں۔ بارہ بج کر پچاس منٹ پر دونوں بچے سوئٹزر لینڈ روانہ ہو جائیں گے۔ ان کی فلائیٹ اسی وقت ہے۔"

"او ہو انتظامات ہو گئے۔"

"ہاں۔ بالکل۔" وارنا نے جواب دیا۔

"چلیے ٹھیک ہے۔ کم از کم آپ کی ایک الجھن تو ختم ہوئی۔ باقی رہ گئے آپ۔"

"کاش میں باقی رہ جاؤں۔" وارنا نے کہا اور میں ہنس پڑا۔

"ہنستے رہو اور مذاق اڑاتے رہو میرا۔ تم نوجوان ہو ابھی حالات سے مقابلہ کرسکتے ہو۔ صاحب اختیار ہو۔ بہت کچھ کرسکتے ہو تم۔ میرا مذاق بھی اڑا سکتے ہو۔"

"نہیں وارنا صاحب آپ کا مذاق نہیں اڑا رہا۔ بلکہ آپ کے ذہن سے یہ بوجھ کم کرنا چاہتا ہوں۔"

"میں سب سے پہلے آپ سے یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں دانش صاحب کہ ماریانہ تو یہاں سے جاچکی ہے۔ اور اب اس کے بعد آرگنائزیشن کی طرف سے کوئی ایسا شخص نہیں ہے جسے میں اپنے بارے میں بتا سکوں یا جو فوری طور پر میری حفاظت کرسکے۔ ماریانہ نے آپ کے بارے میں مجھے بہت زیادہ تفصیلات تو نہیں بتائیں۔ بس اتنا بتایا کہ آپ مقامی طور پر آرگنائزیشن کے کنٹرولر ہیں۔ اور ایشیا کے تمام معاملات اب وہی ڈیل کریں گے۔ یہ بہت بڑا درجہ ہے ایشیا میں لاتعداد ممالک ہیں اور ان لاتعداد ممالک میں روز آرگنائزیشن کے ہزاروں مفادات پھیلے ہوئے ہیں۔ ان سارے مفادات کو کنٹرول کرنے والا شخص کسی معمولی حیثیت کا حامل نہیں ہوسکتا۔ جبکہ معاف کیجیے گا آپ بڑی سادہ طبیعت کے آدمی نظر آتے ہیں۔ یا تو آپ اندر سے بہت زیادہ گہرے ہیں اور اپنے معاملات کو بخوبی کنٹرول کرنا جانتے ہیں یا پھر معاف کیجیے دانش صاحب کا انتخاب غلط کیا گیا ہے۔"

"آرگنائزیشن سے آپ کے بیرونی رابطے نہیں ہوتے۔ وارنا صاحب۔"

"نہیں۔ ان لوگوں نے جو پابندیاں لگا رکھی ہیں اس کا علم آپ کو بھی ہوگا۔ صرف اس انچارج سے رابطہ قائم کرنا پڑتا ہے جس کی نشاندہی کردی جائے میرا براہ راست آپ سے تعارف نہیں کرایا گیا۔ نہ ہی یہ کہا گیا کہ آپ سے یا مجھ سے کہ آپ میرے مفادات کے نگران ہیں۔ اور میں آپ کی پناہ میں ہوں۔ لیکن کم از کم اس کا حق میں ضرور رکھتا ہوں کہ اگر میں کسی مشکل کا شکار ہو جاؤں اور یہ بات میرے علم میں ہو کہ آپ آرگنائزیشن کے انچارج ہیں تو آپ سے فریاد کرسکوں اور اس وقت یہی لمحات ہیں۔"

"آپ بتائیے وارنا صاحب آپ کیا چاہتے ہیں آپ کے کیا مسائل ہیں؟"

"تمام مسائل کھلے کھلے ہیں بار بار دہرانے سے کیا فائدہ۔ ماریانہ یہاں آئی اس سے پہلے یہ لوگ آچکے تھے جن کے لیے میری ذمہ داری لگائی گئی تھی کہ میں ان کی رہائش کا بندوبست کروں۔ وہ تو تقدیر نے میرا ساتھ دیا کہ کسی اور جگہ کا انتخاب نہیں کیا۔ ورنہ یہاں ایسی بے شمار کوٹھیاں ہیں جو میرے اپنے نام سے خریدی گئی ہیں۔ اور جنہیں میں اپنی ضرورتوں کے لیے استعمال کرتا رہتا ہوں۔ میں نے ایسی ہی کچھ کوٹھیاں خریدی ہیں جنہیں اپنے نام سے منسوب نہیں کیا بلکہ ان کی خریداری کے لیے فرضی نام استعمال کیے۔ اور یہ بھی بس کیا کہوں قسمت کی کتنی بڑی خوبی ہے کہ ان لوگوں کو میں نے ایسی ہی کوٹھی دی۔ میں یہ بات تو اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ لوگ اس کوٹھی کے بارے میں معلومات نہیں حاصل کرسکتے۔ اور یہ پتہ نہیں چلا سکتے کہ وہ کس کی ملکیت ہے۔ لیکن آپ نے اخبار کی خبر میرے کہنے کے بعد تو پڑھ لی ہوگی۔ کمبخت چوکیدار نے جو نشاندہی کی تھی اس کے مطابق ماریانہ کی جو مصنوعی تصویر بنائی گئی وہ حقیقی تصویر سے کتنی ملتی جلتی ہے آپ نے خود دیکھ لیا ہوگا اور اس کے بعد کچھ لوگ یہ نشاندہی بھی کر رہے ہیں کہ اسے ایک سرمایہ دار کے ساتھ دیکھ لیا گیا ہے۔ میرے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔ آپ بتائیے دانش منصور صاحب میرے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔ میری نشاندہی کر دی گئی ہے۔ اور اب میرے بارے میں تحقیقات شروع ہو جائے گی۔ ہوسکتا ہے کہ کچھ اور گواہ بھی مل جائیں۔"

"ہوں' بات ذرا قابل غور ہے۔ اور اس پر سوچنا پڑے گا۔"

"آپ......... آپ اگر چاہیں بلکہ یہ آپ ہی کی ذمہ داری ہے کہ اس اخبار کو پکڑیں اس سے معلومات کریں کہ اسے یہ اطلاع کس نے فراہم کی ہے۔" میں نے وارنا کو دیکھا اور کہا۔

"یہ بالکل غلط ہوگا وارنا صاحب۔ جانتے ہیں کہ کیوں۔"

"کیوں۔"

"اخبار والے پھر یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ میں نے یا آپ نے اس اخبار سے رابطہ قائم کرکے اس سرمایہ دار کے بارے میں معلومات کیوں حاصل کیں۔ ہمیں کسی نہ کسی نام سے ضرور سامنے آنا پڑے گا۔" جمشید وارنا سوچنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ یہ تو میں نے نہیں سوچا تھا۔ بلکہ......... بلکہ میرا تو اسی وقت جی چاہا تھا کہ میں اخبار کے ایڈیٹر سے رابطہ قائم کرکے یہ پوچھوں کہ وہ سرمایہ دار کون ہوسکتا ہے۔ یا پھر یہ کہ ان کے پاس وہ کون سے ذرائع ہیں جو انہیں یہ بتاتے ہیں کہ اس لڑکی کا تعلق کس سرمایہ دار سے تھا۔"

"کوئی ایسا قدم میری ہدایت کے بغیر نہ اٹھائیے گا۔ وارنا صاحب جو آپ کے لیے خطرناک ثابت ہوسکے۔ ویسے مجھے اس بات کا تعجب ہے کہ آپ جیسا معصوم سا انسان جو شاطرانہ ذہنیت نہیں رکھتا روز آرگنائزیشن کے جال میں کیسے پھنس گیا۔"

"یہی تو بدقسمتی ہے میری دوست یہی تو بدقسمتی ہے۔"

"کیا مطلب"

"بس کچھ ایسی الجھنوں کا شکار ہوگیا تھا کہ بیان نہیں کرسکتا' ڈنمارک میں تھا اس وقت جب مجھ پر مصیبتوں کا نزول ہوا تھا کچھ ایسی آفت میں پھنس گیا تھا۔ کہ چاروں طرف سے عذاب میں گرفتار ہوگیا۔ پریشان تھا کہ مسٹر اسٹیورٹ نے مجھے سہارا دیا۔ مسٹر اسٹیورٹ ڈنمارک کے ایک بہت بڑے سرمایہ دار ہیں اور بڑی حیثیت کے مالک ہیں مجھ سے بس ایک آدھ بار خط و کتابت ہوئی تھی۔ کوئی ڈیل بھی نہیں ہوئی تھی لیکن مسٹر اسٹیورٹ اس طرح میرے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہوگئے کہ میں حیران ہوگیا۔ وہ بے لوث اور بے غرض میری مدد کرنے لگے۔ اور آپ خود سمجھتے ہیں مسٹر دانش منصور کہ جب کسی مصیبت میں گھرے ہوئے آدمی کی بے لوث مدد کی جائے تو اس کے اندر احسان کے جذبے کچھ زیادہ ہی شدید ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ میں مسٹر اسٹیورٹ کا گرویدہ ہوگیا اور اس کے بعد جب میری مشکل حل ہوگئی اور میں ان کے احسانات اتارنے کے قابل ہوگیا تو میں نے انہیں بہت سی پیشکشیں کیں۔ مسٹر اسٹیورٹ کہنے لگے۔ انہیں اپنے کسی احسان کا صلہ قبول نہیں ہے۔ میری اتنی گہری دوستی ہوگئی ان سے کہ بس بتا نہیں سکتا۔ اور پھر مسٹر اسٹیورٹ نے کچھ اور بھی کہا میرے لیے اب آپ سے کیا چھپانا مسٹر دانش منصور بہت سے مشورے دیے انہوں نے میرے مفاد کے سلسلے میں' میں نے ان کے چند مشوروں پر عمل کیا وہ بہت لمبے ہاتھ رکھتے تھے۔ شاید یہ بات آپ کے علم میں

نہ ہو کہ کچھ عرصے پہلے ہمارے ہاں پلاسٹک کی اشیا بنانے والے دانے کی کمی ہو گئی تھی۔ یہ کمی باقاعدہ نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ کروائی گئی تھی اور اس کے بعد مسٹر اسٹیورٹ نے مجھے پیشکش کی کہ میں پلاسٹک کا یہ دانہ امپورٹ کرلوں وہ میری مدد کریں گے۔ اور میں نے کروڑ روپے کا سرمایہ اس کام میں صرف کر دیا۔ مسٹر اسٹیورٹ نے میری بھرپور مدد کی۔ ان کے پاس اپنے ذخائر موجود تھے جو انہوں نے فوراً" ہی مجھے منتقل کر دیئے۔ اور بالکل آسان شرائط پر اس کے ذریعے میں نے گیارہ کروڑ روپے کمائے۔ یہ معمولی بات نہیں تھی۔ صرف تین یا چار مہینے کی الٹ پھیر میں یہ منافع ہوا تھا۔ پھر ایک اور مسئلے میں انہوں نے میری مدد کی۔ شاید یہ بات بھی آپ کو نہ پتہ ہو مسٹر دانش منصور کہ ایکسرے فلم کی کمی ہو گئی تھی۔ اور اس کی وجہ چاندی کا بحران بتایا جاتا تھا۔

"چاندی کا یہ بحران درحقیقت پیدا کیا گیا تھا۔ اس کے بارے میں مجھے بہت بعد میں معلوم ہوا۔ چند لوگوں کو منتخب کیا گیا تھا جنہیں اس بحران سے فائدہ پہنچانا تھا۔ یہ بات مجھے بعد میں ہی معلوم ہوئی کہ مقامی طور پر مسٹر اسٹیورٹ نے میرا نام پیش کر دیا تھا۔ نتیجے میں' میں ایکسرے فلم کا سب سے بڑا امپورٹر بن گیا۔ اور یہاں بھی میں نے کروڑوں روپے کمائے۔ جب مجھے یہ فائدہ ہوا تو آپ خود بتائیں کہ میں مسٹر اسٹیورٹ کے تلوے کیوں نہ چاٹنے لگتا۔ پھر مسٹر اسٹیورٹ نے مجھے روز آرگنائزیشن کی ممبر شپ پیش کر دی اور میں نے فوراً" ہی قبول کر لی۔ روز آرگنائزیشن کے سلسلے میں مجھے جو بتایا گیا تھا وہ میرے لیے اس وقت بڑا سحر انگیز تھا۔ مجھے جو فائدے پہنچائے گئے تھے۔ وہ آرگنائزیشن ہی کی کوششوں کا نتیجہ تھے۔ چنانچہ میں اس کا مخلص ممبر بن گیا۔ اور اس کے بعد آرگنائزیشن نے وصولیابی شروع کر دی۔ میرے ذریعے کئی ایسے کام لیے گئے جو مجرمانہ نوعیت کے حامل تھے۔ یعنی اگر میں پھنس جاتا تو صرف میری گردن پھنستی۔ اور بچ جاتا تو صرف آرگنائزیشن کا فائدہ ہوتا۔ پہلے دو بڑے سودوں میں' میں نے دس پرسنٹ آرگنائزیشن کے نام کر دیا۔ لیکن بعد میں آپ یقین کریں مسٹر دانش کہ مجھے بہت سے نقصانات کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ آرگنائزیشن کا ایک انداز ہے۔ وہ کوئی کام کراتا ہے اور اس میں اگر اسے کسی سے سرمایہ کاری کرانی ہوتی ہے تو وہ بے دھڑک احکامات نازل کر دیتا ہے۔ اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم کیا کریں کیا نہ کریں۔ ہاں اگر ہمیں کوئی بڑا نقصان ہو جاتا ہے تو پھر وہ اسے

برابر کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ بس یوں سمجھ لیجئے کہ بعد میں جو میں نے حساب کتاب لگایا تو اندازہ یہ ہوا کہ وہ جو بیس یا بائیس کروڑ روپے کمائے تھے وہ صرف اس انداز میں رہ گئے کہ میری محنت اپنی جگہ سرمایہ کاری اپنی جگہ مجھے دو ڈھائی کروڑ ہی کا منافع ہوا۔ باقی سب الٹ پھیر میں برابر ہو گیا۔ خیر میں ان ساری باتوں کو برا نہیں سمجھتا۔ چونکہ روز آرگنائزیشن جیسے بڑے ادارے کی ممبر شپ حاصل کر لینا بھی بڑا کام ہے۔ لیکن یوں سمجھ لیجئے کہ میں ان تمام کاموں کے قابل نہیں ہوں۔"

"ہوں۔ چلیں خیر یہ ایک الگ چیز ہے۔"

"معاف کیجئے گا شاید آپ کو میری باتیں بری لگی ہوں۔ لیکن خود آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ میں آرگنائزیشن کے جال میں کیسے پھنس گیا تو میں نے بھی اسی بات کا اسی انداز میں جواب دیا ہے۔"

"ارے نہیں نہیں اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے۔ یہ تو میں نے خود آپ سے پوچھا تھا۔"

"جی ہاں جی ہاں۔ تو اب آپ مجھے بتایئے کہ میں کیا کروں۔"

"مطلب کیا ہے آپ کا۔"

"ارے بابا اگر پولیس کسی نتیجے پر پہنچ گئی تو میرا کیا بنے گا۔"

"آرگنائزیشن آپ کی حفاظت کرے گی مسٹر دارنا۔"

"ہوں۔ آپ اس کا وعدہ کرتے ہیں۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔"

"تو میں اپنے بچوں کو روانہ کرنے میں حق بجانب ہوں۔"

"کر دیجئے اچھا ہے۔ کم از کم یہ ہے کہ آپ کو کوئی الجھن نہیں رہے گی۔ ویسے بھی آپ کا کافی سرمایہ باہر ہے۔ میرے خیال میں اگر آپ اسی پر انحصار کر لیں تو آپ کو کوئی دقت نہیں ہو گی۔" جمشید دارنا نے چور نگاہوں سے مجھے دیکھا۔ پھر ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

"ظاہر ہے میں یہ بات کیسے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو میرے سرمائے کے بارے میں کیسے معلومات حاصل ہو گئیں۔ روز آرگنائزیشن اپنے ممبروں کے بارے میں پوری پوری

چھان بین رکھتا ہے۔"

"لیکن آپ کو وہ سرمایہ وہاں سے واپس منگواتے میں تو کوئی دقت نہیں ہوگی۔"

"توبہ کیجیے مسٹر دانش توبہ میں بھلا اسے واپس کیوں منگواؤں گا۔ وہی تو صحیح معنوں میں میرے لیے ایک مضبوط ذریعہ ہے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔" میں نے بات ٹالنے والے انداز میں کہا۔

"تو میں مطمئن ہو جاؤں۔"

"ہاں۔ اور میری رائے ہے کہ اپنے طور پر اس سلسلے میں کوئی کارروائی شروع نہ کریں۔ ورنہ نقصان کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔"

"ارے نہیں نہیں۔ میری ایسی ہمت کہاں۔ بس ڈر رہا تھا اور یہ چاہ رہا تھا کہ آپ مجھے اپنے تحفظ کا یقین دلا دیں۔" دوپہر کا کھانا جمشید وارنا نے میرے ساتھ ہی کھایا میں نے اسے مدعو کیا ہوا تھا اس کے بعد تقریباً تین بجے وہ میرے پاس سے چلا گیا۔ جاتے ہوئے میں نے اسے کافی حد تک مطمئن کر دیا تھا۔ اور اس کے بعد رشید ناگی کو صرف یہ اطلاع دینی تھی کہ پروگرام کیا ہے۔ بارہ پچاس پر وہ لوگ روانہ ہو رہے تھے۔ اور ناگی کو کسی طرح یہ کام سرانجام دے لینا تھا۔ ناگی اس وقت چار سو گیارہ میں موجود نہیں تھا۔ البتہ مجھے اطلاع ملی کہ وہ شام کو چھ بجے واپس آجائے گا۔ میں نے پھر بھی اپنے طور پر کچھ لوگوں کو ہدایت کر دی تھی۔ اس کے بعد میں اپنے بیڈ روم میں چلا گیا۔ کوئی ایک ڈیڑھ گھنٹے تک سوتا رہا۔ پانچ بجے کے قریب مجھے ٹیلیفون موصول ہوا۔ میں نے منہ ہاتھ وغیرہ دھولیا تھا۔ اور چائے کا انتظار کر رہا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور میں نے ریسیور اٹھالیا۔

"مسٹر دانش منصور صاحب سے گفتگو کرنا ہے۔"

"دانش منصور بول رہا ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"مسٹر دانش کیا آپ کرک ولسن نامی کسی شخص کو جانتے ہیں؟"

"کون صاحب بول رہے ہیں؟" میں نے سوال کیا۔

"کرک ولسن!" دوسری طرف سے آواز آئی۔

"اوہو خیریت۔ آپ کو یہ سوال کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔ مسٹر ولسن۔"

"مسٹر دانش آپ سے کئی دن سے رابطہ منقطع ہے۔ آپ کو اس سلسلے میں کوئی

الجھن یا پریشانی تو نہیں ہوئی۔"

"نہیں اس لیے کہ صورتحال میرے علم میں ہے اور میں بے خبر نہیں ہوں۔"

"میرے خیال میں اس صورتحال کو کافی حد تک سنگین کہا جاسکتا ہے۔ آپ یہ بتائیے کہ آپ کو تو کوئی پریشانی نہیں ہو رہی ہے۔"

"نہیں میں نارمل ہوں۔"

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں اوپر سے ہدایات موصول کروں گا اور اوپر سے میں نے رابطہ قائم کیا۔ تو مجھے ہدایات ملی ہیں کہ فوراً آپ کا ملک چھوڑ کر اپنے آدمیوں کے ساتھ واپس پہنچ جاؤں مجھے سویڈن پہنچنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اور آپ کے لیے یہ ہدایت ہے کہ آپ بالکل خاموشی اختیار کیے رہیں۔ اور جو آپ دوسرا مسئلہ بیان کر رہے ہیں اس کی طرف سے موصول ہونے والی ہدایت پر عمل کرتے رہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ہماری طرف سے آپ سے عارضی طور پر سلسلہ منقطع کیا جارہا ہے اپنا تحفظ کیجیے گا۔ میں اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ سویڈن روانہ ہو رہا ہوں۔ اور اس کے بعد آپ ہم میں سے کسی سے رابطہ نہیں قائم کر سکیں گے۔"

"گویا مستقبل کے لیے مجھے کوئی ہدایت نہیں ہے۔"

"ابھی نہیں۔" تاہم جیسے ہی موقع ملا آپ کو اطلاع دی جائے گی کہ اب آپ ہمارے لیے کیا کریں گے۔"

"میں شدید پریشانیوں کا شکار رہوں گا مسٹر ولسن۔"

"ہمیں اس کا احساس ہے۔ لیکن کہنا تو نہیں چاہیے میں ذاتی طور پر آپ کو بتا رہا ہوں کہ روز آرگنائزیشن کی طرف سے کچھ کارروائیاں ہونے کا خطرہ ہے۔ اور ہم ان کارروائیوں سے بچنا چاہتے ہیں۔"

"میں سمجھ رہا ہوں۔"

"تو پھر خدا حافظ۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور فون بند کر دیا گیا۔ میں ریسیور ہاتھ میں لیے بیٹھا سوچتا رہا۔ کرک ولسن واپس جارہا ہے اس کا مقصد ہے کہ ڈان سینٹر فوری طور پر آرگنائزیشن سے محتاط ہو گیا ہے اور اس کی طرف سے ہونے والی انتقامی کارروائیوں سے بچنے کی تیاریاں کی جارہی ہیں۔ خیر مقامی طور پر اگر یہ نہ بھی ہو پائے تو

طور پر اندازہ ہو گا۔"

"سر آپ بالکل مطمئن رہیں وہ کچھ بھی نہیں کر سکیں گے۔ میں نے جو انتظام کیا ہے وہ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر کیا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ وہ ایک سرمایہ دار کے بچے ہیں اور بیوقوف نہیں ہیں۔ اپنے طور پر وہ ہر ممکن کوشش کرسکتے ہیں۔ لیکن میں نے ان کے تمام راستے بند ہی رکھے ہیں۔"

"میں جانتا ہوں۔"

"اور کچھ سر۔"

"میرا خیال ہے فی الحال خاموشی اختیار کرنی پڑے گی۔ اور کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو قابل ذکر ہو۔"

"اوکے چیف تو پھر میں اپنے کاموں کی جانب متوجہ ہو جاتا ہوں۔ یہ چھوٹا سا کام تو مکمل ہو چکا ہے۔"

"اوکے ناگی۔ ویسے جب بھی مجھے تمہاری ضرورت پڑی میں تمہیں مخاطب کرلوں گا۔"

"شکریہ جناب۔" ناگی نے کہا اور اس کے بعد سلسلہ منقطع ہو گیا۔

☆☆☆☆

نازاں باجی اور الیاس بھائی سے بہت عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ان لوگوں کو سمجھا بجھا دیا تھا اور وہ میرے مقصد سے متفق ہو گئے تھے اس لیے خود بھی مجھے بہت زیادہ پریشان نہیں کرتے تھے۔ اس دوران مجھے کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی تھی کہ انہوں نے مجھ سے رابطہ کے لیے بھاگ دوڑ کی ہے۔ اور شاید دل سے دل کو راہ ہوتی ہے۔ آج کا دن میرے لیے فرصت کا دن تھا۔ میں بہت سی باتیں سوچ رہا تھا۔ کلب بھی نہیں گیا تھا۔ بہت سے جانے پہچانے کردار تھے۔ جن سے کبھی کبھی مل لینے میں کوئی حرج نہیں ہوتا بلکہ تھوڑی بہت تفریحی معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔ ابھی اس سلسلے میں کوئی مناسب فیصلہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بجی۔ اور میں نے ریسیور اٹھالیا۔ چند لمحے کے بعد دوسری طرف سے نازاں باجی کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر دانش منصور موجود ہیں؟"

"جی۔ آپ کا خادم بول رہا ہے۔" میں نے نازاں باجی کی آواز فوراً پہچان لی۔

"کون صاحب ہیں؟"

"فدوی کو دانش منصور کہتے ہیں۔"

"اور میں کون ہوں؟"

"آپ میری نازاں باجی ہیں۔"

"ویری گڈ۔ بھئی یہ بتاؤ کوئی غلطی ہو گئی ہم سے؟"

"نہیں مجھ سے ہوئی ہے۔"

Scanned and Uploaded by Nadeem

"کیا مطلب؟"

"غلطی یہی ہے کہ اتنے دن سے آپ کی قدم بوسی کے لیے حاضری نہیں دے سکا۔"

"شکر ہے کہ احساس ہے۔ اور غلطی بھی تسلیم کر رہے ہو۔ بہت بڑی بات ہے۔"

"نازاں باجی۔" میں نے شکایتی انداز میں کہا۔

"بھئی کتنا عرصہ ہو گیا تمہیں اندازہ ہے کچھ۔ کیا سمجھتے ہو ہم لوگ پر سکون ہوتے ہیں۔ خوشی سے محدود بیٹھے رہتے ہیں۔ دل نہیں چاہتا تم سے ملنے کے لیے۔"

"ضرور نازاں باجی۔"

"اور تم۔ کبھی سوچتے ہو اس بارے میں"

"سوچ رہا تھا آج ہی سوچ رہا تھا۔"

"کیا؟"

"یہی کہ اب آپ کی خدمت میں حاضری دے دی جائے۔"

"بہت بہت شکریہ۔ بڑی عنایت بڑی نوازش۔ فرمائیے کیا حکم ہے آپ آرہے ہیں یا ہم پہنچیں۔ ویسے بھی تم سے بہت اہم اور انتہائی ضروری باتیں کرنی ہیں۔"

"اچھا۔ کچھ اشارہ مل سکے گا ان باتوں کے بارے میں۔"

"نہیں کوئی اشارہ نہیں مل سکے گا۔ آپ بس گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک تشریف لے آئیے۔"

"بہتر ہے پہنچ جاؤں گا۔"

"اور کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ سارے مشغلے ترک کرنا ہوں گے۔"

"جی۔" میں نے کہا اور نازاں باجی نے فون بند کر دیا۔

میں جلدی سے تیار ہوا اور نازاں باجی کی جانب چل پڑا اپنے اطراف سے محتاط رہنا ضروری ہوتا تھا۔ ویسے رشید ناگی جیسا مخلص انسان ملنا مشکل تھا۔ وہ عام حالات میں بھی میری نگرانی کے لیے لوگوں کو مقرر کر دیا کرتا تھا۔ میں گھر سے نکلا اور چل پڑا۔ سعید خان کو اس وقت کوٹھی میں بلانے کی کوئی خاص ضرورت نہ تھی اور ویسے بھی جب میں اسے ٹیلیفون کرتا تھا تو وہ یہاں آکر بھاگ دوڑ سنبھال لیا کرتا تھا۔ لیکن اس وقت اس کی

Scanned and Uploaded By Nadeem

ضرورت نہیں تھی۔ میں کافی دور تک سوچوں میں ڈوبا رہا۔ اس کے بعد ان تمام سوچوں کو ذہن سے جھٹک کر نازاں باجی سے ملنے کے لیے اپنے آپ کو شگفتہ کرنے لگا۔ کم از کم ان سے ملتے ہوئے چہرے پر خوشی کے اثرات تو ہونے چاہئیں۔ وہاں بے چینی سے میرا انتظار ہو رہا تھا۔ غالباً آصف نور اور الیاس بھائی کو بھی روک لیا گیا تھا۔ میں جو پہنچ رہا تھا بھائی جان' نازاں باجی' آصف نور اور الیاس بھائی سب کے سب ہی موجود تھے۔ میں ان لوگوں کو خوش و خرم دیکھ رہا تھا۔ سب ہی نے میرا پر جوش استقبال کیا اور میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بھئی واہ بعض اوقات انسان کو اس کی اوقات سے اتنا بڑھ کر دیا جاتا ہے کہ وہ مغرور ہونے لگتا ہے۔"

"ہمارے بارے میں کہہ رہے ہو نازاں باجی نے کہا۔"

"جی نہیں اپنے بارے میں۔"

"تمہیں کیا مل گیا ہے ہم سے؟"

"یہ محبت۔ استقبال کا یہ انداز۔ چہروں پر یہ مسکراہٹ آنکھوں میں یہ شگفتگی یہ ساری چیزیں میرے ہی لیے تو ہیں نازاں باجی اور کیا میں ان پر ناز نہ کروں۔"

"باتیں بنانا بہت زیادہ آگئی ہیں۔ کیوں نہ ہو۔ آخر اب تم دانش منصور ہو فیصل نہیں ہو۔"

"دانش اور منصور صحیح کہہ رہی ہیں نازاں باجی اندر تو چلیے۔"

"ہاں بھئی اندر چلو یہ دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر جھگڑنا کیوں شروع کر دیا تم نے۔" الیاس بھائی مسکرا کر بولے اور ہم سب اندر جانے والے راستے پر چل پڑے۔ نازاں باجی مسکراتی نظروں سے میرا جائزہ لے رہی تھیں۔ میں نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ مسلسل مجھے گھورے جارہی ہیں کہ راستے ہی میں کوئی سزا دے ڈالیں گی۔"

"جی نہیں۔ یہ اندازہ لگا رہی ہوں کہ تمہاری صحت کیسی ہو رہی ہے۔ کیا کیا کر رہے ہو آج کل کام بہت زیادہ تو نہیں کر رہے۔ اور کیا کیا مشکلات در پیش ہیں۔"

"بس آپ کی دعاؤں کے سہارے زندگی بڑی پر سکون گزر رہی ہے نازاں باجی کوئی ایسی بات نہیں جو باعث پریشانی ہو۔" ہم سب اندر داخل ہو گئے۔ عظیم الشان ڈرائنگ

روم میں ڈیرہ جمالیا گیا۔ اور بھائی جان نے پوچھا۔

"اچھا اب یہ بتاؤ کہاں سے ابتدا کی جائے۔ کیا کھلایا پلایا جائے تمہیں۔"

"چائے پلوا دیجئے بھابی جان۔ وہی والی جو پہلے آپ پلوایا کرتی تھیں۔"

"اچھا اچھا بنواتی ہوں ابھی۔ بلکہ بنا کر لاتی ہوں۔" ویسی چائے ملازم نہیں بنا سکتے۔

"نہیں نہیں ملازم بنالیں گے بس آپ انہیں ہدایت کر آیئے۔" بھابی جان چلی گئیں تو نازاں باجی نے کہا۔

"اور سناؤ آخر ایسی بھی کیا مصروفیت کہ مہینوں گزر جاتے ہیں اور تم خبر بھی نہیں لیتے۔"

"ساری باتیں بھابی جان کے آنے کے بعد آپ ان کی غیر موجودگی میں مجھے ڈانٹ ڈپٹ نہیں کریں نازاں باجی۔ انہیں آجانے دیں۔"

"حمایت لیں گی نا وہ تو تمہاری۔"

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ میرے حمایتی بہت سے لوگ ہیں۔" آصف نور زیر لب مسکرا رہا تھا۔ کچھ دیر کے بعد بھابی جان واپس آگئیں اور میں نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"خدا کا شکر ہے کہ آپ جلدی آگئیں بھابی جان ورنہ یہاں تو محکمہ ڈانٹ ڈپٹ کھل گیا تھا۔" بھابی جان ہنسنے لگیں نازاں باجی نے کہا۔

"کیا کریں بد نصیبی ہے ہماری۔ ہم تو تم پر ذرا بھی اختیار نہیں رکھتے نجانے کیا کیا دل چاہتا ہے مگر دل مسوس کر رہ جانا پڑتا ہے۔"

"یہی تمام باتیں تو سننے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضری دی ہے۔"

"صرف سننے کے لیے۔ بڑے ڈھیٹ ہو تم۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ہماری باتیں مان لو۔"

"لو بھابی جان بھلا کون سی ایسی بات ہے جو میں نے آج تک نہیں مانی۔ نازاں باجی کی۔"

"سوچ لو پھنس جاؤ گے۔" بھابی جان نے شرارت آمیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ اور میں خوفزدہ ہونے کی اداکاری کرنے لگا۔ یہی تو زندگی ہوتی ہے اور اسی کی طلب تو انسان کو نجانے کہاں کہاں بھٹکاتی پھرتی ہے۔ یہ ماحول یہ گھر جیسا ماحول یہ پیار کرنے

Scanned and Uploaded By Nadeem

والے' میرے دل میں ٹھنڈک اتر رہی تھی۔ اور میں ان تمام باتوں میں ایک سحر انگیز لذت محسوس کر رہا تھا۔ آصف نور عموماً ہم لوگوں کی گفتگو میں خاموش ہی رہا کرتا تھا۔ اس کے دل سے یہ احساس آج تک نہیں مٹا تھا کہ میرا اور اس کا کیا رابطہ رہ چکا ہے۔ لیکن میں اس سے مخلص تھا۔ نازاں باجی کو اس کی زندگی میں شامل کرنے کے بعد میں نے اسے بھی اپنے دل میں بہت بڑا مقام دیا تھا۔ ظاہر ہے وہ نازاں باجی کا زندگی بھر کا ساتھی تھا۔ میں نے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"یار آصف کہنے کو تو تم میرے بڑے اور محترم رشتے دار ہو لیکن کیا کروں ابتدا جس انداز میں ہوئی اس کے تحت تم سے بے تکلفی آج تک برقرار ہے۔ ہو سکتا ہے نازاں باجی اپنے شوہر سے اس طرح مخاطب ہونا پسند نہ کرتی ہوں لیکن اب یہ ان کی مرضی ہے کبھی کبھی تو میرے کسی معاملے میں بھی دخل دے دیا کرو۔ میرا مطلب ہے کہ میرے رشتے کی بنیاد پر میری کچھ مدد کر دیا کرو۔"

"یہ تم نے کہا کیا ہے آصف کو۔ یعنی محترم رشتے دار۔ صاف الفاظ میں بہنوئی کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔" نازاں باجی چہک کر بولیں۔

"نہیں نازاں باجی رشتے تو جو بھی ہوتے ہیں انہیں اسی سے مخاطب کیا جاتا ہے لیکن لفظ بہنوئی کہنا کچھ عجیب سا نہیں لگتا۔ کیوں مسٹر بہنوئی۔"

"سر آپ لوگ مجھے جو عزت جو احترام دینا چاہیں دے لیں یہ آپ کی بڑائی ہے۔ لیکن میں اپنے دل میں آپ کا جو مقام رکھتا ہوں میں اسے فراموش کرنے کی ہمت نہیں پاتا۔"

"لیجئے سنبھالیے اب آپ ہی بتایئے نازاں باجی ایسا بدھو شوہر ملا ہے آپ کو یعنی محترم مجھ سے بہنوئی بھی کہلوانا چاہتے ہیں اور مجھے سر کہہ کر بھی مخاطب کرتے ہیں۔ بتایئے کوئی حل ہے اس کا۔"

"آصف آپ اسے سر بالکل نہیں کہیں گے۔ سمجھ رہے ہیں نا آپ۔" بڑا دلچسپ ماحول تھا بڑی قہقہہ بازی ہو رہی تھی اور ہم سب بڑے خوش تھے۔ کھانا بھی بڑا پر تکلف تھا اور بڑے اہتمام سے کھایا گیا تھا۔ جب خوب ہنسی مذاق ہو چکا اور خوب تفریح ہو چکی تو الیاس بھائی نے کہا۔

"بھئی اب موسم بدل جانا چاہیے۔ کیا خیال ہے آپ حضرات کا۔"

"ہاں بالکل۔ میرا خیال ہے اب آغاز ہو جانا چاہیے۔ میں چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔ سب لوگ چہرے سنجیدہ بنانے میں مصروف ہوگئے میں نے ہنستے ہوئے کہا۔

"کسی نئے ڈرامے کا آغاز ہونے والا ہے۔"

"ہاں یہی سمجھ لو۔ واقعی سنجیدہ گفتگو ہے اور تم جانتے ہو فیصل کہ میں گفتگو کرتے ہوئے محتاط رہتا ہوں۔ تم جن حالات میں داخل ہو چکے ہو اور جو حیرت انگیز زندگی تم نے اختیار کی ہے اس کے بارے میں تبصرہ آرائی تو ہزاروں بار ہو چکی ہے اور صحیح معنوں میں ہم یہ فیصلہ نہیں کر پائے کہ یہ سب کچھ کیا ہے اور ایک انسان جس کا آغاز ہمارے سامنے ہوا ہو کہاں سے کہاں تک سفر کر سکتا ہے لیکن تم مثالی طور پر ہمارے سامنے موجود ہو۔ اور ہم اپنے آپ کو تمہاری ذہنی قوتوں کے مقابلے میں پسماندہ پاتے ہیں۔ چنانچہ جو باتیں ہماری سمجھ میں نہ آئیں اور تم سے متعلق ہوں انہیں تم تک پہنچا دینا ہمارا فرض ہے۔ پتہ نہیں ان کے بارے میں خاموشی تمہارے لیے کہاں نقصان دہ بن جائے۔"

"آپ تو واقعی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں الیاس بھائی۔"

"ہاں بھئی اب ذرا بالکل سنجیدگی سے تفصیل سن لو۔ یہاں جتنے افراد شامل ہیں وہ ان سب باتوں کو جانتے ہیں چنانچہ اگر یہ راز داری کی بھی کوئی بات ہے تو میں تمہیں بتانے پر مجبور ہوں۔"

"خدا کے لیے جلدی کہیے۔ خاصہ سسپنس پیدا ہو چکا ہے۔" میں نے الیاس بھائی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ نازاں باجی وغیرہ بھی سنجیدہ ہی تھے اور اس سنجیدگی میں کسی مذاق کا پہلو نظر نہیں آ رہا تھا۔ الیاس بھائی نے کہا۔

"غزنوی صاحب یہاں آئے تھے۔"

"اوہ........." میں نے سرسراتی آواز میں کہا اور سوالیہ نگاہوں سے الیاس بھائی کو دیکھنے لگا الیاس بھائی کہنے لگے۔

"غزنوی صاحب کو اس کوٹھی کے بارے میں کسی نے بھی نہیں بتایا۔ نہ میں نے نہ میرے کسی شناسا نے نہ کسی اور نے۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے کسی طرح میرا تعاقب کر کے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی ہیں۔ خود اگر تعاقب نہیں

کیا گیا ہوگا تو کسی سے کرایا ہوگا میرا مطلب ہے اور کوئی ایسا ذریعہ نہیں تھا جس سے انہیں اس کوٹھی کے بارے میں معلوم ہوتا۔"

"تنہا آئے تھے؟" میں نے سوال کیا۔

"ہاں یہاں تک کہ ڈرائیور بھی نہیں تھا ان کے ساتھ خود اپنی کار ڈرائیو کرتے ہوئے آئے تھے۔ ہارن دیا چوکیدار نے دروازہ کھول کر پوچھا۔ کہنے لگے کہ الیاس صاحب سے ملنا چاہتا ہوں میں تھوڑی دیر پہلے ہی واپس آیا تھا۔ انہوں نے اپنا نام نہیں بتایا تاہم میں نے ایک معزز آدمی سمجھ کر چوکیدار کو اجازت دے دی کہ انہیں اندر آنے دے اور خود برآمدے میں ان کا استقبال کیا۔ ظاہر ہے میں خود انہیں دیکھ کر حیران رہ گیا تھا۔"

"جی ظاہر ہے۔" میں نے کہا۔

"بس یوں سمجھ لو کہ میں تمہیں ایک ایک لفظ تفصیل سے بتاؤں گا تاکہ تم اس سے کوئی نتیجہ اخذ کر سکو۔ ان کے اور اپنے درمیان ہونے والی ایک ایک بات کو میں نے ذہن نشین کر لیا ہے۔ اور سب کا یہی کہنا تھا کہ تمہیں اسی انداز میں وہ سب کچھ بتایا جائے جس انداز میں غزنوی صاحب نے کہا۔"

"یہ نہایت ضروری ہے الیاس بھائی۔"

"خیر میں انہیں اندر ڈرائنگ روم میں لے آیا۔ انہوں نے کوٹھی دیکھی مسکراتے ہوئے مجھے مبارکباد دی اور کہنے لگے کہ وہ مجھے طویل عرصے سے جانتے ہیں اور میری حیثیت سے واقف ہیں۔"

"آپ نے وعدہ کیا تھا الیاس بھائی کہ مجھے صرف ان الفاظ میں وہ ساری گفتگو بتائیں گے جس میں آپ دونوں کے درمیان ہوئی۔ میرے لیے یہ نہایت ضروری ہے۔"

"تو بس یوں سمجھ لو کہ میں ان کے اور اپنے ڈائیلاگ تمہیں اس انداز میں سنا رہا ہوں۔" "غزنوی صاحب نے ہونٹوں پر تیکھی سی مسکراہٹ پیدا کرتے ہوئے کہا۔"

"الیاس صاحب شاید آپ کو اس بات کا علم نہ ہو کہ میں آپ کو طویل عرصے سے جانتا ہوں۔ اس عرصے کا کوئی تعین نہیں کر سکوں گا۔ لیکن یوں سمجھ لیجیے کہ ایک بہت طویل عرصہ گزر چکا ہے۔ پہلے آپ یہ بتائیے کہ آپ مجھے جانتے ہیں یا نہیں۔"

"کیوں نہیں۔ آپ جیسے سرمایہ دار تو سب ہی کی نگاہوں کا مرکز ہوتے ہیں غزنوی

Scanned and Uploaded By Nadeem

صاحب۔" میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ آپ نے مجھے یہ عزت بخشی۔ کیا میں اس بات پر غلط فہمی کا شکار ہوں کہ آپ الیاس احمد ایڈووکیٹ ہیں۔"

"قطعی نہیں۔ ظاہر ہے آپ مجھے میرے نام سے مخاطب کر رہے ہیں میرے گھر تشریف لائے ہیں۔ تو یقینی طور پر آپ کو میرے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوں گی۔"

"اصل میں یہی معلومات مجھے یہاں تک لائی ہیں۔ غزنوی صاحب بولے۔"

"جی......... میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ بے دھڑک فرمایئے۔ اور ہاں آپ کیا لینا پسند کریں گے۔"

"بھئی کچھ بھی منگوا لیجئے گفتگو کے دوران یہ مشغلہ جاری رہے تو کوئی حرج نہیں ہے اور اس کے بعد میں نے ان کے لیے چائے منگوالی۔ غزنوی صاحب کہنے لگے۔"

"دراصل الیاس صاحب آپ سے ایک بہت ضروری کام تھا مجھے اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ دیانت دارنہ طور پر اس کام کے سلسلے میں مجھ سے تعاون کریں گے۔"

"کوشش تو یہی کروں گا کیونکہ بہرطور میں آپ کی عزت کرتا ہوں۔"

"بہت پرانی بات ہے میرے گھر میں ایک بچہ پرورش پارہا تھا اس کا نام فیصل تھا۔ بس اس کے بارے میں تفصیلات کیا بتاؤں کہ ایک عورت کی بدکاری کا نتیجہ تھا۔ پرانی ملازمہ تھی ہماری۔ ہم نے سوچا کہ جو کچھ وہ کر بیٹھی ہے اگر اس کے نتیجے میں اسے گھر سے نکال دیا جائے تو دربدر کی ٹھوکریں کھاتی پھرے گی۔ اور مصیبتوں کا شکار ہو جائے گی۔ درحقیقت مجھ سے زیادہ میری بیگم کا اس سلسلے میں ہاتھ تھا وہ بہت رحم دل خاتون ہیں حالانکہ میں تو ابتدا ہی سے اس بات سے نفرت کرتا تھا کہ ایک ایسا بچہ میرے ہاں پرورش پائے جسے اس کے باپ کے نام سے منصوبہ نہ کیا جاسکے۔ یہی وجہ تھی الیاس صاحب کہ وہ جب بھی میری نگاہوں کے سامنے آتا میں اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھتا اس جذبے کو میں کبھی فراموش نہیں کرسکا جو میرے دل میں ان کی نمود کے بارے میں تھا۔ آپ سمجھ رہے ہی نا۔ بارہا مجھے احساس ہوا کہ اس سلسلے میں اس بچے کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن بس اپنی فطرت کو کیا کروں۔ دل سخت ہے بعض معاملات میں کہ میں اپنے آپ پر قابو

نہیں پاسکا۔ بیشتر مجھے یہ احساس ہوا کہ اس بچے کے ساتھ میں زیادتی کر رہا ہوں لیکن اپنے آپ کو اس کی طرف مائل کرنے پر آمادہ نہیں پاسکا۔ جبکہ میری بیوی اس کے لیے بڑے نرم گوشے رکھتی تھی اور میری سختیوں کا ازالہ کرتی رہتی تھی آپ سمجھ رہے ہیں نا الیاس صاحب۔"

"جی........" میں نے جواب دیا۔

"خیر چھوڑیے ان باتوں کو وہ بچہ وہاں خاصا بڑا ہوگیا۔ اس کی بدکار ماں بالآخر ایک دن گھر چھوڑ کر فرار ہوگئی اور اس کے بعد وہ بچہ بھی میرے پاس نہیں رہ سکا۔ وہ بھی خاموشی سے نکل گیا۔ بعد میں مجھے اس کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ چھوٹے موٹے کام کرتا پھر رہا ہے مثلاً گاڑیاں دھوتا ہے۔ محنت مزدوری کرتا ہے اب یہ اس کی مرضی تھی کہ وہ جہاں چاہے رہے جو چاہے کرے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد مجھے علم ہوا کہ وہ بچہ آپ کے پاس پہنچ چکا ہے کیا یہ سچ ہے۔"

"آپ کہتے رہیے۔" غزنوی صاحب میں نے کہا۔

"نہیں الیاس صاحب۔ آپ کو اس سلسلے میں تصدیق یا تردید کرتے رہنا چاہیے۔ براہ کرم مجھ سے تعاون کیجئے میں آپ سے کوئی ایسی بات نہیں کہہ رہا جو آپ کے مفاد کے خلاف جاتی ہو۔ یہ صرف یہ ایک معلومات ہے اور اس کی وجوہات میں بتادوں گا۔"

"جی فرمایئے۔"

"وہ بچہ آپ کے پاس رہا۔"

"ہاں......... فیصل میرے پاس کافی عرصے رہا ہے۔"

"جب وہ آپ کے پاس تھا تو اس کے مشاغل کیا تھے؟"

"کچھ نہیں......... بس ایک ایسے بچے کی حیثیت سے وہ میرے پاس پروان چڑھ رہا تھا جو لاوارث ہوتے ہیں۔ میں اس سے گھر کے اور اس کے بعد دفتر کے کچھ کام لینے لگا۔"

"آپ نے اسے تعلیم بھی دی۔" غزنوی صاحب نے پوچھا۔

"بھلا اس طرح تعلیم دی جاسکتی ہے۔"

"میرا مطلب ہے کہ گھریلو طور پر ہی سہی کیا اسے زیور تعلیم سے آراستہ کیا گیا۔"

"خاص نہیں بس اسے خود ہی کچھ شوق تھا تھوڑا بہت لکھ پڑھ لیا کرتا تھا بلکہ آپ یہ سمجھیں کہ میری بہن نازاں نے اسے تھوڑا بہت پڑھا دیا تھا جو خود بھی ٹیچر تھیں۔ اس طرح وہ میرے دفتری کاموں میں ہاتھ بٹانے لگا اور یہی ہمارا مقصد تھا۔"

"ٹھیک ہے بہت ٹھیک۔ اچھا اس کے بعد آپ نے اسے نکال دیا۔ وجہ بتا سکتے ہیں؟"

"بس کوئی اسے میرے ہاں دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔ کوئی اس کا دشمن تھا اور اسے سڑکوں پر ہی دیکھنے کا خواہشمند تھا۔"

"کون تھا وہ دشمن۔" غزنوی صاحب نے پوچھا؟

"ظاہر ہے غزنوی صاحب میں وکالت کرتا ہوں جاسوسی نہیں۔" میں نے جواب دیا۔

"آپ پھر میری بات کا برا مان رہے ہیں۔ آپ یقین کیجیے کہ جو کچھ میں آپ سے پوچھ رہا ہوں اس بچے کے مفاد میں ہے بڑا انوکھا مسئلہ ہے اگر مجھے اس بارے میں معلوم ہو جائے تو آپ یہ سمجھ لیجیے کہ اس بچے کو بہت سے فائدے حاصل ہو سکتے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے ایسا ہو غزنوی صاحب۔ لیکن ظاہر ہے اس کی پوری داستان حیات تو مجھے نہیں معلوم۔"

"معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ الیاس صاحب معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سے زیادہ اس مسئلے میں میری راہنمائی اور کوئی نہیں کر سکتا۔ مجھے بتائیے کہ وہ وجوہات کیا تھیں جن کی بنا پر آپ نے اسے گھر سے نکال دیا۔"

"دھمکیاں۔ میں مختصر الفاظ میں آپ سے عرض کر چکا ہوں کہ اس کے سلسلے میں مجھے دھمکیاں دی گئیں۔ یہاں تک کہ میری بہن کو اغوا کر لیا گیا اور جب میں نے اسے گھر سے نکال دیا تو میری بہن کی واپسی ہوئی۔"

"خوب آپ نے اس بات کی رپورٹ درج کرائی۔"

"نہیں بس واقعات ایسے الجھ گئے تھے کہ میں نے یہ رپورٹ درج نہیں کرائی اور پھر میری بہن واپس آ گئی تھی۔ بس اس لڑکے کو گھر سے نکالنا پڑا تھا۔"

"اس کے بعد کیا ہوا؟"

"کیا مطلب۔"

"الیاس صاحب معاف کیجیے گا آپ ایک شاندار کوٹھی میں رہ رہے ہیں یہ شاندار کوٹھی کسی بھی طور آپ جیسی حیثیت کا وکیل حاصل نہیں کر سکتا۔ الیاس صاحب میں ایسی بہت سی باتیں کہہ رہا ہوں جو آپ کو ناگوار گزریں گی لیکن خدا کے لیے انہیں بددیانتی پر محمول نہ کیجیے گا۔ یہ صرف میرا ایک مشکل مسئلہ ہے جس کے بارے میں آپ کی مدد طلب کر رہا ہوں الیاس صاحب جہاں تک میرے علم میں آچکا ہے وہ یہ ہے کہ آپ آٹو سٹی کے لیگل ایڈوائزر ہیں۔ آٹو سٹی دانش منصور کی ملکیت ہے۔ جو لوگ آٹو سٹی کے مالکان قرار دیئے جاتے ہیں ان کے بارے میں آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں۔ وہ قطعی اس حیثیت کے حامل نہیں ہیں کہ آٹو سٹی جیسے عالیشان ادارے کو چلا سکیں۔ مطلب یہ تھا الیاس صاحب کہ آپ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ دانش منصور اور فیصل ایک ہی شخصیت کے دو روپ ہیں یا دونوں ایک ہی شکل و صورت رکھتے ہیں۔ کیا آپ کو اس بات پر حیرت نہیں ہوئی کہ مسٹر دانش منصور جو اپنے آپ کو افریقہ سے آنے والا بتاتے ہیں فیصل کے ہمشکل ہیں۔"

"آپ کے خیال میں غزنوی صاحب اس دنیا میں ہمشکل نہیں ہوتے۔"

"میرا خیال آپ چھوڑ دیجیے آپ یہ بتائیے کہ جب دانش منصور صاحب سے آپ کی پہلی ملاقات ہوئی تو آپ کے ذہن میں کیا تصور ابھرا۔"

"کیا میں آپ کو یہ بات بتانے کے لیے مجبور ہوں۔"

"خدا کے لیے خدا کے لیے برے انداز میں بالکل نہ سوچیں ہم ایک فیصلہ کریں گے۔ ہمیں یہ اندازہ لگانا ہے کہ فیصل اور دانش منصور ایک ہی شخصیت کے دو روپ ہیں یا یہ دونوں الگ الگ ہیں۔"

"یہ دونوں الگ الگ ہیں۔ میں نے سرد لہجے میں کہا۔" آپ دعوے سے کیسے یہ بات کہہ سکتے ہیں؟

"اس طرح کہ جب دانش منصور صاحب سے میری پہلی ملاقات ہوئی تو میں میری بہن اور میری بیوی مارے حیرت کے پاگل ہو گئے تھے اور اس کے بعد ہم نے طویل عرصے تک یہ کوشش کی کہ حقیقت معلوم کریں اور انہی کوششوں کے نتیجے میں ہم دانش منصور

Scanned and Uploaded By Nadeem

تک پہنچے تھے اور اس کے بعد ہی ہم دانش منصور صاحب کی عنایات ہوئی تھیں انہوں نے مجھے آٹو سٹی میں لیگل ایڈوائزر مقرر کیا اور اس کے بعد مزید عنایتیں کی جاتی رہیں مجھ پر۔

"یہاں تک کہ آپ کو ایک عالیشان کوٹھی جو لاکھوں روپے کی مالیت کی ہے خرید کر دی۔ کیوں ایسا ہے۔"

"ہاں یہی ہوا ہے۔"

"کیا اس دنیا میں فرشتے رہتے ہیں۔ الیاس احمد صاحب۔"

"جی........ رہتے ہیں۔" میں نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔

"اور آپ اشارہ کریں گے دانش منصور کی طرف۔"

"جی ہاں۔"

"ناممکن۔ یہاں آپ مجھے میرا مطلب ہے آپ ذرا سی بددیانتی سے کام لے رہے ہیں۔ درحقیقت ہوا یہ ہے کہ آپ نے فیصل پر جو احسانات کیے یہ کوٹھی آپ کو اس کے صلے میں ملی ہے۔"

"غزنوی صاحب آپ میرے مہمان ہیں براہ کرم چائے لیجیے۔ اور اس کے بعد جو کچھ میں آپ سے کہوں گا اس پر ذرا غور کیجیے۔"

"ہاں ہاں بالکل بالکل۔" غزنوی صاحب نے چائے پی اور اس کے بعد کہنے لگے۔

"جی فرمایئے کیا کہنا چاہتے تھے آپ۔"

"عرض کر رہا تھا کہ آپ میرے مہمان ہیں۔ پہلا سوال تو میں آپ سے عرض کروں گا کہ آپ اس کوٹھی تک پہنچے کیسے۔ آپ کو یہ سب کیسے معلوم ہوا۔" غزنوی صاحب مسکرائے پھر انہوں نے جیب سے ہزار روپے کا ایک نوٹ نکالا اسے چٹکیوں سے دونوں سمت سے پکڑا اور کہنے لگے۔

"کاغذ کے یہ ٹکڑے بڑے کام کے ہوتے ہیں الیاس احمد صاحب۔ آپ کو یہ بات بتا نہیں رہا بلکہ یاد دلا رہا ہوں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس کوٹھی کے بارے میں باقاعدہ معلومات حاصل کیں۔"

"ہاں........ میں اس بات پر حیران ہوا تھا کہ فیصل آپ کے ساتھ رہا آپ نے اسے نکال دیا۔ دانش منصور کی حیثیت سے آپ اس سے ملے۔ میرا مطلب ہے فیصل سے اور اس کے بعد آپ پر عنایات کی بارش ہو گئی۔ آپ آٹو سٹی کے لیگل ایڈوائزر لگے اور اس کے بعد یہ کوٹھی آپ کی ملکیت بنی۔ ان گہرائیوں میں کیا ہے۔ الیاس صاحب ان گہرائیوں میں کیا ہے۔ بس یہ جاننا چاہتا ہوں میں۔"

"میں نے آپ سے یہ عرض کیا کہ میرے ساتھ جو یہ احسانات کیے گئے ہیں وہ دانش منصور صاحب کی نیک دلی اور ان کی فطرت ہے اور اس پر کسی کو حیرت کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ اگر آپ ان الفاظ کو غلط قرار دیتے ہیں تو میں آپ سے یہ درخواست بھی کر سکتا ہوں کہ اٹھیں اور یہاں سے فوراً باہر نکل جائیں میں اپنے آپ کو جھوٹا کہنے والے کو دھکے دے کر بھی نکلوا سکتا ہوں لیکن کیا کروں انسانیت میری فطرت میں ہے اور اگر کوئی معزز شکل و صورت بنا کر میری اس کوٹھی میں داخل ہو تو اپنی اس فطرت کے تحت میں اس کی تھوڑی بہت عزت بھی کر لیتا ہوں۔" غزنوی صاحب نے میری بات کا اب بھی برا نہیں مانا تھا۔ بدستور مسکراتے ہوئے بولے۔

"میں خود اٹھ جاتا ہوں آپ کو یہ زحمت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بس اتنی ہی معلومات حاصل کرنے آیا تھا آپ سے کہ فیصل دانش منصور کیسے بن گیا اور یہ سوچا تھا کہ اگر آپ میری مدد کرنے پر آمادہ ہو گئے تو آپ کی آنے والی کئی نسلوں کو مطمئن کر دوں گا اور آپ کو مالی وسائل میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔"

"براہ کرم غزنوی صاحب براہ کرم اس کے بعد اس موضوع پر کوئی بات نہ کیجیے گا۔ بہتر ہے کہ اب آپ تشریف لے جایئے۔"

"ٹھیک ہے اچھا چلتا ہوں خدا حافظ۔ لیکن میرے وسائل محدود نہ سمجھیے الیاس صاحب۔ جن لوگوں سے میرا کوئی مقصد حل نہیں ہوتا میں انہیں اپنے دشمنوں میں تصور کر لیتا ہوں اور جہاں تک دشمنی کا معاملہ ہے تو آپ یہ سمجھ لیجیے کہ میرے دشمن بڑی مشکلات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اچھا خیر چھوڑیے ان باتوں کو آپ کی چائے کا بہت شکریہ۔ یہ بڑی مزیدار چائے تھے اور آپ کی گفتگو بھی۔ خدا حافظ۔" یہ کہہ کر غزنوی صاحب باہر نکل گئے تھے۔ میں سکتے کے عالم میں بیٹھا الیاس بھائی کی یہ باتیں سن رہا تھا۔ غزنوی صاحب کی ایک ایک بات میرے ذہن میں زخم ڈال رہی تھی ایک اور دھچکا لگا تھا میرے

Scanned And Uploaded By Nadeem

دل کو اس احساس کے ساتھ کہ غزنوی صاحب نے مجھ سے اپنی نفرت کی وجہ بتادی تھی۔ اگر ان کی فطرت پر غور کرتا تو یہ ایک حقیقت محسوس ہوتی تھی کہ وہ فطرتاً سخت گیر آدمی تھے اپنے اہل خاندان کے لیے بھی انہوں نے اپنی فطرت میں کبھی کوئی لچک پیدا نہیں کی تھی اگر وہ مجھ سے نفرت کرتے تھے تو اس کی یہ وجہ حق بجانب تھی کہ وہ مجھے ایک بدکار عورت کا بیٹا سمجھتے تھے اور اس لحاظ سے اس گندگی کو اپنی کوٹھی میں جگہ نہیں دینا چاہتے تھے۔ آنا ماں نے اس سلسلے میں مداخلت کی اور یہ سوچ کر کہ بہرطور قصور اس بچے کا نہیں ہے جو اس دنیا میں آگیا ہے میرے ساتھ محبت کی اور عنایت کی۔ باتیں لیکن۔ کیا واقعی صرف اتنا ہی سا مسئلہ ہے کیا صرف یہی حقیقت ہے۔ کیا ایک بار پھر میری اصلیت اپنا چہرہ بے نقاب کر کے میرے سامنے آئی ہے۔ لگتا تو یہی ہے بلکہ کچھ اور باتیں روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی تھیں۔ یعنی یہ کہ آنا ماں مجھ سے محبت کیوں کرتی تھیں اور غزنوی صاحب مجھ سے نفرت کیوں کرتے تھے۔ اس وقت کم از کم یہ چیزیں واضح نہیں ہوسکی تھیں۔ میں غم کی کیفیت کا شکار ہوگیا۔ نازاں باجی میرے چہرے کا جائزہ لے رہی تھیں مجھ سے کہنے لگیں۔

”اور اب تم بددل ہوگئے اس بات سے۔ کیوں۔“

”نہیں نازاں باجی آپ نے مجھے جو قوتیں بخشی ہیں انہوں نے مجھے اب اس تصور سے دور نکال دیا ہے۔ آپ کو علم ہے نازاں باجی کہ میں نے اپنی اس گندی حیثیت کو تسلیم کرلیا ہے۔ قبول کرلیا ہے میں نے۔ لیکن یہ بھی میں نے اپنے آپ کو تسلی دے لی ہے کہ میری نمود میری خواہش پر نہیں ہوئی میں اس دنیا میں اپنی پسند سے نہیں آیا جس طرح بھی مجھے لایا گیا ہے یہ مجھے اس دنیا میں لانے والے جانیں لیکن میں نے اپنا ایک مصرف دریافت کرلیا ہے لاکھ برا سہی لاکھ گندا اور غلیظ سہی لیکن......... لیکن نازاں باجی میں اپنے اس وجود کو اپنے وطن کے لیے مخصوص کرچکا ہوں۔ کم از کم اور کچھ نہ ہوا اس مشن سے کوئی بہتری ہی عمل میں آئے۔“ میں نے اپنے جسم کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ نازاں باجی کی آنکھوں میں ایک دم آنسو آئے لیکن وہ یہ آنسو پی گئیں کہنے لگیں۔

”تم جو کچھ بھی ہو فیصل جو کچھ بھی ہو میں تمہیں بہت بڑا مقام دیتی ہوں۔ ان احمقانہ باتوں کو بھول جاؤ تمہیں یہ کہانی صرف اس لیے سنائی گئی ہے کہ تمہاری واقفیت

ضروری تھی۔ غزنوی پر کیا مصیبت نازل ہوئی ہے اور وہ کیوں اس سلسلے میں چھان بین کرتے پھر رہے ہیں یہ وہی جانیں۔ ہوسکتا ہے یہ بات صرف اس حد تک محدود ہو کہ وہ اپنی تسلی چاہتے ہوں۔“

”نہیں نازاں باجی یہ بات اس حد تک محدود نہیں ہے۔ غزنوی کوئی اور ہی کھیل کھیلنا چاہتے ہیں لیکن غزنوی صاحب۔ غزنوی صاحب“ میری آواز میں غراہٹ پیدا ہوگئی۔ الیاس بھائی چونک کر مجھے دیکھنے لگے۔ آصف نور نے گھبرائی ہوئی نظروں سے مجھے دیکھا میں چند لمحات سوچتا رہا پھر مسکرا دیا۔ پھر میں نے کہا۔

”ایک وقت تھا جب میں غزنوی صاحب کی دی ہوئی سزاؤں کا شکار تھا۔ ایک وقت تھا نازاں باجی جب غزنوی صاحب مجھے کتے کی طرح دھتکارتے تھے اور میں سہا ہوا چلا آتا تھا لیکن یہ وقت بالکل مختلف ہوگیا ہے۔ یہ وقت بالکل بدل چکا ہے نازاں باجی آج میں غزنوی صاحب کو کتوں کی طرح ان کی کوٹھی کے دروازے پر بھونکنے پر مجبور کرسکتا ہوں لیکن طاقت جب اپنے پاس آجائے تو کچھ ذمہ داریاں بھی ساتھ لے آتی ہے۔ وہ یہ کہ جن لوگوں کو اپنے آپ سے کمزور سمجھو ان کے ساتھ سختی کا سلوک نہ کرو۔ ورنہ یہ طاقت بے معنی ہو جاتی ہے طاقت تو صرف ان لوگوں پر آزمائی جانی چاہیے جو خود سے زیادہ طاقتور ہوں اور جواب دینے کی اہلیت رکھتے ہوں۔ غزنوی صاحب‘ نہیں غزنوی صاحب کچھ بھی ہو میں نے بہرطور آپ کی کوٹھی میں آپ کا نمک کھایا ہے۔ وہ سب کچھ تو نہیں کروں گا جو مجھے کرنا چاہیے لیکن......... لیکن آپ کی ذرا دیکھ بھال کرنی پڑے گی۔“

”ایک بات بتاؤ فیصل۔ چھوڑو ان باتوں کو کن چکروں میں پڑ گئے ہو۔ ان دنوں ہم اس تجسس کا شکار رہتے تھے کہ آخر وہ کون ہوسکتا ہے جو تمہیں دربدر کرنے کا خواہشمند ہے۔ ایسی کونسی شخصیت ہے جو نازاں باجی کو اغوا کر کے تمہیں میرے پاس سے ہٹا کر دوبارہ سڑکوں پر لے آنا چاہتی ہے۔ آج یہ بات پھر ذہن میں ابھر آئی ہے کیا وہ غزنوی صاحب تھے۔ کیا یہ وہ ہوسکتے ہیں۔“ میں سوچ میں ڈوب گیا۔ بہت دیر تک سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔

”اگر وہ غزنوی صاحب تھے یا ہیں تو انہیں میری ذات سے اس قدر نفرت کیوں پیدا ہوئی۔ اس حد تک کیوں چلے گئے وہ۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔“

"ہاں اگر صرف اتنا ہی سا مسئلہ تھا کہ وہ تم سے اس انداز میں مطمئن نہیں تھے تو تم ان کی کوٹھی سے چلے آتے بات ختم ہو جاتی بعد میں انہوں نے تمہارا تعاقب کیوں کیا۔ یہ بات خاصی اہمیت کی حامل تھی۔" میں بہت دیر تک سوچتا رہا پھر میں نے کہا۔

"غزنوی صاحب مجھے راستے سے ہٹانا چاہتے ہیں۔ ہٹوں گا اس راستے سے لیکن ابھی نہیں۔"

"بہرحال یہ ساری باتیں تم تک پہنچانا بہت ضروری تھا۔ فیصلہ جو بھی ہو اس بات کو ذہن میں رکھنا کہ اس میں کوئی کچا پن نہ ہو کسی کو زندگی سے محروم کر دینا بڑائی نہیں ہوتی۔ فیصل بڑائی یہ ہے کہ دشمن بھی یہ سوچ سوچ کر اپنے دل میں قائل ہوتا رہے کہ اس کے ساتھ جو دشمنی کی گئی ہے اس کا بھی ایک معیار تھا۔" میں نے ہنس کر نازاں باجی کو دیکھا اور کہا۔

"آپ کے یہ اقوال زریں تو میری ذات میں پیوست ہو چکے ہیں نازاں باجی اور عموماً میں انہی سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔"

"شرمندہ کر رہے ہو مجھے۔"

"نہیں نازاں باجی بہت عمدہ کھانا تھا۔ بہت عمدہ ماحول تھا بڑی اچھی باتیں تھیں اور واقعی بڑا لطف آیا۔ اور اب میں اس جنت سے جا رہا ہوں۔ اجازت دیں گے۔"

"رکو۔ اگر کوئی خاص کام نہ ہو تو۔"

"نہیں کچھ کام تو ہیں۔ ظاہر ہے گھر دیکھنا ہوتا ہے۔ اطراف میں بہت سے کھیل کھیل رکھے ہیں ان سے نمٹنا ہوتا ہے۔"

"حضور والی دوبارہ ملاقات کب ہوگی۔ یہ پہلے بتاتے جایئے۔ اب تو آپ سے ٹیلیفون پر بھی بات کرتے ہوئے ذرا جھجکنا پڑتا ہے۔"

"نازاں باجی آپ لوگ پر سکون زندگی گزاریں جہاں تک کسی کا آپ کو نقصان پہنچانے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں کوئی غرور کی بات نہیں کہنا چاہتا کہ خدا کو ناگوار نہ گزرے۔ لیکن آپ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ لوگوں کی طرف ٹیڑھی نگاہ سے دیکھنے والا اپنی بینائی سے محروم ہو جائے گا۔ بس اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ جہاں تک میری آپ سے ملاقات کا مسئلہ ہے تو میں دیر دیر سے آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔"

"وہ کیوں؟" اس بار بھابی جان نے پوچھا۔

"اس لیے بھابی جان کہ ان لمحات کی لذت میرے لیے بے پناہ ہے میں یہاں سے جانے کے بعد اس سے لطف اندوز ہوتا رہتا ہوں۔ میری طلب بڑھتی رہتی ہے۔ اگر طلب کی ہر چیز آسانی سے حاصل ہو جائے تو پھر اس کی لذت کم ہو جاتی ہے اور میں محبت کی اس لذت کو پیار کی اس جنت کو وہی اہمیت دیتے رہنا چاہتا ہوں جو میرے دل میں اس کے لیے ہے۔"

"بہت چالاک ہو گیا ہے یہ۔ بہت چالاک ہو گیا ہے۔ سن رہی ہیں آپ بھابی جان۔ کیا خوبصورت الفاظ میں اس نے ہمیں جلدی جلدی آنے سے اور اپنے آپ سے رابطہ کرنے سے منع کر دیا ہے۔"

"نازاں باجی فریب کی کوئی بات زندگی بھر آپ سے نہیں کروں گا۔ یہ میرا وعدہ ہے۔"

"اچھا اچھا ہر معاملے میں سنجیدہ ہو جانا اچھی بات نہیں ہے۔ ٹھیک ہے جب تم مناسب سمجھو رابطہ قائم کرو اور مل لو لیکن کبھی کبھی خود ضرور یاد کر لیا کرو۔" میں نے نازاں باجی سے وعدہ کیا اور کچھ دیر کے بعد وہاں سے واپس چل پڑا۔ راستے بھر غزنوی صاحب کی اس کارروائی کا خیال ذہن میں گردش کرتا رہا تھا۔ غصہ بھی آ رہا تھا اور یہ احساس بھی ہوتا تھا کہ بہرطور غزنوی صاحب بے شک بے حد برے انسان سہی لیکن ان کے گھر میں میں نے ایک اچھا خاصہ وقت گزارا ہے ان سوچوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانے کے لیے اس رات خصوصاً کلب گیا اور وہاں کی دلچسپیوں میں گم ہو گیا۔

یہ کلب درحقیقت میرے لیے بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ بہت سے لوگوں سے یہاں شناسائی ہوئی تھی۔ میری بے حد عزت کی جاتی تھی۔ گو اب یہاں آنا جانا بہت کم ہو گیا تھا لیکن اس سے یہاں کے معمولات پر تو کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔ لوگ اپنے اپنے طور پر تفریحات میں مصروف رہا کرتے تھے۔ مسز اختر تو جیسے اس کلب کا ایک حصہ ہی تھیں۔ جب بھی کبھی پہنچا ایک آدھ بار ہی ایسا ہوا کہ وہ نظر نہیں آئیں اور پھر جب مجھے دیکھ لیتیں تو بھلا اس بات کا کیا سوال کہ مجھ تک نہ پہنچ پاتیں۔ اس دن بھی انہوں نے مجھے بھانپ لیا تھا۔

مسز اختر کے علاوہ کہکشاں ملی اور بھی بہت سے ایسے لوگ ملے جن سے مل کر مجھے خاصی طبیعت خوش ہوئی۔ اور میں اس ذہنی کوفت کو بھولنے میں کامیاب ہوگیا۔ جو نازلی باجی کے ہاں غزنوی صاحب کے تذکرے سے پیدا ہوئی تھی۔ کلب سے واپس آ کر معمولات جوں کے توں تھے۔ جمشید وارنا کو خود نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔ اس وقت تک جب تک کہ وہ خود رابطہ قائم نہ کرے اور یہ میں نہیں جانتا تھا جمشید وارنا کو اپنے دونوں بچوں کی وہاں ناموجودگی کا احساس کب ہوگا۔ مجھے بھی جلد بازی نہیں تھی۔ کام تو جاری ہی تھے۔ رشید ناگی جیسا نفیس آدمی دن رات میرے مقاصد کی تکمیل کے لیے سرگرداں رہتا تھا۔ اور حقیقت یہ تھی کہ اس نے جیسے میرے ذہن کی گہرائیوں میں داخل ہو کر میری ہر خواہش کو سمجھ لیا تھا۔ جو کچھ بھی کرتا تھا اسی طرح کرتا تھا۔ جس طرح میری خواہش ہوتی تھی۔ میں تہہ دل سے اس کا ممنون تھا۔ بیچارہ مجھ سے لیتا ہی کیا تھا بلکہ صحیح معنوں میں تو میرے لیے فنڈز جمع کر رہا تھا۔ اور یہ بات بھی دلچسپ تھی ان فنڈز کا اس پر کوئی [illegible] نہیں تھا۔ وہ جو کچھ بھی کرتا اگر اپنی ذات تک محدود کر دیتا تو میں بھلا اسے کیا روک سکتا تھا۔ لیکن رشید ناگی وہ بھی درحقیقت کوئی اچھا ہی خون تھا۔ برے راستوں پر نکل گیا تھا۔ برا نہیں تھا۔ لیکن اس کی اچھائیوں کو بھلا میرے علاوہ اور کون جان سکتا تھا۔ دوسرے ہی دن اس نے مجھ سے ملاقات کی اب اسے مجھ پر بھی مکمل اعتماد تھا اور وہ جانتا تھا کہ جو کچھ وہ کرے گا وہ غلط نہیں ہوگا۔ چنانچہ جس شخص کو وہ اپنے ساتھ لایا تھا وہ اچھے تن و توش کا مالک شگفتہ چہرے والا ایک نوجوان آدمی تھا۔ عمر چھبیس ستائیس سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔ صاف ستھرے سے لباس میں ملبوس تھا۔ رشید ناگی اسے بے دھڑک میرے پاس لے آیا تھا۔ میں نے مسکراتی نگاہوں سے دیکھا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام دانش منصور ہے۔"

"مجھے گل شیر کہتے ہیں۔" اس نے جواب دیا۔

میں ان دونوں کو ساتھ لیتے ہوئے اندر آ گیا رشید ناگی کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ گل شیر کا چہرہ کچھ عجیب عجیب سا نظر آ رہا تھا۔ میں نے ان دونوں کو بیٹھنے کی پیشکش کرتے ہوئے ناگی سے کہا۔

"مسٹر گل شیر کو یہاں لانا بے معنی نہیں ہوگا ناگی اور آپ کے ساتھ جس شخصیت

کو دیکھا جائے اس کے بارے میں کم از کم یہ فیصلہ کرنے میں بھی دقت نہیں ہوتی کہ وہ اعلیٰ ترین صلاحیتوں کی مالک ہوگی کیا مسٹر گل شیر سے میرا مکمل تعارف نہیں ہوگا۔"

"کیوں نہیں دانش منصور صاحب یوں سمجھ لیجیے کہ مسٹر گل شیر ہمارے نئے ساتھیوں میں سے ایک ہیں۔"

"گویا ایک اور ہیرے کا اضافہ ہمارے خزانے میں ہوا۔"

"یقیناً" ایسا ہی ہے۔"

"مسٹر گل شیر کے بارے میں یہ الفاظ کم از کم اس بات کا تو اطمینان دلاتے ہیں کہ اب یہ ہمارے اپنے ساتھیوں میں سے ایک ہیں لیکن ان کا تعارف ابھی تک نامکمل ہے۔"

"سر اگر آپ حکم دیں تو میں خود آپ سے اپنا تعارف کرا دوں۔" گل شیر نے کہا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں۔ کیوں رشید ناگی اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔"

"نہیں مسٹر گل شیر آپ باس کو اپنے بارے میں تفصیلات بتا دیجیے۔" ناگی نے کہا اور گل شیر ہلکی سی سوچ میں ڈوب گیا۔ پھر اس نے گردن اٹھا کر مجھے دیکھا اور آہستہ سے بولا۔

"سر صوبہ سرحد کا رہنے والا ہوں۔ ایک غیور قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے باپ کے بارے میں لوگوں کا کہنا تھا کہ بہت غیرت مند انسان تھا۔ غیرت پر ضرب پڑی تو قتل و غارت گری پر آمادہ ہوگیا۔ ان لوگوں کو ہلاک کر دیا اس نے جنھوں نے اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا اور اس کے بعد خود کو قانون کے حوالے کر دیا۔ جرگے کے قانون نے اسے سزائے موت دی۔ بظاہر معاملہ ختم ہوگیا۔ لیکن جن لوگوں کو قتل کیا گیا تھا ان کے رشتے داروں نے دشمنی پر کمر باندھ لی۔ اور میرے بڑا ہونے کا انتظار کرنے لگے۔ تیرہ سال کی عمر ہوئی تو مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ میری ماں اپنا فرض ادا کرنے کے لیے میرے سامنے آ گئی۔ اور اس نے اپنے سینے پر گولیاں کھائیں۔ وہ ہلاک ہوگئی میں بچ گیا۔ سر میں نے [illegible] اس انداز میں آگے قدم بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ جو لوگ میری ماں کے قاتل تھے میں ان سے انتقام لینا چاہتا تھا لیکن ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوگئی۔ جو امن و محبت کا پیغام دیتا تھا اس نے مجھے اپنی تحویل میں رکھا اور میری منت کی۔ کہ میں درندگی کے اس راستے پر

آگے نہ بڑھوں کرنے والا کوئی ہوتا ہے بھرنے والا دوسرا۔ یہ سب کچھ اچھا نہیں ہے سر۔ وہاں رہتا تو یقینی طور پر دوسروں کے طعنوں کا شکار رہتا۔ اس معزز انسان کی بات میری سمجھ میں آگئی تھی۔ چنانچہ سرحد چھوڑ دی۔ اور اس کے بعد بہت سی جگہوں پر جھک مارا۔ پنجاب میں کچھ ایسے لوگوں سے رابطہ قائم ہوگیا جن کا تعلق اسٹیج کی دنیا سے تھا۔ چنانچہ میں اسٹیج کی دنیا میں داخل ہوگیا اور وہاں بہت کچھ سیکھتا رہا اور اپنے فن میں نکھار حاصل کرتا رہا۔ اسٹیج پر مجھے ایک اچھے آرٹسٹ کی حیثیت سے پہچانا جانے لگا لیکن سر ہے یہ آرٹ کی دنیا سر۔ کسی کو اپنے سے بڑا تسلیم نہیں کرتی۔ میری حق تلفیاں ہونے لگیں کہ میں وہاں سے بھی بددل ہوگیا۔ بات ذرا لمبی ہوگئی ہے سر اس لیے چند الفاظ میں اسے مختصر کیے دیتا ہوں۔ میں نے چونکہ ایک اہم مسئلے کو راہنمائی مل جانے کی وجہ سے ختم کر دیا تھا۔ یعنی اپنی ماں کا انتقام' جس کے لیے مجھے بہت سے افراد کے خون سے ہاتھ رنگنا پڑتے تو اپنی ذات کے لیے میں نے یہ قدم اٹھانا مناسب نہیں سمجھا۔ حالانکہ بعض جگہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا اس نے مجھ پر دیوانگی اور جنون طاری کر دیا۔ لیکن اس کے بدلے میں اگر خود کو نقصان پہنچانے والوں کو میں نقصان پہنچاتا تو بات وہی ہو جاتی۔ چنانچہ میں نے اپنی ذات کے لیے یہ سب کچھ کرنا پسند نہیں کیا۔ اور خود اپنے آپ کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرنے لگا۔ سر یہ بات آپ کو ناگی صاحب ہی بتائیں گے کہ میری ان سے ملاقات کیسے ہوئی۔ بس یوں سمجھ لیجیے کہ تقدیر نے مجھے ایک اچھا سہارا دے کر ان کے سپرد کر دیا۔ ناگی صاحب کے ساتھ میں کافی عرصے سے کام کر رہا ہوں جو ذمہ داریاں انہوں نے مجھے سونپی تھیں ان کا خیال ہے کہ میں نے انہیں بڑی خوش اسلوبی سے سرانجام دیا ہے۔ سر آپ کے بارے میں "تقریباً" سب کچھ ہی جانتا ہوں۔ میرا مطلب ہے اتنا جتنا ناگی صاحب نے بتانا پسند کیا میرے دل میں آپ سے ملنے کی آرزو تھی اور ناگی صاحب نے مجھے یہ اعزاز بخشا کہ اس قابل سمجھ کر مجھے یہاں تک لے آئے۔ بس یہ ہے میری کہانی۔"

میں نے مسکرا کر ناگی کو دیکھا رشید ناگی بھی مسکرا رہا تھا۔ پچھلے دنوں سے ناگی نے لوگوں کو مجھ تک پہنچانے کا کام شروع کر دیا تھا۔ بہر طور اس شخص پر مجھے اندھا اعتماد تھا۔ دو افراد جنہیں وہ میرے پاس لایا تھا۔ میرے لیے بڑے کار آمد ثابت ہوئے تھے۔ ویسے بھی اب میں اتنا محدود نہیں رہنا چاہتا تھا کہ ہر ایک ہی سے کٹ کر رہ جاؤں۔ چنانچہ گل شیر کا میرے پاس آنا بھی بڑا دلچسپ تھا۔ میں نے اس سے سوالات شروع کر دیے اور وہ مجھے اپنی صلاحیتوں کے بارے میں بتانے لگا۔

"سر پاکستان کے ہر خطے کی زبان بول سکتا ہوں۔ ٹیڑھی سے ٹیڑھی اور اچھی سے اچھی۔ یوں سمجھ لیجیے کہ اپنے وطن کے چپے چپے کے لوگوں کے طرز زندگی سے بھی مہارت حاصل کی ہے میں نے۔ اور ان کی زبان سے بھی۔ اس کے علاوہ بس انگریزی بول سکتا ہوں۔ لیکن اس طرح کہ انگریز بھی چکر کھا جائیں۔ آپ چاہیں تو میں آپ کو اس کا مظاہرہ کر کے دکھا سکتا ہوں۔ لیکن سر لکھ پڑھ نہیں سکتا۔ کیونکہ میں نے باقاعدہ کچھ بھی نہیں پڑھا ہے۔"

"دلچسپ آدمی ہو گل شیر۔ ناگی تمہارا یہ ساتھی ہمیں پسند آیا۔" میں نے کہا۔

"سر ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں۔" گل شیر بولا۔

"کیا؟"

"مجھے اپنی خدمت میں رکھ لیجیے گا آپ کے لیے بے حد کار آمد ثابت ہوں گا۔ سر وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو کسی بھی طور کوئی نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ میرا مطلب ہے کہ آپ کے کسی حکم سے روگردانی کر کے آپ کو ذہنی کوفت کا شکار نہیں کروں گا۔ اور سر اور............"

"بس گل شیر بس۔ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھنا پسند کرتا ہوں۔" رشید ناگی ہنسنے لگا پھر بولا۔

"بہت دن سے یہ میرے پیچھے پڑا ہوا تھا عشق کرتا ہے آپ سے دانش صاحب آپ کی ایک ایک ادا پر مرتا ہے۔ اس نے آپ کی لاتعداد خیالی تصویریں بنائی ہیں اور میرے خیال میں ان تصویروں کی پوجا کرتا ہے۔" میں مسکرا کر خاموش ہوگیا۔ رشید ناگی کہنے لگا۔

"تو پھر۔"

"ہاں ٹھیک ہے گل شیر کو آپ میرے ساتھ رہنے دیں مسٹر ناگی بات ختم ہوگئی۔ گل شیر کی آمد واقعی میرے لیے دلکشی کا باعث ہوئی تھی۔ بڑا ہنس مکھ نوجوان تھا۔ بڑی اعلیٰ صلاحیتوں کا مالک۔ جسمانی طور پر بھی بے حد فٹ تھا۔ اسے ایک بے مثال شخصیت کا

نوجوان کہا جا سکتا تھا۔ میں نے کوٹھی میں چند ذمہ داریاں اس کے سپرد کر دیں۔ اندازہ ہو رہا تھا کہ نہایت قابل اعتماد آدمی ہے۔ اور ہر کام کو کر ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ بہت سے دلچسپ مسئلوں پر اس سے بات چیت بھی ہوئی تھی۔ اور میں نے اس کا تجربہ بھی کیا تھا۔ دل میں' میں نے فیصلہ کر لیا کہ اسے بہترین تربیت دوں گا۔ یقیناً" کار آمد انسان ثابت ہو گا۔ اب کوٹھی میں ایک طرح سے تنہائی ختم ہو گئی تھی۔ روزی کے جانے کے بعد سے میں ایک بڑا خلا محسوس کر رہا تھا کسی ایسی شخصیت کا جس سے دل کی ہر بات کر سکوں۔ بے شک روزی کا یہاں رکنا مناسب نہیں تھا۔ اس طرح سے روزی کا چلے جانا اچھا ہی ہوا تھا۔ لیکن گل شیر روزی کا بہترین بدل تھا۔ اور اس کے ساتھ تھوڑا وقت گزارنے کے بعد میں نے یہ محسوس کیا تھا کہ وہ میرا ایک اچھا ساتھی ثابت ہو سکتا ہے۔ کم از کم وقت کا ساتھی اور اس قدر قابل اعتماد آدمی ہے کہ اس سے دل کی ہر بات کی جا سکتی ہے۔

☆☆☆☆

KHAN BOOK DEPOT & LIBRARY
Deals In ... Books, Stationery, Cards & Novels
Proprietors WALI KHAN / ALI KHAN

KHAN BOOK DEPOT & LIBRARY
Deals In ... Books, Stationery, Cards & Novels
Proprietors WALI KHAN / ALI KHAN

Scanned and Uploaded

KHAN BOOK DEPOT & LIBRARY
Proprietors WALI KHAN / ALI KHAN

وارنا صاحب کا استقبال میں نے اپنی کوٹھی کے ڈرائنگ روم میں کیا۔ چہرہ زرد پڑا ہوا تھا۔ آنکھیں اندر دھنس گئی تھیں۔ بڑے بدحال نظر آ رہے تھے۔ ایک لمحے کے لیے انہیں دیکھ کر افسوس بھی ہوا۔ لیکن پھر اپنے آپ کو سمجھالیا یہ وہ لوگ ہیں جو ملک کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں ان کے ساتھ رحم کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے وارنا صاحب کا خیر مقدم کیا اور وہ بولے۔

"کیا کر رہے ہیں آپ لوگ کیا کر رہا ہے روز آرگنائزیشن۔ کیا ہو رہا ہے یہ میرے ساتھ۔ مجھے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے مجھے کسی سازش کے تحت روز آرگنائزیشن میں شامل کیا گیا اور اس کے بعد مجھے تباہ و برباد کرنے کے منصوبے بنا ڈالے گئے۔"

"ویری گڈ۔ آپ حسب معمول بول رہے ہیں مسٹر وارنا۔ کہئے خیریت تو ہے۔"

"کمال ہے۔ یعنی میری زندگی سولی پر لٹک گئی ہی اور آپ اتنے پر سکون نظر آ رہے ہیں۔"

"آپ کی زندگی سولی پر لٹکی ہے وارنا صاحب میری تو نہیں۔ میری بے سکونی آپ کس عالم میں چاہتے ہیں۔"

"یعنی یعنی آپ مقامی طور پر روز آرگنائزیشن کے سربراہ ہیں اور ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ ہمیں ہر طرح کا تحفظ دیا جائے گا۔ یہ تحفظ آسمان سے تو نہیں ملے گا ہمیں۔ آپ ہی لوگ ہماری مشکلات کا حل ہیں اور آپ کمال ہے۔ کمال ہے میں نے تو ساری زندگی روز آرگنائزیشن کے مفادات کے لئے کام کیا جو کچھ مجھ سے کہا گیا وہی کیا اور اس کے بعد

مجھ سے یہ بے اعتنائی برتی جارہی ہے۔"

"وارنا صاحب کچھ معلوم بھی تو ہو کہ مسئلہ کیا ہے۔"

"تباہ ہوگیا۔ میں برباد ہوگیا۔ میرے بچے غائب ہوگئے ہیں۔ سمجھ رہے ہیں آپ میں نے انہیں یہاں اپنی آنکھوں کے سامنے جہاز پر سوار کرایا۔ جہاز بخیریت سوئٹزر لینڈ پہنچ گیا۔ وہاں پر ان کے ائیرپورٹ پر اترنے کے شواہد ملے ہیں تمام ثبوت موجود ہیں میرے پاس لیکن اس کے بعد وہ غائب ہوگئے اور اب سوئزر لینڈ میں ان کا کوئی پتہ نہیں ہے۔ وہ وہاں موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے تمام حفاظتی انتظامات ختم کر دیئے ہیں اور کہیں گم ہوگئے ہیں پتہ نہیں کہاں میں اچھی طرح جانتا ہوں مسٹر دانش منصور بہت اچھی طرح جانتا ہوں کہ میرے بچے صرف وہ کرتے ہیں جس کی انہیں مجھ سے ہدایت ملی ہو۔ ان میں سے کوئی بھی اپنی مرضی سے کچھ نہیں کرسکتا وہ مجھ سے مکمل طور پر تعاون کرتے ہیں یقینی طور پر ان کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔ یقینی طور پر کچھ ایسا ہی ہوا ہے۔ آہ۔ وہ۔ وہ گم ہو چکے ہیں۔ کہاں ہیں خدا ہی بہتر جانتا ہے۔ میں میں اس کا ذمہ دار روز آرگنائزیشن کو قرار دیتا ہوں۔ آپ کو کچھ کرنا ہوگا دانش منصور صاحب آپ کو کچھ کرنا ہوگا۔" میں خاموشی سے جمشید وارنا کی صورت دیکھتا رہا۔ پھر میں نے نرم لہجے میں کہا۔

"جو کچھ ہوا ہے وہ واقعی باعث افسوس ہے وارنا صاحب میں آپ کے دکھ میں برابر کا شریک ہوں۔ جہاں تک میری کارکردگی کا تعلق ہے تو آپ یقین کیجئے کہ روز آرگنائزیشن کی طرف سے مجھے کوئی ایسی ہدایت نہیں ملی کہ میں آپ کے ذاتی کاموں میں ابھی مداخلت کروں۔ اس حادثے کے بعد روز آرگنائزیشن نے مجھ سے تمام تعلقات منقطع کرلئے ہیں۔ غالباً مقصد یہی ہے اس کا کہ اس کے بعد خاموشی اختیار کی جائے اور مزید حالات کا جائزہ لیا جائے اگر اس کے علاوہ کوئی بات ہوتی تو مجھے اس سلسلے میں ہدایت کی جاتیں۔ جہاں تک معاملہ ان ساری باتوں کا ہے تو آپ مجھے یہ بھی بتائیے کہ کیا روز آرگنائزیشن سے آپ کا یہ بھی معاہدہ ہے کہ وہ آپ کے اہل خاندان کی حفاظت کرے گا۔"

"ارے ہم نے جان لٹادی اس کے لئے اپنا سب کچھ اس پر نثار کردیا اور اس کے بعد اتنا حق بھی نہیں رکھتے کہ وہ ہم سے یہ تعاون کرے۔"

"ٹھیک ہے۔ آپ یقین کیجئے کہ آپ کے پاس مجھ سے زیادہ وسائل موجود ہیں۔ آپ ان صاحب اقتدار افراد سے رابطہ قائم کریں۔ جو روز آرگنائزیشن کے کرتا دھرتا ہیں۔ مقامی طور پر تو یوں سمجھ لیجئے کہ ہم معطل ہو کر رہ گئے ہیں۔ میرے پاس کوئی ہدایت نہیں ہے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ آپ مجھ سے زیادہ بہتر اقدامات کرسکتے ہیں۔"

"یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ ہمیں پریشانی کے وقت میں تنہا چھوڑ دیا گیا۔ میں دعوے سے کہہ سکتا ہوں کہ میرے بچوں کی گمشدگی اسی سلسلے کی کوئی کڑی ہے۔ اچھا نہیں ہوگا جناب ہم استعفیٰ دے دیں گے روز آرگنائزیشن سے۔ اپنے طور پر بھی بہت کچھ کرتے رہے ہیں ہم اور کرتے رہیں گے۔ بہتر مفادات کے لئے ہم نے یہ قدم اٹھایا تھا۔ لیکن یہ مفاد حاصل ہوا ہے ہمیں۔ نہیں دانش منصور صاحب آپ اس سلسلے میں اپنے آگے کے لوگوں سے رابطہ قائم کیجئے اور ہمیں اطمینان دلایئے۔"

"ٹھیک ہے۔ جمشید وارنا صاحب میں اپنے طور پر بھی جو کچھ کر سکتا ہوں ضرور کروں گا اور آپ بھی اس سلسلے میں آگے قدم بڑھایئے۔ آپ کو براہ راست کوئی ہدایت ملے تو براہ کرم مجھ سے ضرور رجوع کریں۔"

"اور آپ کیا کریں گے؟"

"فی الحال صرف آپ کی آئندہ کوشش کا انتظار۔"

"میں بہت بددل ہوا ہوں۔ میں یہ سوچنے پر مجبور ہوگیا ہوں۔ آہ! میرے بچے مل جائیں تو.......... تو میں اپنے طور پر بہت کچھ کروں۔ یہ تو کوئی بات نہیں ہوئی۔ مجھ سے جو کہا گیا تھا وہ پورا نہیں کیا گیا۔ اچھا اب میں چلتا ہوں۔" جمشید وارنا اٹھا تو میں نے اسے روکا نہیں اور پھر جب وہ چلا گیا تو میں کسی سوچ میں ڈوب گیا۔ میرے خیال میں یہ صورتحال بہت مناسب تھی۔ وہ وقت آگیا تھا جب میں اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لئے کام شروع کردوں۔ جس کے لئے میں نے جمشید وارنا کے دونوں بچوں کو روکا تھا اور یہ ساری حرکت کی تھی۔ رشید ناگی سے مشورہ کیا اس سے ملاقات کوئی مشکل کام نہیں تھی اور رشید ناگی نے میرے اس منصوبے کی بھی تائید کردی۔ اور اس منصوبے کے لئے میں نے جو کردار چنا وہ گل شیر ہی کا تھا رشید ناگی کو بتایا تو وہ اچھل پڑا۔

"واہ۔ اس کا مقصد ہے کہ میں نے صحیح آدمی کو آپ تک پہنچایا چیف یعنی وہ فوراً"

ہی آپ کے کام آگیا۔ ویسے آپ اس پر مکمل بھروسہ کر سکتے ہیں۔ بڑا اچھا انسان ہے۔"

"اب تو میں اسے جان چکا ہوں۔ ہم نے گل شیر کو طلب کر لیا اور پھر اسے اپنی اسکیم میں شامل کیا۔ گل شیر کو تمام صورتحال سمجھائی کہ جو کام اس سے لیا جانے والا ہے اس کا مقصد کیا ہے۔" کیا ہو گا اور کس طرح ہو گا ساری باتیں اسے سمجھائیں تو گل شیر نے آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"بس کافی ہے چیف۔ آپ اطمینان رکھیں فی الحال صرف یہ ریڈیو ڈرامہ ہے یعنی آواز اور صوتی اثرات سے سارا کام مکمل کرنا ہے۔ لیکن اگر کبھی اسے اسٹیج بھی کرنا پڑا تو آپ دیکھیں گے کہ آپ کا یہ آرٹسٹ کیا کارنامہ سرانجام دیتا ہے۔ گل شیر کو وہ فون مہیا کر دیا گیا۔ جو بہت محفوظ تھا اور جس میں کچھ خصوصی ترمیم کی گئی تھی اور اس فون پر اس نے جمشید وارنا سے رابطہ قائم کیا۔ جمشید وارنا سے رابطہ قائم ہونے میں کوئی دقت پیش نہیں آئی تھی۔ ان دنوں اس نے غالباً" اپنے آپ کو اپنی کوٹھی میں محدود کر لیا تھا۔"

"میں جمشید وارنا بول رہا ہوں۔" ادھر سے آواز آئی۔ جسے ہم لوگ ٹیلیفون کے ایک جدید ترین آلے پر صاف اور واضح سن رہے تھے۔"

"سیٹھ جمشید اپن قمرو سیٹھ بولتا پڑا۔" گل شیر نے کہا۔

"کون قمرو سیٹھ؟"

"تم اپن کو ابھی نہیں جانتا۔ جمشید وارنا! پر اپن آئے گیلا ہے اور ادھر پاکستان آنے کے بعد اپن نے سب سے پہلے تمہارے سے دوستی کیا ہے۔"

"کون ہیں آپ اور کیا چاہتے ہیں مجھ سے۔"

"اپن تمہارے سے دوستی مانگتا ہے۔ جمشید سیٹھ اور اپن کا دوستی کرنے کا انداز ذرا الگ ہے ابھی اپن چاہتا ہے کہ تم ہم سے ملاقات کرو۔ اپن کا بات سنو سمجھو اور اس پر عمل کرو یہ ایک طریقہ ہو گا جمشید سیٹھ تمہارا چھوکرا اور چھوکری لوگ کو تمہارے پاس پہنچائے گا۔" جمشید وارنا کی آواز حلق پھاڑ کر ابھری تھی۔

"ابھی آہستہ بولو نی اپن کا ہارٹ تھوڑا کمزور ہے اپن کا نام قمرو سیٹھ ہے۔ اپن ادھر آکر تم سے دوستی کیا۔ تم لوگ مونا جمشید اور زاہد جمشید کو سوئٹزرلینڈ بھیجا اپن ان کو ادھر سے واپس منگوالیا وہ ائرپورٹ پر اترا اور ان دونوں کو فوراً" ادھر ہمارے پاس پارسل

کر دیا گیا۔ ابھی وہ اپن کے پاس محفوظ ہے۔ اطمینان سے ہیں کھاتے پیتے ہیں اپن ان کو سمجھا دیا ہے کہ ادھر ان کو کوئی تکلیف نہیں ہوئیں گا۔ بس اگر ان کا باپ مان جائے گا تو اپن اس کے ساتھ دوستی بنالے گا۔"

"زاہد اور مونا تمہارے قبضے میں ہیں۔ تمہارے پاس ہیں وہ۔"

"بولا نہیں یار کاہے کو بار بار پوچھتا۔"

"تم.......... تم۔ قمرو سیٹھ مگر تم ہو کون اور مجھ سے کیا چاہتے ہو۔"

"یار بہت لمبا کھیل ہے اپن کا۔ ابھی ادھر تم لوگ عیش کیا تھوڑا عیش اپن کو بھی کرنے دو نی یار ابھی سالا یہ ہمیں کون کون سا آرگنائزیشن کو تم جوائن کیا۔ قمرو سیٹھ کو جوائن کرو پھر دیکھو تماشہ اپن تمہارے کو کیا دکھاتا ہے۔"

"قمرو سیٹھ اگر تم کوئی جرائم پیشہ آدمی ہو اور میرے بچوں کو اغوا کر کے تاوان حاصل کرنا چاہتے ہو تو مجھے بتاؤ کتنی دولت درکار ہے تمہیں۔ کیا مانگتے ہو میں ان کے بدلے تمہیں ہر چیز دینے کو تیار ہوں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ پہلے یہ ثابت کر دو کہ وہ تمہارے قبضے میں ہیں۔"

"ارے بابا اپن بہت کچھ ثابت کرے گا۔ تم دیکھتے تو رہو اور تم اکیلا ہی نہیں ہوئے گا قمرو سیٹھ کا یاری تو ادھر بڑا بڑا سیٹھ لوگ سے ہوئے گا۔ ابھی تم تماشہ دیکھو۔ ویسے تم کو خوش ہونا چاہیے کہ اپن سب سے پہلے تمہارا انتخاب کیا۔"

"دیکھو قمرو سیٹھ میرے ہاتھ بھی بہت لمبے ہیں۔ میری پہنچ بھی محدود نہیں ہے۔ بہتر یہ ہے کہ سب سے پہلے تم مونا اور زاہد کو میرے گھر پہنچا دو اگر تم سچ کہہ رہے ہو تو اس کے بعد جو کچھ بھی سودے بازی تم کرنا چاہو گے میں ویسے بھی مان لوں گا۔" جواب میں گل شیر نے ایک بھیانک قہقہہ لگایا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

"قصور تیرا بھی نہیں ہے جمشید وارنا اپن ٹھنڈے دماغ کا آدمی ہے۔ ابھی تمہارا اس بات پر غصہ نہیں کھائیں گا۔ تم کو سمجھائے گا سنو جمشید سیٹھ اپن خود چھوٹا موٹا آرگنائزیشن ہے۔ اپن ادھر جو شروع کرنے والا ہے ابھی تمہارا مغز میں بھی نہیں آئیں گا۔ تیل دیکھو تیل کا دھار دیکھو۔ ابھی ادھر قمرو سیٹھ کے علاوہ کسی کا حکم نہیں چلے گا خاص طور سے کاروباری دنیا میں ابھی تمہارا دل چاہے جس کو بتا دو کہ وہ قمرو سیٹھ سے

ہوشیار ہو جائے تم ہمارا پبلسٹی منیجر بن جاؤ نی۔ تمہارے ساتھ کچھ رعایت کر دیں گا بابا۔"

"خیر یہ سب بعد کی باتیں ہیں تم سب سے پہلے میرے بچے میرے حوالے کر دو۔"

"کر دیں گا بابا کر دیں گا۔ ابھی اپن کو تم سے بہت سا سودا بازی کرنا ہے۔ ایسا کرو کل شام کو ساڑھے سات بجے اپنے ٹیلیفون کا انتظار کرو۔ اپن تمہارے بچوں لوگ سے تمہارا بات کرائے گا۔ وہ تمہارے کو بتائیں گا کہ ان کے ساتھ کیا ہوا۔ تمہارے کو خوشی ہوئیں گا۔"

"کل ساڑھے سات بجے کیوں۔ آج ہی کیوں نہیں۔"

"ابھی اتنا جلدی نہیں کرو نی یار۔ اپن تمہارے سے اور بھی بہت سا باتیں کرے گا۔ ایک پورا پروگرام بنائے گا کل تم اور ہم مل کر کیا کر سکتا ہے۔"

"دیکھو قمرو سیٹھ اگر واقعہ تم سچ کہہ رہے ہو تو کم از کم اتنا تو کرو کہ میرے بچوں کی ٹیلیفون پر مجھ سے بات کرادو اس کے بعد میں تم سے جو کچھ بھی بات چیت کر سکوں گا ضرور کروں گا۔"

"ابھی اپن کو تھوڑا ٹائم دو سوچنے کے لئے۔" گل شیر نے میری طرف دیکھا اور میں نے جلدی سے کاغذ کی ایک سلپ پر چھوٹی سی تحریر لکھ کر اس کے سامنے کر دی۔ اردو کی تحریر تھی۔" گل شیر نے اسے سمجھ لیا اور دوسری طرف سے آنے والی آواز کے جواب میں بولا۔

"ٹھیک ہے وارنا سیٹھ۔ اب یہ ایسا کرو شام کو ساڑھے سات بجے کا ٹیم ہی فرسٹ کلاس ہے۔ اس ٹیم تم اپنے بچوں سے بات کرنے کے لئے اپنے ٹیلیفون کے پاس رہنا اور ٹیلیفون کی خبر پولیس کو دینے کا ضرورت نہیں ہے۔ چھوٹا چھوٹا کام مت کرو بڑا کام کرو۔ اپن کے پاس پولیس کو لے کر آنا ایک ناممکن کام ہوگا۔ سارے انتظام کے بعد اپن نے اپنا کام شروع کیا ہے۔ اچھا چلتا ہے۔" گل شیر نے فون بند کر دیا اور اس کے بعد ہم دونوں کی طرف دیکھ کر مسکرانے لگا۔ میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلائی رشید ناگی بھی اس گفتگو سے مطمئن تھا اور اس طرح ایک نئے کام کا آغاز کیا گیا۔ جس کے لئے ایک بہترین منصوبہ درکار تھا۔ بہر طور اب میرے اندر وہ اضطراب نہیں تھا جو مجھے بے چین کئے رکھتا تھا۔ زندگی کے جو مقاصد تشکیل دیئے تھے وہ روح تک کو سکون بخشتے تھے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

اصل معاملہ اب مونا اور زاہد جمشید کا اپنے باپ سے گفتگو کرنے کا تھا۔ ہم لوگوں نے ایسے شاندار طریقے دریافت کر لئے تھے کہ اب ہم لوگ جدید پیمانے پر کارروائیاں کر سکتے تھے چنانچہ کافی فاصلے پر موجود مونا اور جمشید جو اپنے باپ سے بات کرنے والے تھے' ہم نے اسے سننے کا تمام بندوبست کر لیا تھا۔ گل شیر کو روانہ کر دیا گیا تھا اور اس کے ساتھ معاونت کرنے والے بھی موجود تھے' سارا کام ایک سسٹم کے تحت ہونا تھا تاکہ کہیں بھی کوئی جھول نہ رہ جائے وہ اسکرپٹ بھی تیار کر لیا گیا تھا جس کے تحت مونا اور جمشید کو اپنے باپ سے بات کرنی تھی۔ ٹھیک ساڑھے سات بجے میرے سامنے رکھی ہوئی مشین کا سرخ بلب اسپارک کرنے لگا اور میں کمرہ بند کر کے چند بٹن آن کرنے میں مصروف ہو گیا اور پھر دم سادھ کر وہاں بیٹھ گیا دوسری طرف سے جمشید وارنا کی آواز سنائی دی تھی۔

"ہیلو ہیلو کون ہے......... ہیلو ہیلو.........؟"

"پاپا میں مونا بول رہی ہوں۔"

"بول بیٹی بول جلدی سے بول۔ زاہد کدھر ہے۔ جمشید وارنا کی آواز ابھری اور میں نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس آواز میں جو جذبات تڑپ رہے تھے وہ میرے دل کو متاثر کر رہے تھے۔ لیکن مجھے سختی سے اپنے جذبات پر قابو پانا تھا۔ یہ لوگ برا کرتے ہوئے کبھی یہ نہیں سوچتے کہ ان کے ساتھ بھی برا ہو سکتا ہے' پورے ملک' پوری قوم کو تباہی اور بربادی کے گڑھے میں دھکیلتے ہوئے' ان کے دل میں کبھی محبت کے یہ جذبے نہیں جاگتے' جو آج اپنی اولاد کو خود سے کچھ دور دیکھ کر ان کے دل میں تڑپ رہے تھے' یہ بھی تو انسان تھے' اور وہ بھی تو انسان ہیں جو ان ہی لوگوں کے ہاتھوں عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں۔ بھوک بیروزگاری' بلیک مارکیٹنگ' ذخیرہ اندوزی' اسمگلنگ' یہ ساری چیزیں وطن عزیز کو کیا نقصان پہنچا رہی ہیں' کیا ان لوگوں کے دلوں میں کبھی یہ خیال نہیں آتا۔ یہ صرف اپنی ذات کے لئے تڑپتے ہیں۔ صرف اپنی ذات کے لئے......... میں اس سے زیادہ نہیں سوچ سکا' جمشید وارنا مسلسل بولے جا رہا تھا........."

"مونا مونا......... مائی ڈیئر۔ کس حال میں ہے تو' کس حال میں ہے' زاہد کیوں نہیں بولتا.........؟"

"میں بول رہا ہوں پپا......... میں بھی مونا کے ساتھ ہوں........."

"کہاں ہو تم لوگ ارے کدھر ہو تم لوگ.........."

"پپا ہم قیدی ہیں.........." زاہد نے کہا۔

"کس کے' کس کے قیدی ہو۔ کس کے.........." جمشید وارنا نے بے تابی سے پوچھا..........

"پپا یہ بتانے کو منع کر دیا گیا ہے۔"

"مارتے تو نہیں ہیں وہ لوگ تمہیں' زخمی تو نہیں کیا' ارے مونا کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا گیا۔ مونا مونا۔ ارے مونا بولتی کیوں نہیں ہے تو مونا..........؟"

"نہیں پپا.......... ہمیں انہوں نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا آرام سے رکھا ہوا ہے۔ وقت پر کھانے کو دیتے ہیں' ہر بات کا خیال رکھتے ہیں' کوئی ذہنی یا جسمانی نقصان نہیں پہنچایا گیا ہمیں بس ہم آپ سے دور ہیں پپا.......... ہم آپ سے دور ہیں' ہمیں اپنے پاس بلا لیجئے پپا' ہم یہاں بہت گھبرا رہے ہیں..........؟"

"ارے نکل کا ہے کو نہیں بھاگتے تم لوگ.......... کیوں نہیں نکل آتے ان کے قبضے سے' زاہد کیا تجھے کوئی ایسا موقع نہیں ملا کہ تو ان کے قبضے سے نکل بھاگے..........؟"

"نہیں پپا یہ ایک ناممکن کام ہے' یہ لوگ بہت خطرناک لوگ ہیں۔ ابھی تک انہوں نے ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا لیکن پپا ہم یہ بات بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر ہم نے کوئی غلط حرکت کی تو یہ لوگ ہمارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے.........."

"نہیں.......... نہیں.......... ایسا نہیں کریں گے۔ ایسا نہیں کریں گے یہ لوگ کہاں ہیں..........؟"

"ہمارے چاروں طرف کھڑے ہوئے ہیں۔" زاہد نے جواب دیا۔

"ایں جمشید وارنا کی آواز چونکی ہوئی تھی۔ پھر اس کی کھسیائی ہوئی آواز سنائی دی۔"

"ارے نہیں بھائیو.......... بھائیو میرے بچوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا۔ دیکھو نا باپ ہوں' جو کچھ کہہ گیا ہوں جذبات میں کہہ گیا ہوں خدا کے لئے میرے بچوں کو کوئی نقصان نہیں' پہنچانا' ارے معاف کر دینا مجھے معاف کر دینا مجھے بھائیو' میرا اس دنیا میں اپنے بچوں کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے دیوانہ ہو گیا ہوں اپنے بچوں کی جدائی سے۔ چھوڑ

دو انہیں چھوڑ دو۔ سنا انہیں عزت سے ایک کار میں بٹھا کر میرے گھر پہنچا دو' بس یوں سمجھ لو کہ جو کچھ تم مانگو گے دے دوں گا' جو کچھ تم چاہو گے کہہ ڈالوں گا۔ وعدہ کرتا ہوں تم سے.........."

"پپا آپ ان کی بات مان لیجئے' ہمیں ابھی تک ان سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی لیکن.......... لیکن کوئی تکلیف پہنچ بھی سکتی ہے پپا.........."

"تم فکر مت کرو زاہد' فکر مت کرو تم بالکل' میں ان کی ہر بات مان لوں گا' لیکن تمہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا میں۔ ارے تمہارے علاوہ میرا اس دنیا میں ہے ہی کون۔ کیا رکھا ہے میرے پاس کیا کروں گا اس دولت کا میں' یہ دولت بھی تم دونوں ہی کی تو ہے' دے دو دے دو انہیں' سب کچھ دے دو' مجھے کچھ نہیں چاہیے سوائے تمہارے۔" جمشید وارنا نے کہا اور پھر بولا۔ "بھائی تم لوگ کہاں ہو بات کرو' مجھ سے بات کرو۔ تم لوگوں سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں.......... پھر دوسری طرف سے گل شیر کی آواز ابھری.........."

"اپن قمرو سیٹھ بولتا' جمشید وارنا' پہچانا اپن کو..........؟"

"ہاں قمرو سیٹھ پہچان لیا.......... پہچان لیا.......... کیا تم میرے بچوں کے پاس موجود ہو..........؟"

"نہیں بابا تھوڑا سا فاصلہ ہے.......... ان کے اور ہمارے درمیان۔ ابھی تمہارا دل بھر گیا ادھر سے لائن ڈسکنکٹ کر دے..........؟"

"نہیں نہیں دو باتیں اور کرنے دو مجھ کو' دو باتیں اور کر لینے دو مجھے۔" جمشید وارنا بے تابی سے بولا۔

"تو پھر کرو نی یار جلدی بات ختم کرو' پھر ہمارا تمہارا بات شروع ہوئیں گا.........."

"ہاں ہاں زاہد مونا بولو بولو.......... زاہد مونا بولو میرے بچو بولو۔" جمشید وارنا کی آواز ابھری۔

"ہاں پپا ہم لوگ ابھی ٹیلی فون پر ہیں۔"

"کیا.......... کیا چاہتے ہیں یہ مجھ سے۔ میرا مطلب ہے تم سے کچھ کہا انہوں نے.........."

Scanned and Uploaded By Nadeem

"نہیں پپا......... انہوں نے بس ہم سے یہ کہا ہے کہ ہم آرام سے رہیں اور یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہ کریں اگر ایسا ہوا تو ہمیں نقصان پہنچ سکتا ہے بس اتنا ہی کہا ہے انہوں نے ہم سے اور یہ بھی کہا ہے کہ ہم آپ کو مجبور کریں کہ جو کچھ یہ کہیں' آپ وہ مان لیں........."

"انہیں یقین دلادو۔ یقین دلادو انہیں کہ جو کچھ یہ کہیں گے میں مان لوں گا' مجھے بھلا ان ساری باتوں سے میرا مطلب ہے' بس میرا کوئی مطلب نہیں ہے' اچھا میں ان سے بات کرتا ہوں تم لوگ کچھ فکر مت کرنا۔ بالکل مت ڈرنا۔ میں تمہاری زندگی بچانے کے لئے اپنا خون تک بہادوں گا........."

"خدا حافظ پپا........."

"خدا حافظ میری بچی' میری بیٹی خدا حافظ زاہد خدا حافظ۔" جمشید وارنا کی آواز بند ہوگئی۔ میں سکتے کے سے عالم میں یہ ساری باتیں سن رہا تھا اور میرے ذہن پر اداسی کی دبیز تہہ چھائی ہوئی تھی لیکن پھر میں نے اپنے ذہن کو جھٹک دیا۔ مشین بند ہوگئی۔ اس کے بعد اس میں دوبارہ روشنی ہوئی اور گل شیر کی آواز ابھری۔"

"سر سارے سلسلے منقطع کر دیئے گئے ہیں اور اب آپ یہ فرمائیے کہ مزید کیا کرنا ہے ہمیں.........؟"

"بس گل شیر واپس آجاؤ اتنا ہی کافی ہے۔" میں نے بھاری لہجے میں کہا اور دوسری جانب سے سلسلہ منقطع ہوگیا۔ ذہن پر اداسی کی گہری تہیں چھائی ہوئی تھیں آنکھوں میں آنسوؤں کی نمی تھی مگر یہی لمحات تو خود کو سنبھالنے کے لئے تھے۔

گل شیر رشید ناگی کے ساتھ واپس آگیا تھا۔ دونوں نے میرے چہرے سے میرے جذبات کا اندازہ لگالیا۔

"آپ غمزدہ ہیں بہت.........!" رشید ناگی نے پوچھا اور میں نگاہیں اٹھا کر انہیں دیکھنے لگا! "سوری سر۔"

"یہ سب ہے تو بہت تکلیف دہ ناگی۔"

"مجبوری بھی تو ہے سر.........!"

"ہاں مجبوری ہے۔"

"آپ کو ہمت سے کام لینا ہوگا۔ چیف۔ ویسے ظاہر ہے ہم انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائیں گے!"

"مونا اور جمشید کو........."

"ہاں چیف ان بچوں کا کیا قصور ہے؟"

"بالکل نہیں ناگی۔ بالکل نہیں۔ وہ واقعی بے قصور ہیں۔ یہ لوگ خود کو بھول جاتے ہیں برے وقت کو بھول جاتے ہیں۔"

"آپ نے پوری گفتگو سنی تھی!"

"ہاں۔" میں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"مطمئن ہیں۔"

"ہاں۔" میں نے گہری سانس لے کر کہا۔

"اب دوسرا مرحلہ شروع کرنا ہے چیف۔ میری آپ سے ایک درخواست ہے۔" ناگی نے فکر مند لہجے میں کہا۔

"کیا ناگی........."

"جو کچھ کریں۔ اس کے لئے خود کو سنبھالے رکھیں۔ میں آپ سے یہ سب کچھ کہنے کی جرات نہیں رکھتا۔ لیکن اپنی بقا کا مسئلہ ہمارے لئے بھی ہے۔ اپنی شکل سے کینچوے جیسے نظر آنے والے یہ لوگ کالے ناگ سے زیادہ خطرناک ہیں ہم نے ذرا سی بھی چوک کی تو یہ ایسا منہ ماریں گے ہم پر کہ پانی پانی کردیں گے۔ سر ہمیں خود بھی ان سے بچنا ہے۔"

"میں جانتا ہوں ناگی۔"

"تو اب کیا حکم ہے.........؟"

"گل شیر کو گفتگو کی تفصیل سمجھا دو........."

"او کے چیف......... گل شیر تم تیار ہو۔"

"جی سر.........!"

اس کاغذ کا جائزہ لو۔ اس پر وہ تفصیلات لکھی ہوئی ہیں جن کی روشنی میں تمہیں ان سے بات کرنی ہے۔ تم قمرو سیٹھ کے کردار کو سمجھ چکے ہو۔ ایک ایسا بے رحم شخص جو

Scanned and Uploaded By Nadeem

اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے سب کچھ کر سکتا ہے۔ ان سے انہی کی زبان میں گفتگو کی جائے تو ان کی سمجھ میں آئے گی۔

"میں سمجھ رہا ہو سر.........." گل شیر نے وہ تفصیل پڑھی۔ پھر بولا۔

"اپنے طور پر مجھے بات کرنے کی آزادی ہے۔"

"ہاں تم ذہین آدمی ہو اور گل شیر کاغذ پر نگاہیں دوڑاتا رہا۔ حالانکہ یہ کام اتنی جلدی کا نہیں تھا۔ لیکن خود کو نہیں سنبھال سکا تھا۔ جمشید وارنا کے لہجے نے تھرا دیا تھا۔ بہرحال وارنا کے نمبر دوبارہ ڈائل کیئے گئے گل شیر تیار تھا۔"

"ہیلو.......... وارنا کی آواز ابھری۔"

"اپن بولتا میرے وارنا سیٹھ۔"

"قمرو سیٹھ۔"

"اے سچ بولا' سچ بولا' سیٹھ کو سیٹھ پہچانتا پڑا۔ ابی اپن ہی بولتا پڑا وارنا سیٹھ!"

"تم نے میرا کلیجہ نکال لیا ہے قمرو سیٹھ۔"

"اے تم پر اللہ کا مار' اپن کو قصائی بولتا پڑا۔ ابھی یار تم اپنا بچہ لوگ کا وائس فس کلاس بولتا پڑا۔ اپن ان کو ناشتے میں جوس انڈا مکھن جام جیلی دیتا ہے۔ دوپہر کو مٹن رائس چکن فرائی چکن کڑاہی اور روسٹ شام کو چکن روسٹ.........."

"قمرو سیٹھ.........." وارنا رندھی ہوئی آواز میں بولا۔

"ہی بولو۔ کیا بولتا پڑا۔"

"تم بال بچوں والے آدمی ہو..........!"

"رو نہیں بابا بچپن میں ٹائیفائڈ ہو گیا تھا سارا ٹانٹ گنجا ہو گیا پر ادھر کچھ نہیں نکلا۔ اس واسطے بال تو ایسے غائب ہو گیا اماں نے شادی کر دی' ہماری گھر والی میرے کو بولتی اے قمرو تیرے پر اللہ کا مار.......... صورت حرام میرا تقدیر میں کاہے کو لکھا گیا۔ اپن اس کو جواب دیتا۔ "او گھر والی نی خدا قسم تقدیر میں نے نہیں لکھا۔ اللہ نے لکھا.......... پن سیٹھ وہ میرے کو روز اللہ کا مار مارتی۔ ایک دن میں نے ڈنڈے کا مار مار دیا اسے سارا سامان لے کر بھاگ گئی پھر واپس نہیں آئی بچہ کدر سے ہوتا" اپن نہ بال والا ہے نہ بچوں والا۔

"میرا مذاق اڑا رہے ہو!" دوسری طرف سے وارنا کی آواز سنائی دی۔

"اے تم کمال کرتا پڑا وارنا سیٹھ.......... ! ابی یار جو کچھ تم پوچھتا پڑا وہی تو بتایا ہے تمہارے کو۔"

"کاش تم جانتے میرے دل پر کیا بیت رہی ہے۔"

"میں نے بھی ایک بار گھر والی کو ایسے ہی بولا تھا..........!"

"مجھے تمہاری گھر والی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔" جمشید وارنا جھلائے ہوئے لہجے میں بولا۔

"اے دلچسپی لے کر دیکھ تو' میں تیرا انتڑیاں بار نہ نکال دے تو میرا نام قمرو سیٹھ نہیں' دوسرے کا گھر والی سے تو کائے کو دلچسپی لیں گا' بابا' ابی بول۔" قمرو سیٹھ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دیکھو سیٹھ کام کی بات کرو' کام کی بات کرو' آخر تم مجھ سے کیا چاہتے ہو' میں اپنے بچوں کے لئے بہت پریشان ہوں۔"

"تو ہوئیں گا بابا ہوئیں گا اپن کب بولتا کہ تو پریشان نئیں ہے۔"

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو' جو چاہتے ہو وہ بتاؤ؟"

"ہاں ایسا بول نا یار تو ادھر ادھر کا بات بولتا تو اپن کا بھی کھوپڑی ادھر ادھر ہو جاتا پڑا' ٹھیک ہے' ابھی تو کام کا بات کرنا پڑا تو پھر کام کا بات سن دیکھو سیٹھ وارنا ابی تو ایسا کر کہ تیرا جتنا مال سوئٹزر لینڈ میں پڑا اس کو پہلے اپنے وطن میں منگالے ابی تیرے کو جو بات بولتا پڑا اس پر تو عمل کرے گا تو تیرا بچہ لوگ بچ جائیں گا ورنہ اپن کا کھوپڑی بڑا خراب ہے جو بات کھوپڑی میں بیٹھ گیا تو وہ پھر بعد میں نکلتا نئیں ہے تیرا سمجھ میں آرہا ہے نا۔ ابی تو ایسا کر اپنا پورا سرمایہ جو سوئٹزر لینڈ میں ہے' لندن میں ہے' فرانس میں ہے ادھر وطن واپس منگالے بس پھر میں تیرے کو بولیں گا کہ تیرے کو آگے کیا کرنا ہے۔"

"تک.......... کیا بکواس کر رہے ہو؟"

"اے بابا اے میں تیرے کو محبت سے بولتا تو بھی میرے کو محبت سے بول نئیں تو اپن دوسرا بات کریں گا۔"

"قمرو سیٹھ تت.......... تمہیں تمہیں میرے سرمائے سے کیا غرض؟"

"اے بپا تو کیا اپن تیرے سے ابی تک مذاق کرتا پڑا' اے اپن تیرا سالا لگتا اے یا تو

Scanned and Uploaded By Nadeem

اپن کا سالا لگتا اے' ابی تو اپنی گھروالی کا بھائی تو نئیں ہے یار' ہے تو میرے کو بول دے۔" گل شیر نے کہا۔

"مم.......... مگر تمہیں یہ معلومات کیسے حاصل ہوگئیں.........؟"

ابی اپن تیرے کو بولا ناں یار کہ اپنا کھوپڑی مت گھما' اپن اتنا بڑا کام ایسے ہی تو نئیں شروع کیا' ابی اپن کو معلوم اے کہ اور تو تیرے پاس جو بینک بیلنس ہے وہ کچھ بھی نئیں اے' تیرا سارا سرمایہ باہر کے بینکوں میں پڑا اے' اور تیرے کو پتہ ہے اپنے ملک کو زر مبادلہ کا کتنا بڑا ضرورت ہے' سینکڑوں منصوبے پینڈنگ میں پڑے ہیں اور تو نے اپنا سارا سرمایہ باہر کے ملکوں کو دے رکھا ہے وہ سالا اس سے کروڑوں روپیہ کماتا' ابھی تو خود سوچ یار اپن کے وطن کو اس کا ضرورت ہے یا ان سالا لوگ کو' چھوڑ یار جمشید وارنا تو بی آدمی اچھا نئیں معلوم ہوتا' ایسا کر پہلے وہ سارا سرمایہ ادھر منگالے اس کے بعد اپن تیرے کو بولے گا کہ تیرے کو کیا کرنا ہے۔

"یہ کام' یہ کام کیا چند روز میں ہو جائے گا.........؟"

"کتنا روز میں ہوئیں گا بابا یہ تو جانتا ہے' تیرا دولت ہے' تجھے اس کو واپس منگانا ہے' ایک بات سن' جمشید وارنا اپن کوئی لفڑا نہیں پالتا' اپن کو معلوم ہے کہ تیرا کتنا دولت باہر پڑا ہوا ہے' اگر تو بولے تو کل تیرے کو بیلنس شیٹ بنا کر بھیج دے پر اتنا کام ہمارے سے مت کرا' ورنہ اس کا چارجز الگ ہو جائے گا سمجھ رہا ہے ناں تو۔"

"وہ تو تم ٹھیک کہہ رہے ہو قمرو سیٹھ لیکن بہت بڑا سرمایہ ہے یہ بہت بڑی دولت ہے اور یہ کام خطرناک بھی ہوگا' بینکوں سے بھی لین دین میں بڑی مشکلات پیش آئیں گی' تم مجھے کوئی ایسا کام بتاؤ اچھا اگر اپنا یہ سرمایہ واپس منگوا بھی لوں تو تم تم میرا مطلب ہے تمہیں اس میں سے کیا درکار ہوگا.........؟"

"دیکھ بیا' اپن شریف آدمی ہے' بالکل شریف آدمی ہے' اپن تیرے اس مال میں سے ایک پیسہ نئیں لیں گا' تیرے سے وعدہ کرتا ہے اپن......... سب سے پہلا کام تو اپنا کر کہ اپنا یہ سرمایہ اپنے وطن میں منگوا لے۔"

"مگر تمہیں اس سے کیا ملے گا اور اس کے بعد؟" جمشید وارنا پھر جھلا کر بولا۔

"ابھی یار تو وہ بات بولتا جو اپن تیرے کو بتا نہیں سکتا ابی کائے کو اپنا کھوپڑی خراب

کرتا اور ہمارا بھی کھوپڑی خراب کرتا تیرے کو اپنا بچہ لوگ چاہیے یا نہیں چاہیے۔"

"تم ایسی بات کر رہے ہو قمرو سیٹھ جو ناممکن ہے۔"

"اے وارنا سیٹھ تو اس کو ناممکن بولتا ہے اپن اس کو ممکن بولتا' دیکھ بیا تیرا پیسہ ہے تو اپنے وطن سے اس کو باہر بھیجا' ابی تو باہر سے اس کو اپنا وطن میں منگالے......... چھوٹا سا بات ہے ایسا کونسا مشکل پیش آئیں گا یہ تو انٹرنیشنل ہے' ابی تیرے کو کون روکے گا اپنا پیسہ واپس منگوانے سے۔"

"بینک اتنی آسانی سے یہ سرمایہ واپس نہیں کر دیں گے۔"

"تھوڑا سا مشکل سے کریں گے نا بابا' اپن کریں گے تو نا کیا بولتا؟"

"وہ تو ٹھیک ہے مگر مگر اور اس کے بعد میرے بچے۔"

"تیرا بچہ لوگ اپن کے پاس خیریت سے ہے ایک بات پھر اپن تیرے کو بولتا' تیرا بچہ اپن کا بچہ ہے جب تک تو ہمارے ساتھ مل کر کام کریں گا اپن تیرا بچی کو عیش و آرام سے رکھیں گا انہیں کوئی تکلیف نہیں دیں گا سارا فارن ایکسچینج ابی تو واپس منگالے اپن تیرے ساتھ اس کے بعد دوسرا بات کریں گے۔"

"اس میں تو کافی وقت لگ جائے گا۔"

"تو پھر کیا سمجھتا پڑا ابی تیرا بچہ لوگ شام کو تیرے پاس واپس پہنچ جائیں گا۔"

"میں ان کے لیے تڑپ رہا ہوں۔"

"اور اپن تیرے اس سرمائے کے لیے تڑپ رہا ہے وارنا سیٹھ جو تو نے ملک سے باہر بھیج دیا ہے۔"

"کیا تم حکومت کے آدمی ہو؟"

"اے کائے کو دل دکھاتا پڑا یار ابھی تھوڑا ٹیم پہلے اپن اپنا گھروالی کا آدمی تھا ابھی کسی کا نہیں اپن تو محکمہ جاسوسی قائم کر لے ہمارے خلاف اپن کا ایک بات تیرے کو بول دے پتہ نہیں چلا سکیں گا ہمارے بارے میں کہ اپن کون ہے؟"

"دیکھو قمرو سیٹھ کوئی ایسی بات کرو جو میں کر سکوں۔"

"تو اپنا پیسہ واپس نہیں منگا سکتا؟"

"میں منگا تو سکتا ہوں لل......... لیکن لیکن اس میں تو بہت دیر لگے گی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"تو لگنے دے یار اپی تیرا بچہ عیش و آرام سے ہمارے پاس ہے اور تم ہم سے بک بک جھک جھک کیے جارہا ہے اپی جو تیرے کو بولا تو وہ کر جا' ہم تیرے ساتھ ایک رعایت کر سکتا ہے۔"

"وہ کیا قمرو سیٹھ؟"

"ہر دوسرے دن تیرا بچہ لوگ سے تیرا بات کرادیں گا وہ ٹیلی فون پر تیرے سے بات کریں گا اپن ایک بات سن اپنا دولت کابل پر اس چکر میں مت پڑ جانا کہ بچہ لوگ کے بارے میں معلومات حاصل کرائے۔ اگر تو نے ایسا کیا تو نقصان صرف تیرا ہے۔ کر کے دیکھ لینا تیرے کو پتہ چل جائیں گا اپن نے ایسے ای چھوٹا موٹا کام شروع نہیں کیا۔ اپی تھوڑا دن کا بعد دیکھ تیرے بہت سے ساتھی سیٹھ قمرو سیٹھ کے نام سے پیٹ خالی کر دیا کریں گے۔" قمرو سیٹھ کا چیلنج ہے تیرے کو سمجھا اور اگر تو نے اس میں کوئی گھپلا کیا تو پھر مجبوراً ہمارا دوسرا بات بھی سن لے جمشید وارنا۔

"کیا؟" جمشید وارنا کی آواز لرز گئی۔

"اپن پہلے تیری بیٹی کا سارا بال اس کھوپڑی سے اتار کر ایک پیکٹ بنا کر تیرے پاس گفٹ آئٹم بھیجیں گا اور اگر اس کے بعد بھی تیرا کھوپڑی سیٹ نہیں ہوا تو پھر اس کا الٹا ہاتھ کا پانچوں انگلیاں کاٹ کر تیرے پاس پارسل بنا کر بھیجیں گا اس کے بعد تیرے بیٹے کا باری آئیں گا اور ہم اس کا ایک پاؤں کاٹ کر تیرے پاس بھیجیں گا اور اگر اس پر بھی تو نے صبر کر لیا تو دونوں کا لاش تیرے پاس بھجوادیں گا اپن کا نام قمرو سیٹھ ہے اور اپن کا جاننے والا ایک بات جانتا ہے کہ قمرو سیٹھ جو بولتا ہے وہ کر کے دکھاتا ہے سمجھا اب فیصلہ کرنا تیرا کام ہے جمشید وارنا؟"

"نہیں نہیں تم ایسا کوئی کام نہیں کرو گے۔"

"اے اپن کدر بولتا کہ ایسا کام کریں گا پر تو مجبور کرے گا ہمارے کو تو پھر مجبوری تو ہوتا ہے نا سمجھ میں آیا تیرے بات؟"

"ہاں ہاں سمجھ میں آ گئی سمجھ میں آ گئی۔"

"تو پھر ایسا کر سارا ادھر ادھر کا جھگڑا بھول جا جو اپن بولتا تیرے کو وہ کر سب سے پہلے اپن بینکوں میں تیرے سرمائے کی واپسی دیکھنا چاہتا ہے اس کے بعد تیرے کو دوسرا

بات بولیں گے بات سمجھ میں آ گیا۔"

"سمجھ میں آ گئی۔ مگر۔ مگر تم قمرو سیٹھ بہت برا کر رہے ہو بہت برا کر رہے ہو۔ کیا تم ڈان سینٹر کے آدمی ہو؟"

"اپن گول کارنر کا آدمی ہے سمجھا۔ کھڈے میں ڈالو بابا ڈان سینٹر کو اپن گول کارنر کا آدمی ہے گول کارنر کا۔ گل شیر نے کہا۔

"تو پھر تو پھر۔"

"بے کار باتیں کرتا پڑا یار ابھی اپنے آپ کو ہوشیار کر۔ اپنا سارا سرمایہ پہلے اپنے وطن منتقل کر اس کے بعد ہم تیرے سے دوسرا بات کریں گا۔"

"تم نے۔ تم نے مجھے سولی پر لٹکا دیا ہے۔"

"اے بابا' جھوٹ بولنا تو تقدیر میں لکھا ہے اپن کسی کو کدر نہیں لٹکائے گا' جو اپنا بولتا ہے وہ کر دے جو تو بولے گا وہ اپن کر دیں گا اب ہم ٹیلی فون بند کرتا ہے اور سن کوئی گھپلا بازی نہیں چلیں گا۔ سمجھداری سے کام لینا! گل شیر نے فون بند کر دیا۔ اس شخص کی صلاحیتوں میں بھی کوئی شبہ نہیں تھا۔ یہ ساری باتیں جو اس نے کی تھیں ایک ایسے کردار کی نمائندگی کرتی تھیں جسے بھیڑ کی کھال میں بھیڑیا کہا جا سکتا ہے۔ بعض جگہ تو اس کی باتوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی تھی۔"

"آپ مطمئن ہیں سر۔ گل شیر نے پوچھا۔

"ہاں۔ لگتا ہے تم اسی کردار کے لیے پیدا ہوئے ہو گل شیر!" میں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ اس کے بعد کی ذمے داری رشید ناگی کی تھی۔ وارنا کے سلسلے میں پہلے ہی کافی کام ہو چکا تھا۔ اس لیے مجھے یقین تھا کہ ناگی کو زیادہ مشکل نہیں پیش آئے گی۔ پھر بھی ناگی مجھ سے بہت دیر تک باتیں کرتا رہا تھا!

جمشید وارنا نے مجھ سے کئی دن تک ملاقات نہیں کی حالانکہ میں نے اس کا انتظار کیا تھا۔ ادھر ناگی جمشید وارنا کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھا۔ اس کے پاس ہر شعبے کے لوگ تھے چنانچہ وہ مجھے خبریں دے رہا تھا کہ جمشید وارنا جو کچھ کر رہا ہے پورے خلوص سے کر رہا ہے۔ اور اس میں اس نے ابھی تک کسی بددیانتی کا اظہار نہیں کیا البتہ سرکاری محکموں میں اسے بہت مشکلات پیش آ رہی تھی۔

"کیا اس سلسلے میں اس کی مدد کی جاسکتی ہے چیف۔"

"نہیں اسی طرح ہم مشکوک ہو جائیں گے۔"

"ہاں یہ تو ہے۔"

"اسے اس کا کام کرنے دو۔! ہاں اس کے بچوں کا خیال رکھو انہیں تسلی دیتے رہو۔"

"یہ میں کر رہا ہوں۔" ناگی نے جواب دیا۔

"بیشک یہ بے رحمی ہے۔ مگر تم سوچو ناگی۔ ان لوگوں نے اپنا انداز فکر کتنا خراب کرلیا ہے۔ میرا پورا وطن بری طرح پسماندگی کا شکار ہے۔ ہمارا بال بال قرض میں بندھا ہوا ہے اور یہ لوگ امیر سے امیر تر ہوتے جارہے ہیں۔ جس زمین پر یہ پیدا ہوئے جس کی فضا میں یہ جی رہے ہیں اس سے اتنی بے وفائی اتنی بے اعتنائی انہوں نے ایک انداز فکر اختیار کرلیا ہے وہ صرف یہ کہ جب تک ان کا کام چل رہا ہے جب تک یہ میرے وطن کے غریبوں کی کھال اتار سکتے ہیں اتارتے رہیں گے اور جب خدانخواستہ وطن کو کوئی نقصان پہنچا تو ملک چھوڑ کر بھاگ جائیں گے۔ ان کروڑوں کو مصائب میں گرفتار کرکے جو وطن کے نام پر جی رہے ہیں۔ ایک بھی ایسا شخص جس نے وطن کی تعمیر میں ایک اینٹ لگائی ہے ہمارے لیے قابل قدر ہے اور ہمارا دوست ہے لیکن جنہوں نے وطن سے طوطا چشمی اختیار کی ہے ہم انہیں نہیں چھوڑیں گے۔ ہمارے وطن کا سرمایہ لاؤ اسے تعمیر وطن پر خرچ کرو یہی ہمارے اور ان کے درمیان اختلاف ہے۔"

"ایک سوال چیف۔"

"ہوں......کہو۔"

"وارنا کو تو ہم سنبھالے ہوئے ہیں۔ دوسرے شکار کے لئے تیاری شروع کر دیں؟"

"تمہاری اپنی کیا رائے ہے؟"

"وارنا کا اندازہ ہے کہ کوئی گڑبڑ نہیں کرے گا اگر کسی دوسرے مسئلے پر کام شروع کردیا جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔"

"ٹارگٹ منتخب کرلیا ہے؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"فہرست تو طویل ہے۔"

"پھر بھی انتخاب تو کیا ہوگا؟"

"داراب روئی والا۔" رشید ناگی نے کہا۔

"اس کی فائل موجود ہے۔"

"مکمل۔"

"مجھے دکھانا۔"

"اونچی چیز ہے کئی ممالک سے اس کے لئے کام ہوتا ہے ڈان سینٹر یا روز آرگنائزیشن کا نمائندہ بھی نہیں رہا اپنے طور پر کام کرتا ہے۔ بہت سے بڑے بڑے لوگوں کی آنکھ کا تارا ہے۔"

"ابتدا کیسے کرو گے؟"

"اگر اس پر کام شروع کرنا ہے تو اب اس سے ہماری ابتدا ہوگی۔ پہلے تفصیلات معلوم کی جائینگی اس کے بعد سکرپٹ تیار ہوگا؟"

"ہاں اس پیمانے پر کام شروع کر سکتے ہو۔" میں نے ناگی کو اجازت دیدی۔ اور ناگی مطمئن ہوگیا۔ اس کے بعد زندگی پر سکون تھی۔ جمشید وارنا کو ٹریپ کرلیا گیا تھا اور وہ یہ کام جلد ہی ختم ہونے والا نہیں تھا۔ کروڑوں ڈالر کا سرمایہ واپس آنے میں بھی طویل وقت درکار تھا۔ ابتداء میں اس کے لئے دل دکھا تھا لیکن یہ شیطان اسی طرح قابو میں آسکتے ہیں۔ ناگی پوری طرح مستعد تھا گل شیر کی شکل میں ایک اچھا ساتھی ملا تھا۔ وہ مستعد نوجوان تھا۔ اس نے میرے سیکرٹری کے فرائض بھی سنبھال لئے تھے اور بلاشبہ وہ ایک اچھا سیکرٹری بھی تھا۔ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کم از کم یہاں سے فی الحال غائب ہوگئے تھے ان کی طرف سے کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی تھی۔ لیکن یہ میری خام خیالی تھی کچھ عرصہ کے بعد ایک گمنام لفافہ موصول ہوا۔ اس میں سے ایک ٹائپ شدہ تحریر نکلی لکھا تھا۔

"چونکہ اس دوران حالات سازگار نہیں رہے اور خطرات ہی خطرات ہیں اس لئے تمہیں ہدایت دی جاتی ہے کہ اپنی سرگرمیاں محدود ہی رکھو۔ دانش منصور کی حیثیت سے خود کو وہاں کے کاروباری حلقوں میں مستحکم کرو یہ چیزیں ہمارے آئندہ کام آسکتی ہیں۔ ایک

خاص ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر ڈان سینٹر کی طرف سے تمہاری جانب قدم بڑھائے جائیں تو ان کی پذیرائی کرو اور ان کے ممبر بن جاؤ۔ ہمیں اس سے فائدے حاصل ہوں گے۔ لیکن کسی طور یہ ظاہر نہ ہوسکے کہ تم ہمارے ساتھی ہو۔ تمہاری ذہانت پر بھرپور اعتماد کرتے ہوئے تمہیں یہ اہم ذمہ داریاں دی جارہی ہیں۔ ایک بار پھر اطراف سے ہوشیار رہنے کی وارننگ دی جاتی ہے۔"

اندازہ لگانے کی ضرورت نہیں تھی کہ یہ تحریر کس کی طرف سے ہے۔ مسکرانے کے سوا کیا کرسکتا تھا۔ بہرحال میری کاوشیں کامیابی سے ہمکنار تھیں۔ دنیا کے تین ملکوں سے تین سرمایہ داروں کی ہلاکت کی خبریں تھیں۔ ان میں سے دو ڈان سینٹر کے نمائندے اور ایک روز آرگنائزیشن کا........! ناگی اس کی تفصیل لایا تھا۔

"چیف یہ خبریں تحفہ ہیں آپ کے لئے۔"

"ہاں یقیناً!"

"تفصیل بتاتی ہے کہ یہ دو اژدھوں کی لڑائی کا نتیجہ ہے۔"

"سو فیصد۔ یہ لوگ ہمارے ریکارڈ میں ہیں۔"

"اس کا مطلب ہے کہ چیف اب انتقام در انتقام شروع ہوگا۔" رشید ناگی نے کہا۔

"اگر بات یہاں ختم ہوگئی تو ہم اسے آگے بڑھائیں گے۔"

"کیسے چیف؟"

"دو چار قتل خود کرکے۔" میں نے جواب دیا اور ناگی سنسنی خیز نظروں سے مجھے دیکھنے لگا تھا۔

"کیوں تمہیں اس سے اتفاق نہیں ہے؟"

"نہیں نہیں چیف یہ بات نہیں ہے۔ بلکہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ آپ کا یہ منصوبہ بھی بے حد خطرناک ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے چیف کہ روز آرگنائزیشن اور ڈان سینٹر جس طرح پوری دنیا کی معیشت پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں وہ بے حد ہولناک ہے۔ اگر ان کی پھوٹ اور شدید ہو جائے اور جیسا کہ آپ نے کہا کہ روز آرگنائزیشن کے نام پر ڈان سینٹر کے کسی ایک کارکن کو قتل کیا جائے اور ڈان سینٹر کے نام پر روز آرگنائزیشن کے کارکن کو تو پھر سرمایہ داروں میں بھی خوف پھیل جائے گا اور وہ لوگ اپنی وفاداریاں

Scanned and Uploaded By Nadeem

سمیٹنے لگیں گے۔ اس طرح تو ان دونوں اداروں کے ختم ہو جانے کے بھی امکانات ہیں۔"

بہت دیر تک ہم بیٹھے رہے۔ اس سلسلے میں قیاس آرائیاں کرتے رہے۔ ڈان سینٹر اور روز آرگنائزیشن کے بارے میں رپورٹوں کے لئے رشید ناگی نے الگ اہتمام کردیا تھا۔ اس وقت ہمارے کارکنوں کی تعداد میں بے پناہ اضافہ ہو چکا تھا اور بڑے شاندار سسٹم کے تحت کام ہو رہا تھا۔ فی الحال جمشید وارنا پر ساری توجہ تھی۔ رشید ناگی نے وقت سے پہلے وہ انتظامات بھی کرنا شروع کر دیئے تھے۔ جن پر جمشید وارنا کو آگے قدم بڑھانے تھے۔ زمینوں کی دیکھ بھال ایسی جگہوں کی تلاش جہاں جمشید وارنا کو متعین کیا جاسکے۔ مونا اور زاہد کی گفتگو وعدے کے مطابق تقریباً" ہر دوسرے دن جمشید وارنا سے کرادی جاتی تھی۔ جمشید وارنا نے ایک دوبار اپنی کارروائیوں کی تفصیل بھی بتائی تھی اور یہ تفصیل گل شیر نے سنی تھی۔ گفتگو میرے سامنے ہوتی تھی۔ گل شیر اپنے مخصوص انداز میں گفتگو کرتا تھا۔ قمرو سیٹھ کو ابھی ہم آہستہ آہستہ منظر عام پر لا رہے تھے۔ اس نام کو آگے بڑھانے کا ارادہ تھا۔ ادھر غزنوی صاحب تھے۔ جن کے بارے میں ہمیں بڑی دلچسپ اطلاعات مل رہی تھیں۔ یہ اطلاعات بھی رشید ناگی ہی نے دی تھیں۔"

"سر پتا نہیں چل سکا کہ غزنوی صاحب کو رفیق احمد جاگیردار سے کیا پرخاش ہے۔ کوئی بات معلوم ہوسکی۔"

"کسی وقت رفیق احمد صاحب ہی سے مل کر اس بارے میں معلوم کروں گا۔ ویسے غزنوی صاحب کے بارے میں تازہ ترین رپورٹ کیا ہے؟"

"جو کام رفیق احمد جاگیردار کر رہے ہیں غزنوی صاحب نے بھاگ دوڑ کرکے زبردست رشوتیں کھلا کر خود اس کام کا آغاز کردیا ہے اور بہت اعلیٰ پیمانے پر ویسے غزنوی صاحب بھی بڑے سرمایہ دار معلوم ہوتے ہیں۔"

"کہہ نہیں سکتا۔ دبے ڈھکے آدمی ہیں۔ کبھی خصوصی طور پر منظر عام پر نہیں آئے۔ لیکن ذرا تفصیلات درکار ہیں مجھے........"

"تفصیلات تو معلوم ہوچکی ہیں سر انہوں نے بالکل اسی انداز میں کام شروع کردیا ہے جس انداز میں رفیق احمد جاگیردار کر رہے ہیں۔ اور صحیح معنوں میں اپنا کام کافی پھیلا

دیا ہے۔ میں نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دبایا اور کچھ سوچنے لگا۔ پھر میں نے رشید ناگی سے کہا۔"

"رشید میرے خیال میں غزنوی صاحب کا ڈراپ سین کر دینا چاہیے۔"

"کیسے چیف؟"

"تم رفیق احمد جاگیر دار سے ملاقات کر کے انہیں یہ مشورہ دو کہ وہ اپنے کاروبار کو اس طرح دبانا شروع کر دیں جس سے یہ احساس ہو کہ وہ غزنوی صاحب کے مقابلے میں ٹھنڈے پڑتے جا رہے ہیں۔ یہ کام کم از کم تین مہینے تک ہونا چاہیے اور اس کے بعد جب غزنوی صاحب رفیق احمد جاگیردار کو ڈوبتا ہوا محسوس کریں گے تو اپنے ہاتھ پاؤں مزید پھیلا دیں گے اور جب وہ اپنے ہاتھ پاؤں پوری طرح پھیلا لیں اور اپنا سرمایہ خرچ کر چکیں تو اچانک ہی رفیق احمد جاگیر دار صاحب کو پوری مدد دی جائے اور ان کے کاروبار کو نئے سرے پر منظم کیا جائے۔ اس طرح غزنوی صاحب ڈوب جائیں گے۔ اور جو کچھ ان کے پاس ہوگا ضائع کر کے بیٹھ جائیں گے۔" رشید ناگی نے پر خیال انداز میں گردن ہلائی اور بولا۔

"ٹھیک ہے سر۔"

"تم یہ سارے معاملات طے کر لو۔"

"آپ یہ نہیں معلوم کریں گے جاگیر دار صاحب سے کہ غزنوی صاحب سے ان کا کیا جھگڑا ہے۔؟"

"فرصت کے وقت۔"

"رشید ناگی اس وقت میرے ذہن پر جتنے بوجھ ہیں میں ان میں کسی نئے بوجھ کا اضافہ نہیں کرنا چاہتا۔" میں نے جواب دیا اور رشید ناگی مطمئن ہو گیا۔ اطلاع ملی کہ مونا جمشید بیمار ہو گئی ہے اور خاصی ہذیانی کیفیت کا شکار ہے۔ میں نے اس کی جمشید وارنا سے گفتگو سننا چاہی اور اس کا بندوبست کر دیا گیا۔ اس وقت معمول کے مطابق مونا جمشید وارنا سے گفتگو کر رہی تھی۔"

"ڈیڈی' ڈیڈی کیا ہم اس قید میں مر جائیں گے۔ ڈیڈی کیا ہمارا اختتام یہی ہے۔ میں بیمار ہوں ڈیڈی ہاں شدید بیمار ہوں ڈیڈی ہاں شدید بیمار ہوں۔ اس وقت بھی مجھے ایک سو

چار بخار ہے ڈاکٹر مجھے انجکشن لگا رہے ہیں۔ لیکن یہ بخار انجکشنوں سے نہیں اترے گا۔ ڈیڈی خدا حافظ میں تم سے رخصت ہو رہی ہوں۔" جواب میں جمشید وارنا بلک بلک کر رو پڑا تھا۔ اس نے روتے ہوئے کہا۔

"نہیں میری بیٹی' نہیں میری بچی' تھوڑا سا انتظار اور کر لے میں اپنا کام مکمل کر چکا ہوں۔ ظالم قمرو سیٹھ تو اگر ہم باپ بیٹی کی بات سن رہا ہے۔ تو مجھ سے بات کر' مجھ سے بات کر میں........ میں تجھ سے رحم کی بھیک مانگوں گا۔ میں تجھ سے رحم مانگوں گا۔ مجھ سے بات کر۔ قمرو سیٹھ مجھ سے بات کر۔ لیکن میں نے گل شیر کو آنکھوں سے اشارہ کر کے منع کر دیا ابھی کوئی گفتگو نہیں کی جا سکتی تھی۔ باپ بیٹی کے درمیان بڑی رقت آمیز گفتگو ہوتی رہی۔ اور اس کے بعد جمشید وارنا نے اپنی بیٹی کو ہدایت کی کہ وہ اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ حوصلہ رکھے اب صرف چند ہی روز کی بات رہ گئی ہے۔ بہرطور یہ گفتگو ختم ہو گئی لیکن ہم لوگوں کو سوچنے کے لئے بہت کچھ دے گئی تھی۔ میں نے رشید ناگی سے مشورہ کیا اور رشید ناگی اس بات پر تیار ہو گیا کہ مونا جمشید کو جمشید وارنا کے حوالے کر دیا جائے۔ لیکن زاہد جمشید کو قید میں رکھا جائے۔ چنانچہ گل شیر نے جمشید وارنا سے رابطہ قائم کیا۔ میں بھی قریب ہی موجود تھا۔ رابطہ قائم ہوا تو گل شیر نے اپنا بتایا۔ اور دوسری طرف سے جمشید وارنا کی آواز سنائی دی۔"

"قمرو سیٹھ قمرو سیٹھ ایک باپ کی فریاد سن سکتے ہو۔ تم نے تو مجھے بتا ہی دیا ہے کہ تم غیر شادی شدہ ہو اور اولاد کے دکھ سے ناآشنا ہو۔ لیکن........ لیکن قمرو سیٹھ انسانوں کی طرح بول سکتے ہو تو یقیناً انسان ہی ہو گے۔ کیا انسانیت کے ناتے میری مدد کر سکتے ہو۔ میری بات پر غور کر سکتے ہو۔"

"ارے کیا ہو گیا بابا! کاہے کو شور مچانا پڑا ہے ابھی کیا ہو گیا میرے کو بولو نی۔" گل شیر نے کہا۔

"میری بیٹی بیمار ہے۔ وہ شدید ذہنی اذیت کا شکار ہے۔ قمرو سیٹھ اگر تیرے پاس ذرائع معلومات ہیں تو پتہ چلا لے میرا اربوں روپے کا سرمایہ مقامی بینکوں میں منتقل ہو چکا ہے۔ میں تجھے اس کی پوری تفصیل فراہم کرنے کو تیار ہوں۔ میری بیٹی مجھے واپس کر دے میری بیٹی واپس کر دے میری بیٹی مجھے واپس کر دے۔"

"ابھی ایسا بولوتی یار' جب دوستی کا کام شروع کر دیا ہے تم نے تو اپن تم سے پیچھے کیوں رہیں گا۔ ٹھیک ہے جمشید وارنا آج رات کو بارہ بجے تمہارا چھوکری تمہاری کوٹھی پہنچ جائے گا۔ پر ابھی تمہارا بیٹا تمہارا پاس نہیں آئے گا۔ جب تم ہمارا بات مانا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ایسا ہی سلوک کریں گا۔"

"بہت بہت شکریہ' بہت بہت شکریہ' میں میں ہار مان چکا ہوں۔ میں تیرے خلاف کوئی عمل نہیں کروں گا۔ تو اطمینان رکھ۔ ابھی اپن کو اطمینان ہے۔ بپا اور کوئی بات۔"

"نہیں بس تیرا بہت بہت شکریہ۔ لیکن اپنی بات پر قائم رہنا۔" گل شیر نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ میں نے اس کی گفتگو سے اتفاق کیا تھا اور پھر اسی رات وعدے کے مطابق نہایت خاموشی سے مونا جمشید کو اس کی کوٹھی پہنچا دیا گیا۔ زاہد جمشید کو وہیں رہنے دیا گیا تھا۔ اندازہ یہی ہو رہا تھا کہ جمشید وارنا اب اس سلسلے میں کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائے گا جس پر ہمیں نقصان کا اندیشہ ہو۔ لیکن زاہد کو اس وقت تک اپنے پاس رکھنا تھا جب تک جمشید وارنا بالکل ہی زمین بوس نہ ہو جائے وقت اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھا۔ کوئی ایسی خاص بات سامنے نہیں آئی تھی جو قابل ذکر ہو۔ رشید ناگی میرے اسٹاف کے دوسرے لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔

☆☆☆☆

غزنوی صاحب کے سلسلے میں جو منصوبہ میں نے بنایا تھا رشید ناگی نے فوراً ہی اس پر عمل شروع کر دیا تھا۔ اور رفیق احمد جاگیردار صاحب کو اس سلسلے میں ہدایات دے دی گئی تھیں۔ رشید ناگی نے بتایا کہ رفیق احمد حیران ضرور ہوئے۔ لیکن انہوں نے بہر طور اس بات پر فوری آمادگی کا اظہار کر دیا۔ انہوں نے کہا۔ "چونکہ یہ سب کچھ دانش منصور کا ہے انہوں نے رفیق احمد جاگیردار کو ایک بار پھر منظر عام پر پہنچایا ہے۔ ان کی ہر ہدایات پر عمل ہو گا۔ میں نے رفیق احمد جاگیردار صاحب سے ملاقات کرنے کے بارے میں سوچا لیکن فوراً ہی وہاں جانا مناسب نہیں سمجھا ہو سکتا ہے غزنوی اسی سلسلے میں پوری پوری خبر گیری رکھتے ہوں۔ البتہ ٹیلیفون پر میں نے ان سے بات کی۔ دوسری طرف سے رفیق احمد جاگیردار سے رابطہ قائم ہوا تو میں نے کہا۔

"آپ کا خادم دانش منصور بول رہا ہے۔"

"اوہو دانش صاحب' خیریت خیریت اور یہ کیا الفاظ کہے آپ نے میرے خادم۔"

"لفظوں پر نہ جائیے۔ رفیق احمد صاحب ویسے بھی آپ سے بہت چھوٹا ہوں آپ کے بچوں کی طرح۔"

"بس یہی کہہ سکتا ہوں کہ خدا تمہیں خوش رکھے۔"

"میرا پیغام آپ کو ملا ہو گا۔"

"ہاں"

"حیرانی ہوئی؟"

"تھوڑی بہت"

"دراصل یہ ایک کاروباری گر ہے۔ ہم لوگ ابھی کچھ عرصہ اسی انداز میں کام کریں گے۔ آپ کو علم ہوگا کہ آپ کے کاروبار کی نقل شروع کر دی گئی ہے۔" دوسری طرف چند لمحات کے لئے خاموشی چھاگئی۔ پھر رفیق احمد جاگیردار نے کہا۔

"ہاں غزنوی صاحب میرے پرانے حریف ہیں۔"

"آپ لوگوں کے درمیان کوئی بہت ہی گہری چپقلش چل رہی ہے شاید؟"

"ایسا ہی سمجھ لو۔"

"میں تھوڑی سی تفصیل جاننا چاہتا ہوں۔"

"وہ چپقلش تو خالص خاندانی نوعیت کی ہے۔ بس یوں سمجھ لو کہ میرے اور ان کے درمیان ایک ایسا ہی چکر چل گیا تھا جس کی بناء پر ہم دونوں ایک دوسرے کے دشمن بن گئے تھے۔ لیکن اس وقت غزنوی صاحب کو برتری حاصل ہوگئی میں اپنے سرمائے سے ان کا مقابلہ نہیں کرسکا۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے زمین بوس کر دیا اور اس کے نتائج آپ نے دیکھے۔ مسٹر دانش منصور کہ میں بالکل ہی معطل ہو کر رہ گیا تھا۔ لیکن ایک بار پھر غزنوی صاحب سامنے آگئے اور انہیں یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو رہا ہوں۔"

"کاروبار میں بہت سی ایسی باتیں چلتی رہی ہیں۔ لیکن آپ نے کہا ہے کہ وہ آپ کا خاندانی معاملہ تھا۔ ظاہر ہے اگر بتانے کی بات ہوتی تو مجھے ضرور بتا دیتے۔ خیر پھر بھی میں یہی چاہتا ہوں کہ غزنوی صاحب اچھی طرح منظر عام پر آجائیں۔ اپنا سرمایہ خرچ کرلیں اس کے بعد ہم قدم آگے بڑھائیں گے۔" رفیق احمد جاگیردار کے لہجے میں کپکپاہٹ پیدا ہوگئی۔ انہوں نے کہا۔

"کبھی اس آرزو کا اظہار نہیں کرسکا۔ دانش لیکن یہ سمجھ لو دل میں یہ آرزو ہمیشہ ایک حسرت کی شکل میں پروان چڑھتی رہی ایک موقع ایسا ملے صرف ایک موقع جب میں غزنوی سے اپنا انتقام لے سکوں۔ میں آپ کو ضرور اس بارے میں کبھی نہ کبھی بتا دوں گا۔ فی الحال میری طرف سے معذرت قبول کیجئے۔ مسٹر دانش منصور اتنا گھریلو معاملہ ہے اتنے زخم ہیں میرے دل پر کہ بتا نہیں سکتا آپ کو۔ مگر مگر یہ سب کچھ۔ اگر یہ سب کچھ ہو

جائے تو تو آہ میری زندگی کی سب سے بڑی آرزو پوری ہو جائے۔"

"میں کسی کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔ لیکن جو لوگ اس انداز میں کام کرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو پھر ان کا مقابلہ تو کرنا ہی پڑتا ہے۔"

"آہ' آہ' تو یہ سب کچھ' کیا یہ سب کچھ۔؟"

"ہاں رفیق احمد صاحب تفصیل آپ کو بعد میں مل جائے گی۔ لیکن اطمینان رکھیں ہوگا وہی جو آپ کی خواہش ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ آپ کی ایک قدیم خواہش کی تکمیل اب ہونے ہی والی ہے۔" رفیق احمد جاگیردار صاحب اتنے جذباتی ہو گئے تھے کہ اب ان سے صحیح طور پر بات بھی نہیں ہو رہی تھی۔ بہر طور میں نے انہیں سمجھا بجھا دیا۔ یہی بات تھی۔ ان کا اگر کوئی بالکل ہی ذاتی نوعیت کا معاملہ تھا تو میں اس میں کیا دخل دیتا۔ لیکن بہر طور غزنوی صاحب نے میرے ساتھ' بھی جو کچھ کیا تھا اور جس انداز میں وہ گفتگو کرکے گئے تھے اس کا جواب ملنا ضروری تھا۔ دارب کے بارے میں رشید ناگی نے تفصیل فراہم کی۔ اس کا فائل پہلے ہی میرے پاس پہنچ گیا تھا۔ بلاشبہ زبردست دولتمند آدمی تھا اور بہت سے کاروبار پھیلا رکھے تھے اس نے ان کاروباروں کے بارے میں جو تفصیلات فائل میں تھیں۔ تعجب ہوتا تھا کہ ان سرمایہ داروں میں بے شمار سرمایہ دار ایسے تھے جو عزت سے روزی کما لیتے تھے۔ قاعدے سے اپنا ہر کام کرتے تھے اور ہر طرف سے سرکاری اور قانونی معاملات پورے کیا کرتے تھے۔ ظاہر ہے کہ ایسے لوگوں کے خلاف اگر کوئی سازش کرنے کی کوشش بھی کی جاتی تو اس میں کامیابی نہیں ہو سکتی تھی۔ لیکن جن لوگوں کے پاس دولت اس حساب سے آرہی تھی کہ رات کو لکھ پتی صبح کو کروڑ پتی اور دوسری رات کو ارب پتی۔ وہ ایسے ہی لوگ تھے۔ جو ملک و ملت سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے تھے۔ بس انہیں اپنے مقاصد کی تکمیل سے غرض تھی۔

داراب بھی انہی آدمیوں میں سے تھا۔ بہر طور داراب روئی والا کے بارے میں تمام تفصیلات بھی معلوم ہوگئیں اور میں نے اس سے ملاقات کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ ریس کا رسیا تھا بہت ہی عیاش فطرت آدمی تھا اور عموماً" ریس کے دو دنوں میں ریس کورس میں دیکھا جاسکتا تھا۔ اس کے اپنے گھوڑے بھی تھے۔ اس تک رسائی حاصل کرنے کے لئے میں نے منصوبہ بنالیا اور رشید ناگی سے اس خواہش کا اظہار بھی کیا۔ رشید ناگی نے میری

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہی بات کی تائید کی۔

"سروہ ہر ریس میں موجود ہوتا ہے اور لاکھوں کا ہیر پھیر کرتا ہے۔ اس کے اپنے گیارہ گھوڑے ہیں اور بعض اوقات وہ اپنے گھوڑوں کو ملک سے باہر بھی لے جاتا ہے۔ اور انہیں بڑی بڑی ریسوں میں دوڑاتا ہے اس کی آڑ میں وہ بے پناہ دولت کماتا ہے۔ وہ اصل میں ریس کی کمائی نہیں ہوتی بلکہ اس کے طریقے دوسرے ہوتے ہیں لیکن ریس کی آڑ میں وہ اس بلیک منی کو وائٹ منی کر دیا کرتا ہے۔"

"گڈ' گڈ' گڈ اتنے دلچسپ لوگوں کو تو ہمارے دوستوں میں ہونا چاہیے تھا۔ پتہ نہیں اب تک ہماری اس کی دوستی کیوں نہیں ہوئی۔"

"اس کے مشاغل ذرا مختلف ہیں۔ کلبوں وغیرہ میں نہیں جاتا لیکن ویسے بہت کچھ ہے۔"

"تو پھر اس میں بہت کچھ ہے اب پہلی ہی ریس میں ملاقات کی جائے گی۔ گل شیر کو ساتھ لے لیا تھا۔ پیچھا چھوٹ گیا تھا ان خواتین سے جو مجھ پر مسلط ہو گئی تھیں اور ان کے پروگرام میرے ساتھ ہی بننے لگے تھے۔ اب گل شیر ہوتا تھا اور میں ہوتا تھا رشید ناگی کو بہت زیادہ اپنے ساتھ رکھا بھی نہیں جاسکتا تھا۔ لیکن گل شیر بہرطور ایک دلچسپ شخصیت کا مالک تھا۔ اس کی فطرت میں بے پناہ ظرافت تھی۔ خوش مزاج اور ہنس مکھ نوجوان تھا۔ میں نے اسے اپنے آپ سے بے تکلف ہونے کی اجازت دے دی تھی۔ لیکن پھر بھی احتیاط برتتا تھا۔ ریس کلب میں میں اور گل شیر داخل ہوئے۔ میرے لئے یہ دنیا بالکل اجنبی تھی ابھی تک اس سمت کا رخ نہیں کیا تھا۔ گل شیر ان میں بے شمار افراد کی نشاندہی کرنے لگا جو یہاں ریس کورس میں نظر آرہے تھے۔ یہ بہت لوگ تھے بڑے بڑے سرمایہ دار۔ خواتین بھی تھیں۔ مرد بھی تھے۔ ہم لوگ ایک ایسی جگہ جا بیٹھے جو معزز لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ گل شیر میرے نمائندے کی حیثیت سے کام کرنے لگا۔ داراب روئی والا کے بارے میں پوری تفصیلات بھی معلوم ہو چکی تھیں۔ اس کی تصویریں بھی دیکھ چکا تھا۔ گل شیر نے بالآخر اسے تلاش کر لیا۔ پانچ چھ افراد کے ساتھ گھرا ہوا تھا۔ ایک بہت ہی الٹرا ماڈرن قسم کی صاحبزادی اس کے ساتھ تھی جو ایسا لباس پہنے ہوئے تھی جس کی وجہ سے بے شمار نگاہیں ان کی جانب اٹھ رہی تھیں۔ یقیناً یہ مس داراب روئی والا تھیں۔ ہر

Scanned and Uploaded By Nadeem

طرح سے یہی اندازہ ہوتا تھا۔ ریس شروع ہوئی۔ اس ریس میں داراب روئی والا کا گھوڑا دوڑ رہا تھا۔ میں نے خصوصی طور پر اس پر کھیلا۔ اس سلسلے میں ایک اچھی خاصی رقم ضائع کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا۔ تاکہ داراب سے قربت حاصل ہو سکے اور میں بڑے اطمینان سے وہ ریس ہار گیا۔ داراب روئی والا۔ میری جانب متوجہ ہو گیا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا اور بولا۔"

"یوں لگتا ہے نوجوان جیسے تم اس دنیا میں پہلی بار آئے ہو"

"حقیقت یہی ہے جناب' ایسا ہی ہوا ہے۔"

"کتنی رقم ہاری تم نے اس ریس میں۔"

"تقریباً آٹھ لاکھ۔"

"خوب' خوب۔ کیا والد کا نیا نیا انتقال ہوا ہے۔"

"نہیں' ان کو مرے ہوئے تو بہت عرصہ گزر گیا۔"

"اس کے باوجود ابھی تم ریس کورس میں آٹھ آٹھ لاکھ روپے ایک ریس میں ہار سکتے ہو۔"

"جی ہاں۔"

"بھئی تم جیسے آدمی سے تعارف حاصل نہ کرنا بڑی حماقت کی بات ہوگی۔"

"ضرور ضرور۔"

"تو پھر پہلے مجھ سے ملو' لوگ مجھے داراب روئی والا کہتے ہیں۔"

"اوہو' تو آپ تو بہت مشہور شخصیت ہیں۔ مسٹر روئی والا میں نے آپ کا نام کاروباری حلقوں میں سنا ہے۔"

"تمہارا تعلق بھی کیا کاروباری حلقوں سے ہے؟"

"ہاں' میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ اس دنیا میں قدم رکھ چکا ہوں۔"

"تو پھر اپنا نام بھی بتادو۔"

"دانش منصور کے نام سے یاد کیا جاتا ہے مجھے۔" میں نے کہا اور داراب روئی والا بری طرح اچھل پڑا۔

"دو' دانش۔ دانش منصور........ دانش منصور۔" اس کی آنکھوں میں شدید حیرت

تھی۔

"جی' آپ حیران سے ہو گئے۔"

"بھئی میں کیا کیا کہہ چکا ہوں تم سے۔ غور کر رہا ہوں کیا کیا کہا ہے میں نے تم سے۔ بڑی غلط باتیں کر گیا۔ تم تو بہت بڑی شخصیت ہو۔ میرا خیال ہے زندگی میں پہلی بار میں نے کوئی ایسا چہرہ دیکھا ہے جو اس حد تک نامور ہو۔ لیکن اتنا سادہ اور اتنی آسانی سے دوسروں سے متاثر ہو جانے والا اور مم......... مطلب ہے شاید میں صحیح الفاظ کا انتخاب نہیں کر پا رہا۔"

واقعی تمہارا نام سن کر بری طرح بوکھلا گیا ہوں آؤ آؤ میرے پاس بیٹھو۔ تم تو بہت بڑی شخصیت ہو۔ بہت بڑی مگر یہ آٹھ لاکھ روپے تم نے اتنے اطمینان سے ہار دیئے۔ میرا مطلب ہے جانے بوجھے بغیر۔

"آپ جیسے کسی ماہر کا ساتھ آج تک نہیں ہوا مسٹر داراب روئی والا اور سچی بات یہ ہے کہ گھوڑوں سے میری کبھی کوئی شناسائی نہ رہی۔ داراب روئی والا میری بات پر ہنس پڑا۔ اس نے مجھے اپنے ساتھ ہی بٹھالیا تھا اور اس کے بعد اس نے اپنے قریب بیٹھی ہوئی لڑکی کو اشارہ کر کے کہا۔"

"سنو' سنو میں تمہیں ایک بہت اہم شخصیت سے ملانا چاہتا ہوں۔" لڑکی پہلی بار میری طرف متوجہ ہوئی تھی آنکھوں پر دوربین لگائے ٹریک پر تیاریاں کرنے والے گھوڑوں کو دیکھ رہی تھی۔ جو دوسری ریس کے لئے تیاریاں کر رہے تھے۔ وہ میری طرف متوجہ ہوئی اور پھر اس نے مجھے بڑی گہری دلچسپ اور پر کشش نگاہوں سے دیکھا۔

"کون ہیں یہ میں تو واقعی انہیں نہیں جانتی۔" وہ مترنم آواز میں بولی۔

"تم اگر یہ بتا دو ڈیئر کہ یہ کون ہیں تو میں تمہیں منہ مانگا انعام دوں گا۔"

"مجھے جادوگری نہیں آتی۔" لڑکی بولی۔

"مگر یہ اس دور کے ساحر ہیں اور انہوں نے کاروباری دنیا کو اپنے سحر میں گرفتار کیا ہوا ہے۔"

"اتنی ننھی سی عمر میں۔" لڑکی خاصی تیز لگ رہی تھی۔

"مس روئی والا۔" میں نے مسکراتے ہوئے داراب روئی والا کی طرف دیکھا۔

"اوہ نہیں نہیں' مس روئی والا نہیں بلکہ مسز روئی والا۔"

"جی!" میں حیرت سے منہ کھول کر بولا۔

"ہاں' یہ میری مسز ہیں۔"

"اوہو آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔" میں نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ جلدی کر گیا تھا لیکن دل ہی دل میں ہنسی آ رہی تھی۔ مسز روئی والا مسٹر روئی والا تقریباً بیس سال چھوٹی ہوں گی یا ہو سکتا ہے کہ اس سے بھی کچھ زیادہ۔

داراب روئی والا نے کہا۔

"ڈیئر یہ دانش منصور ہیں۔ اب بتاؤ کیا تم نے ان کا نام سنا ہے؟"

"اوہ' اوہ' واقعی پھر تو آپ نے بالکل درست کہا ڈیئر داراب یہ واقعی بڑی ساحرانہ شخصیت رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگوں سے میں نے ان کی تعریفیں سنی ہیں اور اکثر سوچا کہ کبھی ان سے ملاقات بھی کی جائے۔"

"بھئی اب تو مجھے شرمندگی ہو رہی ہے۔ پتہ ہے میں ابھی ان سے کیا کہہ رہا تھا۔"

"کیا؟"

"پہلی ریس میں یہ آٹھ لاکھ روپے ہار گئے تھے۔" مسز روئی والا ہنس پڑیں۔ انہوں نے کہا۔

"صرف آٹھ لاکھ' انہیں اسی لاکھ ہارنا چاہیے تھے۔"

"وہ کیوں؟"

"اس لئے کہ اسی لاکھ ان کے لئے بے حقیقت رقم ہے۔"

"بعض لوگ جیت کے سلسلے میں اپنا دوسرا نظریہ رکھتے ہیں۔"

"کیا مطلب؟"

"اب ریس کورس میں بہت سی باتوں کا مطلب تو نہیں سمجھایا جا سکتا۔ مسٹر دانش منصور اب آپ کون سے گھوڑے پر رقم لگا رہے ہیں؟"

"کوئی فیصلہ نہیں کیا۔"

"تو پھر میں آپ کو گائیڈ کرتی ہوں۔"

"کیجئے۔" میں نے آہستہ سے کہا۔ اور مسز روئی والا مجھے گھوڑوں کے بارے میں

بتانے لگیں۔ پھر انہوں نے کہا۔

"ان دو گھوڑوں میں سے ایک پر ون اور ایک لیس کھیل دیجئے میرا نام لے کر۔"

"بد قسمتی سے مجھے تو آپ کا نام ہی نہیں معلوم۔ کیا مسز روئی والا کہہ کر کھیل دوں۔" میں نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ بھی ہنس پڑی۔

"نہیں میرا نام رینا داراب ہے۔"

"ٹھیک ہے مسز رینا داراب کتنی رقم کھیل دوں ان پر.........."

"دس دس لاکھ لگا دیجئے۔" رینا داراب نے کہا اور میں نے گل شیر کو بلا کر اسے ہدایت کردی۔ داراب روئی والا دلچسپ نگاہوں سے مجھے دیکھ رہا تھا۔ اپنی بیوی کو اس بے تکلفی سے مجھ سے باتیں کرتے دیکھ کر اس کی پیشانی پر ناگواری کی ایک بھی شکن نمودار نہیں ہوئی تھی۔ بلکہ وہ ہم دونوں کی باتوں میں دلچسپی لینے لگا تھا۔

"میرے نکتہ نگاہ سے یہ دونوں گھوڑے غلط کھیلے گئے ہیں"

"کھیل کھیل ہوتا ہے مسٹر داراب۔ آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ دانش منصور نے کس طرح مجھ پر بیس لاکھ لٹا دیئے۔"

"آپ پر تو زندگی لٹائی جاسکتی ہے بیس لاکھ کیا حیثیت رکھتے ہیں۔" داراب روئی والا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہر ایک کے لئے تو آپ یہ بات نہیں کہہ سکتے مسٹر داراب؟" نوجوان بیوی نے شوہر کی بات کا جواب اسی انداز میں مسکراتے ہوئے دیا۔

"دیکھنا یہ ہے کہ مسٹر دانش منصور اپنا یہ بیس لاکھ کا نقصان کیسے برداشت کرتے ہیں۔" داراب نے کہا اور اس کے بعد ایک سمت اشارہ کرکے چٹکی بجائی۔ فوراً ہی ایک شخص سامنے آگیا۔

"دوربین دو۔" اس شخص نے فوراً ہی اپنے گلے میں لٹکی ہوئی دوربین نکال کر داراب روئی والا کو دی اور داراب نے وہ دوربین مجھے پیش کردی۔" پھر بولا۔

"بغیر دوربین کے ریس کورس میں آنا بھی اناڑی ہونے کی دلیل ہے۔"

"اب تو یوں لگتا ہے جیسے اکثر یہاں آنا پڑے گا۔ یہ دنیا بہت دلچسپ لگی مجھے۔ سچی بات یہ ہے کہ پہلی بار یہاں آیا ہوں.........."

اندازہ ہوتا ہے۔" گھوڑے اسٹارٹنگ پوسٹ پر پہنچنے لگے۔ ریس شروع ہونے ہی والی تھی تمام تیاریاں ہوگئیں ہم سب ریس کی جانب متوجہ ہوگئے جن دو گھوڑوں پر میں نے رقم لگائی تھی وہ بڑے شاندار گھوڑے تھے۔ پتہ نہیں ریس کورس میں ان کی کیا حیثیت تھی۔ بہرطور ریس شروع ہوئی اور رقم لگانے والے حلق پھاڑ پھاڑ کر چیخنے لگے۔ میں صبر و سکون سے ان دونوں گھوڑوں کو دوربین میں فوکس کئے ہوئے تھا جب وہ ٹرن سے دوسری جانب گھومے تو وہ گھوڑا جس پر میں نے ون کھیلا تھا دوسرے گھوڑوں کو پیچھے چھوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ داراب روئی والا کا چہرہ کچھ بجھ سا گیا تھا۔ جبکہ مسز روئی والا کا چہرہ گلنار ہوتا جارہا تھا۔ خوش قسمتی کہا جائے۔ بد قسمتی یا ایک دلچسپ کھیل کہ جس گھوڑے پر میں نے ون لگایا تھا وہ ون ہوا اور جسے لیس میں کھیلا تھا وہ سیکنڈ نمبر پر آیا۔ میرے دونوں گھوڑے جیت گئے تھے اور اتنی رقم میرے پاس پہنچ گئی تھی جو ناقابل یقین ہوتی ہے کسی ایک ریس میں داراب روئی والا کا چہرہ کچھ لٹک سا گیا تھا۔ اس نے کہا۔

"پتہ نہیں یہ دونوں گھوڑے کیسے جیت گئے۔"

"میری طرف دیکھو مسٹر روئی والا۔ کیا میری کوئی پیش گوئی کبھی غلط ثابت ہوئی ہے۔"

"نہیں بھئی۔" ہم اس کے ہمیشہ سے قائل ہیں بس زبردستی ہی کر رہے تھے۔" روئی والا نے کسی قدر شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اور اس کے بعد یہ جس گھوڑے پر داؤ لگائیں گے۔" وہ جیتے گا۔" رینا داراب نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"گویا اب گھوڑے بھی ہماری طرح تمہارے احکامات ماننے لگے ہیں۔" داراب روئی والا نے کھسیانا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"داراب روئی والا سے ملاقات تو ایک ضروری حیثیت رکھتی تھی مگر یہ رینا داراب کافی دلچسپ شخصیت تھیں کچھ دیر میں مجھے اندازہ ہوگیا کہ وہ مسٹر داراب پر حاوی ہیں اور مسٹر داراب ان سے دبتے ہیں۔ مسٹر داراب سے زیادہ مسز داراب مجھ سے بے تکلف ہوگئیں۔"

"میں تو یہ کہتی ہوں کہ اب تک ہم لوگ آپس میں کیوں نہیں ملے۔" رینا نے

Scanned and Uploaded By Nadeem

مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب تو مجھے بھی اس کا افسوس ہو رہا ہے' حالانکہ مسٹر داراب روئی والا ایسی شخصیت نہیں ہیں جن سے دور رہا جاسکے۔"

"میں تو داراب سے کہتی ہوں کہ کاروبار' دولت' زندگی کی ضرورت ہوتے ہیں' لیکن زندگی کی سب سے بڑی ضرورت اچھے لوگوں کا ساتھ ہے۔"

"بھئی تم لوگ مجھے ہی کیوں کہہ رہے ہیں اس معاملے' میں تھوڑا بہت قصور تو دانش منصور صاحب کا بھی ہے۔" داراب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں پہلے ہی اپنے قصور کو تسلیم کرچکا ہوں.........." خیر جو گزری سو گزری' لیکن آج کی اس ملاقات کو عارضی ملاقات نہیں ہونا چاہیے' کیوں دانش منصور ....؟"

"یقیناً.........."

"رینا کسی دن دانش منصور کو اپنے گھر بلاؤ' ہمیں خوشی ہوگی.........."

"کیوں نہیں مسٹر دانش' آپ رہتے کہاں ہیں.........."

"کلفٹن پر ہوں۔"

"اوہو اچھا مجھے براہ کرم اپنا ٹیلی فون نمبر دے دیجئے۔ آپ کا کارڈ پلیز.........." رینا نے کہا اور میں نے اپنا کارڈ نکال کر اس کے حوالے کر دیا۔

"ہمارا کارڈ بھی رکھ لیجئے......... دراصل دراب کی ایک کوٹھی ڈیفنس میں ہے' لیکن میں سمندر کی نمی سے الرجک ہوں اس لئے وہاں نہیں رہتی میری وجہ سے داراب نے ہل پارک پر ایک خوبصورت کوٹھی بنوائی ہے۔"

"ہم نے کئی بار گھوڑے کھیلے' دو چار میں جیت ہوئی' دو چار میں ہار لیکن ظاہر ہے یہ ہار جیت کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی' گل شیر میرے احکامات کی پابندی کر رہا تھا۔ پھر وقت ختم ہوگیا اور ہم لوگ وہاں سے پلٹے۔" رینا نے کہا۔

"آج ریس میں تو خیر جو لطف آیا سو آیا۔ لیکن آج کا اہم دن اس لئے زیادہ اہمیت رکھتا ہے مسٹر دانش منصور کہ ہماری ملاقات آپ سے ہوگئی.........."

"بھئی دانش میں خلوص دل سے تمہیں اپنے ہاں آنے کی دعوت دیتا ہوں بات یہیں تک نہیں ہے' بے شک کاروباری دنیا میں تم ایک انوکھے انداز سے روشناس ہوئے ہو اور تم نے اپنا ایک مقام بنالیا ہے لیکن اس کے باوجود میں تم سے سینئر ہوں' کبھی کسی مسئلے میں میری ضرورت پیش آئے تو گریز نہ کرنا تمہارے کسی کام آکر مجھے خوشی ہوگی۔"

"مسٹر داراب یہ الفاظ اس لئے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے کہ بہرطور مجھے اب آپ سے ملاقات کرتے رہنا ہے۔"

"میں ہمیشہ تمہیں خوش آمدید کہوں گا۔" گل شیر نے کار کا اسٹیرنگ سنبھال لیا' میں پیچھے بیٹھا اور ہم لوگ چل پڑے۔ گھر ہی پہنچے تھے۔ رات کو تقریباً دس بجے رشید ناگی اچانک آگیا' مجھے دیکھ کر مسکرایا تھا۔

"چیف میرا خیال ہے کہ آپ نے ایک بار پھر صحیح سمت چھلانگ لگائی ہے۔"

"کیا مطلب.........؟" میں نے دلچسپی سے پوچھا.........

"آج ریس کورس میں مسز رینا داراب آپ کے بہت نزدیک نظر آرہی تھی۔ ویسے چیف میں نے کبھی آپ سے بے تکلف ہونے کی کوشش نہیں کی' لیکن آج یہ بات نہایت بے تکلفی سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ ایک ساحرانہ قوت رکھتے ہیں مسز داراب بہت نک چڑھی عورت ہے اور اس کے بارے میں لوگوں کے بڑے عجیب عجیب خیالات ہیں۔"

"کیا.........."

"یہی کہ وہ صرف لوگوں کا مذاق اڑاتی ہے' خود اسے بہت کم لوگوں سے متاثر ہوتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔"

"تو یہ بھی تو ہوسکتا ہے کہ وہ میرا بھی مذاق اڑا رہی ہو.........."

"جن کا وہ مذاق اڑاتی ہے چیف ان کے قریب بھی کھڑے ہونا پسند نہیں کرتی۔ بس انہیں جملوں میں اڑایا اور ان کی چھٹی کردی۔"

"لیکن تمہیں اس بات کا علم کیسے ہوا.........؟"

"کام ہو رہا ہے چیف۔ داراب پر لمحہ لمحہ نگاہ رکھی جارہی ہے' آخر اسے اپنے جال میں لانے کے لئے کوئی ذریعہ تو درکار ہوگا' کوئی ایسا کام تو کرنا ہوگا جس کی بناء پر وہ ہماری مٹھی میں آسکے' اس لئے اس کی نگرانی کی جارہی ہے' ویسے چیف بہت پراسرار رپورٹیں ہیں ہمارے پاس.........."

Scanned and Uploaded By Nadeem

"ہاں ہاں وہ رپورٹیں بتاؤ۔ کیا ہیں.........؟"

"خصوصاً" مسز رینا داراب........."

"گڈ........."

"مسٹر داراب کے بارے میں یہ سنا گیا ہے کہ وہ انتہائی شاطر آدمی ہے خصوصاً" خواتین کے معاملے میں اس کا مزاج بڑا انوکھا ہے' ان کی قربتیں تو بہت سی ہیں لیکن کوئی خاتون ان سے اتنا قریب نہیں ہو سکی کہ مسٹر داراب ان سے شادی پر آمادہ ہو جائیں۔ ویسے مسٹر داراب نے شادیاں کی ہیں۔ لیکن بس اس طرح جیسے کوئی کچھ عرصہ کے لئے ڈیکوریشن پیس خرید لیتا ہے ان شادیوں کا درمیانہ عرصہ دو ماہ سے زیادہ کبھی نہیں رہا۔ جبکہ مسز داراب تقریباً" آٹھ ماہ سے مسٹر داراب کے ساتھ ہیں........."

"گڈ دلچسپ اطلاع ہے۔"

"مسز داراب کے بارے میں یہ بات حتمی طور پر کہی جاتی ہے کہ مسٹر داراب ان کی مٹھی میں ہیں اور داراب جیسی شخصیت کسی عام شخصیت کی مٹھی میں نہیں آسکتی........."

"تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ رینا داراب.........؟"

"جی چیف ابھی اس سے آگے کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن میرا خیال ہے اگر آپ ان خاتون سے راہ و رسم بڑھانے میں کامیاب ہو گئے تو یوں سمجھ لیجئے کہ مسٹر داراب کو اپنے جال میں لانے کے لئے ہمیں زیادہ دقتیں نہیں پیش آئیں گی۔"

"ہوں......... ٹھیک ہے۔ اگر اس سلسلے میں ضرورت پیش آگئی ہے' تو مجھے گائیڈ کیا جائے۔" رشید ناگی ہنسنے لگا۔ پھر اس نے کہا۔

"چیف ایک نوجوان بیوی ایک ادھیڑ عمر شوہر اور ان دونوں کا ایک مشترکہ دوست میرے خیال میں ایک اچھا مثلث بنتا ہے آپ خود سمجھدار ہیں اور سمجھ سکتے ہیں کہ آپ کو کس انداز میں کام کرنا ہے۔ میں پر خیال انداز میں گردن ہلانے لگا۔ بہر طور داراب روئی والا پر پوری طرح مصروف ہونا تھا چنانچہ میں نے رشید ناگی سے اس کی حامی بھرلی۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ داراب روئی والا کو کوئی شک ہو جائے۔ دو دن مزید گزر گئے اس دوران صرف الیاس بھائی کا ٹیلی فون قابل ذکر تھا۔" ٹیلی فون کر کے

انہوں نے مجھ سے رابطہ قائم کیا اور بولے۔

"بھئی دانش منصور صاحب یہ غزنوی صاحب تو بہت پھیل رہے ہیں اب انہوں نے مجھے دھمکیاں دینا بھی شروع کر دی ہیں۔"

"کیسی دھمکیاں.........؟"

"کہہ رہے تھے کہ جناب الیاس احمد ایڈووکیٹ آپ جو چالیں چل رہے ہیں وہ آپ کے حق میں خطرناک بھی ہو سکتی ہیں! کوئی بڑا نقصان اٹھانا پڑ سکتا ہے آپ کو۔ ورنہ آپ مجھ سے تعاون کیجئے' جس طرح بھی ہو سکے' فیصل کا پتہ لگا کر مجھے بتایئے۔ در حقیقت مسٹر دانش منصور' غزنوی صاحب ذہنی طور پر دیوالیہ ہو رہے ہیں کبھی مجھے طرح طرح کے لالچ دیتے ہیں اور کبھی دھمکیاں' کیا کرنا چاہیے مجھے اس کے جواب میں.........!"

میں نے کچھ دیر تک سوچا اور پھر کہا۔ "الیاس بھائی اب آپ کی غزنوی صاحب سے کب ملاقات ہوگی.........؟"

"فون نمبر دے گئے ہیں مجھے' کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی کام کی بات ہو تو انہیں اطلاع دوں۔"

"تو پھر اب آپ یوں کیجئے کہ جب بھی ان کا فون آئے یا ان سے ملاقات ہو تو ذرا رویے میں تبدیلی پیدا کیجئے' کچھ ایسی گفتگو کریں ان سے' جس سے انہیں یہ احساس ہو کہ آپ ان سے تعاون پر آمادہ ہیں بلکہ اس بات پر حیرت کا اظہار بھی کیجئے کہ ان کے ذہن میں یہ شبہ پروان چڑھا جبکہ آپ نے اپنے طور پر بھی بہت سی کوششیں کی تھیں۔ میرا مطلب سمجھ رہے ہیں نا آپ........."

"ہاں......... لیکن اس کے بعد........." الیاس بھائی نے پوچھا۔

"اس کے بعد الیاس بھائی میں آپ کو بتاؤں گا کہ آپ کو کیا کرنا ہے........."

"ٹھیک ہے بھئی' ویسے بڑا عجیب آدمی ہے اور اب تو مجھے یہ شبہ ہو رہا ہے مسٹر دانش منصور کہ یہی وہ شخص ہے جس نے تمہیں ہمیشہ نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے اپنی اس نفرت کی بنیاد پر' جو اس کے دل میں پروان چڑھی ہے۔"

"بہرحال الیاس بھائی جب بھی کبھی موقع ملا میں آپ کو صورتحال بتاؤں گا۔"

الیاس بھائی سے گفتگو ختم کرنے کے بعد میں کافی دیر تک الجھا رہا تھا......... اور

Scanned and Uploaded By Nadeem

رفیق احمد جاگیردار نے اس مسئلے کو سو فیصد اپنا ذاتی مسئلہ قرار دے دیا تھا ان کے انداز میں معذرت تھی' خشک لہجہ نہیں تھا چنانچہ میری سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ مزید ان سے کیا کہوں لیکن کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا اس سلسلے میں بھی' کچھ نہ کچھ ضرور کرنا ہوگا.......... پھر تقریباً چوتھے دن' ساڑھے گیارہ بجے کا وقت تھا' کہ مجھے ایک اور ٹیلی فون موصول ہوا۔ یہ ٹیلی فون مسز رینا داراب کا تھا۔ ان کی آواز سے کافی شناسائی رہی تھی ریس والے دن۔ چنانچہ ٹیلی فون پر ان کی آواز میں نے فوراً پہچان لی..........

"آپ نے مجھے پہچانا مسٹر دانش..........؟"

"آپ کو نہیں پہچان سکوں گا.........." میں نے کہا۔

"بتایئے کون ہوں میں.........."

"مسز رینا داراب.........."

"اس کا مقصد ہے کہ آپ نے مجھے یاد رکھا..........؟"

"یہ آپ کی اپنی سوچ ہے مسز رینا ورنہ آپ بھولنے والی چیز ہی نہیں ہیں۔"

"آپ کے یہ الفاظ مجھے بھٹکا رہے ہیں مسٹر دانش۔"

"میں شرمندہ ہوں اپنی اس جسارت پر.........."

"نہیں نہیں.......... میں بھٹکنا چاہتی ہوں.........."

"جی.........." میں نے آہستہ سے کہا۔

"ہاں۔ میرا مطلب ہے کہ میں آپ سے اتنی ہی دوستی چاہتی ہوں جتنی کا اظہار آپ کر رہے ہیں اگر کوئی مجھے اس طرح یاد رکھتا ہے تو میں تو اسے اپنی خوش قسمتی ہی قرار دوں گی' اب یہ بتایئے کہ آپ نے ان دنوں میں مجھے فون کیوں نہیں کیا.........."

"سچ مانیئے تو ہمت نہیں پڑی.........."

"ارے کیوں.........."

"بس میں نے یہ سوچا کہ کہیں آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ پر مسلط ہونا چاہتا ہوں.........."

"یہی تو سمجھنا چاہتے ہیں ہم۔" رینا داراب نے پھر اسی انداز میں کہا..........

"جی.........."

"میرا مطلب ہے' یہی تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہم پر مسلط ہو جائیں تو بتایئے آپ کب ہم پر مسلط ہو رہے ہیں.........."

"جب آپ حکم دیں.........."

"تو پھر رات کا کھانا ہمارے ساتھ کھائیے' ہمیں خوشی ہوگی۔"

"اس کی زحمت کیوں کر رہی ہیں.........."

"کسی کے ساتھ کھانا کھانا زحمت ہوتی ہے.........."

"نہیں میرا مطلب ہے.........."

"بس مطلب کی بات نہ کیجئے۔ آج ساڑھے سات بجے میں اپنی کوٹھی میں آپ کا انتظار کروں گی.........."

"بہتر ہے حاضر ہو جاؤں گا۔"

"بہت بہت شکریہ.......... اور سنایئے ریس کے بارے میں کیا خیال ہے.........."

"زیادہ اچھی چیزیں نہیں ہے۔" میں نے جواب دیا۔

"ارے کیوں.........."

"اس لیے کہ ایک بار جاکر بار بار جانے کو جی چاہتا ہے۔" جواب میں رینا نے ایک زوردار قہقہہ لگایا تھا۔ پھر کہنے لگی۔

"خیر تفصیلی گفتگو بعد میں ہوگی آپ آیئے.........."

"حاضر ہو رہا ہوں۔" میں نے جواب دیا اور ٹیلی فون بند ہوگیا۔ رینا داراب کی اس دعوت پر میں دیر تک غور کرتا رہا تھا اور اس کی اطلاع رشید ناگی کو دینا ضروری تھی۔" رشید ناگی نے کہا۔

"چیف آپ کو ٹیلی فون کرنے والا تھا۔ درحقیقت بڑی کامیابیاں حاصل ہو رہی ہیں۔ آپ کو علم ہے کہ جمشید وارنا کا تمام سرمایہ منتقل ہوچکا ہے اس نے رپورٹ دی ہے اور کہا ہے کہ اس سے سارے حسابات لے لیے جائیں بہت نڈھال ہوچکا ہے وہ.......... "

"خوب خوب تو پھر اس سے حسابات لے لو.........."

"کس حیثیت سے چیف' اس تک کیسے پہنچا جائے.........."

Scanned and Uploaded By Nadeem

"ناگی یہ تم پر منحصر ہے' میرا خیال ہے اب اس کی قمرو سیٹھ سے تفصیلی گفتگو کرادی جائے اور ہمارا جو پروگرام ہے اس پر عمل کرلیا جائے۔"

"ٹھیک ہے چیف' مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ مناسب وقت ہے' اس مسئلے سے نمٹ لیں تو پھر داراب پر پوری توجہ دی جاسکتی ہے' ویسے آپ آج داراب سیٹھ کے ہاں دعوت اڑائیے۔ اطمینان رکھیے' تقریباً" پندرہ مسلح افراد آپ کے قرب و جوار میں موجود ہوں گے بالکل مطمئن ہو جائیے.........."

"اوکے رشید بس یہی خبر دینی تھی تمہیں۔" میں نے کہا۔

"چیف تو پھر قمرو سیٹھ جمشید وارنا سے بات کررہا ہے۔"

"کیا خیال ہے ابھی یہ کام کرلیا جائے.........."

"چیف میں تو بڑا مطمئن ہوں۔ میرے خیال میں کرلیں تو کوئی حرج نہیں ہے.........."

"تمہاری موجودگی.........."

"نہیں چیف' چار سو گیارہ میں پہنچ جاتا ہوں۔ بس وہاں سے گفتگو کی تفصیل میرے علم میں آجائے گی۔ ریکارڈنگ تو ہو ہی جائے گی اس کی.........."

"اوکے رشید ناگی اوکے۔ میں نے کہا اور ٹیلی فون بند کردیا پھر اس کے بعد گل شیر کو اس سلسلے میں تفصیلی ہدایات دی گئیں اور گل شیر نے اس مخصوص ٹیلی فون کا ریسیور اٹھالیا جو دوسرے ٹیلی فونوں سے مختلف تھا اور اس کی کالیں صرف سنی جاسکتی تھیں ان کی تفصیل کہیں سے کسی کو نہیں معلوم ہو سکتی تھی.......... گل شیر نے اپنا اسکرپٹ ازبر کرلیا تھا پھر اس نے جمشید وارنا سے رابطہ قائم کیا اور دوسری طرف سے وارنا کی آواز ابھری۔

"جمشید وارنا بول رہا ہے۔"

"اپن تیرا یار قمرو سیٹھ۔"

"اوہ قمرو سیٹھ۔ میرا کام مکمل ہوچکا ہے۔"

"میرے کو معلوم ہے۔ ابی میرے سے فائنل بات کرنے کو مانگتا۔"

"میں تیار ہوں قمرو سیٹھ۔"

"ابی دیکھ وارنا سیٹھ۔ بینکوں میں تیرا نام کیسا اونچا ہوگیا جس کو دیکھو وارنا سیٹھ

وارنا سیٹھ کرتا پڑا ہے۔ گورنمنٹ کا عہدیدار الگ تیرے پیچھے لگا ہے۔ میرے کو چاروں طرف دیکھتا ہے۔ میرے کو بول تیرا ہمت بڑھا کہ نئیں۔"

"مگر قمرو سیٹھ۔ حکومت مجھ سے اس سرمائے کی تفصیلات مانگ رہی ہے مجھ سے اس دولت کے بارے میں پوچھا جارہا ہے۔ ہر شعبے سے اپنی رقومات نکالنے کے بعد دنیا بھر میں میرے کاروباری رابطے منقطع ہوگئے ہیں مجھے جن مشکلات سے گزرنا پڑ رہا ہے کیا تمہیں اس کے بارے میں بھی معلوم ہے۔"

"اے میرے کو کیا معلوم نہیں ہے تیرے پر ایسا نظر رکھتا کہ لوگ اپنا جوان چھوکری پر ایسا نظر نہیں رکھتا ہوگا۔ اپن یار تو کچا سیٹھ ہے ابی تیرے کو کیا مشکل ہے۔ میں جو تیرے کو بولتا ایسا کر پھر دیکھ تماشا کیا۔"

"بولو قمرو سیٹھ.........."

"ابی یار میں تیرے سے تھوڑا سوال پوچھنا۔" تو اربوں ڈالر اکٹھا کیا' کیا ناں..........؟

"ہاں قمرو سیٹھ۔" جمشید وارنا نے جواب دیا۔

"ابی تو کس کس کا گلا کاٹا' تیرے کو معلوم ہوئیں گا' اپن چھوڑو' میں تیرے سے یہ پوچھتا یار کہ تیرے پاس تیرا ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے' ابی تو مرجائیں گا' آج نئیں کل' کل نئیں پرسوں' یہ سارا دولت تیرا بچہ لوگ استعمال کریں گا ناں۔"

"جی قمرو سیٹھ۔"

"اور ابی ایسا ٹیم آگیا کہ تیرا بچہ لوگ ہی تیرے سے چھن گیا' اپن اگر کوئی سرپھرا ہوتا' ان لوگ کو جان سے مار دیتا تو پھر تو اس دولت کا کیا کرتا' کیا یہ باہر کے ملکوں میں نہ پڑا رہتا' تو میرے کو بول وارنا سیٹھ' کیا اپنا ملک کا کروڑوں لوگ کو مٹی میں دبا کے' بھوکا مار کے مصیبتوں کا شکار کرکے' ان کا خون پی کے' جن لوگ نے اربوں ڈالر کمایا اور سوئزرلینڈ اور دنیا کا دوسرا ملکوں میں جمع کردیا اور پھر وہ مرگیا تو وہ دولت ان کے کسی کام آیا' وہ غیروں کا حصہ نہیں بن گیا' ابی تو یار دل پر ہاتھ رکھ کر ٹھنڈے دل سے سوچ یہ سارا ملک میں رہنے والا بھی تیرا بچہ لوگ ہے' تیرا بہن بھائی ہے' تیرا ماں باپ ہے' کیا ان لوگ کو کوئی فائدہ پہنچ جاتا' تو یہ کام کا بات نئیں تھا' ابی میں تیرے جیسا سیٹھ لوگ سے پوچھتا کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

ملک سے باہر دولت جمع کر کے ملک کو قلاش کر دینا کیا انسانیت ہے یار میرے کو بول نی' یہ دولت جو تو نے اپنوں سے چھینا ہے' غیروں کو دے کر تو مر کر مٹی کے نیچے پہنچ جاتا وہ ٹھیک ہے یا یہ دولت تیرا بھائی بہن کے کام آ جاتا وہ زیادہ ٹھیک ہے۔"

"میں تمہاری بات سمجھ رہا ہوں قمرو سیٹھ آگے کہو۔"

"ابی یار سنا جو میں تیرے کو بولتا وہ غور سے سن' تو نے اپنا سارا سرمایہ باہر سے منگالیا' ہمارے ملک کے بینکوں میں جمع کیا ناں' بینکوں کا پوزیشن کتنا ساؤنڈ ہو گیا' ابی بینک کا لوگ تیرے کو بولتا ہو گا' گورنمنٹ کا لوگ تیرے کو بولتا ہو گا' بڑی عزت سے دیکھتا ہے وہ تیرے کو' میرے کو معلوم ہے' ابی تو ایک پریس کانفرنس بلا' اس پریس کانفرنس میں تو ان لوگ کو بول کہ تو نے دنیا کے بہت سے ملکوں میں کاروبار پھیلا رکھا تھا' لین دین کرتا تھا دولت کماتا تھا' باہر کا دولت تو باہر جمع کرتا تھا اور ملک میں جو کام کرتا تھا' اس کا انکم ٹیکس ادا کیا کرتا تھا' اپن تیرے دل میں خیال آیا کہ ابی اپنا باہر کا سارا دولت سمیٹ کر اپنا وطن میں استعمال کرے تو تو نے دنیا کے سارے ملکوں سے اپنے کاروبار ختم کر کے اپنا دولت ادھر اپنے ملک میں منگوا لیا اور ابی تیرے دل میں ایک منصوبہ ہے' ابی یار مجھے تیرے بچوں کا مستقبل پیارا ہے ناں' تو ان لوگ کو اچھا زندگی دینا چاہتا ہے ناں' ابی اتنا دولت تیرے پاس کہ اگر تو ہاتھ پاؤں بھی نہ ہلائے اور بینکوں سے انٹرسٹ لیتا رہے تو تیرا نسلوں کا گزارا ہو سکتا ہے سیٹھوں کی طرح' اپن میں آج بھی تیرے کو یہ بولتا کہ صرف اپنا بچہ لوگ کو مت دیکھو' تیرا بھائی بہن کا بچہ لوگ بھی ہے' تیرے ملک میں اتنا غریب آبادی ہے کہ بہت سا لوگ صبح کو روتا ہوا اٹھتا ہے اور شام کو روتا ہوا سو جاتا ہے' ابی ان کے آنسو پوچھ' میں تیرے کو جو بولنا ہے وہ تیرے کو کرنا مانگتا' وارنا سیٹھ! تو پریس کانفرنس میں اپنا مطلب بولے گا' تو کہے گا کہ ہمارا دیس میں ہزاروں چیزوں کا کمی ہے' ہمارا وطن کا لوگ کو اچھا خوراک نئیں ملتا' اچھا کپڑا نہیں ملتا' ان لوگ کو نوکری نئیں ملتا' وہ لوگ بہت پریشانی کا شکار ہے۔ تو اپنے ملک کا ایک ڈیپارٹمنٹ سنبھالنے کا ارادہ رکھتا ہے' تیرا منصوبہ ہے کہ ملک کے ہر کونے میں پولٹری فارم بنائے پولٹری فارم' اس کے لئے تو اپنے شہر میں ہر چھوٹے اور بڑے شہر میں بڑی بڑی زمینیں خرید کر ادھر پولٹری فارم بنائے اور پھر جانتا ہے تو کیا کہلائے گا' پولٹری سیٹھ کیا بولا سمجھ میں آتا.........؟"

مگر دوسری طرف خاموشی چھائی رہی۔

گل شیر کی آواز نے مجھے خیالات سے چونکا دیا۔

"اب یار اپنا قمرو سیٹھ ہے۔"

"میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ جو کچھ تم مجھ سے کہہ رہے ہو وہ اگر میں کر ڈالوں تو اس سے تمہیں کیا فائدہ پہنچے گا۔"

"ابھی تیرے کو اتنا لیکچر پلایا اپن جو کچھ چاہتا ہے وہ تیرے کو بول دیا۔ اور سیٹھ اگر اپنا کام نہ ہوا اور تو نے ادھر ادھر کا بات کیا تو پھر یہ سوچ لے کہ تیرے اور اپن کے درمیان دوستی کا کوئی رشتہ نہیں رہے گا اور جو اپن کا دوست نہیں ہوتا وہ صرف دشمن ہوتا اور اپن دشمن کو سر اٹھا کر چلتے دیکھنا پسند نہیں کرتا۔"

"نہیں قمرو سیٹھ۔ اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہوں گا میں ٹیلیفون بند کر رہا ہوں.........."

"تو بند کر دے نی یار دھمکی کائے کو دیتا پڑا ہے۔"

"گل شیر نے کہا اور دوسری طرف سے واقعی سلسلہ منقطع ہو گیا۔ گل شیر مسکرا کر میری طرف دیکھنے لگا۔ اس کا مقصد ہے کہ یہ کام تو ہو گیا چیف۔"

میں نے آنکھیں بند کر کے گردن ہلا دی تھی۔ جمشید وارنا کے لہجے سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ وہ اس صورتحال سے متاثر ہو گیا ہے یہ بھی اچھی بات تھی بحالت مجبوری اگر کسی کو کسی کام کے لیے آمادہ کر لیا جائے تو وہ زیادہ موثر بات نہیں ہوتی۔ اب تقریباً جمشید وارنا کا کیس ختم ہو گیا تھا ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے تھے صرف نتائج دیکھنا تھا۔ دوسرا حکم جو میرے ذہن میں تھا وہ بھی عام لوگوں ہی سے متعلق تھا وطن میں بہت سے ایسے مسائل تھے جن کا شکار دکھ اور غم میں ڈوبتا رہتا تھا ایسے بہت سے مسئلے اگر ان سرمایہ داروں کے ذریعے طے ہو جائیں تو اس سے اچھی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ جو معاشی طور پر ملکی ستون ہیں ایسے چھوٹے موٹے کاموں میں پڑیں لیکن اگر ان کے سرمائے کا ایک بڑا حصہ عوام کی فلاح پر خرچ ہو جائے تو یہ بہت اچھی بات تھی۔

اب ہماری نگاہوں کے سامنے داراب روئی والا تھا اور ہم پوری توجہ اس پر دینا

چاہتے تھے۔

اس شام میں اپنے لان پر پھولوں کی دیکھا بھال کرتے ہوئے موسم سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ غیر متوقع طور پر رخسانہ کوٹھی کے دروازے پر نظر آئی اور میں اس کو دیکھ کر کئی قدم آگے بڑھ گیا رخسانہ کے چہرے پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔

میرے سامنے پہنچ کر مسکرائی اور آہستہ سے بولی۔ "معافی چاہتی ہوں دانش منصور صاحب بس آ گئی۔ برا تو نہیں لگا آپ کو........"

"نہیں........ آؤ اندر آؤ۔"

"نہیں، موسم خوشگوار ہے اور آپ کے لان کی گھاس آپ کی زندگی کی طرح سرسبز شاداب ہے کیا بے تکلفی سے یہاں بیٹھنے کی فرمائش کر سکتی ہوں۔"

میں خاموشی سے ایک گوشے کی جانب بڑھ گیا۔

"شکریہ۔ میں آئی نہیں بھیجی گئی ہوں۔" حالانکہ مجھ سے کہا گیا ہے کہ بڑی احتیاط برتوں اور ایسی گفتگو کروں جس سے آپ کے اور غزنوی صاحب کے درمیان بہترین تعلقات کا آغاز ہو لیکن وہ لوگ یہ بات نہیں جانتے کہ میرے اور آپ کے درمیان بھی کبھی کوئی تعلق رہا ہے اس لیے جو کچھ بھی ہے صاف صاف بتائے دے رہی ہوں آپ کو اس تعلق کے رشتے سے جو کبھی تھا۔"

"میں ہنس پڑا۔ میں نے کہا۔ "اچھا خیر چھوڑو کوٹھی کے حالات بتاؤ، آنا ماں کیسی ہیں۔"

"آنا ماں کو دوبارہ امریکہ بھیج دیا گیا ہے۔ یہاں ان کی صحت اچھی نہیں رہتی تھی اس بار شاید وہ طویل عرصے امریکہ میں رہیں۔"

"اوہ بہت اچھی خاتون ہیں مگر بدنصیبی دامن گیر ہے کہ ملنے کو دل چاہتا ہے لیکن مل نہیں پاتا۔"

"ہاں دولت جمع کرنے کے لیے انسان کو بڑی بھاگ دوڑ کرنا پڑتی ہے ارے ہاں آپ مجھ سے کوٹھی کے حالات پوچھ رہے تھے بڑی مشکلات کا شکار ہے آج کل غزنوی صاحب کی کوٹھی۔"

"کیوں؟" میں نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

دراصل دادا میاں اپنے کو قبول کرنے پر تیار نہیں ہیں حالانکہ ان کے صاحبزادگان اب کچھ بن گئے ہیں بہت کچھ سنبھال رکھا ہے انہوں نے لیکن دادا جان انہیں بچہ سمجھنے پر ضد کرتے ہیں ان کا خیال ہے کہ جو تجربہ ان کے پاس ہے وہ ان لوگوں کو اپنی زندگی میں حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لیے دادا جان نے کچھ کاروباری تبدیلیاں کرتے ہوئے بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری شروع کر دی ہے آپ کو شاید اس بات پر حیرت ہو کہ انہوں نے اپنی چار فرمیں فروخت کر دی ہیں اس کے علاوہ بہت سی ایسی زمینیں بھی جو سونا اگلتی تھیں اور ایسے چھوٹے موٹے کاروبار سب ختم کر دیئے ہیں بس آج کل ایک نئے کاروبار کو مستحکم کرنے میں مصروف ہیں۔

"یہ بات میرے علم میں بھی تھی کہ غزنوی صاحب ان دنوں کیا کر رہے ہیں لیکن انہوں نے اثاثے بیچنا شروع کر دیئے ہیں یہ میرے لیے انکشاف تھا میں نے کہا۔" غزنوی صاحب تو کافی دولت مند آدمی ہیں پھر انہیں یہ ساری چیزیں فروخت کرنے کی ضرورت کیوں پیش آئی۔"

"میں نہیں جانتی مجھے تو انہوں نے بذات خود بلکہ بڑے نرم اور محبت بھرے لہجے میں کہا کہ رخسانہ پچھلے دنوں میں نے کئی بار تمہیں دانش منصور کے ساتھ دیکھا تھا تمہارے اور اس کے درمیان کیا معاملات چل رہے ہیں۔ بڑا عجیب سوال تھا منصور صاحب، کیا جواب دیتی میں آپ خود بتائیے۔ میں نے حیرانی سے انہیں دیکھا تو کہنے لگے۔" اس میں کوئی باز پرس والی بات نہیں میں دراصل خود بھی یہی چاہتا ہوں کہ تم ہمارے درمیان مزید دوستی کا ذریعہ بنو۔ دادا جان کی باتیں بہت عجیب تھیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ میں تمہارے پاس جاؤں اور اس طرح مجھے مجبوراً" یہ کرنا ہی پڑا۔ محسوس نہ کیجئے گا مسٹر دانش منصور بعض اوقات لوگ انتہائی عمر رسیدہ ہونے کے باوجود اپنے آپ کو بہت زیادہ سرگرم رکھنا چاہتے ہیں دادا جان بھی انہیں میں سے ایک ہیں، میں آ گئی ہوں ان کے کہنے سے آپ کے پاس لیکن آپ اطمینان سے اندر تشریف رکھیں اگر کسی کام میں مصروف ہوں تو مصروف رہیں اتنی اجازت مجھے ضرور دے دیں کہ آپ کے اس لان پر بیٹھ کر واپس چلی جاؤں۔"

"رخسانہ جس قدر طنز کرنا چاہو کرلو تمہیں اس کا اختیار ہے لیکن حقیقتاً" ایسی بات

نہیں ہے میں تمہیں بہت بڑا مقام دیتا ہوں لیکن آج بھی میں وہی سب کچھ کہوں گا ابھی مجھے منزل کی جانب رخ کرنے کا موقع نہیں ملا ہے۔ اور میں کسی بھی قیمت پر کبھی ایک سمت کا راستہ اختیار نہیں کرسکتا۔"

"رخسانہ خاموشی سے کچھ دیر بیٹھی گھاس کی پتیاں توڑتی رہی......... پھر اس نے کہا۔ "اچھا چلتی ہوں میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔"

"سنو......... بیٹھو تو سہی تھوڑی دیر کیا پلاؤں تمہیں۔"

"کچھ نہیں پیئوں گی براہ کرم اس کے لیے آپ کوئی ضد نہیں کریں گے۔"

"بہت ضدی ہو۔"

"اس انداز تخاطب کا شکریہ"

"اور کیا ہو رہا ہے۔"

"آج کل تمام غزنوی حضرات ایک دوسرے سے صلاح و مشورے کر رہے ہیں دادا جان جو کچھ کر رہے ہیں ان سب کو اس سے اختلاف ہے لیکن مجبوریاں ہیں کیونکہ سب اثاثے دادا جان کی ملکیت ہیں وہ چاہیں تو ایک لمحے میں ان سب کو قلاش کر کے اس کوٹھی سے نکال سکتے ہیں چنانچہ ان دنوں ہر شخص اپنے اپنے تحفظ کی کوششوں میں مصروف ہے اور میرا خیال ہے کہ کچھ عرصے کے بعد ہم بہت معمولی سے لوگ ہوں گے یا پھر ہو سکتا ہے کہ دادا جان جس منصوبے پر عمل کر رہے ہیں وہ ہمارے لیے بہت زیادہ منافع بخش ثابت ہو اور ہم ضرور دولتمند بن جائیں گے۔"

رخسانہ بڑی دیر تک مجھ سے باتیں کرتی رہی اس کے بعد اس نے اجازت طلب کرلی میری لاکھ کوشش کے باوجود اس نے کچھ کھایا پیا نہیں تھا لیکن میں ان سب باتوں کے لیے افسردہ تھا اور اب یہ سوچ رہا تھا کہ وہ کونسا ایسا عمل ہو سکتا ہے جو غزنوی صاحب کو ان کی دیوانگی سے باز رکھ سکے بہت سے لوگ ملوث تھے اس کام میں اور غزنوی صاحب رفیق احمد جاگیردار کو نیچا دکھانے کے لیے جس جنون کے عالم میں کام کر رہے تھے وہ بھی بس دیوانگی ہی تھی ورنہ کاروباری معاملات میں یہ سب کچھ چلتا رہتا ہے پتہ نہیں ان لوگوں کے درمیان ایسا کون سا ذاتی معاملہ ہے جس نے انہیں ایک دوسرے کا اتنا دشمن بنا رکھا ہے بظاہر کوئی ایسا خاص مسئلہ اس وقت میرے سامنے نہیں تھا۔ میں نے دل

میں سوچا کے غزنوی صاحب کے لیے کوئی ایسا قدم اٹھانا چاہیے جس سے وہ کھل کر سامنے آجائیں۔

میں جانتا تھا کہ غزنوی صاحب اس معاملے میں کسی قدر چالاکی سے کام لے رہے ہیں چنانچہ بڑی احتیاط سے یہ قدم اٹھانا چاہتا تھا اب ایک بار ان سے فیصل کی حیثیت سے مل کر دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ میرے اور دانش منصور کے درمیان جو ربط تلاش کر رہے ہیں اس کا اصل کیا ہے بہرطور یہ غلط فہمی اپنے دل سے دور کرنا اس لیے بھی ضروری تھا کہ اس پر تو میری پوری عمارت تعمیر ہوئی تھی۔

سعید خان کو خصوصی طور پر پھر ہدایت دیں وہ میرا بہترین نعم البدل تھا چنانچہ سعید خان کو اس کی جگہ دے دی اور خود تھوڑا سا حلیہ خراب کیا اس انداز میں کہ غزنوی صاحب مجھے فیصل ہی سمجھیں اب ایسے کاموں میں مجھے مہارت حاصل ہوگئی تھی پھر یہ حلیہ تبدیل کرنے کے بعد غزنوی صاحب کے پروگرام کے بارے میں واقفیت حاصل کرنے پر مجھے علم ہوا کہ اس دوپہر غزنوی صاحب اسٹاک ایکس چینج کی ایک میٹنگ میں شرکت کر رہے ہیں یہ میٹنگ تقریباً چار بجے ختم ہونے والی تھی ٹھیک ٹھاک پروگرام ترتیب دے لیا تھا حالانکہ اس سے پہلے بھی میں نے ٹھیک ٹھاک پروگرام ترتیب دے لیا تھا حالانکہ اس سے پہلے بھی غزنوی صاحب کی مجھ سے فیصل کی حیثیت سے کچھ ملاقاتیں ہو چکی تھی لیکن میں اس حیثیت سے غزنوی صاحب کے سامنے آنا چاہتا تھا جس حیثیت سے مجھے وہ دیکھنے کے خواہشمند تھے اس طرح میں جانتا تھا کہ ان کی ذہنی کیفیت کیسی ہوتی ہے۔

چنانچہ میٹنگ ختم ہوئی میں ہاتھ میں ایک کپڑا لیے گاڑیوں کے سامنے موجود تھا اور گاڑیاں صاف کر کے لوگوں سے پیسے مانگ رہا تھا غزنوی صاحب کی گاڑی میں نے نگاہوں میں رکھ لی تھی حلیہ ایسا بنالیا تھا کہ میری اس شخصیت پر ہر ایک کو یقین آجائے میں نے غزنوی صاحب کی گاڑی کو جان بوجھ کر چھوڑ کر سامنے والی گاڑی کی صفائی شروع کر دی۔ غزنوی صاحب کو آتے دیکھ کر میں ان کی نگاہوں کے سامنے آنے کے لیے مستعد ہوگیا اور پھر میری مرضی ہی کے مطابق کام ہوا غزنوی صاحب نے چونک کر مجھے دیکھا اور دیکھتے رہے میں نے ان کی طرف سے بے پرواہی کا ایسا مظاہرہ کیا تھا جیسے انہوں نے مجھے

Scanned and Uploaded By Nadeem

نہ دیکھا ہو چند ہی لمحات کے بعد ان کا ڈرائیور میرے نزدیک پہنچ گیا تھا اس نے میرا شانہ تھپتھپایا اور میں سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"جی صاحب۔" میں نے ایک مخصوص انداز میں اس سے کہا۔

"ہمارے صاحب بلاتے ہیں۔" ڈرائیور نے انگلی سے اشارہ کیا میں نے گردن اٹھا کر غزنوی صاحب کو دیکھا اور چونک کر اس طرح ٹھٹک گیا جیسے انہیں دیکھ کر کوئی دھچکا میرے ذہن کو لگا ہو۔

"کیا بات ہے۔" میں نے کسی قدر کرخت لہجے میں اس سے پوچھا۔

"صاحب کے پاس چلو۔ انعام دیں گے تمہیں.........."

"جاؤ......... دفع ہو جاؤ مجھے انعام نہیں چاہیے۔"

"کیا بکتے ہو۔" ڈرائیور نے کہا اور میں ہونٹ بھینچ کر اسے گھورنے لگا ڈرائیور نے میری آنکھوں میں دیکھا اور پھر شانے ہلا کر واپسی کے لیے مڑ گیا۔ میں بے پرواہی سے اس گاڑی کی صفائی کرنے میں مصروف ہو گیا جس کی میں صفائی کر رہا تھا۔

"چند لمحات کے بعد غزنوی صاحب میرے پاس پہنچ گئے۔" فیصل۔" میں نے سیدھے ہو کر غزنوی صاحب کو دیکھا۔ "مجھے تم سے کچھ کام ہے۔"

"سر یہ گاڑی صاف کر رہا ہوں۔ اس وقت مصروف ہوں۔"

"میرے ساتھ آؤ مجھے تم سے کچھ کام ہے۔"

"عرض کیا نا یہ گاڑی صاف کر رہا ہوں۔"

"کیا میں تمہیں حکم نہیں دے سکتا۔" انہوں نے سرد لہجے میں کہا اور میں سیدھا ہو گیا۔

"کیا حکم ہے آپ بتانا پسند کریں گے۔"

"بہت ضروری کام ہے تمہیں میرے ساتھ چلنا ہو گا۔"

"بہتر ہے۔" میں نے کپڑا زور سے جھٹک کر جیب میں ٹھونسا ادھر ادھر دیکھا جیسے گاڑی کے مالک کو تلاش کر رہا ہوں۔ شانے ہلائے اور غزنوی صاحب کے ساتھ آگے بڑھ گیا۔ "لیکن میری مزدوری کون دے گا۔"

"میں۔" غزنوی صاحب بولے۔ اور میں نے گردن ہلا کر ڈرائیور کے برابر کا

Scanned and Uploaded By Nadeem

دروازہ کھول لیا۔

"ڈرائیور گھر چلو سیدھے۔"

ڈرائیور نے گاڑی اسٹارٹ کر کے دوسری گاڑیوں کے درمیان سے باہر نکالنا شروع کر دی۔ گاڑی راستے طے کرتی ہوئی بالآخر ڈیفنس کے علاقے میں داخل ہو گئی۔ اور اس کے بعد غزنوی صاحب کی کوٹھی کے گیٹ سے اندر غزنوی صاحب نے دوسرے لوگوں کی نگاہوں سے بچنے کے لیے بغلی سمت کا راستہ اختیار کیا مجھ سے بولے۔

"میرے ساتھ چلے آؤ۔" میں آہستہ آہستہ غزنوی صاحب کے پیچھے چل کر پچھلے حصے سے ان کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اندر پہنچ کر انہوں نے کہا۔

"آرام سے بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی دو منٹ میں آتا ہوں اور سنو یہاں سے فرار ہونے کی کوشش مت کرنا مجھے تم سے انتہائی سنجیدہ اور اہم گفتگو کرنی ہے۔"

غزنوی صاحب باہر نکل گئے۔ غالباً" کسی کو کچھ ہدایات دینے گئے تھے میں بے پرواہی سے صوفے پر بیٹھا رہا اور غزنوی صاحب کوئی دس منٹ کے بعد لباس وغیرہ تبدیل کر کے واپس آ گئے۔

"ان کے چہرے پر سنگین تاثرات تھے۔ میرے سامنے بیٹھ کر انہوں نے مجھے گھورنا شروع کر دیا ان کی نگاہوں سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ میرے ایک ایک عضو کا جائزہ لے رہے ہیں۔ لیکن میں نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی تھیں۔ پیروں پر مٹی کی اتنی تہیں چڑھالی تھیں کہ ان کا اصل رنگ ہی غائب ہو جائے۔ یہی کیفیت ہاتھوں کی تھی۔ چہرے کو بھی ایسا ہی رنگ دے لیا گیا تھا جس سے یہ احساس ہو کہ میں صعوبتوں کا شکار ہوں اور انتہائی بے کسی کی زندگی گزار رہا ہوں۔"

"دیکھو فیصل تم میرے ساتھ کافی عرصہ گزار چکے ہو۔ بلکہ تمہارا بچپن میرے سامنے گزرا ہے۔ میرے سامنے ہی جوان ہوئے ہو۔ میں تم پر بہت سے حقوق رکھتا ہوں۔"

"جی بے شک۔" میں نے جواب دیا۔

"میرا رویہ تمہارے ساتھ جو کچھ رہا میں تمہیں اس کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ تمہارے علم میں ہے بار بار دہرانے سے کوئی فائدہ نہیں سب حماقت کی باتیں ہیں۔ میرا

مطلب یہ ہے کہ ماضی میں جو گزرا ہے اگر ہو سکے تو اسے بھول جاؤ میں تم سے حال میں بہت سے اہم کام لینا چاہتا ہوں۔"

"مجھ سے۔"

"ہاں تم سے اور اس وقت صرف ایک کاروباری آدمی کی حیثیت سے تم سے بات کر رہا ہوں۔ یہ زندگی جو تم گزار رہے ہو زندگی نہیں ہے۔ دنیا میں بہت سے ایسے معاملات ہیں جن میں انسان کو ترقی کی جانب قدم بڑھانے کے لئے کوششیں کرنی چاہئیں یہ کوئی زندگی ہے جو تم گزار رہے ہو۔"

"ٹھیک ہے غزنوی صاحب جس کی تقدیر میں جو ہوتا ہے وہی ملتا ہے۔ میں جو کچھ بھی کر رہا ہوں یہ میری مجبوری سمجھ لیجئے۔"

"میں تمہاری اس مجبوری کو دور کرنا چاہتا ہوں اور تم جانتے ہو یہ کام میرے لئے مشکل نہیں ہے۔"

"اگر میری بہتری کا کوئی راستہ آپ کے ذہن میں ہے تو میں اپنے اچھے مستقبل کے لئے آپ سے ہر قسم کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہوں۔"

"گڈ۔ یہ سمجھداری جیسی بات کی ہے تم نے"

"میں تمہیں ایک پیشکش کرنا چاہتا ہوں۔"

"کیا غزنوی صاحب۔"

"تم یہ زندگی چھوڑ دو میں تمہیں ملازمت دوں گا۔ اچھی تنخواہ دوں گا۔ جتنی تم چاہتے ہو۔ تمہیں رہائش بھی دوں گا جو کام میں تمہارے سپرد کروں وہ کرتے رہو اور جس انداز میں میں چاہوں اس انداز میں میرے ساتھ رہو۔"

میں نے تیکھی نگاہوں سے غزنوی صاحب کو دیکھا اور بولا۔ "گویا آپ ایک بار پھر مجھے اپنا غلام بنا لینا چاہتے ہیں۔"

"یہ بہت ضروری ہے تمہارے لئے بھی اور میرے لئے بھی۔"

"نہیں غزنوی صاحب میں آپ کی غلامی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ آپ میرے بدترین دشمن ہیں۔ کسی بھی لمحے مجھ پر وار کر سکتے ہیں۔ میں آپ کی دوستی قبول نہیں کر سکتا۔"

"ٹھیک ہے تمہیں اس کا اختیار حاصل ہے۔"

دروازے پر دستک ہوئی اور ایک ملازم اندر آگیا۔ اس نے ہاتھوں میں ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ ٹرے میں مشروب کا ایک جگ اور دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ غزنوی صاحب نے ملازم سے گلاس میں مشروب الٹنے کے لئے کہا اور جب ملازم نے مشروب الٹ دیا تو انہوں نے گلاس اپنے آپ اٹھا لیا اور مجھے اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

"دماغ کو ٹھنڈا کرو۔ پی لو۔"

"نہیں غزنوی صاحب شکریہ۔"

"میں تمہیں جس مقصد کے لئے یہاں لایا ہوں اس کے بارے میں میں تمہیں مزید تفصیل بتاؤں گا۔ لیکن تمہیں مجھ سے تعاون کرنا چاہیے۔ فی الحال یوں سمجھ لو کہ میں تمہارا دشمن نہیں ہوں۔ اگر ہمارے درمیان کوئی کام کی بات ہو جاتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ تمہیں مجھ سے تعاون کرنا چاہیے۔"

"غزنوی صاحب میں درحقیقت اس بات پر یقین نہیں کر پایا کہ اسقدر شدید دشمنی کی بنیاد کیا ہو سکتی ہے۔ مجھے یہ پتہ چل جائے تو میرے اور آپ کے درمیان تمام اختلافات دور ہو جائیں۔"

غزنوی صاحب آنکھیں بند کر کے گردن ہلانے لگا۔ پھر چونک کر بولے۔

"لو شربت لو۔ مجھے سوچنے کا موقع دو۔" انہوں نے اصرار کیا تو میں نے گلاس اٹھا کر چھوٹے چھوٹے گھونٹ لینے لگا۔ غزنوی صاحب کسی گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں خلا میں دیکھ رہی تھیں۔

"دفعتاً" ہی مجھے اپنے سر میں چکر کا احساس ہوا۔ سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ ایسا کیوں ہوا۔ لیکن دوسری بار اس سے زیادہ شدید چکر آیا اور آنکھوں کے گرد اندھیرا چھانے لگا۔ دوسرے لمحے میں نے چونک کر اپنے ہاتھ میں پکڑے گلاس کو دیکھا مشروب کا آدھے سے زیادہ حصہ میں ختم کر چکا تھا۔ گلاس میرے ہاتھ میں بالکل بے وزن ہو گیا اور مجھے اپنا ذہن ہوا میں اڑتا ہوا محسوس ہوا۔ آخری تصور جو میرے ذہن میں آیا وہ غزنوی صاحب کے گلاس کا تھا۔ غزنوی صاحب کے مشروب کا گلاس پورے کا پورا بھرا ہوا تھا اور وہ اسے ہاتھوں میں تھامے فاتحانہ انداز میں مسکراتے ہوئے مجھے دیکھ رہے تھے اور اس کے بعد

میں ہوش و حواس کی دنیا میں نہ رہا۔ غزنوی صاحب نے بلاشبہ اپنے تجربے کار ہونے کا ثبوت دیا تھا۔"

آنکھیں کھلیں تو تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی اور میں کسی نرم اور آرام دہ بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ چند ہی لمحات کے بعد اندازہ ہوگیا کہ رات کا وقت ہے اور شاید خاصی رات گزر چکی ہے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا جانا پہچانا کمرہ نظر آیا۔ پھر جانی پہچانی صورتیں بھی۔ رشید ناگی کچھ فاصلے پر موجود تھا۔ سعید خان میری شکل میں تھا۔ گل شیر بھی تھا یہ تینوں افراد ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے ہوش میں آتے دیکھ کر فوراً ہی تینوں اٹھ کر میرے نزدیک پہنچ گئے میرے ذہن کو حیرت کا ایک جھٹکا لگا۔ رشید ناگی نے میرے بازو پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"کیسی طبیعت ہے چیف۔"

"ٹھیک ہوں۔ میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔ میرا اپنا کمرہ تھا میری خوابگاہ تھی۔ میں نے متحیرانہ انداز میں کہا۔ ارے یہاں۔ یہاں میں کیسے آگیا؟"

"چیف آپ کو پانی پلاؤں۔" رشید ناگی نے پوچھا۔

"مجھے اپنے ہونٹ خشک محسوس ہو رہے تھے۔ میں نے گردن ہلا دی۔ گل شیر فوراً ہی پانی لے آیا تھا۔ پانی کا گلاس پینے کے بعد میں نے مسکراتی نگاہوں سے ادھرادھر دیکھا اور پھر کہا۔" بھئی واہ۔ یہ تو بالکل جادو جیسی کیفیت ہوگئی کیسے آگیا میں یہاں۔

"چیف ذرا گڑ بڑ ہوگئی ہے۔ بہرحال اب جو ہوگیا ہے وہ تو آپ کو سنبھالنا ہی ہوگا۔ آپ کو علم ہے کہ میرے ساتھی ہمیشہ آپ کے قرب وجوار میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ مجھے آپ کے کسی پروگرام کا علم نہیں تھا۔ لیکن میرے ساتھی مسلسل آپ کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔ اسٹاک ایکسچینج کے پاس آپ کو گاڑیاں صاف کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ پھر غزنوی صاحب آپ کو اپنی کار میں لے کر کوٹھی میں آئے اور اس کے بعد تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد غزنوی صاحب کوٹھی سے باہر نکل گئے آپ ان کے ساتھ نہیں تھے میرے آدمیوں نے یہ سوچا کہ ہوسکتا ہے آپ وہاں دوسرے لوگوں کے ساتھ گھلے ملے ہوئے ہوں۔ لیکن انہوں نے تکلف سے کام لیا۔ دو آدمی خفیہ طور پر کوٹھی میں داخل ہوگئے۔ یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ آپ اس وقت کس کیفیت میں ہیں۔ انہیں احساس ہوا کہ تمام

لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف ہیں اور کوئی ایسی بات نہیں محسوس ہو رہی جو آپ کی نشاندہی کرسکے۔ بس چیف انہوں نے فوراً مجھ سے رابطہ قائم کیا تقریباً دو گھنٹے ہم نے انتظار کیا اس بات کا کہ کچھ اور کام ہو۔ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ غزنوی صاحب بھی کوٹھی واپس نہیں لوٹے اور آپ کا بھی کوئی پتہ نہیں چلا اس کے بعد میں نے حکم دے دیا کہ تلاشی لے لی جائے۔ ویسے یہ بہت اچھی بات ہے چیف کہ ان لوگوں کو آپ کے وہاں سے لائے جانے کا صحیح انداز میں علم نہیں ہوا۔ میرا مطلب ہے کہ آپ جس کمرے میں بیہوش پائے گئے وہ باہر سے بند تھا اسے کھولا جاسکتا تھا۔ لیکن میرے آدمیوں نے ذہانت سے کام لے کر دروازہ کا وہ حصہ کاٹ دیا جو تالے والا حصہ ہوتا ہے اس سے یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ خود ہی اندر سے کسی ذریعے سے دروازہ کاٹ کر باہر نکل آئے۔ کسی کو کوئی علم نہیں ہوسکا۔ آپ کو وہاں سے اٹھا کر لے آنا ہماری مجبوری تھی۔ ویسے بھی آپ کو بے ہوش دیکھ کر میرے ساتھی تو بری طرح حواس باختہ ہوگئے تھے۔ اس لئے یہ عمل کر ڈالا گیا۔"

"میں نے ایک زور دار قہقہہ لگایا اور رشید ناگی بھی مسکرانے لگا۔" اسکا مقصد ہے کہ میرا قدم ٹھیک تھا۔ غزنوی صاحب زیادہ سے زیادہ میرا کیا بگاڑ سکتے تھے مگر یار رشید ناگی دھوکا کھا گیا غزنوی صاحب کے ہاتھوں۔"

"چیف ہوا کیا؟"

"کوئی ایسی اہم بات نہیں ہے وہی ذاتی معاملہ جس کا تمہیں علم ہے۔ میں نے سوچا کہ غزنوی صاحب کی بھاگ دوڑ کو ختم کردوں جو وہ میری تلاش کے سلسلے میں کر رہے تھے یعنی مجھے اور دانش منصور کو ساتھ ساتھ ملانا چاہتے تھے۔ اب تم بتاؤ سعید خان کیا صورتحال رہی۔"

"سر آپ کے کوٹھی میں داخل ہونے کے تقریباً چالیس منٹ کے بعد غزنوی صاحب یہاں پہنچ گئے۔"

"ویری گڈ۔ اس کا مقصد ہے کہ میرے اندازے حرف بہ حرف درست نکلے۔ پھر کیا ہوا؟"

"میں نے ان کا استقبال کیا۔ سلام دعا ہوئی۔ غزنوی صاحب میرے پاس بیٹھ کر

چکنی چپڑی باتیں کرتے رہے۔ کہنے لگے کہ بھئی دانش صاحب جو کاروبار میں کر رہا ہوں اس میں اب مجھے آپ کی مدد کی ضرورت بھی ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ میں ہر طرح حاضر ہوں وہ متجسس نگاہوں سے مجھے دیکھتے رہے تھے۔ بہر طور آپ کو اندازہ ہو ہی گیا ہوگا چیف کہ وہ میرے اور آپ کے درمیان فرق تلاش کر رہے تھے اور اس سلسلے میں انہیں مایوسی ہی کا سامنا کرنا پڑا۔ کچھ ایسی باتیں بھی کیں انہوں نے جن کا تعلق صرف آپ کی ذات سے تھا۔ میں نے بڑی خوبصورتی سے وہ باتیں مسترد کردیں اور غزنوی صاحب کو شبہ نہیں ہوسکا۔ پھر کافی دیر کے بعد وہ یہاں سے چلے گئے تھے۔"

"ویری گڈ۔ کام اسی انداز میں ہوگیا جس طرح میں چاہتا تھا۔" میں نے ٹھنڈی سانس لے کر کہا۔ "اب تم جاؤ رشید باقی تمہارے معاملات تو ٹھیک ٹھاک چل رہے ہیں۔"

"جی چیف کوئی ایسی خاص بات نہیں ہے۔"

رشید ناگی چلا گیا تو میں نے سعید خان سے کہا۔

"اس دوران اور کوئی ایسی اہم بات سعید خان۔ جو قابل ذکر ہو۔"

"ہے چیف۔" سعید خان نے کہا۔ "ریناداراب روئی والا کا ٹیلیفون آیا تھا آپ کے لئے۔ کہنے لگیں جب بھی آپ واپس آئیں انہیں فون کرلیں۔"

"اوہو تم نے میری حیثیت سے ان سے بات نہیں کی تھی۔"

"نہیں چیف۔ چونکہ یہ کردار میرے لئے مکمل شناسا نہیں ہے۔"

"ہاں یہ بات تو ہے۔ میرا خیال ہے یہ غلطی بھی ہوئی ہے مجھ سے خیر کبھی کبھی غلطیوں کا موسم بھی آتا ہے۔ میں تمہیں اس کے بارے میں تفصیل بتائے دیتا ہوں اب تو خیر ٹیلیفون کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میرا خیال ہے رات خاصی گزر گئی ہے۔"

"پونا ایک بجا ہے چیف۔"

"ٹھیک ہے۔ اوکے بس اب آرام کرو۔"

"چیف چہرہ تبدیل کرلوں اپنا۔"

"کیوں الجھن ہو رہی ہے.........."

"جی جی۔"

"ہاں ہاں ٹھیک ہے۔ ابھی فی الحال اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

سعید خان وہاں سے چلا گیا اور میں غزنوی صاحب کے بارے میں سوچتا ہوا غسل خانے میں داخل ہوگیا۔ اپنا حلیہ درست کرنا تھا۔ پورے چہرے اور ہاتھ پیروں پر گرد اور مٹی چڑھا ہوا تھا جو خاصہ تکلیف دہ تھا۔ غسل کرنے کے بعد میں نے لباس تبدیل کیا اور باہر نکل آیا۔ رات کو نجانے کب تک غزنوی صاحب کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔ بڑے ہی شاطر آدمی تھے اور عجیب و غریب فطرت کے مالک۔ لیکن بہر طور ان سے مجھے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔ جن راستوں پر دوڑ رہے تھے ان پر آگے بڑھ کر ان پر ٹھوکر لگنا چاہیے تھی۔

☆☆☆☆

اس کے بعد کے حالات نامور سریز کے شاہکار

"خیال قاتل"

میں پڑھیں